

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

اہل صفہ صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ، مکررات، تابعین کرام کا طبقہ اولیٰ اور

اہل مدینہ کے تابعین کرامؓ کا تذکرہ

عبداللہ بن الاسد المحزومیؓ تا مالک بن دینار رحمہ اللہ

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامہ دار اعلوم برادری
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالاسلام آزاد کشمیر

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

آؤ فو بازار ایم ای جیل روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

AlHidayah - الهدایة



حلیۃ الاولیاء حصہ دوم

دیباچہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

ایمانی جوش و جذبہ، دینی غیرت، مذہبی و اخلاقی روحانیت اور علمی و عملی میدانوں میں خیر القرون کے تین سنہری ادوار ہیں جنہیں بالترتیب صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے خوبصورت القاب سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنکے مقدر کا ستارہ اوج ثریا پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ ان حضرات کا مسلک و مشرب تقویٰ، ورع، زہد اور علم و عمل تھا دنیا ان کے آگے ہار بیچہ اطفال تھی۔

خیر القرون کے سنہری تین ادوار میں سے دوسرا دور اس جلد کا اصل موضوع ہے۔ یہی وہ امت کے سرخیل ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، علم و عمل غرض ہر میدان میں جاناچاہڑ تالا اور حسن و خوبی کے ساتھ ان کا مشاہدہ کیا خصوصاً دین حنیف کو انہی سے حاصل کر کے امت تک پہنچایا اور صحابہ کرامؓ کی علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا۔

کلام اللہ اور احادیث نبویؐ دونوں میں ان کے فضائل بے شمار وارد ہوئے ہیں۔ مہاجرین و انصار کے ساتھ جہاں رضوان اللہ علیہم کا سنہری مختومہ ذکر کیا گیا وہاں ان حضرات تابعین کرام کو بھی اس دولت سے سرفراز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

مہاجرین و انصار میں سے جن حضرات نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جن لوگوں نے خوشدلی کے ساتھ ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے عظیم الشان باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے پانی کی نہریں بہتی ہیں

عربی سے معمولی واقفیت بھی اتنی بات سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ مذکور بالا آیت کریمہ ”وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“ کے جملے کا مصداق حضرات تابعین کرام ہیں۔

احادیث مبارکہ میں اس سے بھی واضح الفاظ کے ساتھ ان حضرات کا تعارف خیر القرون کے لقب کے ساتھ کیا گیا ہے۔

چنانچہ متفق علیہ حدیث ہے، جو آئندہ صفحات میں بھی آرہی ہے:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (صحابہ کرامؓ) پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (تابعین)۔

آپ ﷺ کا ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

خیر امتی قرنی الذین یلوننی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الخ

میری امت میں اس زمانہ کے لوگ بہتر ہیں جو مجھ سے ملے ہوئے ہیں (صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابع تابعین)۔

تابعین کرام کی یہ مقدس جماعت علم و عمل میں صحابہ کرامؓ کا عکس پر تو تھی، خلاف سنت امور کا ان سے اظہار تو محال تھا جب کسی سے خلاف سنت کام کو ہوتے دیکھتے بے باکانہ انداز اختیار کر کے مرتکب کو تنبیہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے بارہا ان حضرات نے خلفاء نبی امیہ کو کھری کھری سنائیں حتیٰ کہ پاس بیٹھے ہوئے لوگ ان کے سخت رویہ پر انھیں غمز کرتے یا بالکل ساتھ بیٹھا ہوا کہنی مارتا کہ آپ نے بہت سخت بات کر دی، لیکن یہ حضرات ہیں کہ دین کے معاملہ میں نہ رشتہ داری کا پاس رکھنا نہ بادشاہی تاج و تخت کی رعایت رکھی۔

آپ اس کتاب میں تابعین کرام کے ایمان افروز واقعات نصائح، وصایا اور زریں اقوال پڑھیں گے، سچ یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کے حالات و واقعات پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ کیا یہ اس امت کے لوگ تھے؟ یا کیا یہ انسانی گوشت پوست کے بنے ہوئے تھے؟ یا ان کے جسم اینٹ و پتھر سے تعمیر کئے گئے تھے یہ وہ خیالات ہیں جو اس جزء کے مطالعہ کے دوران پردہ دماغ پر محو گردش رہتے ہیں حسن بصریؒ نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا تھا اگر تم صحابہ کرامؓ کو دیکھ لیتے انھیں مجنون گمان کرتے اور اگر صحابہ کرامؓ تمہیں دیکھ لیتے تمہیں پکا منافق سمجھتے، آج یہی الفاظ میں ان حضرات تابعین کرام کے لئے کہتا ہوں کہ اگر ہم تابعین کو دیکھ لیتے انھیں کوئی تیسری مخلوق اینٹ پتھر سے بنی ہوئی گمان کرتے اور اگر وہ ہمیں دیکھ لیتے منافق نہیں بلکہ کافر گمان کرتے، العیاذ باللہ۔

الغرض بزرگان سلف کے واقعات و اقوال انسان کی اصلاح کے لئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں چونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی تطبیق سامنے آتی ہے اور بزرگوں کا وہ مزاج و مذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ و تابعین کرامؓ سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسل بعد نسل منتقل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آمیز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے تو بسا اوقات یہ ایک واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انھیں امت کے لئے محفوظ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ابو نعیم اصفہانیؒ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے تابعین کرام اولیاء عظام کے حالات و واقعات اور ان کے اقوال زریں جمع کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے تاہم مصنفؒ نے حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً اہل صفہ کے ذکر کے بعد حضرات تابعین کرام کا طبقہ وار تذکرہ کیا ہے۔ طبقہ اولیٰ میں چولی کے زاہدین عبادت گزار تابعین کرامؓ جیسے اویس بن عامر قرنی، عامر بن عبد اللہ بن قیس، مسروق بن عبد الرحمن ہمدانی، علقمہ بن قیس نخعی، اسود، ربیع بن یثیم، ہرم بن حیان، ابو مسلم خولانی، اور حسن بصریؒ کو ذکر کیا ہے یہ وہ حضرات ہیں جن پر زہد و تقویٰ اور ورع کی تابعین کرامؓ میں سے انتہا ہوئی، مصنفؒ نے طبقہ اولیٰ کے بعد طبقہ اہل مدینہ کو ذکر کیا ہے اور ان میں سے فقہاء سبعہ سعید، عمروہ، قاسم، ابوبکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عتبہ، خارجیہ، سلیمان اور سالم کو اولاً ذکر کیا ہے، ان کے بعد فردا تابعین کرام کو لائے ہیں اور اس جلد کے آخر میں مالک بن دینارؒ کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، ان میں سے اکثر بلکہ سب ہی صحیحین (بخاری

مسلم) کے رجال ہیں جیسے فقہائے سب سے محمد بن سیرین، مسلم بن یسار، ثابت بن اسلم بنانی، قتادہ، مرق بن عیسیٰ، ابو عالیہ، علاء بن زید اور دیگر حضرات تابعین ایسے محدثین ہیں جن کی روایات سے بخاری و مسلم کی صحیحین بھری پڑی ہیں۔

حضرات قارئین کرام! آپ باخوبی جانتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی برق پاشیوں نے اہل اسلام کو عموماً اور اہل ہنر کو خصوصاً کچھ اس قدر مبہوت کر دیا ہے کہ اصل ہوش و حواس گم ہو چکے ہیں مغربی تہذیب کے سیل رواں نے ہماری ملی اقدار اور روایات کو کچھ اس طرح خس و خاشاک میں ملا دیا ہے کہ اب خالص اور غش کی تمیز کرنا مشکل ہو چکی ہے تاہم تابعین کرام کا سنہری دوز جو کہ سراسر مادیت سے عاری اور کوسوں دور ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مغربی تہذیب کے خلاف مدد و معاون اور ڈھال کا کام دیتا ہے، ان حضرات کے حالات کے مطالعہ سے اسلام کی اصل روحانیت کھل کر سامنے آتی ہے اور نظریں کھل جاتی ہیں کہ اسلام ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

ان حضرات تابعین کرام نے زہد، تقویٰ اور ورع کو اپنا مسلک و مشرب بنایا، وہ دنیا و مافیہا سے کنارہ کش تھے مادیت سے ایسے دست کش ہوئے گویا انھیں دنیا کی ہوا لگی ہی نہ ہو، حالانکہ سب کچھ ان کی قدرت میں تھا اگر یہ حضرات چاہتے وقت کے سب سے بڑے معمول بن سکتے تھے۔ اگر چاہتے اپنے ساتھ دو چار ملا کر حکومتیں کر سکتے تھے، ان کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ وقت کا کوئی فرمانروا اگر ان کے پاس ہدایا اور تحائف بھیجتا تو بے باکانہ انداز میں تحائف کو ٹھکرا دیتے، اگر دنیا سے ہاتھ ڈال کر کچھ لیا بھی تو محض اتنا، جتنے سے ستر پوشی یا جان میں جس سے حرارت باقی رہے، الغرض ان حضرات نفوس قدسیہ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان جیسے سو فیصد نہ بنیں چند فیصد بننے کی کوشش تو ضرور کریں۔

دوسری جلد کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ ہم نے حتی الامکان سلیس اور سادہ زبان میں ترجمہ کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ادبی طرز تحریر سے کلیۃً اجتناب کیا ہے تاکہ کتاب سے استفادہ ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ کر سکیں، تاہم قارئین اگر کسی مقام پر کسی غلطی مطلع ہوں تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ جن حضرات نے اس کتاب کے ترجمہ میں سعی کی ہے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ مترجمین، معاونین اور کمپوزروں کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

مترجم: بندہ ناجیز مولوی محمد یوسف تنولی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

(۸۶) عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومیؓ

ابن الاعرابی نے عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومیؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ اُحد کے موقع پر انہیں ایک زخم آیا تھا اسی کے صدمہ میں ان کی وفات ہوئی، ۱۳۴۱- محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ الحضری، عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن حارون، عبد الملک بن قدامتہ نجی، قدامتہ نجی، عمرو بن ابی سلمہ کی سند سے ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ..... ابو سلمہؓ حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ ”انا لله وانا الیہ راجعون اللهم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی واعقبنی منها خیراً“ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے“۔

(۸۷) عبد اللہ بن حوالہ ازدیؓ

ابن الاعرابی نے عبد اللہ بن حوالہ ازدیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے عبد اللہ بن حوالہ ازدیؓ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/ ۲۳۹، والتاریخ الکبیر ۵/ ۸، تہذیب الکمال ۳۳۶۹ (۱۵۱ م ۱۸۷)، الجرح والتعديل ۵/ ۴۹۳، الاستیعاب ۳/ ۹۳۹، ۴/ ۱۶۸۲، اسد الغابۃ ۳/ ۱۹۵، الکاشف ۲/ ۳۸۴۰ والاصابة ۲/ ۴۷۸۳ والتقریب ۱/ ۲۷۲ والخلاصة ۲/ ۳۶۰۳

۲۔ الحاف السادة المتقین ۹/ ۳۷، ۱۳۲، وکنز العمال ۸/ ۶۶۴، وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۱

۳۔ طبقات ابن سعد ۴/ ۱۳، والتاریخ الکبیر ۵/ ۵، والجرح والتعديل ۵/ ۱۲۶، والاستیعاب ۳/ ۸۹۳ و اسد الغابۃ ۳/ ۱۴۸، والکاشف ۲/ ۲۷۲، وتہذیب التہذیب ۵/ ۱۹۴، والتقریب ۱/ ۳۱۱، والخلاصة ۲/ ۳۳۶۳، وتہذیب الکمال ۳۲۳۸ (۱۳/ ۳۳۰)

شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

۱۳۳۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، نصر بن علقمہ، جبیر بن نفیر کی سند سے..... عبد اللہ بن حوالہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے ہم نے نبی ﷺ سے تنگدستی، قلت لباس اور قلت مال و اسباب کی شکایت کی نبی ﷺ نے فرمایا، کہ خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر قلت اسباب کی نسبت کثرت اسباب کا زیادہ خوف ہے اللہ کی قسم کم مائیگی کا تمہیں مسلسل سامنا کرنا پڑے گا تا وقتیکہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہو جائے اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں، اور یہاں تک کہ مالدار آدمی سودینا ردے گا مگر ان کو بھی کم سمجھے گا۔

(۸۸) عبد اللہ بن ام مکتومؓ

عبد اللہ بن ام مکتومؓ کو بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ابو رزین نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ام مکتومؓ بدر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مدینہ تشریف لائے اور بیع اپنے اہل و عیال کے اہل صفہ میں شامل ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں دار الغداء میں بھیج دیا، دار الغداء مخرمہ بن نوفل کا گھر تھا۔ عبد اللہ بن ام مکتومؓ کے بارے میں سورت عبس نازل ہوئی۔

۱۳۳۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ اپنے چچا ابو بکر اور عبد اللہ بن عمر بن ابان سے وہ دونوں اسحاق بن سلیمان، ابی سنان، عمرو بن مرة، ابو الخثری الطائی کے سلسلہ سند سے..... عبد اللہ بن ام مکتومؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج بلند ہو جانے کے بعد اپنے حجرہ سے نکل کر ہمارے پاس آتے اس دوران صحابہ کرام حجرات کے پاس جمع تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے حجرات والو! آگ بھر کا دی گئی ہے اور اندھیری رات کی طرح فتنے اٹھ آئے ہیں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے تم لوگ ہنتے کم اور روتے زیادہ۔

(۸۹) عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ

عبد اللہ بن عمرو بن حرامؓ انصاریؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرامؓ حضرت جابرؓ کے والد ہیں، احمد بن ہلال قطوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرامؓ غزوہ احد میں شہید ہوئے بیعت عقبہ میں بھی شامل رہے اور نقباء بدر میں سے ہیں۔

۱۳۳۴- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، فیض بن الوثیق، ابو عبادۃ انصاری، ابن شہاب زہری، عروہ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا! میں تمہیں خیر کی بشارت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ (عبد اللہ بن عمروؓ) کو زندہ کیا اور اے اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا اے میرے بندے! جو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا تمہارے باپ نے جواباً کہا، اے میرے رب! جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا اس طرح میں عبادت نہیں کر سکا، اب میری صرف اتنی تمنا ہے کہ مجھے دنیا میں واپس لوٹا دے تاکہ میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور تیرے راستے میں دوسری مرتبہ شہید کیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات

۱. دلائل النبوة للبیہقی ۳۲۷/۶ و تاریخ ابن عساکر ۲۹/۱ (التہذیب) و مجمع الزوائد ۲۱۲/۶ و مشکل الآثار للطحاوی

۲. ۳۵/۲، و کنز العمال ۳۱۷۸۵، ۳۱۷۸۶، ۳۸۲۱۸

۳. (المطالب العالیۃ ۱۳۳۰، و الضعفاء للعلی ۱۲۱/۳، و کنز العمال ۳۱۰۲۳، ۳۱۴۴۶)

پکی ہو چکی ہے کہ تجھے دنیا کی طرف واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

(۹۰) عبداللہ بن انیسؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن انیس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ قبیلہ جہینہ میں سے ہیں، انھوں نے دیہات میں سکونت اختیار کر لی تھی، رمضان میں مدینہ طیبہ آتے اور صرف ایک ہی رات میں مسجد نبویؐ میں آ کر صفہ میں قیام کرتے نبیؐ نے عبداللہ بن انیسؓ کو ایک چھڑی عنایت فرمائی تھی تاکہ اس چھڑی کو لیکر قیامت کے دن نبیؐ سے ملاقات کریں اسی وجہ سے انھیں صاحب الخصرۃ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۲۵- علی بن احمد مصیصی، یحییٰ بن خالد مصیصی، سعید بن داؤد، یحییٰ بن ابوبشر جعفر بن ایاس، نافع بن جبیر..... عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے مضافات میں سکونت پذیر تھا میں نے نبیؐ سے پوچھا مجھے مسجد میں رمضان کے مہینے میں ایک رات گزارنے کا حکم دے دیں، نبیؐ نے رمضان کی تیسویں رات کا حکم دیا چنانچہ جب بھی رمضان کی تیسویں رات آتی اہل مدینہ مسجد میں جمع ہو جاتے۔

دشمن رسول خالد بن یحیح کا قتل ۱۳۳۶- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن کعب..... عبداللہ بن انیسؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے خالد بن یحیح (قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی) سے کون نجات دے گا؟ خالد بن یحیح اس وقت عرفہ کے پہاڑ میں مقام عرینہ میں تھا۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! اس کا کام تمام کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ آپ مجھے اس کی کچھ علامات و صفات بتلا دیں، رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، تم اسے جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ خالد بن یحیح کی تلاش میں نکل پڑے اور سورج ڈوبنے ہی کو تھا کہ اس سے جبال عرنہ میں آن ملے۔ عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں میں ایک دم اسے دیکھتے ہی مرعوب ہو گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو میں اسے پہچان گیا اور نبیؐ کی پیشین گوئی بھی میری سمجھ میں آ گئی۔ خالد بن یحیح نے مجھ سے کہا کون آدمی ہے؟ میں نے کہا: میں ایک حاجت مند ہوں اور کیا تمہارے پاس رات گزارے کا بندوبست ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہنا چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ اتنی دیر میں عصر کا وقت ہو گیا میں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں نماز عصر کی پڑھیں اس ڈر کی وجہ سے کہ وہ کہیں مجھے دیکھ نہ لے۔ چنانچہ موقع ملتے ہی میں نے تلوار سے اس کا سر قلم کیا اور واپس آ کر نبیؐ کو سارا واقعہ سنایا۔

محمد بن کعب کہتے ہیں اسی موقع پر نبیؐ نے عبداللہ بن انیسؓ کو چھڑی عطا فرمائی تھی اور ساتھ ارشاد فرمایا تھا: اس چھڑی سے سہارا لیتے رہو تا وقتیکہ قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرو اور قیامت کے دن چھڑیوں والے بہت کم ہوں گے۔ ۳۔ محمد بن کعب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ نے جب وفات پائی ان کے حکم کے مطابق چھڑی ان کے سینے پر رکھی دی گئی اور اس چھڑی سمیت انھیں دفن کیا گیا۔

۱- التحائف السادة المتقين ۵ / ۲۴ . وتخریج الاحیاء ۱ / ۳۰۵ وتفسیر القرطبی ۱۶ / ۲۹۶

۲- التاريخ الكبير ۵ / ۲۶ والجرح والتعديل ۵ / ۱ والاستیعاب ۳ / ۸۶۹ . والجمع ۱ / ۲۳۵ . والكشاف ۲ / ۲۶۵۸

والاصابة ۲ / ۴۵۵۰ . والتقريب ۱ / ۴۰۲ والخلاصة ۲ / ۳۳۹۰ . وتهذيب الكمال (۱۳ / ۳۱۳)

۳- کنز العمال ۳۳۵۹۶

(۹۱) عبد اللہ بن زید جہنیؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن زید جہنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقعہ اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید جہنیؓ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ جہینہ کا جھنڈا اٹھانے والے چار آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ عبد اللہ بن زیدؓ نے حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ ۱۳۴۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، سعید بن خثیم ابو معمر، حزام بن عثمان بن معاذ بن عبد اللہ..... عبد اللہ بن زیدؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹو اگر دوسری بار چوری کرے اس کا پاؤں کاٹو، اگر تیسری بار چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو، اگر چوتھی بار چوری کرے اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دو، اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اس کا سر قلم کرو۔

اس روایت میں حزام منفرد ہیں اور مزید برآں وہ انتہائی درجہ کے ضعیف ہیں۔

(۹۲) عبد اللہ بن حارث بن جزء بیدیؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبد اللہؓ مصر منتقل ہو گئے تھے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ حمیہ بن جزء بیدی کے بھتیجے تھے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے لیکن انھوں نے لوگوں کو دیکھنے کی بجائے ذکر اللہ میں مشغول رہنے پر اکتفا کر لیا تھا۔

۱۳۴۸- عبد اللہ بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، احمد بن منصور، ابن ابی مریم، ابن لہیعہ کی سند کے ساتھ..... ابن وہب سے روایت ہے کہ عبد العزیز بن مردان نے عبد اللہ بن حارث بن جزء بیدیؓ کے بارے میں کہا کہ عبد اللہ اگر مرجائیں ان پر گناہوں کا کچھ بوجھ نہیں ہوگا۔

عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ کا قول ہے کہ ایک آدھ تکبیر یا تسبیح میزان میں زیادہ ہو جائے مجھے زیادہ پسند ہے۔ رہی بات خطیات (صغیرہ گناہوں) کی وہ ختم ہو چکے ہیں۔

۱۳۴۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم..... عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پاس صفہ میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں کھانا لگا دیا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی ہم نے نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۹۳) عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن عمرؓ کو ابو عبد اللہ حافظ غیشا پوری کے حوالہ سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض حالات کا ذکر کر دیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے حتیٰ کہ کئی کئی دن تک مسجد میں ہی سکونت کر لیتے۔

۱۳۵۰- سلیمان بن احمد، عبد ان بن احمد، یزید بن حریش، عبد اللہ بن خراش، ابن حوشب، مسیب بن رافع..... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی نے کسی کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی اور وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا مسلسل اس پر اللہ تعالیٰ کا

انصب الرایۃ ۳ / ۳۷۲ . و کثر العمال ۳۳ / ۳۳۳

الاصابۃ ۲ / ۳۴۷ ، والاستیعاب ۲ / ۳۴۱ و التہذیب التہذیب ۵ / ۳۲۸ ، والتقرب ۱ / ۳۳۵

غصہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے باز آجائے یا اس عمل پر کار بند ہو جائے جس کی دعوت دیتا ہے۔
۱۳۵۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن حسن تسری، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابوتوبہ نمیری، عباد بن کثیر (یا بکیر)، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ..... عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑے کا صاف ستھرا رکھنا تھوڑی چیز پر راضی رہنا مومن کی شان اور اس کے اعزاز میں سے ہے۔ ۲

(۹۴) عبدالرحمن بن قرطیب

۱۳۵۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز ومعاذ بن الحنفی ومحمد بن علی بن صلیح، سعید بن منصور، مسکین بن میمون مؤذن مسجد حرمۃ، عروہ بن رویم..... عبدالرحمن بن قرطیب سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف معراج کے لئے لے جایا گیا، رسول اللہ ﷺ آب زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے تھے اور جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور میکائیل بائیں جانب وہ دونوں آپ ﷺ کو لیکر پرواز کر گئے اور آپ ﷺ سات آسمانوں پر پہنچ گئے جب واپس آئے ارشاد فرمایا: میں نے بلند وبالا آسمانوں میں حیثیت والی ذات کی طرف سے تسبیح سنی ہے اور آسمان بھی اس بلند وبالا ذات والے کے آگے تسلیم تھے پاکی ہے اس بلند وبالا ذات کے لئے۔

۱۳۵۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن منصور کے طریق سے بھی ابوسلیمان فرماتے ہیں ہمیں مسکین نے مذکورہ بالا کی مثل روایت پہنچائی۔

(۹۵) عبدالرحمن بن جبر بن عمرو

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ غیشا پوری کی طرف منسوب کر کے عبدالرحمن بن جبر بن عمرو ابوعبیس انصاری حارثی کو صف میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۴- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، اسحاق بن خالویہ، علی بن بحر، ولید بن مسلم..... یزید بن ابومریم کہتے ہیں میں نماز جمعہ ہاتھ کہ اسی دوران عباہ بن رفاعہ رافع بن خدیج میرے ہمراہ ہو گئے اور فرمایا میں نے ابوعبیسؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتے ہیں۔ ۵

۱ مجمع الزوائد ۲/ ۲۷۶، ولفیہ ابن کثیر ۱/ ۱۲۳ والذوالمنثور ۱/ ۶۵، وکنز العمال ۸/ ۲۹۱

۲ کشف الخفاء ۱/ ۳۴۱، ۳۴۲، ومجمع الزوائد ۵/ ۱۳۲ وکنز العمال ۶/ ۱۸۶، ۱۷۱ ولبعض القدير ۶/ ۱۶

۳ علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ علامہ لاثمی کا کہنا ہے کہ اس روایت میں عباد بن کثیر ایک راوی ہے جس کو ابن معین نے ثقہ جبکہ دوسرے حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی کئی روایات منکر اور ناقابل اعتبار ہیں روایت کے بقید روایت ثقہ ہیں۔ دیکھئے: فیض القدير ۶/ ۱۶

۴ الاصابہ ۲/ ۳۱۹، والاسعاب ۲/ ۳۱۹، وتہذیب التہذیب ۶/ ۲۵۵، والعقرب ۱/ ۳۹۵

۵ (ص ۹) (صحیح البخاری ۲/ ۹، وسنن القرطبی ۱۶۳۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۶۷، ۳۷۹، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶،

حی بن حزنہ نے بھی یزید بن ابی مریم سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

عتبہ بن غزو ان

ابن اعرابی نے محمد بن اسحق سے عتبہ بن غزو ان کو، عمار بن یاسر کو سعید بن مسیب سے اور عثمان بن مظعون کو ابو یحییٰ ترمذی سے نقل کرتے ہوئے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے کتاب کے اوائل حصہ مہاجرین میں ان کے کچھ حالات مذکور ہو چکے ہیں۔ تینوں صحابہ سابقین اور کبار صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۹۶) عقبہ بن عامر جہنیؓ

عقبہ بن عامر کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے عقبہ بن عامرؓ نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی۔
۱۳۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن المقری، سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبد اللہ بن صالح، عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد نعمان، ابو نعیم، موسیٰ بن علی بن رباح، علی بن رباح..... عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ہم (جماعت صحابہؓ) صفہ میں تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بظلمان کی طرف جائے اور ہر دن دو خوبصورت بڑے کوہان والی اونٹیاں پکڑ کر لے آئے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بخدا تم میں سے کوئی مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھ لے وہ دو خوبصورت اونٹیوں سے بہتر ہیں، تین آیتیں تین اونٹیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹیوں سے بہتر ہیں، حتیٰ کہ بے شمار اونٹوں سے بہتر ہیں۔ ۲

۱۳۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، یحییٰ بن عبد الحمید، ابن المبارک، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابی الملتہ..... عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میری نجات کیسے ہوگی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، تیرے لئے تیرا گھر کشادہ رہے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہا تارہ۔ ۳

۱۳۵۷- ابو عمرو حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن حواسب، ابو الاحوص، ابو اسحاق عبد اللہ بن عطاء..... عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے آپس میں اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں جب میری باری ہوتی میں اونٹ چرانے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود نبی ﷺ کے پاس جاتا، اسی طرح ایک دفعہ میں آیا تو نبی ﷺ صحابہ کرامؓ سے خطاب فرما رہے تھے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن لوگ ایک چھیل میدان میں جمع کر دیئے جائیں گے اور نظر انہیں نفوذ کرے گی پھر ایک منادی تین مرتبہ آواز لگائے گا، اب جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت و شرافت کس کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنکی صفت ہے: "تتجافى جنوبہم من المضاجع بدعون ربهم خوفاً وطمعاً" (السجدة: ۱۶) جو لوگ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے دور رکھتے ہیں اور خوف و امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں:-

پھر آواز لگائے گا اب پھر جمع ہونے والے عنقریب سمجھ جائیں گے کہ عزت و کرامت کس ذات کے لئے ہے پھر کہے گا کہاں

(۱) (الاصابة ۲/ ۳۸۹، والاستيعاب ۳/ ۱۰۶، وتهذيب التهذيب ۷/ ۲۴۳، والتقريب ۲/ ۲۷۷۔

۲ مسند الامام احمد ۳/ ۱۵۳۔

۳ مسند الترمذی ۳۰۶، وفتح الباری ۱۰/ ۴۴۷، ۱۱/ ۳۰۹، واما لی الشجرة ۲/ ۱۹۹، وتاریخ بغداد ۸/ ۲۷۱، وتفسیر

القرطبی ۱۰/ ۳۶۱، والاذکار ۲۹۶، والترغیب والترہیب ۳/ ۵۲۳، ۴/ ۲۳۲، والتحاف السادة المتقين ۶/ ۳۳۹،

۴/ ۵۵۰، ۹/ ۲۱۳۔

ہیں اس آیت کے مصداق لوگ "لا تلبسہم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ" (النور: ۳۷) جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھتی تھی۔ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے تھے۔

۱۳۵۸- جبر بن عرفہ، عبد اللہ بن عبد الحکم، ابن لہیعہ، ابو عشاۃ..... عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے نہ میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر طہارت حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر کرم کی نظر میں فرماتے ہیں دیکھو میرا بندہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر مجھ سے مانگتا ہے یہ جو بھی مانگے گا میں اسے دوں گا۔

(۹۷) عباد بن خالد غفاریؓ

ابن اعرابی نے واقدی سے حکایت کر کے عباد بن خالد غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی کہتے ہیں عباد بن خالد حدیبیہ کے موقع پر تیر کے ساتھ کنویں میں اترے تھے۔

۱۳۵۹- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد صانع، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، عطاء بن سائب، ابن عباد..... عباد بن خالد غفاریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو لیث کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کی مدح میں اشعار نہ کہوں رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا "نہیں" حتیٰ کہ تین مرتبہ اصرار کیا اور چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہنے شروع کر دیے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شعراء میں کسی کو شاباش ملنی تھی تو تو اس شاباش کا مستحق ہے۔

(۹۸) عمرو بن عوف مزنیؓ

عمرو بن عوف مزنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن عوف..... حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ جب ہم روحاء میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ مقام عرق ظبیہ میں تھوڑی دیر کے لئے اترے اور نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا! مجھ سے پہلے اس جگہ ستر انبیاء کرام نماز پڑھ چکے ہیں اور اس جگہ موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے دو لمبے چغے پہن رکھے تھے، وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) بنی اسرائیل تھے۔

اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم (جو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) حج و عمرہ کی غرض سے ادھر سے نہ گزر جائیں۔

۱۳۶۱- سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن عوف..... حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دنیا سے مجھے چلے جانے کے بعد اپنی امت پر تین چیزوں کا

۱ المستدرک ۲/ ۳۶۳، ۳۹۹، والحقاف السادة المعقین ۱۰/ ۴۷۲، والدر المنثور ۵/ ۵۰، ۵۳، وکنز العمال ۳۳۳۹۱۔

۲ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۳۰۶۔

۳ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۶۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/ ۵۲۹، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۱۹، وکنز العمال ۳/ ۳۳۰۔

۴ الاصابہ ۳/ ۹ والاستیعاب ۲/ ۵۱۶، وتہذیب التہذیب ۸/ ۸۵، والتقریب ۲/ ۷۵،

۵ مصنف ابونعیم اسنہانی ان الفاظ میں مفرد ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ان کے روایت کنندہ نہیں ہیں۔

خوف ہے عالم کے پھسل جانے کا، حاکم کے فیصلہ جاری کرنے کا اور اتباع ہوئی کا۔
 ۱۳۶۲- ابو بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب، علی بن جبلة، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن عوف..... حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک دین کی ابتدا غریب حالت میں تھی اور دین غریب ہو کر لوٹے گا پس خوشخبری ہے ان غرباء کے لئے جو میری سنت میں پیدا شدہ بگاڑ کو درستگی کی سطح پر لائیں گے۔

(۹۹) عمرو بن تغلبؓ

عمرو بن تغلب بھی اہل صفہ میں سے تھے اور بصرہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۳۶۳- سلیمان بن محمد بن رزق بن جامع، محمد بن ہشام سدوسی، محمد بن عدی، اشعث، حسن..... حضرت عمرو بن تغلب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا تھا جو مجھے سرخ رنگ کے قیمتی چوپایوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہل صفہ کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: بے شک میں کچھ لوگوں کو (مال و اسباب) دیتا ہوں چونکہ مجھے ان کی بے صبری اور جزع فزع کا ڈر ہوتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو میں نہیں دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں استغناء کی عظمت کو جاگزیں کر دے۔ عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں دوسری قسم کے لوگوں میں سے تھا۔

(۱۰۰) حضرت عویم بن ساعدہ النصارىؓ

ابن اعرابی نے ابو عبد اللہ نیشاپوری سے نقل کیا ہے کہ عویم بن ساعدہ النصارى بھی اہل صفہ کے فقراء اولیاء میں سے ہیں۔ عویم بن ساعدہؓ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیفوں میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے وہ انہی میں سے ہیں۔
 ۱۳۶۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن طلحہ تمیمی، عبد الرحمن بن سالم بن عویم بن ساعدہ، سالم بن عویم بن ساعدہ..... حضرت عویم بن ساعدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا ہے ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے سرالی قرابت بخشی ہے اور بعض کو انصار ہونے کی عظمت سے سرفراز فرمایا اور بعض کو میرے وزیر و معاون بنایا سو جو میرے ان صحابہؓ کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ

۱. المعجم الكبير للطبرانی ۱۷/۱۷. ومجمع الزوائد ۵/۲۳۹، ۱۸۷/۱۷.

۲. سنن الترمذی ۲۶۳۰. ومسنند الامام احمد ۲/۳۸۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۷/۱۶. والمصنف لان ابی شیبہ ۱۳/۲۹۷. ومشکل الآثار للطحاوی ۱/۲۹۸.

۳. طبقات ابن سعد ۷/۶۷، والتاریخ الكبير ۶/۲۳۷. والجرح والتعديل ۶/۲۳۵. والاستیعاب ۳/۱۱۶۶. والجمع ۱/۳۷۱. واسد الغابة ۳/ورقة. والکاشف ۲/ت ۴۱۹۴، والاصابة ۲/ت ۵۷۸۳.

۴. صحيح البخاری ۴/۱۱۲. وکنز العمال ۹/۳۳۵.

۵. طبقات ابن سعد ۳/۵۹، الاستیعاب ۳/۲۳۸، اسد الغابة ۵/۱۸۵، ۴/۵۸، وسیر النبلاء ۱/۵۰۳. ۲/۳۳۵. والکاشف ۲/ت ۳۳۸۶، والاصابة ۳/ت ۶۱۱۲. والعقرب ۲/۹۰. وتهذيب التهذيب ۸/۱۷۳. وتهذيب الكمال

۳۵۵۶ (۲۲/۳۶۶)

قیامت کے دن ان گالیاں دینے والوں سے کوئی فدیہ و سفارش قبول نہیں کرے گا۔

حافظ ابو عبد اللہ نے عویمؓ اور ابوالدرداءؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کے حالات صدر کتاب میں گزر چکے ہیں۔

۱۳۶۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید کی، عبد اللہ بن سعید- ابن ابی ہند مولیٰ ابن عباس- یزید بن ابی زیاد، ابی بحرہ..... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ جو کہ تمہارے رب کے پاس زیادہ پاکیزہ اور عمدہ سمجھا جاتا ہو اور تمہارے درجات کو بھی زیادہ بلند کرنے والا ہو سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہو اور ایسی جنگ میں حصہ لینے سے بھی افضل ہو جس میں تم دشمن کی گردنیں اڑاؤ اور دشمن تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! وہ کون سا امتا عظیم عمل ہے ضرور بتلائیں ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے افضل عمل ہے۔

۱۳۶۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، سلیمان بن عتبہ، یونس بن میسرۃ بن حیش، ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ جو مصیبت اسے پہنچنے والی ہے وہ اس سے کبھی چوک نہیں سکتی، اور جس مصیبت نے اس سے چوک کر نکل جانا ہے اس میں کبھی گرفتار نہیں ہوگا۔

۱۳۶۷- سلیمان بن احمد، ابوزرعة، احمد بن خالد، عبد اللہ بن جعفر الزرقی، عبید بن عمرو، زید بن ابی امیہ، جنادة بن ابی خالد، مکحول، ابو اوریس..... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا فرمائیں گے (جس کی روشنی میں وہ بلا خوف و خطر چلے گا)۔

(۱۰۱) عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ

مسلمی اور ابن اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبیدؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کا پورا نام عبید ابو عامر اشعری ہے غزوہ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۶۸- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، (حدیثی ابی) احمد، معمر بن سلیمان، (عن ابیہ) سلیمان، رجل..... رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ فرض نماز کے علاوہ بھی کسی نماز کا حکم دیتے تھے؟ فرمایا: ”جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔“

۱- المستدرک ۶۳۲/۳، والمجمع الکبیر للطبرانی ۱۴۰/۱۷، والمسنن لابن ابی عاصم ۲۸۳/۲، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۷، وتفسیر القرطبی ۱۶/۲۹، والجامع الکبیر للسیوطی ۲۶۲۹، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳۱۴۲، ۳۱۴۳، ۳۱۴۴، ۳۱۴۵، ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۱۴۸، ۳۱۴۹، ۳۱۵۰، ۳۱۵۱، ۳۱۵۲، ۳۱۵۳، ۳۱۵۴، ۳۱۵۵، ۳۱۵۶، ۳۱۵۷، ۳۱۵۸، ۳۱۵۹، ۳۱۶۰، ۳۱۶۱، ۳۱۶۲، ۳۱۶۳، ۳۱۶۴، ۳۱۶۵، ۳۱۶۶، ۳۱۶۷، ۳۱۶۸، ۳۱۶۹، ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ۳۱۷۳، ۳۱۷۴، ۳۱۷۵، ۳۱۷۶، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸، ۳۱۷۹، ۳۱۸۰، ۳۱۸۱، ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴، ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷، ۳۱۸۸، ۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۲، ۳۱۹۳، ۳۱۹۴، ۳۱۹۵، ۳۱۹۶، ۳۱۹۷، ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۳۲۰۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۲، ۳۲۰۳، ۳۲۰۴، ۳۲۰۵، ۳۲۰۶، ۳۲۰۷، ۳۲۰۸، ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، ۳۲۱۱، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۳۲۱۴، ۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷، ۳۲۱۸، ۳۲۱۹، ۳۲۲۰، ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، ۳۲۲۵، ۳۲۲۶، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳۲، ۳۲۳۳، ۳۲۳۴، ۳۲۳۵، ۳۲۳۶، ۳۲۳۷، ۳۲۳۸، ۳۲۳۹، ۳۲۴۰، ۳۲۴۱، ۳۲۴۲، ۳۲۴۳، ۳۲۴۴، ۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ۳۲۴۷، ۳۲۴۸، ۳۲۴۹، ۳۲۵۰، ۳۲۵۱، ۳۲۵۲، ۳۲۵۳، ۳۲۵۴، ۳۲۵۵، ۳۲۵۶، ۳۲۵۷، ۳۲۵۸، ۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۲۶۱، ۳۲۶۲، ۳۲۶۳، ۳۲۶۴، ۳۲۶۵، ۳۲۶۶، ۳۲۶۷، ۳۲۶۸، ۳۲۶۹، ۳۲۷۰، ۳۲۷۱، ۳۲۷۲، ۳۲۷۳، ۳۲۷۴، ۳۲۷۵، ۳۲۷۶، ۳۲۷۷، ۳۲۷۸، ۳۲۷۹، ۳۲۸۰، ۳۲۸۱، ۳۲۸۲، ۳۲۸۳، ۳۲۸۴، ۳۲۸۵، ۳۲۸۶، ۳۲۸۷، ۳۲۸۸، ۳۲۸۹، ۳۲۹۰، ۳۲۹۱، ۳۲۹۲، ۳۲۹۳، ۳۲۹۴، ۳۲۹۵، ۳۲۹۶، ۳۲۹۷، ۳۲۹۸، ۳۲۹۹، ۳۳۰۰، ۳۳۰۱، ۳۳۰۲، ۳۳۰۳، ۳۳۰۴، ۳۳۰۵، ۳۳۰۶، ۳۳۰۷، ۳۳۰۸، ۳۳۰۹، ۳۳۱۰، ۳۳۱۱، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ۳۳۱۴، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ۳۳۱۹، ۳۳۲۰، ۳۳۲۱، ۳۳۲۲، ۳۳۲۳، ۳۳۲۴، ۳۳۲۵، ۳۳۲۶، ۳۳۲۷، ۳۳۲۸، ۳۳۲۹، ۳۳۳۰، ۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ۳۳۳۳، ۳۳۳۴، ۳۳۳۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۷، ۳۳۳۸، ۳۳۳۹، ۳۳۴۰، ۳۳۴۱، ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، ۳۳۴۴، ۳۳۴۵، ۳۳۴۶، ۳۳۴۷، ۳۳۴۸، ۳۳۴۹، ۳۳۵۰، ۳۳۵۱، ۳۳۵۲، ۳۳۵۳، ۳۳۵۴، ۳۳۵۵، ۳۳۵۶، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۳۳۵۹، ۳۳۶۰، ۳۳۶۱، ۳۳۶۲، ۳۳۶۳، ۳۳۶۴، ۳۳۶۵، ۳۳۶۶، ۳۳۶۷، ۳۳۶۸، ۳۳۶۹، ۳۳۷۰، ۳۳۷۱، ۳۳۷۲، ۳۳۷۳، ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، ۳۳۷۶، ۳۳۷۷، ۳۳۷۸، ۳۳۷۹، ۳۳۸۰، ۳۳۸۱، ۳۳۸۲، ۳۳۸۳، ۳۳۸۴، ۳۳۸۵، ۳۳۸۶، ۳۳۸۷، ۳۳۸۸، ۳۳۸۹، ۳۳۹۰، ۳۳۹۱، ۳۳۹۲، ۳۳۹۳، ۳۳۹۴، ۳۳۹۵، ۳۳۹۶، ۳۳۹۷، ۳۳۹۸، ۳۳۹۹، ۳۴۰۰، ۳۴۰۱، ۳۴۰۲، ۳۴۰۳، ۳۴۰۴، ۳۴۰۵، ۳۴۰۶، ۳۴۰۷، ۳۴۰۸، ۳۴۰۹، ۳۴۱۰، ۳۴۱۱، ۳۴۱۲، ۳۴۱۳، ۳۴۱۴، ۳۴۱۵، ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، ۳۴۱۸، ۳۴۱۹، ۳۴۲۰، ۳۴۲۱، ۳۴۲۲، ۳۴۲۳، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵، ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ۳۴۳۶، ۳۴۳۷، ۳۴۳۸، ۳۴۳۹، ۳۴۴۰، ۳۴۴۱، ۳۴۴۲، ۳۴۴۳، ۳۴۴۴، ۳۴۴۵، ۳۴۴۶، ۳۴۴۷، ۳۴۴۸، ۳۴۴۹، ۳۴۵۰، ۳۴۵۱، ۳۴۵۲، ۳۴۵۳، ۳۴۵۴، ۳۴۵۵، ۳۴۵۶، ۳۴۵۷، ۳۴۵۸، ۳۴۵۹، ۳۴۶۰، ۳۴۶۱، ۳۴۶۲، ۳۴۶۳، ۳۴۶۴، ۳۴۶۵، ۳۴۶۶، ۳۴۶۷، ۳۴۶۸، ۳۴۶۹، ۳۴۷۰، ۳۴۷۱، ۳۴۷۲، ۳۴۷۳، ۳۴۷۴، ۳۴۷۵، ۳۴۷۶، ۳۴۷۷، ۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰، ۳۴۸۱، ۳۴۸۲، ۳۴۸۳، ۳۴۸۴، ۳۴۸۵، ۳۴۸۶، ۳۴۸۷، ۳۴۸۸، ۳۴۸۹، ۳۴۹۰، ۳۴۹۱، ۳۴۹۲، ۳۴۹۳، ۳۴۹۴، ۳۴۹۵، ۳۴۹۶، ۳۴۹۷، ۳۴۹۸، ۳۴۹۹، ۳۵۰۰، ۳۵۰۱، ۳۵۰۲، ۳۵۰۳، ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷، ۳۵۰۸، ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، ۳۵۱۱، ۳۵۱۲، ۳۵۱۳، ۳۵۱۴، ۳۵۱۵، ۳۵۱۶، ۳۵۱۷، ۳۵۱۸، ۳۵۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۲۱، ۳۵۲۲، ۳۵۲۳، ۳۵۲۴، ۳۵۲۵، ۳۵۲۶، ۳۵۲۷، ۳۵۲۸، ۳۵۲۹، ۳۵۳۰، ۳۵۳۱، ۳۵۳۲، ۳۵۳۳، ۳۵۳۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۷، ۳۵۳۸، ۳۵۳۹، ۳۵۴۰، ۳۵۴۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۳، ۳۵۴۴، ۳۵۴۵، ۳۵۴۶، ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۳۵۴۹، ۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۵۵۲، ۳۵۵۳، ۳۵۵۴، ۳۵۵۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۷، ۳۵۵۸، ۳۵۵۹، ۳۵۶۰، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۵۶۴، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶، ۳۵۶۷، ۳۵۶۸، ۳۵۶۹، ۳۵۷۰، ۳۵۷۱، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵، ۳۵۷۶، ۳۵۷۷، ۳۵۷۸، ۳۵۷۹، ۳۵۸۰، ۳۵۸۱، ۳۵۸۲، ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ۳۵۸۵، ۳۵۸۶، ۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱، ۳۵۹۲، ۳۵۹۳، ۳۵۹۴، ۳۵۹۵، ۳۵۹۶، ۳۵۹۷، ۳۵۹۸، ۳۵۹۹، ۳۶۰۰، ۳۶۰۱، ۳۶۰۲، ۳۶۰۳، ۳۶۰۴، ۳۶۰۵، ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۳، ۳۶۱۴، ۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷، ۳۶۱۸، ۳۶۱۹، ۳۶۲۰، ۳۶۲۱، ۳۶۲۲، ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ۳۶۲۷، ۳۶۲۸، ۳۶۲۹، ۳۶۳۰، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳، ۳۶۳۴، ۳۶۳۵، ۳۶۳۶، ۳۶۳۷، ۳۶۳۸، ۳۶۳۹، ۳۶۴۰، ۳۶۴۱، ۳۶۴۲، ۳۶۴۳، ۳۶۴۴، ۳۶۴۵، ۳۶۴۶، ۳۶۴۷، ۳۶۴۸، ۳۶۴۹، ۳۶۵۰، ۳۶۵۱، ۳۶۵۲، ۳۶۵۳، ۳۶۵۴، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۳۶۵۸، ۳۶۵۹، ۳۶۶۰، ۳۶۶۱، ۳۶۶۲، ۳۶۶۳، ۳۶۶۴، ۳۶۶۵، ۳۶۶۶، ۳۶۶۷، ۳۶۶۸، ۳۶۶۹، ۳۶۷۰، ۳۶۷۱، ۳۶۷۲، ۳۶۷۳، ۳۶۷۴، ۳۶۷۵، ۳۶۷۶، ۳۶۷۷، ۳۶۷۸، ۳۶۷۹، ۳۶۸۰، ۳۶۸۱، ۳۶۸۲، ۳۶۸۳، ۳۶۸۴، ۳۶۸۵، ۳۶۸۶، ۳۶۸۷، ۳۶۸۸، ۳۶۸۹، ۳۶۹۰، ۳۶۹۱، ۳۶۹۲، ۳۶۹۳، ۳۶۹۴، ۳۶۹۵، ۳۶۹۶، ۳۶۹۷، ۳۶۹۸، ۳۶۹۹، ۳۷۰۰، ۳۷۰۱، ۳۷۰۲، ۳۷۰۳، ۳۷۰۴، ۳۷۰۵، ۳۷۰۶، ۳۷۰۷، ۳۷۰۸، ۳۷۰۹، ۳۷۱۰، ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۳۷۱۳، ۳۷۱۴، ۳۷۱۵، ۳۷۱۶، ۳۷۱۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۹، ۳۷۲۰، ۳۷۲۱، ۳۷۲۲، ۳۷۲۳، ۳۷۲۴، ۳۷۲۵، ۳۷۲۶، ۳۷۲۷، ۳۷۲۸، ۳۷۲۹، ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، ۳۷۳۲، ۳۷۳۳، ۳۷۳

(۱۰۲) عکاشہ بن محسن اسدیؓ

حضرت عکاشہ بن محسن اسدیؓ بھی اہل صفہ میں سے ہیں عکاشہؓ کو بزاحیہ کے موقع پر ایام ردة میں طلحہ نے شہید کیا تھا۔
۱۳۶۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام بن قزادہ، ایمن، عمران بن حصین..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنے قبعین اور امتوں کے ساتھ مجھے سامنے دکھلائے گئے ہیں میں نے کہا اے میرے رب! بھلا میری امت کہاں گئی؟ کہا گیا: اپنی دائیں جانب دیکھو، دیکھا تو اچانک میری دائیں جانب کی زمین چھوٹے قد کے لوگوں سے اٹی پڑی ہے۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ تیری امت ہے کہا گیا: تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ارشاد ہوا: اپنی بائیں جانب دیکھو؟ پس اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں جانب کا افق بہت سارے لوگوں سے اٹا پڑا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا یہ بھی تیری امت ہے پھر ارشاد ہوا کیا تو راضی ہے میں نے کہا اے مالک میں راضی ہوں۔ پھر ارشاد ہوا ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔

حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے اس جماعت میں سے کر دے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ”اللہم اجعلہ منہم“ یا اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے، اتنے میں ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی اس جماعت کا شریک بنادے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس فضیلت کو حاصل کرنے میں عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا۔

بعد میں صحابہ کرامؓ اس حدیث کا آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ خوش قسمت ستر ہزار کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو غصہ اور تکبر نہیں کرتے، چوری نہیں کرتے، بدقالی نہیں نکالتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۱۰۳) حضرت عرباض بن ساریہؓ

مسلمی نے حضرت عرباضؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے فکر آخرت سے ان کی آنکھ ہمیشہ تر رہتی تھی عرباضؓ اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت ”تولوا و اعینہم نفیض من الدمع حزناً ان لا یجدوا ما ینفقون“ وہ واپس لوٹتے ہیں حالت ان کی یہ ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں خرچ کرنے کی کوئی چیز نہ پانے پر غم کرنے کی وجہ سے، نازل ہوئی۔
۱۳۷۰- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب شیبان بن عبد الرحمن، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم تمیمی، خالد بن معدان جبیر بن نفیر کے سلسلہ سے..... عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ میں اہل صفہ میں ہوا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ پہلی صف میں تین مرتبہ نماز پڑھتے اور دوسری صف میں ایک مرتبہ۔

۱- صحیح البخاری ۷/ ۱۶۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴

یہی حدیث احمد بن حنبل عن حسن بن موسیٰ اشیب عن ولید بن مسلم عن شیبان کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۳۷۱- ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن مکرم، ابن عبداللہ المدنی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبدالرحمن بن عمرو سلمیٰ اور حجر بن حجر کی سند سے روایت ہے کہ حجر بن حجر کہتے ہیں..... عرباضؓ کے بارے میں آیت ”ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجدنا احملکم علیہ“ ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیں اور آپ آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں، نازل ہوئی۔ حجر بن حجر کہتے ہیں: ہم عرباض بن ساریہؓ کے پاس گئے انہیں سلام کیا اور ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں تاکہ آپ کی مزاج پرسی کریں اور آپ سے علم حاصل کریں۔

۱۳۷۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن ضحاک، ابن عباس، ضمیم، شریح کی سند سے..... حضرت عرباضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کو ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کاش تم اگر جان لیتے ان خزانوں کو جو تم سے بچا کر کے اکٹھے کیے جا رہے ہیں تو تم کسی فوت شدہ شیء پر رنج نہ کرتے، بخدا تم ضرور فارس اور روم کو فتح کر کے رہو گے۔

۱۳۷۳- سلیمان بن احمد، ابو زناہ، سعید بن عفیر، ابن وہب، سعید بن مقلاص، سعید بن ابراہیم، عروہ بن رویم کی سند سے روایت ہے کہ..... عرباضؓ بڑی عمر کے بوڑھے ہو چکے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ پسند کرتے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی جائے اور دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب! میری عمر زیادہ ہو گئی، میرا جسم کمزور ہو گیا پس میری روح قبض کر لے۔
شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عرباضؓ کو ابن اعرابی نے حرف عین کی بحث میں اہل صفہ میں سے ذکر کیا ہے جبکہ مسلم نے انہیں ذکر نہیں کیا۔

(۱۰۴) عبد اللہ بن حبشیؓ

ابو سعید بن اعرابی نے عبد اللہ بن حبشیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان، ازدی، عبید بن نمیر کی سند سے..... عبد اللہ بن حبشیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں زرہ شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں دھوکہ نہ ہو اور حج مبرور۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی نماز افضل ہے، پھر کہا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ترین ہے؟ فرمایا بھوکے کی مصیبت کو دور کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۱۲۸، وجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۱، وکنز العمال ۹۰/ ۳۱۷

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۳۶۰، والتاریخ الکبیر ۵/ ۴۱، والجرح والتعديل ۵/ ۲۶۰، والاستیعاب ۳/ ۸۸۷، واصل

الغابة ۳/ ۱۳۰، والکاشف ۲/ ۲۷۰، وتهذيب التهذيب ۵/ ۱۸۳، والتقريب ۱/ ۳۰۸، والخلاصة ۲/ ۳۴۴

۳۔ سنن النسائی ۵/ ۸۵، ومسند الامام احمد ۲/ ۳۲۸، ۳/ ۴۱۲، ومشكاة المصابيح ۳۸۳۳، والتاریخ الکبیر ۵/ ۲۵،

والتاريخ والتعريب ۲/ ۲۹۳، والدر المنثور ۱/ ۲۳۹، والجامع الکبیر ۹۵۵۹

(۱۰۵) عتبہ بن عبد سلمیٰ

ابوسعید بن اعرابی نے عتبہ بن عبد سلمیٰ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۵- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، ابوطالب و ابوہام، بقیہ، یحییٰ بن سعد، خالد بن معدان سے بالترتیب..... عتبہ بن عبد سلمیٰ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی آدمی پیدائش کے دن سے لیکر مرنے کے دن تک اللہ کی رضا کے لئے سجدے میں پڑا رہے قیامت کے دن اس قدر عبادت کو بھی کم سمجھے گا۔

۱۳۷۶- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... عتبہ بن عبد سلمیٰ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے کپڑے مانگے نبی ﷺ نے کتان کے دو کپڑے مجھے پہنائے، تم مجھے ان دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو اور میں اپنے ساتھیوں کو بھی پہناؤں گا۔

(۱۰۶) عتبہ بن ندر سلمیٰ

عتبہ بن ندر سلمیٰ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عثمان بن صالح، ابن لہیعہ، حارث بن یزید کی سند سے..... علی بن رباح کہتے ہیں کہ عتبہ بن ندر سلمیٰ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے کسی نے پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے دو مقررہ مدتوں سے کون سی مدت پوری کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ان میں سے جو کامل اور اچھی تھی اس کو پورا کیا۔

(۱۰۷) عمرو بن عبسہ سلمیٰ

حضرت عمرو بن عبسہ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، ربیع بن صبیح، قیس بن سعد، فقیہ شام کے سلسلہ سند کے ساتھ..... عمرو بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے اپنی یادداشت ہے کہ میں اسلام میں چوتھا فتنہ تھا، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کے اس

طبقات ابن سعد ۴/ ۱۳، والتاریخ الکبیر ۶/ ۳۱۸۶، والجرح والتعذیل ۶/ ۲، ۲۰۵۰ والاستیعاب ۳/ ۳۱، ۱۰۰، ولسد الغابۃ ۳/ ۳۶۲، وسیر النبلاء ۳/ ۳۱۶، والکاشف ۲/ ۳۷۱۸، وتهذیب ۷/ ۹۸، والاصابة ۲/ ۷۰۷، والتقریب ۲/ ۵۴.

مسند الامام احمد ۴/ ۱۸۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۱۲۳، ومجمع الزوائد ۱/ ۵۱، ۳۵۸، ۲۰۵، ۳۵۸، والادب المفرد ۱/ ۱۵، والترغیب والترہیب ۴/ ۳۹۷، والاحادیث الصحیحة ۲/ ۳۶، والبداية والنهاية ۹/ ۷۳.

طبقات ابن سعد ۴/ ۱۳، والتاریخ الکبیر ۶/ ۳۱۸۷، والجرح ۶/ ۲، ۲۰۶۷، والاستیعاب ۳/ ۱۰۳۱، ولسد الغابۃ ۳/ ۳۶۷، وسیر النبلاء ۳/ ۳۱۷، والکاشف ۲/ ۳۷۲۳، والاصابة ۲/ ۳۷۱۵، والتقریب ۲/ ۵۴، والخلاصة ۲/ ۷۰۸.

مجمع الزوائد ۷/ ۸۸، ۲۰۳، وتفسیر ابن کثیر ۶/ ۲۴۱، وتفسیر الطبری ۲/ ۳۴، والبداية والنهاية ۱/ ۲۴۵، والدر المنثور ۵/ ۱۲۷.

الاصابة ۳/ ۵، والاستیعاب ۲/ ۳۹۸، وتهذیب التهذیب ۸/ ۶۹، والتقریب ۲/ ۷۴.

دعویٰ نبوت کی کون اتباع کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آزاد آدمی اور ایک غلام۔ آپ ﷺ کی مراد ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے۔ ۱۳۷۹- محمد بن علی بن حمیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یثیم، یعلیٰ بن عطاء، عبدالرحمن بن عمرو بن عبسہ، عمرو بن عبسہ کے طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۰- محمد بن علی بن حمیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، حصین، عمران بن حارث کے سلسلہ سند سے..... مولیٰ کعبؓ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم عمرو بن عبسہؓ، مقداد بن اسودؓ اور نافع بن حبیبؓ کے ساتھ سفر میں چلے اور ہم میں سے ہر آدمی کے ماتحت کچھ لوگ تھے، جب عمرو بن عبسہؓ کا دن آتا ہم گروہوں کی شکل میں نکل جاتے، چنانچہ ایک دن حضرت عمرو بن عبسہؓ کچھ ماتحتوں کے ساتھ نکل گئے، عین دوپہر کے وقت میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اچانک دیکھتا ہوں کہ بادلوں نے حضرت عمرو بن عبسہؓ پر سایہ کیا ہوا ہے میں نے انہیں جگایا تو وہ فرمانے لگے اس چیز کو ہم لائے ہیں بخدا اگر مجھے پتہ چلا کہ تو نے اس راز کی کسی کو خبر دی پھر میرے اور تیرے درمیان اچھائی والا معاملہ نہیں رہے گا مولیٰ کعبؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کے مرنے تک اس راز کی کسی کو خبر نہیں کی، اللہ ان پر رحم و کرم فرمائے۔

(۱۰۸) عبادہ بن قرصؓ

عبادہ بن قرصؓ (یا قرط) کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۱- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعد، ابن بکار، قرہ بن خالد، جید بن حارثہ کی سند سے..... عبادہ بن قرصؓ کہتے ہیں: بہت سارے ایسے اعمال تم کرتے ہو جنکی حیثیت تمہاری نظروں میں ہال سے بھی مہم ہے۔ انکہ ہم ان اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انتہائی مہلک گناہوں میں شمار کرتے تھے (یعنی تم انہیں کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو)۔

(۱۰۹) عیاض بن حمار مجاشعیؓ

عیاض بن حمار مجاشعیؓ کو بھی ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر کے سلسلہ سند سے..... عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنتی ہوں گے انصاف پرور سلطان جو خدا کی راہ میں خلوص کے ساتھ صدقہ کرے، دوسرا وہ آدمی جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور تیسرا وہ پاکباز فقیر جو کسی سے نہ مانگے۔ ۱۳۸۳- ابراہیم بن احمد بزوری مرقی، جعفر فریابی، احمد بن سعید دیمی، یحییٰ بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، مطر وراق، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر کے سلسلہ سند سے..... عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری

۱ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۲۹۴ و سنن النسائی ۲۸۳ و سنن ابن ماجہ ۱۳۶۴ و مسند الامام احمد ۲/

۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۳۸۵، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/ ۳۵۳، ۳۶۹، و طبقات ابن سعد ۲/ ۱۵۷، ۱۵۸،

و مشکاة المصابیح ۴۶، و مجمع الزوائد ۱/ ۵۳، ۶۰.

۲ طبقات ابن سعد ۲/ ۳۶، و التاريخ الكبير ۷/ ۸۶ و الجرح ۲/ ۲۲، و الاستيعاب ۳/ ۱۲۳۲، و الکاشف ۲/

ت ۴۴۱، و الاصابة ۳/ ۶۱، و التقریب ۲/ ۹۵، و التهذیب ۸/ ۲۰۰.

۳ (۲) صحیح مسلم، کتاب الجنة ۶۳، و مسند الامام احمد ۲/ ۱۶۴، و السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۰/ ۸۷، و مشکاة

المصابیح ۶۰، ۳۹، و الترغیب والترہیب ۳/ ۱۶۷.

طرف جی بھیجی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اور کوئی کسی دوسرے پر فخر و تکبر نہ کرے۔

(۱۱۰) فضالہ بن عبیدہ انصاریؓ

ابن اعرابی نے فضالہ بن عبیدہ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۴- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مصری، حیوۃ، ابو حانی، ابو علی جینی کی سند سے..... فضالہ بن عبیدہؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جب نماز پڑھاتے اکثر لوگ شدت بھوک کی وجہ سے قیام کرتے ہوئے گر جاتے، یہ صفہ والے ہوتے تھے، ان کی حالت دیکھ کر دیہاتی کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اہل صفہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے اگر تمہیں اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ عزت معلوم ہو جائے یقیناً تم بھوک و حاجت میں زیادتی کے خواہاں ہو جاؤ گے۔ فضالہؓ کہتے ہیں اس دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۱۳۸۵- محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم درونی، ابن زازان، رشدین، شراحیل بن یزید کے سلسلہ سند سے..... فضالہ بن عبیدہؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے رائی کے ایک دانے کے برابر بھی میرا کوئی عمل قبول فرمایا ہے یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”انما يتقبل الله من المتقين“ (مائدہ ۲۷)۔ بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے اعمال قبول فرماتا ہے۔

(۱۱۱) فرات بن حیان عجلؓ

ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے فرات بن حیان عجلؓ کو سفیان ثوریؓ کے قول کے مطابق اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو ہام دلال، سفیان ثوریؓ ابو اسحاق، حارث بن معمر کی سند سے..... فرات بن حیان عجلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرات بن حیان کے قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا چونکہ اسلام لانے سے پہلے فرات بن حیان ابو سفیان کے خصوصی جاسوس اور حلیف بھی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انصاریؓ کی جماعت پر سے انکا گزر ہوا (انصاریؓ ان کو قتل کرنے کی تاک میں تھے) یہ کہنے لگے میں مسلمان ہوں، انصاریؓ کی جماعت میں سے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ! وہ کہتا ہے میں تو مسلمان ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بے شک تم میں سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں ہم ان کے (زبانی، کلامی) ایمان پر بھروسہ کر کے انہیں چھوڑ دیتے ہیں“ فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔ ۵۔

اصحیح مسلم، کتاب الجنة ۶۳، سنن ابی داؤد ۴۸۹۵، سنن ابن ماجہ ۴۱۷۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۴/۱۰، المعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۵/۱۷، فتح الباری ۴۹۱/۱۰، ۳۲۷/۱، والادب المفرد ۶۴، ۲۲۸، والترغیب والترہیب ۵۸۸/۳، مشکاة المصابیح ۴۸۹۸، ۲۶۷/۸، سنن الترمذی ۲۳۶۸، مسند الامام احمد ۱۸/۶، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۳۱۰، ۳۱۱ ابن حبان ۲۵۳۸، امالی الشجرى ۱۸۵/۲، الترغیب ۲۱۵/۳، طبقات ابن سعد ۴۰/۶، التاريخ الکبیر ۵۷۶/۳، الاستیعاب ۵۸/۱۱۲، اسد الغابہ ۳/۱۷۵، الکاشف ۲/۲، ۳۵۰۸، الاصابہ ۳/۲۹۶۳، ۱۰۷/۲، تہذیب التہذیب ۸/۲۵۸، الخلاصۃ ۲/۵۶۹۱، ابو داؤد ۲۶۵۲، مسند احمد ۳۳۶/۳، السنن للبیہقی ۱۹۷/۸، المستدرک ۵۱۱/۲، ۳۶۶۳، الاحادیث الصحیحہ ۱۷۰/۱۔

بشر بن سری نے سفیان ثوری سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۱۲) ابوفراس سلمیٰ

محمد بن عمرو بن عطاء نے ابوفراس سلمیٰ کو اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اعرابی نے بھی ابوفراس کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۳۸۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، محمد بن عبد اللہ بن مالک، محمد بن عمرو بن عطاء..... ابوفراس سلمیٰ سے روایت ہے کہ وہ نوجوان تھے اور اپنے آپ کو نبی ﷺ کے ساتھ لازم کر لیا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے تنہائی میں ان سے فرمایا مانگ میں تجھے عطا کروں گا میں نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے قیامت کے دن مجھے آپ کی معیت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور عطا کروں گا لیکن تم بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے میری مدد کرنا۔
اسماعیل بن عیاش نے عبد العزیز بن عبید اللہ عن محمد بن عمرو کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

قرۃ بن ایاس مزنی

قرہ بن ایاس ابو معاویہ مزنی کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۳۸۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، بسطام، معاویہ بن قرۃ کی سند سے روایت ہے..... قرۃ بن ایاس فرماتے ہیں ہم عمر بھرنی ﷺ کے ساتھ رہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی سوائے اسودان (دو کالی چیزوں) کے کیا تم جانتے ہو اسودان (دو کالی چیزیں) کیا ہیں؟ معاویہ بن قرۃ نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ہی بتلا دیجئے فرمانے لگے پانی اور کھجور۔
جعفر بن سلیمان نے بسطام سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۱۳) کناز بن حصین

ابن اعرابی نے کناز بن حصین ابو مریم غنوی کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ واقفی اور حافظ ابو عبد اللہ نے بھی انھیں اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے اور حمزہؓ کے حلیف بھی تھے۔
۱۳۸۹- عبد اللہ بن احمد، ابوبکر بن ابوعاصم، ہشام بن عمارہ صدقہ بن خالد عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بشر بن عبد اللہ، واثلہ بن اسقع کے سلسلہ سند سے..... ابو مریم غنوی کناز بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نماز پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

(۱۱۵) کعب بن عمرو

ابن اعرابی نے کعب بن عمرو ابوسراصری کو بقول ابو عبد اللہ حافظ نیشاپوری کے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ کعب بن عمرو غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔

۱ ابو داؤد ۱۳۲۰. النسائی باب ۱۶۵ من الافتاح. مسند احمد ۵۹/۴.

۲ الاصابہ ۲۳۲/۳. الاستیعاب ۲۵۲/۳. تہذیب التہذیب ۸/۴۰. التقریب ۱۲۵/۲.

۳ تہذیب التہذیب ۸/۴۳۸. التقریب ۱۳۶/۲. الاصابہ ۳۰۷/۴. الاستیعاب ۳۲۰/۳. ۱۷۱/۴.

۴ صحیح مسلم باب ۳۳ کتاب الجنائز. ابو داؤد ۳۲۲۹. الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱. مسند احمد ۱۳۵/۴. الکبریٰ

للبيهقي ۲/۳۳۵، ۴۹/۴. المستدرک ۲۲۰، ۲۲۱. الصغیر للطبرانی ۲۵۲/۱. مشکوٰۃ ۱۶۹۸.

۵ الاصابہ ۳/۳۰۰، ۲۲۱/۴. الاستیعاب ۳/۲۹۱، ۲۱۹/۴. تہذیب التہذیب ۸/۴۳۷. التقریب ۱۳۵/۲.

۱۳۹- سلیمان بن احمد، مسعد بن سعد، ابراہیم بن منذر، عبدالعزیز بن عمران محمد بن موسیٰ عمار بن ابوبسر کی سند سے..... کعب بن عمرو ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں نے عباس بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا وہ بت کی مانند کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے جب میں نے انھیں دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلہ دے کیا تم اپنے بھتیجے کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ کہنے لگے ایسا نہیں کیا اور کیا وہ قتل ہوئے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ انھیں (نبی ﷺ کو) عزت دینے والا ہے اور ان کا مددگار ہے انہوں نے کہا: میرے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا تجھے قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا چونکہ نبی ﷺ نے تجھ کو قتل کرنے کے میں روک دیا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کہنے لگے یہ انکی پہلی صلہ رحمی نہیں (بلکہ اس سے پہلے بھی وہ ایسا کئی بار کر چکے ہیں) چنانچہ میں عباس بن عبدالمطلب کو قیدی بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔

۱۳۹- جعفر بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، حاتم بن اسماعیل ابو حرزہ عبادہ بن ولید کی بالترتیب سند سے ابوبسرؓ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس آدمی نے کسی تنگ دست مقروض کو (ادائیگی قرض کے لئے) مہلت دی یا قرض اسے چھوڑ دیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے تلے جگہ دیں گے اور اس دن عرش باری تعالیٰ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

(۱۱۶) ابوبکیرہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ سے نقل کر کے ابوبکیرہؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹- سلیمان بن احمد، بکر بن ہبل، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ازہر بن سعد کی سند سے روایت ہے کہ..... ابوبکیرہؓ صحابی رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس سے ایک عورت گزری، رسول اللہ ﷺ فوراً اٹھے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے جب واپس آئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، ہم (جماعت صحابہ) نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہو گئی تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں میرے قریب سے فلاں عورت گزری، میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوئی تب میں جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی، تمہیں بھی جب کبھی ایسا مسئلہ پیش آ جائے ایسا ہی کرو، بے شک تمہارے اعمال میں افضل ترین عمل حلال کے پاس آنا ہے۔

۱۳۹- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعود، اسماعیل بن اوسط، ابن ابی کبیرہ عن ابیہ کی سند سے..... ابوبکیرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: استقامت دکھاؤ اور راہ راست پر رہو، خواہ خواہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کوئی غرض نہیں ہے عنقریب کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جنہیں اپنے نفسوں سے کچی دور کرنے کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے مصعب بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن یحییٰ ذہبی کے حوالے سے مقداد بن اسودؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے جبکہ ہم نے ان کے احوال کو طبقات مہاجرین میں ذکر کر دیا ہے۔

۱۳۰۶. العرمذی ۴۳. کتاب الزہد ۷۳. مسند احمد ۲/۳۵۹، ۳/۴۷۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۵۷۳، الدارمی ۲۶۱/۱۹. الکبیر للطبرانی ۱۶۶/۱۹. مجمع الزوائد ۴/۱۳۳، ۱۳۴. مشکوٰۃ ۲۹۰۳، ۲۹۰۴. الکنی للذہبی ۱/۲۴.

مجمع الزوائد ۴/۲۹۲. کنز العمال ۱۳۰۶۹. تاریخ الکبیر ۹/۱۳۹.

مسند احمد ۴/۲۲۳. الدر المنثور ۳/۹۹. تفسیر ابن کثیر ۳/۴۳۵.

(۱۱۷) ابو عبادؒ مسطح بن اثاثہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے مسطح بن اثاثہ ابو عبادؒ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حدیث افک میں انکا تفصیلاً ذکر آتا ہے۔ ابو بکر صدیقؓ مسطح بن اثاثہ کے فقر و قرابت کی بنا پر ان پر اپنا مال خرچ کرتے تھے۔ لیکن واقعہ افک میں مسطح بھی شریک تھے۔ اُس وجہ سے ابو بکر صدیقؓ نے ان پر خرچ کرنا بند کر دیا، لیکن صدیق اکبرؓ کی یہ اداء باری تعالیٰ کو پسند نہ آئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ”وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اِنَّ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ“ (النور ۲۲)..... اصحاب وسعت کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ چنانچہ صدیق اکبرؓ نے دوبارہ سے حضرت مسطحؓ پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور ارشاد فرمایا کیوں نہیں؟ مجھے بہت پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے۔

(۱۱۸) مسعود بن الربیع قاریؒ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے مسعود بن ربیعؒ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۳۹۴- ابو بکر محی، احمد بن حماد بن سفیان، حمید بن سعدہ، حصین بن نمیر، ابن ابی لیلی، عبد الکریم، سعید بن یزید کے سلسلہ سند سے مسعود بن ربیعؒ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل کسی چیز کا سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کے حصول کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتا ہے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی صورت موجود نہیں ہوتی۔

(۱۱۹) معاذ ابو حلیمہ قاریؒ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ نیشاپوری کے حوالہ سے معاذ ابو حلیمہ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۳۹۵- احمد بن محمد بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بغوی، عبد اللہ بن عمر، حماد بن زید، محی بن سعید کے سلسلہ سند سے..... ابو بکر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمرؓ کی زیارت کے لئے گئے وہاں بنت عبد الرحمنؓ بھی موجود تھیں، میں رات کو نماز پڑھنے اٹھا اور قرات آہستہ آواز سے کرنی شروع کر دی، بنت عبد الرحمنؓ مجھ سے کہنے لگیں اے بھتیجے! بلند آواز سے قرآن کیوں نہیں پڑھتے؟ ہمیں تو رات کو صرف قاری معاذ اور ابراح (مولی ابو ایوب) کی جہری قرات ہی جگایا کرتی تھی۔

(۱۲۰) وائلہ بن الاسقعؒ

واقدی اور محی بن معین کہتے ہیں کہ وائلہ بن اسقعؒ اہل صفہ میں سے تھے اور صفہ ہی میں سکونت (کرتے تھے) واقدی کہتے ہیں وائلہ بن اسقعؒ اس وقت اسلام لائے جب نبی ﷺ غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔
۱۳۹۶- محمد بن علی، عبد اللہ بن مسلم، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، واقد بشر بن عبید اللہ کی سند سے..... وائلہ بن اسقعؒ سے مروی ہے کہ ہم صفہ والے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رہتے تھے ہم (اہل صفہ والوں) میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس کفایت کرنے والا ایک آدھ کپڑا ہو، بخدا پسینے اور غبار سے ہمارے جسموں پر موٹی تہہ جم گئی تھی، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا:

۱- مجمع الزوائد ۹۶/۳، الترغیب ۵۷۲/۱، التحائف السادة المتقين ۹/۳۰۳، کنز العمال ۱۶۷۴/۱، کشف الخفاء ۲۸۵/۱،
۲- تہذیب العہدیب ۱۱/۱۰۱، الطہرہ ۲/۳۲۸، الاصابہ ۳/۶۲۶، الاستیعاب ۳/۶۲۳، طبقات ابن سعد ۷/۲۰۷،
التاریخ الکبیر ۸/۲۶۳، الجرح والتعديل ۹/۲۰۲، سیر النبلاء ۳/۳۸۳، الکاشف ۳/۶۱۲۶.

فرمایا: خوش خبری ہو فقراء مہاجرین کو۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔

۱۳۹۷- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سقیان، اسحاق بن منصور، سلیمان بن عبد الرحمن، عثمان بن بشر بن ہریر، عبید بن سلیمان بن ابو سائب، واثلہ بن خطاب، خطاب بن واثلہ کی سند سے..... واثلہ بن اسحاق کی روایت ہے کہ ہم صفہ میں تھے، اسی دوران رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا اور صفہ ہی میں رمضان کے روزے رکھے، جب افطاری کا وقت آتا ایک ایک آدمی آتا اور ہم اہل صفہ میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے شام کا کھانا کھلاتا ایک رات ایسی بھی آئی ہمارے پاس افطار کرانے کوئی نہ آیا چنانچہ ہم نے صبح روزے کی حالت میں کی، دوسری رات بھی کوئی نہ آیا، بالآخر ہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور ان سے بھوک کی شکایت کی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ گھر میں جو کچھ بھی ہو حاضر کر دو، مگر ازواج مطہرات قسمیں کھاتیں کہ ہمارے پاس ایسی چیز بھی نہیں جسے کوئی جاندار کھائے رسول اللہ ﷺ نے اہل صفہ سے فرمایا ایک جگہ جمع ہو جاؤ جب صحابہ ایک جگہ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگنی شروع کر دی "اے اللہ! ہم تیرے فضل و رحمت کا سوال تجھ ہی سے کرتے ہیں بے شک فضل و رحمت تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوال ان دونوں چیزوں کا کوئی مالک نہیں، پس تھوڑی دیر گزری تھی ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اپنے ساتھ بھونی ہوئی بکری اور روٹیاں لایا چنانچہ بکری اور روٹیاں ہمارے سامنے رکھ دی گئیں ہم نے سیر ہو کر کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ سے اس کے فضل و رحمت کا سوال کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس رحمت کو ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔"

۱۳۹۸- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مالک، اسماعیل بن عباس سلیمان بن حیان عذری کی سند سے..... واثلہ بن اسحاق کی روایت ہے، واثلہ بن اسحاق فرماتے ہیں: میں صفہ والوں میں سے تھا، میرے ساتھیوں نے بھوک کی شکایت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ان کے لئے کھانا مانگ کر لاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر کہا، یا رسول اللہ! میرے کچھ ساتھی بھوک کی شکایت کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو آواز دی کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ارشاد فرمایا ہاں لیتی آؤ چنانچہ عائشہ صدیقہ روٹی کے چند خشک ٹکڑے ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اپنے ہاتھ سے اس میں ٹرید بنانے لگے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پیالہ ٹرید سے بھر گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا اے واثلہ! جاؤ اور دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے آؤ اس طرح کہ دسویں تم خود ہو، پس میں جلدی سے گیا اور دس آدمیوں کو اٹھالایا جبکہ ان کا دسواں میں خود تھا، ارشاد فرمایا سب بیٹھ جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتے جاؤ اور پیالے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان میں اوپر والے حصہ سے مت کھاؤ چونکہ برکت اوپر سے نیچے گرتی رہتی ہے۔

ان دس آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور پیالہ ٹرید سے جوں کا توں بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ پیالے میں پڑی ٹرید کو اپنے ہاتھ مبارک سے درست کرنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ پھر ٹرید سے بھر گیا ارشاد فرمایا اے واثلہ! جاؤ اور (صفہ سے) اپنے اور دس ساتھیوں کو لیتے آؤ میں گیا اور دس آدمیوں کو لے آیا، فرمایا بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر چلے گئے ان کے بعد میں پھر گیا اور دس آدمیوں کو اور لیتا آیا انھوں نے بھی اسی طرح سیر ہو کر کھانا کھایا آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی باقی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ دس آدمی باقی بچ گئے ہیں فرمایا جاؤ ان کو بھی ساتھ لیتے آؤ چنانچہ میں گیا اور ان کو بھی ساتھ لے آیا آپ ﷺ نے انھیں بٹھایا اور ان دس آدمیوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر چلے گئے مگر پیالہ گزشتہ کی طرح ٹرید سے جوں کا توں بھرا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا اے

واٹلہ! اس پیالے کو عائنہ کے پاس لے جاؤ۔

۱۳۹۹- محمد بن احمد بن محمد، عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی، احمد بن یحییٰ صوفی، نقیلی، ولید بن عبد اللہ حمصی، خیمہ، سلیمان بن حیان کی سند سے روایت ہے کہ..... واٹلہ بن اسقعؒ فرماتے ہیں میں اہل صفہ کے فقراء مسلمانوں میں سے تھا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اوزرتوں سے پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور تم (اس کے علاوہ) قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے کپڑے پہنو گے، کیا تم اس وقت بہتری میں ہو گے یا آج ہو؟ ہم نے یک زبان ہو کر کہا ہم اس وقت بہتری میں ہوں گے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم آج بہتری میں ہو۔

۱۴۰۰- حضرت واٹلہ بن اسقعؒ فرماتے ہیں زمانہ گزر گیا ہم نے مختلف رنگوں کے کھانے کھائے، مختلف انواع کے کپڑے پہنے اور عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار بھی ہوئے۔

(۱۴۱) وابصہ بن معبد جہنیؒ

ابن اعرابی کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد جہنیؒ اہل صفہ میں سے تھے، ایوب بن مکرز کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد فقراء کے ساتھ مل بیٹھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے بھائی تھے۔ وابصہؒ اور عقبہؒ کا انہی لوگوں کے ساتھ ٹھکانہ رہا۔ ۱۴۰۱- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابو عبد السلام، ایوب بن عبد اللہ بن مکرز کی سند سے..... وابصہؒ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اپنے طور پر یہ طے کر لیا کہ آپ ﷺ سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے متعلق سوال کروں گا، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا، صحابہ کرامؓ نے مجھے روکا لیکن میں نے کہا، مجھے چھوڑو، میں لوگوں کی رعایت کی بہ نسبت آپ ﷺ کے قریب جانے کو ترجیح دیتا ہوں، ارشاد فرمایا وابصہ! قریب آ جاؤ چنانچہ میں آپ ﷺ کے اتنے قریب پہنچا کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو مس کرنے لگے، ارشاد فرمایا بتلاؤں تو کیا سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے کہا بتلا دیجئے، ارشاد فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنے آیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر ٹھونکیں اور ارشاد فرمایا اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھ، نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور نفس مطمئن ہوں اور بدی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکا پیدا کرے اور تیرے سینہ میں تردد دلائے۔ اور یہ کہ لوگ تجھ سے پوچھیں اور تو انہیں بتلائے۔

(۱۴۲) ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہؒ

۱۴۰۲- محمد بن محمد حافظ ابوالاحمد کراہیسی کی کتاب میں محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی بن یحییٰ ازدی، عبد اللہ بن محمد، یوسف بن خثاب، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے..... ابو ہریرہؓ کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ضرور ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ ہلالؒ اس دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے ہلال مجھ پر درود پڑھو، تم کس قدر اللہ کے ہاں محبوب اور ذی مرتبہ ہو۔

۱. الکافی ۱/ ۱۶۶. کنز العمال ۶/ ۶۲۲۹. ابن عساکر ۶/ ۲۵۰.

۲. تہذیب الکمال ۶/ ۶۶۵۸ (۳/ ۳۹۲). طبقات ابن سعد ۷/ ۴۷۶. تاریخ الکبیر ۸/ ۲۶۴۷. الجرح و الفرت ۳/ ۲۰۳.

الاستیعاب ۳/ ۱۵۲۳. الکاشف ۳/ ۶۱۲۵. الاصابہ ۳/ ۹۰۸۵.

۳. مسند احمد ۳/ ۲۲۸. مشکل الآثار ۳/ ۳۴۳ تاریخ ابن عساکر ۳/ ۲۱۲ (تہذیب). الدر المنثور ۲/ ۲۲۵. المحافل

للصادق المتوفی ۱۰/ ۱۶۰. ۴. کنز العمال ۶/ ۳۷۵۴.

(۱۲۳) یسار ابو فکیہؒ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے صفوان بن امیہ کے آزاد کردہ غلام یسار ابو فکیہؒ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔
۱۶۰۳- حبیب بن حسن، ابن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد..... محمد بن اسحاق کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تو ان کے پاس صحابہ کرامؓ میں سے کمزور حضرات، خبابؓ، انمارؓ، ابو فکیہؓ، حبیبؓ بن سنان اور ان جیسے دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ آ کر بیٹھ جاتے، انھیں دیکھ کر قریش استہزاء کرتے اور آپس میں کہتے: یہ ہیں محمد کے ساتھی جن پر ہمارے علاوہ اللہ نے ہدایت اور حق پرستی کا انعام کیا، اگر محمد ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں یہ گھٹیا قسم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور نہ ہی اس دین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے علاوہ انھیں خصوصیت بخشتا: اللہ تعالیٰ نے ان حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں آیت نازل فرمائی ”وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ“ (الانعام ۵۲) ان لوگوں کو اپنے سے علیحدہ مت کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔

عندیہ

شیخ کہتے ہیں: ہم نے اب تک ان حضرات اصحاب صفہ کا تذکرہ کیا ہے جنہیں شیخ ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ذکر کیا ہے اور انھیں اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ شیخ ابو عبد الرحمن کو صوفیاء کرام کے مذہب کی عنایت کاملہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اسلاف متقدمین کی آراء سے بھی باخوبی واقف ہیں۔ مزید برآں آپ ان کی اقتداء کرنے والے ہیں، ان کے رستہ پر چلنے والے ہیں، ان کے آثار کی بھرپور پیروی کرتے ہیں، طائفہ صوفیاء کرام میں سے جاہلوں اور نفس کے بندوں کو اہل حق صوفیاء کرام سے علیحدہ کرنے والے ہیں۔ ان کی پرزور تردید فرماتے ہیں، چونکہ تصوف کی حقیقت اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اور جس چیز کو مشروع کیا گیا ہے اسے عمل میں لانا ہے۔ پھر پیروی ان حضرات کی ہے جو علماء صوفیاء اور آثار کے راوی ہیں اور پائے کے فقہاء ہیں۔ اسی طرح ابو سعید ابن اعرابی رحمہ اللہ نے بھی ان حضرات کا ذکر کیا ہے۔ ابن اعرابی بلند پایہ صوفی، بزرگ، راوی حدیث ہیں، صوفیاء اور روافد کے حالات میں ان کی بے شمار تصانیف ہیں۔

کتاب کے بقیہ حصہ میں ان شاء اللہ تابعین کے ذکر پر اکتفا کروں گا جیسا کہ ابن اعرابی نے کیا ہے۔ میں ہر جماعت کے ایک طبقہ کے تذکرے پر اکتفا کروں گا اور ان کے اثبات کے لئے حدیث مسند ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک یا دو یا تین حکایتیں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسعینا بہ ومعتمد اعلیٰہ اذھوالولی والمعین۔

ان حضرات اہل صفہ کا ذکر جنہیں ابوسلمی اور ابن اعرابی نے چھوڑ دیا جبکہ محققین کی ایک مستقل جماعت نے ان حضرات کا اہل صفہ میں ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱۲۴) بشیر بن خصاصیہؓ

نسب و نام۔ ان کا نسب یوں ہے بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس، جاہلیت میں ان کا نام نذیر تھا، بغض نے زحم نام کہا ہے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہجرت کر کے تشریف لائے آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر تجویز کیا۔

۱۴۰۴۔ محمد بن عبد اللہ شین، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد عبد الکریم، یثیم بن عدی، ابو جناب کلبی، ایاز بن لقیط ذہلی، جہدہ زوجہ بشیر بن خصاصیہ کی سند سے..... بشیر بن خصاصیہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام نذیر بتایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام بشیر ہے پھر مجھے صفہ میں ٹھہرا دیا۔

چنانچہ جب کبھی آپ ﷺ کے پاس یہ آتا اس میں ہمیں بھی شریک کرتے اور جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی اسے ہمارے پاس بھجوا دیتے ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا گیا چنانچہ آپ ﷺ بقیع میں تشریف لے گئے، اور ارشاد فرمایا السلام علیکم اے قوم مومنین! ہم بھی عنقریب تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ تم نے بہت بڑی بھلائی کو پایا ہے اور ایک طویل شر و فساد پر سبقت لے گئے ہو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں بشیر ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان، دل اور آنکھوں کو قبیلہ ربیعہ میں سے جن کو اسلام کی طرف مائل کیا، حالانکہ یہی ربیعہ فرس یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتے زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی، میں نے کہا یا رسول اللہ جی ہاں، ایسا ہی ہے، ارشاد فرمایا کس چیز نے تمہیں یہاں لانے پر مجبور کیا؟ میں نے کہا خوف ہوا کہیں آپ کو کوئی بچھو، سانپ گزند نہ پہنچائے۔

محمد بن عبد الکریم کہتے ہیں: ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (گھوڑا) ایک چمڑے کا قبہ (خیمہ) اور ایک گدھا تھا اور نزار کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے ربیعہ کو فرس گھوڑا دے دیا، دوسرے بیٹے مضر کو قبہ دے دیا اور تیسرے کو گدھا دیدیا اسی مناسبت سے ان کو ربیعہ الفرس، مضر حمراء اور ایاد حمراء کہا جاتا ہے۔

اسحاق بن ابی اسحاق شیبانی نے اس کو اپنے والد کے توسط سے حضرت بشیر سے مختصر النقل کیا ہے۔

(۱۲۵) ابو موسیٰ بہتہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو موسیٰ بہتہؓ مسجد نبوی میں رات گزارتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔

۱. طبقات ابن سعد ۶/ ۵۰، ۵۵، الفاریخ الکبیر ۲/ ۹۷، الجرح ۱/ ۳۷۳، الاستیعاب ۱/ ۱۷۳، اسد الغابۃ ۱/ ۱۹۳، الاصابۃ ۱/ ۱۵۹، تہذیب الکمال ۷/ ۲۶۶، (۱۷۵/۲)

۲. السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز باب ۷۸، المستدرک ۲/ ۷۵، الادب المفرد ۸۲۹، عمل الیوم والليلة ۸۵، تاریخ

ابن عساکر ۳/ ۲۶۹، ۲۷۱، ۱۰/ ۱۶۵، کنز العمال ۳۶۸۶۲، ۳۶۸۶۳

۱۲۰۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابومالک بن ثعلبہ، عمر بن حکیم بن ثوبان، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سند سے..... ابو موسیٰ صہبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر بقیع کی طرف چلے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابو موسیٰ صہبہ! مجھے حکم ملا ہے کہ میں اہل بقیع کے لئے استغفار کروں، چنانچہ آپ ﷺ بقیع میں آئے اور استغفار کیا، پھر ارشاد فرمایا اے اہل بقیع جو صبح تم کرتے ہو وہ تمہارے حق میں لکھی ہوئی ہے بہ نسبت اس صبح کے جو لوگ دنیا میں کرتے ہیں، رات کی تاریکی کی مانند فتنے اللہ آئے ہیں اور ہر بعد والا فتنہ پہلے والے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے پھر ارشاد فرمایا اے ابو موسیٰ صہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اوز یہ بھی اختیار دیا گیا کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر مجھے جنت دی گئی لیکن اے ابو موسیٰ صہبہ میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو اختیار کیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ واپس گھر تشریف لے آئے اور مرض وفات میں مبتلا ہو گئے۔

ابوعسیب مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابوعسیبؒ مسجد میں رات بسر کرتے اور اہل صفہ کے ساتھ مل کر بیٹھتے تھے۔

۱۲۰۶- محمد بن سابق بن حسن، اسحاق بن حسن حرابی، محمد بن سابق نے حشر بن نباتہ، ابونصیرہ کی سند سے..... ابو عسیبؒ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کی طرف نکل آیا آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے گزرے انھیں آواز دی وہ بھی باہر نکل آئے پھر آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے گدڑی کھجور مانگی۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشہ لا کر سامنے رکھ دیا پس انہوں نے کھایا پھر پانی مانگا اور نوش فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! قیامت کے دن اس خوشے کے متعلق بھی تم سے ضرور سوال کیا جائے گا حضرت عمرؓ نے کھجوروں کا خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا آپ ﷺ کے سامنے ساری کھجوریں بکھر گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ اس خوشے کے متعلق بھی قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں ضرور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا صرف تین چیزوں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا روٹی کا اتنا ٹکڑا جس سے بھوک مٹ جائے، اتنا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جائے اور اتنا جھونپڑا جس میں گرمی سردی میں سر چھپالیا جائے۔

(۱۲۷) ابوریحانہ شمعون ازدیؒ

ابوریحانہ شمعون ازدی انصاری بہت زیادہ رونے والے تھے اور بہت مجاہدہ کرتے انھیں بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔
۱۲۰۷- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، عبدالرحمن بن شریح ابو شریح، سکندر رانی، ابوصباح محمد بن سمیر یعنی ابوعلی ہمدانی کی سند سے..... ابوریحانہؒ کی حدیث مروی ہے کہ وہ (ابوریحانہؒ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ہم نے ایک رات ایک اونچے (بلند) ٹیلے پر گزاری، ہم شدید سردی میں مبتلا ہو گئے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ سردی سے بچاؤ کی خاطر گڑھا

- ۱۔ المستدرک ۵۶/۳۔ مسند احمد ۴۸۸/۳، ۴۸۹۔ النسائی ۴۷/۱ طبقات ابن سعد ۲/۲، ۹۔ والکنی اللدولابی ۱/۵۷۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۱۶۲/۷۔ ومجمع الزوائد ۵۹/۳۔
- ۲۔ مسند الامام احمد ۸۱/۵۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷۔ ومشكاة المصابيح ۳۳۵۳۔ وتفسير ابن كثير ۸/۹۶۶۔
- ۳۔ تفسير الطبري ۱۸۶/۳۔ والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/۲۵۸۔ والترغيب والترهيب ۱۶۴/۲۔
- ۴۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۱۰۔ والتاريخ الكبير ۲/۲۷۲۔ والجرح ۲/۱۶۱۷۔ والكاشف ۲/۲۳۲۷۔
- ۵۔ والميزان ۲/۳۷۳۔ وتهذيب التهذيب ۳/۳۶۳۔ والتقريب ۱/۳۵۳۔

کھود کراس میں داخل ہو جاتے، جب آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی یہ کیفیت دیکھی تو ارشاد فرمایا: جو آدمی آج رات ہماری چوکیداری کرے گا میں اس کے لئے فضل و مرتبے کے حصول کی دعا کروں گا، اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کام کے لئے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پوچھا، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قریب ہو جا، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ ہاتھ میں پکڑ کر دعا کرنی شروع کر دی جب میں نے دعائی میں نے بھی اٹھ کر کہا، یا رسول اللہ میں بھی تیار ہوں پھر مجھ سے بھی اسی طرح سوال جواب کیا جس طرح پہلے سے کیا تھا، پھر مجھے بھی اپنے قریب کیا اور میرے لئے بھی دعا فرمائی مگر میرے لئے پہلی دعا کے علاوہ دوسری دعا کی پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو اس پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے راستے میں بیدار رہے اور اس آنکھ پر بھی جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے ایک تیسری چیز بھی ارشاد فرمائی جو میں بھول گیا۔ ابو شریح کہتے ہیں وہ تیسری چیز: اللہ نے اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے جھک جائے۔

۱۳۰۸۔ ابوریحانہ کا تقویٰ اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن یوسف، یحییٰ بن طلحہ، ربیع، ابوبکر بن عیاش حمید کندی، عبادہ بن نبی کی سند سے..... ابوریحانہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ابلیس اپنے تخت کو سمندر پر بچھاتا ہے حالانکہ اس کے درے پردے ہی پردے ہوتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکی مشابہت ہو جائے پھر اس کا لشکر رات گزارتا ہے اور وہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں آدمی کو گمراہ کرنے کا کام کون سرانجام دے گا اسکے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں اور ان سے کہتا ہے میں نے تمہیں ایک سال کی مدت دی، سو اگر تم اسے گمراہ کرنے پر کامیاب ہو گئے میں تمہارے کام میں وسعت کروں گا اور اگر تم ناکام ہوئے میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔

راوی کہتے ہیں ابوریحانہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ آپ کے بارے میں شیطان اپنے چیلوں کو کئی بار سولی پر چڑھا چکا ہے۔

۱۳۰۹۔ محمد بن حسن بن قتیبہ یحییٰ بن عثمان، محمد بن حمید، عمیرہ بن عبد الرحمن حمعی، یحییٰ بن حسان بکری کی مسلسل سند سے..... ابوریحانہ صاحب النبی ﷺ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر (حافظ سے) قرآن کے جلدی نکل جانے اور مشقت حفظ کی شکایت کی ارشاد فرمایا: جس چیز کو اٹھانے کی تمہارے اندر طاقت نہیں اس کا بوجھ اپنے اوپر کیوں ڈالتے ہو تم کثرت بحد (نماز) کا اہتمام کرو۔ ابوعمیرہ کہتے ہیں ابوریحانہ عسقلان تشریف لائے وہ کثرت سے نماز کا اہتمام کرتے تھے۔

۱۳۱۰۔ عباس بن محمد بن حاتم، محمد بن مصعب، ابوبکر بن ابومریم، ضمیرہ بن حبیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... ابوریحانہ گھر سے کہیں غائب تھے، جب اپنے اہل و عیال کے پاس تشریف لائے شام کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلے گئے عشاء کی نماز پڑھی اور گھر واپس پلٹ کر پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک لمبی سورت شروع کر دی، جب وہ سورت ختم ہو جاتی دوسری سورت شروع کر دیتے یہاں تک کہ صبح کر دی اور سورۃ النبیؑ کی آذان سنی مسجد کی طرف نکلنے کے لئے اپنے کپڑوں کی حالت درست کی اتنے میں ان کی اہلیہ کہنے لگیں اے ابوریحانہ چلو پہلے تم جہاد کرنے گئے تھے اب تو تم تشریف لا چکے ہو کیا تمہارے اوپر میرا کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا ضرور تیرا بھی حق ہے

۱۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ۱۷ و مسند الامام احمد ۱ / ۳۹۱۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲ / ۷۰، ۹ / ۱۲۹۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۳ / ۲۷۵، ۵ / ۱۲۶۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۶ / ۱۱۶، ۱۰ / ۲۷۸۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۵ / ۳۵۰۔ ومجمع الزوائد ۱ / ۳۱۸۔ ونصب الرایۃ ۲ / ۳۔ وتاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۱۸۔ وتفسیر ابن کثیر ۲ / ۱۷۳، ۵ / ۱۱۔ ۲۔ تاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۲۳ (التهذیب) وشرح السنة ۱۴ / ۴۱۰۔ وکنز العمال ۱۲۹۰۔ والجامع الکبیر ۷ / ۶۰۴۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۲ / ۲۵۰۔ والکنی اللدولابی ۱ / ۳۰۔ وتاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۲۳ (التهذیب) وکنز العمال ۱۹ / ۲۸۱۔

لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے وہ بولیں: اے ابوریحانہ! بھلا کس چیز نے تمکو مجھ سے دور رکھا؟ ارشاد فرمایا میرا دل مسلسل اس چیز کی تمنا میں رہا جس کے لباس ازواج اور نعمتوں کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے بڑھا چڑھا کر بیان کئے ہیں، میرے دل میں (تیرے بارے میں) خیال تک پیدا نہیں ہوا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

(۱۲۸) ابو ثعلبہ حشّیؓ

ابو ثعلبہ حشّیؓ عبادت گزار صحابہؓ میں سے ہیں انھیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۱۱- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی الابار، ابوریح زہرانی، عبد اللہ بن مبارک، عتبہ بن ابوحکیم، عمرو بن جاریہ نخعی، ابوامیہ شعبانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں میں ابو ثعلبہ حشّیؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے ابو ثعلبہ تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم (المائدہ ۱۰۵) تم اپنے نفسوں کو لازمی پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پہ ہو گے تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، کہنے لگے: بخدا، اس آیت کے بارے میں میں نے باخبر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، انھوں نے ارشاد فرمایا تم اچھی باتوں پر عمل کرتے رہو اور بری باتوں سے باز رہو، یہاں تک کہ گھناؤنے بخل، اتباع خواہشات، خوشنما دنیا اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر مغرور ہونا بند دیکھ لو، اس وقت تو اپنے ذاتی معاملے کی سوچ بچار کر اور عوام الناس کے معاملہ کو چھوڑ دے چونکہ تمہارے بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں صبر کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا انکارے کو مٹھی میں لینا، اس زمانے میں عمل کرنے والے کو پچاس عالمین کا ثواب ملے گا بایں طور کہ وہ پچاس آدمی وہی عمل کرنے والے ہوں۔

اس کے علاوہ روایت میں ہے کہ ابو ثعلبہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ان کے پچاس عالمین کا ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمہارے پچاس عالمین کا ثواب ملے گا۔

۱۳۱۲- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبد الکریم، احمد بن حنبل، زید بن یحییٰ دمشقی، عبد اللہ بن عطاء، مسلم بن مشکم کی سند سے روایت ہے..... ابو ثعلبہ حشّیؓ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: خبر دیجئے کہ میرے لئے کیا حلال ہے اور میرے اوپر حرام کیا ہے آپ ﷺ نے پہلے مجھے غور سے دیکھا پھر میرے مدعا کی تصدیق کی اور ارشاد فرمایا: جس چیز سے نفس کو سکون ملے اور قلب مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور بدی وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور نہ ہی دل مطمئن ہو اگرچہ کوئی مفتی تجھے فتویٰ دے۔

۱۳۱۳- علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی، عروہ بن رویم کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... عروہ بن رویم کہتے ہیں: میں نے ابو ثعلبہ حشّیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ازواج مطہرات کے گھروں میں جانے سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے حضرت فاطمہؓ نے گر محوئی سے استقبال کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک اور آنکھوں کو بوسے دینے لگیں، آپؓ نے فاطمہؓ کو روتے دیکھ کر وجہ پوچھی، کہنے لگیں میں آپ کے جسم میں بہتا ہوا خون دیکھ کر رو رہی ہوں، ارشاد فرمایا اے فاطمہؓ اللہ عزوجل نے

۱. الاصابۃ ۲۹/۳. والاستیعاب ۲۷/۳. وتهذيب التهذيب ۱۲/۳۹. والتقريب ۲/۴۰۳.

۲. سنن الترمذی ۳۰۵۸. وسنن ابی داؤد ۴۳۴۱. وسنن ابن ماجہ ۴۰۱۴. والسنن الکبری للبیہقی ۹۲/۱۰. وشرح السنة للبیہقی ۱۳/۳۴۷. ومشكاة المصابيح ۵۱۴۳. ومشکل الآثار للطحاوی ۶۵/۲. والاحاف السادة المتقين ۷/۷. والدر المنثور ۲/۳۳۹.

۳. المسند للإمام احمد ۱۹۳/۲۲۸. ودلائل النبوة للبیہقی ۳۲/۶. ومجمع الزوائد ۱۷۵/۱. والترغيب والترهيب ۵۵۸/۲. وتاريخ بغداد ۴۴۵/۸. وتخریج الاحیاء ۳۲/۳. والاحاف السادة المتقين ۳۳/۶. ۲۹۸/۷.....

تیرے باپ کو ایسا کام سونپ کر مبعوث کیا ہے کہ یہ کام ہر گھر اور خیمے میں جہاں رات پہنچتی ہے داخل ہوگا خواہ عزت سے یا ذلت سے۔
 ۱۳۱۴- احمد بن بندار، ابوبکر بن ابوعاصم، عمرو بن عثمان، خالد بن محمد کنڈی، ابو محمد بن خالد وہبی و ابوالاحمد بن خالد وہبی۔ ابوراہویہ کی سند سے..... ابوثعلبہ حشنیؒ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ موت کے وقت تمہارے گلے گھونٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابوزاہد کہتے ہیں کہ ابوثعلبہؒ آدھی رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدے کی حالت میں ان کی روح قبض ہو گئی۔ بیٹی نے خواب میں باپ کو مرتے ہوئے دیکھا خوف کی ماری فوراً بیدار ہوئی اور اپنی ماں کو آواز دی کہ میرے ابو کہاں ہیں؟ ماں نے جواب دیا وہ مصلیٰ پر نماز پڑھ رہے ہیں، بیٹی نے باپ کو آواز دی مگر کوئی جواب نہ آیا فوراً گئی باپ کو جگانا چاہا مگر انھیں سجدے کی حالت میں پایا جب انھیں حرکت دی تو پہلو کے بل گر پڑے چونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔
 ۱۳۱۵- محمد بن علی بن حشیش اسماعیل بن اسحاق سراج، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم کی سند سے روایت ہے کہ..... ابوثعلبہ حشنیؒ فرمایا کرتے تھے، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت میرا گلا نہیں گھونٹے گا جیسا کہ تمہارا گلا گھونٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں اسی دوران ابوثعلبہؒ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے کہ اچانک غیبی آواز آئی اے عبدالرحمن حالانکہ عبدالرحمن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید کر دیئے گئے تھے جب انھیں موت کا یقین ہوا فوراً گھر میں نماز کے لئے مقرر جگہ پر تشریف لائے اور سجدے میں گر پڑے چنانچہ ان کی وفات ہوئی، جبکہ وہ سجدے کی حالت میں تھے۔

(۱۲۹) ربیعہ بن کعب اساسیؒ

ربیعہ بن کعب اساسی مسجد نبوی کے مقیمین میں سے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت کو اپنے لئے لازم کر رکھا تھا۔ وہ بھی اہل صفہ میں سے تھے۔

۱۳۱۶- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... ربیعہ بن کعب اساسیؒ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو وضو کے لئے پانی دیتا تھا، میں آپ ﷺ کو رات کے سنائے میں سمع اللہ لمن حمدہ اور الحمد للہ رب العالمین کہتے ہوئے سن لیتا تھا۔

۱۳۱۷- محمد بن محمد مقرئ، محمد بن عبداللہ حضرمی، حکم بن موسیٰ، ہنقل بن زیاد، اوزاعی، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ..... ربیعہ بن کعبؒ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور انھیں وضو کے لئے پانی دیتا، ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، کچھ مانگ، میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، ارشاد فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لے؟ میں نے کہا میں اسی کو آپ سے دوبارہ مانگتا ہوں ارشاد فرمایا کہ کثرت سجد (نماز) سے میری مدد کرنا، یعنی محض بھروسہ کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ زیادہ سے زیادہ عبادت بھی کرنا۔

۱ المستدرک ۱/ ۴۸۹. وکنز العمال ۶۳/ ۳۲۱. امام حاکم فرماتے ہیں اس روایت کے تمام روایات ثقہ ہیں سوائے ابوفروہ یزید بن سنان کے لیکن ابراہیم بن قیس کی حدیث میں اس کا شاہد اور نظیر موجود ہے لہذا یہ روایت قابل اعتبار ہے۔ المستدرک ۱/ ۴۸۹۔

۲ تہذیب الکمال ۱/ ۸۸۶ (۹/ ۱۳۹) وطبقات ابن سعد ۳/ ۳۱۳. والجرح والتعديل ۳/ ۳۱۱. والاستیعاب ۲/ ۲۷۷. والجمع ۱/ ۱۳۶. واسد الغابۃ ۲/ ۱۷۱. والکاشف ۱/ ۳۰۷. والاصابة ۱/ ۵۱۹. وتہذیب العہد ۳/ ۶۲. والخلاصة ۱/ ۲۰۴۔

۳ اس حدیث کی تخریج ماقبل میں گذر چکی۔

(۱۳۰) ابو برزہ اسلمیؓ

ابو برزہ اسلمیؓ بن عبیدؓ دنیا سے کنارہ کش اور ذکر اللہ میں بڑے مشہور تھے، صفہ میں داخل ہوئے اور اہل صفہ کے ساتھ گھل گئے۔

۱۳۱۸- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابوشہب، ابو حکم..... ابو برزہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے، مجھے تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالدار کی ہوس اور خواہشات کا خوف ہے۔

۱۳۱۹- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ہوزہ بن خلیفہ، عوف اعرابی کی سند سے روایت ہے..... ابو منہال کہتے ہیں حوادث زمانہ نے جب ابن زیاد کو لا کھڑا کیا، مروان شام میں پہنچ گیا، ابن زبیر مکہ میں آ گئے اور وہ حضرات جنہیں قراء کے لقب سے پکارا جاتا تھا بصرہ میں آ گئے تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے اس آدمی یعنی ابو برزہ اسلمیؓ کے پاس چلا جا چنانچہ میں اپنے والد کے ہمراہ ابو برزہؓ کے گھر آ گیا، چنانچہ دیکھا کہ ابو برزہ شدت بوسے پختے کے لئے زکل کے بنے ہوئے ایک سائبان میں بیٹھے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا، میرے والد نے بات کرنے میں ابتدا کی تاکہ ابو برزہؓ بھی بات کریں، کہا اے ابو برزہ! آپ آجکل کے حالات کو نہیں دیکھ رہے؟ ابو منہال کہتے ہیں ابو برزہؓ نے جواب میں سب سے پہلی بات جو کہی تو فرمایا: بے شک میں اللہ کے ہاں باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک ہو جاؤں، اور تمہیں جہالت کتری رسوائی اور گمراہی جیسے حالات کا سامنا ہے تم جماعت عرب ان حالات سے بخوبی واقف ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور تمام مخلوق کے سر تاج محمد ﷺ سے تمہیں سرفراز کیا حتیٰ کہ تم اس حالت کو پہنچ گئے جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اسی دنیا نے تمہارے اندر بربادی کو جنم دیا ہے۔ اور وہ شخص (مروان) جو شام میں ہے اللہ کی قسم محض دنیا داری کے لئے قتال کر رہا ہے اور وہ حضرات جنہیں تم اپنے قراء (عبادت گزار) سمجھتے ہو بخدا وہ بھی دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔

ابو منہال کہتے ہیں جب ابو برزہؓ نے ہر ایک کی اچھی طرح سے خبر لی تو میرے والد نے ان سے پوچھا، پھر آپ اس وقت کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں آج لوگوں میں بہتر کسی کو نہیں پایا صرف زمین پر چلک دینے والی ایک جماعت ہے جو اپنے بطون کو لوگوں کے احوال سے بھرنا اور اپنے آپ کو ان کے خون سے رنگنا چاہتے ہیں۔

مبارک بن فضالہ نے ابی منہال سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۳۲۰- ابراہیم بن نائلہ، شبان، ابو ہلال، جابر بن عمرو کی سند سے روایت ہے کہ..... ابو برزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اللہ کے راستے میں جھولیاں بھر بھر کر خیرات کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر اللہ کرنے والا خیرات کرنے والے سے افضل ہے۔

(۱۳۱) معاویہ بن حکم سلمیؓ

معاویہ بن حکم سلمیؓ بھی صفہ میں رہتے تھے۔

۱۳۲۱- عبدالملک بن حسن معدل سقطی، ابو بردہ فضل بن محمد حاسب، عبداللہ بن عمر ابو عبد الرحمن، عمر بن محمد، صلت بن دینار، یحییٰ بن ابو کثیر،

۱۔ تہذیب التہذیب ۱۰ / ۴۶۶، والتقریب ۲ / ۳۰۳ والاصابہ ۳ / ۵۵۶، والاستیعاب ۳ / ۵۴۳، ۲۴ / ۲۴۔

۲۔ مسند الامام احمد ۴ / ۹۱، ۳۲۰، ۴۲۳، والکنی للذوالبی ۱ / ۱۵۴۔

۳۔ التاریخ الکبیر ۷ / ۱۴۰۶، والجرح ۸ / ۱۸۲۰، والاستیعاب ۳ / ۱۴۱۴، واسد الغابۃ ۲ / ۳۸۴، والکاشف

۳ / ۵۶۱۳، والاصابہ ۳ / ۸۰۶۴، والتقریب ۲ / ۲۵۸، والخلاصۃ ۳ / ۷۳، ۷۰۔

ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار کی سند سے..... معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کسی انصاری کو ایک مہاجر کے ساتھ بھیج رہے تھے اور کسی انصاری کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین کو آخر میں ہم چار آدمی باقی بچ گئے اور پانچویں خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ چلو، جب ہم آگئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اے عائشہ ہمیں (شام کا) کھانا کھلاؤ، وہ چکی کے پیسے ہوئے آٹے سے پکی روٹیاں لے آئیں۔ جب کھالیں ارشاد فرمایا اے عائشہ ہمیں کچھ اور کھلاؤ وہ حیثہ (کھجور اور گھی سے تیار کردہ کھانا) لے آئیں وہ بھی ہم نے کھایا پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ! ہمیں کچھ پینے کے لئے دو۔ وہ دودھ بھر ابرتن لے آئیں ہم نے دودھ پیا، پھر فرمایا اے عائشہ ہمیں پانی پلاؤ وہ پانی سے بھرا مشکیزہ اٹھالا ئیں ہم نے جی بھر کر پانی پیا آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا جو مسجد میں جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہتا ہے وہ یہاں رہے، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جائیں گے، معاویہ بن حکم کہتے ہیں اسی دوران میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا آدمی رات کے وقت کسی آدمی نے میرے سینے پر لات ماری، میں نے جلدی سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے ارشاد فرمایا اوپر اٹھ، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔

شیخؒ کہتے ہیں اس حدیث کو اوزاعی، ہشام اور شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، طحہ، ابو طحہ کی سند سے بمثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے۔



حضور ﷺ کے عزیز و اقارب

شیخؒ کہتے ہیں اہل صفہ نبی ﷺ کے بعد آپ کے عزیز و اقارب اور دیگر اکابر صحابہ کی زیارت کے لئے آتے اور ان کے خصائل حمیدہ سے برکتیں حاصل کرتے اور اپنے آپ کو اسراف اور خود آرائی سے بچاتے تھے۔

۱۴۲۲- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن حمزہ زبیری، عبدالعزیز بن محمد دروردی، زید بن اسلم، وہ اپنے باپ اسلم سے سند متصل کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ..... عمر بن خطابؓ نے حضرت علیؓ کو صفہ میں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی پھر حضرت علیؓ صفہ میں واپس آئے اور عباسؓ عقیلؓ اور حسینؓ کے ساتھ ام کلثومؓ کے حضرت عمرؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق مشورہ کیا، پھر حضرت علیؓ فرمانے لگے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق اور رشتہ منقطع ہو جائے گا صرف میرا تعلق اور رشتہ باقی رہے گا۔

شیخؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح نبی ﷺ کے اہل بیت اور ان کی اولاد، اہل صفہ کے فقراء کے ساتھ دوستی سے پیش آتے تھے، اور نبی ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے، اور ان کی سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ اکثر مل بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کرتے۔ حضرت حسن بن علیؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنا زیادہ وقت اہل صفہ کے ساتھ گزارتے تھے۔ چونکہ یہ حضرات اہل صفہ کے ساتھ مجالست اور دوستی کو عین دین، باعث شرافت اور نسبت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ سمجھتے تھے، اور اہل صفہ کی دعاؤں کو غنیمت سمجھتے اور انکی عادات و آداب کو اپنانا اپنی شرافت سمجھتے تھے، صحابہؓ بھی اہل صفہ کے ساتھ اختلاط اور ان کی دعائیں لینے کو غنیمت سمجھتے تھے۔

۱۴۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیک لوگوں سے دعائیں لینا لازم کر دیا ہے کہ وہ نیک لوگ راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اور ان سے فسق و فجور کی کوئی بات سرزد نہیں ہوتی۔

۱۴۲۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم کی سند سے..... معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ والد صاحب نے کہا اے بیٹے جب تم ایسے لوگوں میں بیٹھے ہو جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں انشاء مجلس میں تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو اٹھتے وقت انھیں سلام کرو، چونکہ جب تک وہ بیٹھے رہیں گے تو ان کا برابر شریک رہے گا۔

(۱۳۲) حسن بن علیؓ

جنتی نو جوانوں کے سردار، مخلوق کے محبوب، حکیم مقرب حسن بن علیؓ میں بے شمار صوفیانہ خصلتیں تھیں اور ان کے کلام میں تصوف کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور وہ خود عالی شان، بلند مقام کے مالک تھے۔

۱- المستدرک ۳/ ۱۴۲، والسنن الکبری للبیہقی ۷/ ۱۱۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۳۶، ۱۱/ ۲۴۳، والمطالب

العالیہ ۲۵۸/ ۳، ومجمع الزوائد ۳/ ۲۷۱، ۲۷۲، ۹/ ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴

۱۲۲۵- محمد بن احمد بن حسن، قاضی یوسف، ابو ولید طیالسی، مبارک بن فضالہ، حسن، ابو بکرۃ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے سجدے میں گئے ہی تھے کہ اتنے میں حسن آگئے وہ ابھی چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ کی کمریا گردن پر چڑھ بیٹھے آپ ﷺ نے انھیں آہستہ سے اوپر اٹھالیا جب نماز پوری کر لی صحابہ جمعین کہنے لگے، یا رسول اللہ! آپ اس بچے سے اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے اس طرح پیش نہیں آتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا پھول اور جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

اس روایت کو حسن سے یونس بن عبید، منصور بن زاذان، علی بن زید، اشعث اور ابو موسیٰ اسرائیل نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲۶- عبد اللہ بن جعفر یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، عدی بن ثابت کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت براہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے فرماتے دیکھا جو مجھ سے محبت کرتا ہو وہ حسنؓ سے بھی محبت کرنے والا ہے۔ اس روایت کو اشعث بن سوار اور فضیل بن مرزوق نے عدی سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۲۲۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہشام بن سعد، نعیم کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حسنؓ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، وہ اس لئے کہ ایک مرتبہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک میں بچکانہ چھپھ چھاڑ کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ کا منہ کھولتے اور اپنے منہ مبارک کو ان کے منہ میں لے جاتے پھر ارشاد فرمایا، اے میرے اللہ! میں حسنؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ ۳۔

۱۲۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابن منذر، عثمان بن سعید، محمد بن عبد اللہ ابورجاء، عطی، شعبہ بن حجاج، ابو اسحاق، ہدائی، حارث کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے ذیل میں دی گئی چیزوں کے متعلق سوال کیا۔

حضرت علیؓ

اے بیٹے راست بازی کیا ہے؟

شرف کیا ہے؟

مروت کیا ہے؟

مہربانی کیا ہے؟

ملامت کیا ہے؟

ساحت (سخاوت) کیا ہے؟

بخل کیا ہے؟

بھائی چارہ کیا ہے؟

حضرت حسنؓ

اے اباجان اچھائی سے برائی کو مٹانا راست بازی ہے۔

قبیلہ پروری اور جرأت۔

عفت مآبی اور مال کی درستی۔

تھوڑے پر نظر رکھنا اور نظر حقارت سے باز رہنا۔

آدمی کا اپنے کو چھوڑ کر دوسرے کو الزام دینا۔

مالداری و تنگدستی میں خرچ کرنا۔

جو تیرے پاس ہوا سے عظیم سمجھے اور جو خرچ کرے اسے تلف ضائع سمجھے۔

بیماری و تندرستی میں غمگساری کرنا۔

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۵ / ۶، ۶۳ / ۸، ۷۳ / ۹، ۷۴ / ۱۰، ۷۵ / ۱۱، ۷۶ / ۱۲، ۷۷ / ۱۳، ۷۸ / ۱۴، ۷۹ / ۱۵، ۸۰ / ۱۶، ۸۱ / ۱۷، ۸۲ / ۱۸، ۸۳ / ۱۹، ۸۴ / ۲۰، ۸۵ / ۲۱، ۸۶ / ۲۲، ۸۷ / ۲۳، ۸۸ / ۲۴، ۸۹ / ۲۵، ۹۰ / ۲۶، ۹۱ / ۲۷، ۹۲ / ۲۸، ۹۳ / ۲۹، ۹۴ / ۳۰، ۹۵ / ۳۱، ۹۶ / ۳۲، ۹۷ / ۳۳، ۹۸ / ۳۴، ۹۹ / ۳۵، ۱۰۰ / ۳۶، ۱۰۱ / ۳۷، ۱۰۲ / ۳۸، ۱۰۳ / ۳۹، ۱۰۴ / ۴۰، ۱۰۵ / ۴۱، ۱۰۶ / ۴۲، ۱۰۷ / ۴۳، ۱۰۸ / ۴۴، ۱۰۹ / ۴۵، ۱۱۰ / ۴۶، ۱۱۱ / ۴۷، ۱۱۲ / ۴۸، ۱۱۳ / ۴۹، ۱۱۴ / ۵۰، ۱۱۵ / ۵۱، ۱۱۶ / ۵۲، ۱۱۷ / ۵۳، ۱۱۸ / ۵۴، ۱۱۹ / ۵۵، ۱۲۰ / ۵۶، ۱۲۱ / ۵۷، ۱۲۲ / ۵۸، ۱۲۳ / ۵۹، ۱۲۴ / ۶۰، ۱۲۵ / ۶۱، ۱۲۶ / ۶۲، ۱۲۷ / ۶۳، ۱۲۸ / ۶۴، ۱۲۹ / ۶۵، ۱۳۰ / ۶۶، ۱۳۱ / ۶۷، ۱۳۲ / ۶۸، ۱۳۳ / ۶۹، ۱۳۴ / ۷۰، ۱۳۵ / ۷۱، ۱۳۶ / ۷۲، ۱۳۷ / ۷۳، ۱۳۸ / ۷۴، ۱۳۹ / ۷۵، ۱۴۰ / ۷۶، ۱۴۱ / ۷۷، ۱۴۲ / ۷۸، ۱۴۳ / ۷۹، ۱۴۴ / ۸۰، ۱۴۵ / ۸۱، ۱۴۶ / ۸۲، ۱۴۷ / ۸۳، ۱۴۸ / ۸۴، ۱۴۹ / ۸۵، ۱۵۰ / ۸۶، ۱۵۱ / ۸۷، ۱۵۲ / ۸۸، ۱۵۳ / ۸۹، ۱۵۴ / ۹۰، ۱۵۵ / ۹۱، ۱۵۶ / ۹۲، ۱۵۷ / ۹۳، ۱۵۸ / ۹۴، ۱۵۹ / ۹۵، ۱۶۰ / ۹۶، ۱۶۱ / ۹۷، ۱۶۲ / ۹۸، ۱۶۳ / ۹۹، ۱۶۴ / ۱۰۰، ۱۶۵ / ۱۰۱، ۱۶۶ / ۱۰۲، ۱۶۷ / ۱۰۳، ۱۶۸ / ۱۰۴، ۱۶۹ / ۱۰۵، ۱۷۰ / ۱۰۶، ۱۷۱ / ۱۰۷، ۱۷۲ / ۱۰۸، ۱۷۳ / ۱۰۹، ۱۷۴ / ۱۱۰، ۱۷۵ / ۱۱۱، ۱۷۶ / ۱۱۲، ۱۷۷ / ۱۱۳، ۱۷۸ / ۱۱۴، ۱۷۹ / ۱۱۵، ۱۸۰ / ۱۱۶، ۱۸۱ / ۱۱۷، ۱۸۲ / ۱۱۸، ۱۸۳ / ۱۱۹، ۱۸۴ / ۱۲۰، ۱۸۵ / ۱۲۱، ۱۸۶ / ۱۲۲، ۱۸۷ / ۱۲۳، ۱۸۸ / ۱۲۴، ۱۸۹ / ۱۲۵، ۱۹۰ / ۱۲۶، ۱۹۱ / ۱۲۷، ۱۹۲ / ۱۲۸، ۱۹۳ / ۱۲۹، ۱۹۴ / ۱۳۰، ۱۹۵ / ۱۳۱، ۱۹۶ / ۱۳۲، ۱۹۷ / ۱۳۳، ۱۹۸ / ۱۳۴، ۱۹۹ / ۱۳۵، ۲۰۰ / ۱۳۶، ۲۰۱ / ۱۳۷، ۲۰۲ / ۱۳۸، ۲۰۳ / ۱۳۹، ۲۰۴ / ۱۴۰، ۲۰۵ / ۱۴۱، ۲۰۶ / ۱۴۲، ۲۰۷ / ۱۴۳، ۲۰۸ / ۱۴۴، ۲۰۹ / ۱۴۵، ۲۱۰ / ۱۴۶، ۲۱۱ / ۱۴۷، ۲۱۲ / ۱۴۸، ۲۱۳ / ۱۴۹، ۲۱۴ / ۱۵۰، ۲۱۵ / ۱۵۱، ۲۱۶ / ۱۵۲، ۲۱۷ / ۱۵۳، ۲۱۸ / ۱۵۴، ۲۱۹ / ۱۵۵، ۲۲۰ / ۱۵۶، ۲۲۱ / ۱۵۷، ۲۲۲ / ۱۵۸، ۲۲۳ / ۱۵۹، ۲۲۴ / ۱۶۰، ۲۲۵ / ۱۶۱، ۲۲۶ / ۱۶۲، ۲۲۷ / ۱۶۳، ۲۲۸ / ۱۶۴، ۲۲۹ / ۱۶۵، ۲۳۰ / ۱۶۶، ۲۳۱ / ۱۶۷، ۲۳۲ / ۱۶۸، ۲۳۳ / ۱۶۹، ۲۳۴ / ۱۷۰، ۲۳۵ / ۱۷۱، ۲۳۶ / ۱۷۲، ۲۳۷ / ۱۷۳، ۲۳۸ / ۱۷۴، ۲۳۹ / ۱۷۵، ۲۴۰ / ۱۷۶، ۲۴۱ / ۱۷۷، ۲۴۲ / ۱۷۸، ۲۴۳ / ۱۷۹، ۲۴۴ / ۱۸۰، ۲۴۵ / ۱۸۱، ۲۴۶ / ۱۸۲، ۲۴۷ / ۱۸۳، ۲۴۸ / ۱۸۴، ۲۴۹ / ۱۸۵، ۲۵۰ / ۱۸۶، ۲۵۱ / ۱۸۷، ۲۵۲ / ۱۸۸، ۲۵۳ / ۱۸۹، ۲۵۴ / ۱۹۰، ۲۵۵ / ۱۹۱، ۲۵۶ / ۱۹۲، ۲۵۷ / ۱۹۳، ۲۵۸ / ۱۹۴، ۲۵۹ / ۱۹۵، ۲۶۰ / ۱۹۶، ۲۶۱ / ۱۹۷، ۲۶۲ / ۱۹۸، ۲۶۳ / ۱۹۹، ۲۶۴ / ۲۰۰، ۲۶۵ / ۲۰۱، ۲۶۶ / ۲۰۲، ۲۶۷ / ۲۰۳، ۲۶۸ / ۲۰۴، ۲۶۹ / ۲۰۵، ۲۷۰ / ۲۰۶، ۲۷۱ / ۲۰۷، ۲۷۲ / ۲۰۸، ۲۷۳ / ۲۰۹، ۲۷۴ / ۲۱۰، ۲۷۵ / ۲۱۱، ۲۷۶ / ۲۱۲، ۲۷۷ / ۲۱۳، ۲۷۸ / ۲۱۴، ۲۷۹ / ۲۱۵، ۲۸۰ / ۲۱۶، ۲۸۱ / ۲۱۷، ۲۸۲ / ۲۱۸، ۲۸۳ / ۲۱۹، ۲۸۴ / ۲۲۰، ۲۸۵ / ۲۲۱، ۲۸۶ / ۲۲۲، ۲۸۷ / ۲۲۳، ۲۸۸ / ۲۲۴، ۲۸۹ / ۲۲۵، ۲۹۰ / ۲۲۶، ۲۹۱ / ۲۲۷، ۲۹۲ / ۲۲۸، ۲۹۳ / ۲۲۹، ۲۹۴ / ۲۳۰، ۲۹۵ / ۲۳۱، ۲۹۶ / ۲۳۲، ۲۹۷ / ۲۳۳، ۲۹۸ / ۲۳۴، ۲۹۹ / ۲۳۵، ۳۰۰ / ۲۳۶، ۳۰۱ / ۲۳۷، ۳۰۲ / ۲۳۸، ۳۰۳ / ۲۳۹، ۳۰۴ / ۲۴۰، ۳۰۵ / ۲۴۱، ۳۰۶ / ۲۴۲، ۳۰۷ / ۲۴۳، ۳۰۸ / ۲۴۴، ۳۰۹ / ۲۴۵، ۳۱۰ / ۲۴۶، ۳۱۱ / ۲۴۷، ۳۱۲ / ۲۴۸، ۳۱۳ / ۲۴۹، ۳۱۴ / ۲۵۰، ۳۱۵ / ۲۵۱، ۳۱۶ / ۲۵۲، ۳۱۷ / ۲۵۳، ۳۱۸ / ۲۵۴، ۳۱۹ / ۲۵۵، ۳۲۰ / ۲۵۶، ۳۲۱ / ۲۵۷، ۳۲۲ / ۲۵۸، ۳۲۳ / ۲۵۹، ۳۲۴ / ۲۶۰، ۳۲۵ / ۲۶۱، ۳۲۶ / ۲۶۲، ۳۲۷ / ۲۶۳، ۳۲۸ / ۲۶۴، ۳۲۹ / ۲۶۵، ۳۳۰ / ۲۶۶، ۳۳۱ / ۲۶۷، ۳۳۲ / ۲۶۸، ۳۳۳ / ۲۶۹، ۳۳۴ / ۲۷۰، ۳۳۵ / ۲۷۱، ۳۳۶ / ۲۷۲، ۳۳۷ / ۲۷۳، ۳۳۸ / ۲۷۴، ۳۳۹ / ۲۷۵، ۳۴۰ / ۲۷۶، ۳۴۱ / ۲۷۷، ۳۴۲ / ۲۷۸، ۳۴۳ / ۲۷۹، ۳۴۴ / ۲۸۰، ۳۴۵ / ۲۸۱، ۳۴۶ / ۲۸۲، ۳۴۷ / ۲۸۳، ۳۴۸ / ۲۸۴، ۳۴۹ / ۲۸۵، ۳۵۰ / ۲۸۶، ۳۵۱ / ۲۸۷، ۳۵۲ / ۲۸۸، ۳۵۳ / ۲۸۹، ۳۵۴ / ۲۹۰، ۳۵۵ / ۲۹۱، ۳۵۶ / ۲۹۲، ۳۵۷ / ۲۹۳، ۳۵۸ / ۲۹۴، ۳۵۹ / ۲۹۵، ۳۶۰ / ۲۹۶، ۳۶۱ / ۲۹۷، ۳۶۲ / ۲۹۸، ۳۶۳ / ۲۹۹، ۳۶۴ / ۳۰۰، ۳۶۵ / ۳۰۱، ۳۶۶ / ۳۰۲، ۳۶۷ / ۳۰۳، ۳۶۸ / ۳۰۴، ۳۶۹ / ۳۰۵، ۳۷۰ / ۳۰۶، ۳۷۱ / ۳۰۷، ۳۷۲ / ۳۰۸، ۳۷۳ / ۳۰۹، ۳۷۴ / ۳۱۰، ۳۷۵ / ۳۱۱، ۳۷۶ / ۳۱۲، ۳۷۷ / ۳۱۳، ۳۷۸ / ۳۱۴، ۳۷۹ / ۳۱۵، ۳۸۰ / ۳۱۶، ۳۸۱ / ۳۱۷، ۳۸۲ / ۳۱۸، ۳۸۳ / ۳۱۹، ۳۸۴ / ۳۲۰، ۳۸۵ / ۳۲۱، ۳۸۶ / ۳۲۲، ۳۸۷ / ۳۲۳، ۳۸۸ / ۳۲۴، ۳۸۹ / ۳۲۵، ۳۹۰ / ۳۲۶، ۳۹۱ / ۳۲۷، ۳۹۲ / ۳۲۸، ۳۹۳ / ۳۲۹، ۳۹۴ / ۳۳۰، ۳۹۵ / ۳۳۱، ۳۹۶ / ۳۳۲، ۳۹۷ / ۳۳۳، ۳۹۸ / ۳۳۴، ۳۹۹ / ۳۳۵، ۴۰۰ / ۳۳۶، ۴۰۱ / ۳۳۷، ۴۰۲ / ۳۳۸، ۴۰۳ / ۳۳۹، ۴۰۴ / ۳۴۰، ۴۰۵ / ۳۴۱، ۴۰۶ / ۳۴۲، ۴۰۷ / ۳۴۳، ۴۰۸ / ۳۴۴، ۴۰۹ / ۳۴۵، ۴۱۰ / ۳۴۶، ۴۱۱ / ۳۴۷، ۴۱۲ / ۳۴۸، ۴۱۳ / ۳۴۹، ۴۱۴ / ۳۵۰، ۴۱۵ / ۳۵۱، ۴۱۶ / ۳۵۲، ۴۱۷ / ۳۵۳، ۴۱۸ / ۳۵۴، ۴۱۹ / ۳۵۵، ۴۲۰ / ۳۵۶، ۴۲۱ / ۳۵۷، ۴۲۲ / ۳۵۸، ۴۲۳ / ۳۵۹، ۴۲۴ / ۳۶۰، ۴۲۵ / ۳۶۱، ۴۲۶ / ۳۶۲، ۴۲۷ / ۳۶۳، ۴۲۸ / ۳۶۴، ۴۲۹ / ۳۶۵، ۴۳۰ / ۳۶۶، ۴۳۱ / ۳۶۷، ۴۳۲ / ۳۶۸، ۴۳۳ / ۳۶۹، ۴۳۴ / ۳۷۰، ۴۳۵ / ۳۷۱، ۴۳۶ / ۳۷۲، ۴۳۷ / ۳۷۳، ۴۳۸ / ۳۷۴، ۴۳۹ / ۳۷۵، ۴۴۰ / ۳۷۶، ۴۴۱ / ۳۷۷، ۴۴۲ / ۳۷۸، ۴۴۳ / ۳۷۹، ۴۴۴ / ۳۸۰، ۴۴۵ / ۳۸۱، ۴۴۶ / ۳۸۲، ۴۴۷ / ۳۸۳، ۴۴۸ / ۳۸۴، ۴۴۹ / ۳۸۵، ۴۵۰ / ۳۸۶، ۴۵۱ / ۳۸۷، ۴۵۲ / ۳۸۸، ۴۵۳ / ۳۸۹، ۴۵۴ / ۳۹۰، ۴۵۵ / ۳۹۱، ۴۵۶ / ۳۹۲، ۴۵۷ / ۳۹۳، ۴۵۸ / ۳۹۴، ۴۵۹ / ۳۹۵، ۴۶۰ / ۳۹۶، ۴۶۱ / ۳۹۷، ۴۶۲ / ۳۹۸، ۴۶۳ / ۳۹۹، ۴۶۴ / ۴۰۰، ۴۶۵ / ۴۰۱، ۴۶۶ / ۴۰۲، ۴۶۷ / ۴۰۳، ۴۶۸ / ۴۰۴، ۴۶۹ / ۴۰۵، ۴۷۰ / ۴۰۶، ۴۷۱ / ۴۰۷، ۴۷۲ / ۴۰۸، ۴۷۳ / ۴۰۹، ۴۷۴ / ۴۱۰، ۴۷۵ / ۴۱۱، ۴۷۶ / ۴۱۲، ۴۷۷ / ۴۱۳، ۴۷۸ / ۴۱۴، ۴۷۹ / ۴۱۵، ۴۸۰ / ۴۱۶، ۴۸۱ / ۴۱۷، ۴۸۲ / ۴۱۸، ۴۸۳ / ۴۱۹، ۴۸۴ / ۴۲۰، ۴۸۵ / ۴۲۱، ۴۸۶ / ۴۲۲، ۴۸۷ / ۴۲۳، ۴۸۸ / ۴۲۴، ۴۸۹ / ۴۲۵، ۴۹۰ / ۴۲۶، ۴۹۱ / ۴۲۷، ۴۹۲ / ۴۲۸، ۴۹۳ / ۴۲۹، ۴۹۴ / ۴۳۰، ۴۹۵ / ۴۳۱، ۴۹۶ / ۴۳۲، ۴۹۷ / ۴۳۳، ۴۹۸ / ۴۳۴، ۴۹۹ / ۴۳۵، ۵۰۰ / ۴۳۶، ۵۰۱ / ۴۳۷، ۵۰۲ / ۴۳۸، ۵۰۳ / ۴۳۹، ۵۰۴ / ۴۴۰، ۵۰۵ / ۴۴۱، ۵۰۶ / ۴۴۲، ۵۰۷ / ۴۴۳، ۵۰۸ / ۴۴۴، ۵۰۹ / ۴۴۵، ۵۱۰ / ۴۴۶، ۵۱۱ / ۴۴۷، ۵۱۲ / ۴۴۸، ۵۱۳ / ۴۴۹، ۵۱۴ / ۴۵۰، ۵۱۵ / ۴۵۱، ۵۱۶ / ۴۵۲، ۵۱۷ / ۴۵۳، ۵۱۸ / ۴۵۴، ۵۱۹ / ۴۵۵، ۵۲۰ / ۴۵۶، ۵۲۱ / ۴۵۷، ۵۲۲ / ۴۵۸، ۵۲۳ / ۴۵۹، ۵۲۴ / ۴۶۰، ۵۲۵ / ۴۶۱، ۵۲۶ / ۴۶۲، ۵۲۷ / ۴۶۳، ۵۲۸ / ۴۶۴، ۵۲۹ / ۴۶۵، ۵۳۰ / ۴۶۶، ۵۳۱ / ۴۶۷، ۵۳۲ / ۴۶۸، ۵۳۳ / ۴۶۹، ۵۳۴ / ۴۷۰، ۵۳۵ / ۴۷۱، ۵۳۶ / ۴۷۲، ۵۳۷ / ۴۷۳، ۵۳۸ / ۴۷۴، ۵۳۹ / ۴۷۵، ۵۴۰ / ۴۷۶، ۵۴۱ / ۴۷۷، ۵۴۲ / ۴۷۸، ۵۴۳ / ۴۷۹، ۵۴۴ / ۴۸۰، ۵۴۵ / ۴۸۱، ۵۴۶ / ۴۸۲، ۵۴۷ / ۴۸۳، ۵۴۸ / ۴۸۴، ۵۴۹ / ۴۸۵، ۵۵۰ / ۴۸۶، ۵۵۱ / ۴۸۷، ۵۵۲ / ۴۸۸، ۵۵۳ / ۴۸۹، ۵۵۴ / ۴۹۰، ۵۵۵ / ۴۹۱، ۵۵۶ / ۴۹۲، ۵۵۷ / ۴۹۳، ۵۵۸ / ۴۹۴، ۵۵۹ / ۴۹۵، ۵۶۰ / ۴۹۶، ۵۶۱ / ۴۹۷، ۵۶۲ / ۴۹۸، ۵۶۳ / ۴۹۹، ۵۶۴ / ۵۰۰، ۵۶۵ / ۵۰۱، ۵۶۶ / ۵۰۲، ۵۶۷ / ۵۰۳، ۵۶۸ / ۵۰۴، ۵۶۹ / ۵۰۵، ۵۷۰ / ۵۰۶، ۵۷۱ / ۵۰۷، ۵۷۲ / ۵۰۸، ۵۷۳ / ۵۰۹، ۵۷۴ / ۵۱۰، ۵۷۵ / ۵۱۱، ۵۷۶ / ۵۱۲، ۵۷۷ / ۵۱۳، ۵۷۸ / ۵۱۴، ۵۷۹ / ۵۱۵، ۵۸۰ / ۵۱۶، ۵۸۱ / ۵۱۷، ۵۸۲ / ۵۱۸، ۵۸۳ / ۵۱۹، ۵۸۴ / ۵۲۰، ۵۸۵ / ۵۲۱، ۵۸۶ / ۵۲۲، ۵۸۷ / ۵۲۳، ۵۸۸ / ۵۲۴، ۵۸۹ / ۵۲۵، ۵۹۰ / ۵۲۶، ۵۹۱ / ۵۲۷، ۵۹۲ / ۵۲۸، ۵۹۳ / ۵۲۹، ۵۹۴ / ۵۳۰، ۵۹۵ / ۵۳۱، ۵۹۶ / ۵۳۲، ۵۹۷ / ۵۳۳، ۵۹۸ / ۵۳۴، ۵۹۹ / ۵۳۵، ۶۰۰ / ۵۳۶، ۶۰۱ / ۵۳۷، ۶۰۲ / ۵۳۸، ۶۰۳ / ۵۳۹، ۶۰۴ / ۵۴۰، ۶۰۵ / ۵۴۱، ۶۰۶ / ۵۴۲، ۶۰۷ / ۵۴۳، ۶۰۸ / ۵۴۴، ۶۰۹ / ۵۴۵، ۶۱۰ / ۵۴۶، ۶۱۱ / ۵۴۷، ۶۱۲ / ۵۴۸، ۶۱۳ / ۵۴۹، ۶۱۴ / ۵۵۰، ۶۱۵ / ۵۵۱، ۶۱۶ / ۵۵۲، ۶۱۷ / ۵۵۳، ۶۱۸ / ۵۵۴، ۶۱۹ / ۵۵۵، ۶۲۰ / ۵۵۶، ۶۲۱ / ۵۵۷، ۶۲۲ / ۵۵۸، ۶۲۳ / ۵۵۹، ۶۲۴ / ۵۶۰، ۶۲۵ / ۵۶۱، ۶۲۶ / ۵۶۲، ۶۲۷ / ۵۶۳، ۶۲۸ / ۵۶۴، ۶۲۹ / ۵۶۵، ۶۳۰ / ۵۶۶، ۶۳۱ / ۵۶۷، ۶۳۲ / ۵۶۸، ۶۳۳ / ۵۶۹، ۶۳۴ / ۵۷۰، ۶۳۵ / ۵۷۱، ۶۳۶ / ۵۷۲، ۶۳۷ / ۵۷۳، ۶۳۸ / ۵۷۴، ۶۳۹ / ۵۷۵، ۶۴۰ / ۵۷۶، ۶۴۱ / ۵۷۷، ۶۴۲ / ۵۷۸، ۶۴۳ / ۵۷۹، ۶۴۴ / ۵۸۰، ۶۴۵ / ۵۸۱، ۶۴۶ / ۵۸۲، ۶۴۷ / ۵۸۳، ۶۴۸ / ۵۸۴، ۶۴۹ / ۵۸۵، ۶۵۰ / ۵۸۶، ۶۵۱ / ۵۸۷، ۶۵۲ / ۵۸۸، ۶۵۳ / ۵۸۹، ۶۵۴ / ۵۹۰، ۶۵۵ / ۵۹۱، ۶۵۶ / ۵۹۲، ۶۵۷ / ۵۹۳، ۶۵۸ / ۵۹۴، ۶۵۹ / ۵۹۵، ۶۶۰ / ۵۹۶، ۶۶۱ / ۵۹۷، ۶۶۲ / ۵۹۸، ۶۶۳ / ۵۹۹، ۶۶۴ / ۶۰۰، ۶۶۵ / ۶۰۱، ۶۶۶ / ۶۰۲، ۶۶۷ / ۶۰۳، ۶۶۸ / ۶۰۴، ۶۶۹ / ۶۰۵، ۶۷۰ / ۶۰۶، ۶۷۱ / ۶۰۷، ۶۷۲ / ۶۰۸، ۶۷۳ / ۶۰۹، ۶۷۴ / ۶۱۰، ۶۷۵ / ۶۱۱، ۶۷۶ / ۶۱۲، ۶۷۷ / ۶۱۳، ۶۷۸ / ۶۱۴، ۶۷۹ / ۶۱۵، ۶۸۰ / ۶۱۶، ۶۸۱ / ۶۱۷، ۶۸۲ / ۶۱۸، ۶۸۳ / ۶۱۹، ۶۸۴ / ۶۲۰، ۶۸۵ / ۶۲۱، ۶۸۶ / ۶۲۲، ۶۸۷ / ۶۲۳، ۶۸۸ / ۶۲۴، ۶۸۹ / ۶۲۵، ۶۹۰ / ۶۲۶، ۶۹۱ / ۶۲۷، ۶۹۲ / ۶۲۸، ۶۹۳ / ۶۲۹، ۶۹۴ / ۶۳۰، ۶۹۵ / ۶۳۱، ۶۹۶ / ۶۳۲، ۶۹۷ / ۶۳۳، ۶۹۸ / ۶۳۴، ۶۹۹ / ۶۳۵، ۷۰۰ / ۶۳۶، ۷۰۱ / ۶۳۷، ۷۰۲ / ۶۳۸، ۷۰۳ / ۶۳۹، ۷۰۴ / ۶۴۰، ۷۰۵ / ۶۴۱، ۷۰۶ / ۶۴۲، ۷۰۷ / ۶۴۳، ۷۰۸ / ۶۴۴، ۷۰۹ / ۶۴۵، ۷۱۰ / ۶۴۶، ۷۱۱ / ۶۴۷، ۷۱۲ / ۶۴۸، ۷۱۳ / ۶۴۹، ۷۱۴ / ۶۵۰، ۷۱۵ / ۶۵۱، ۷۱۶ / ۶۵۲، ۷۱۷ / ۶۵۳، ۷۱۸ / ۶۵۴، ۷۱۹ / ۶۵۵، ۷۲۰ / ۶۵۶، ۷۲۱ / ۶۵۷، ۷۲۲ / ۶۵۸، ۷۲۳ / ۶۵۹، ۷۲۴ / ۶۶۰، ۷۲۵ / ۶۶۱، ۷۲۶ / ۶۶۲، ۷۲۷ / ۶۶۳، ۷۲۸ / ۶۶۴، ۷۲۹ / ۶۶۵، ۷۳۰ / ۶۶۶، ۷۳۱ / ۶۶۷، ۷۳۲ / ۶۶۸، ۷۳۳ / ۶۶۹، ۷۳۴ / ۶۷۰، ۷۳۵ / ۶۷۱، ۷۳۶ / ۶۷۲، ۷۳۷ / ۶۷۳، ۷۳۸ / ۶۷

جب (ستی) کیا ہے؟

غنیمت کیا ہے؟

بردباری کیا ہے؟

غنی کیا ہے؟

شکر کیا ہے؟

قوت و طاقت کیا ہے؟

ذلت کیا ہے؟

عاجزی کیا ہے؟

جرات کیا ہے؟

تکلف و کلفت کیا ہے؟

بزرگی کیا ہے؟

عظمدی کیا ہے؟

اختلاف کیا ہے؟

شک، خوبصورتی کیا ہے؟

دانش مندی کیا ہے؟

بے وقوفی کیا ہے؟

غفلت کیا ہے؟

حرمان کیا ہے؟

سپرداری کیا ہے؟

دوست پر بہادری دکھانا اور دشمن سے بھاگ جانا۔

تقویٰ میں رغبت اور دنیا سے بے رغبتی غنیمت ہے

غصے کو پی جانا اور نفس پر قابو پالینا۔

اللہ کے دیئے پر نفس کو راضی رکھنا بے شک اصل غنی تو نفس کا غنی ہے۔

نفس کا ہر چیز پر حریص ہونا۔

لڑائی کی شدت میں اور طاقتوروں کے مقابلہ میں جم جانا۔

بہادری دکھانے کے وقت گھبرا جانا

ڈاڑھی سے کھیلنا اور باتوں کے دوران تھوک کا کثرت سے آنا۔

ہم عمروں کی موافقت

لا یعنی باتیں کرنا۔

عزم اور نیک جگہ میں عطاء کرنا اور جرم کی جگہ میں روکنا۔

جو کچھ تو نے جمع کیا ہے دل کا اس کو یاد رکھنا۔ عظمدی ہے۔

دشمنوں کو آگے رکھنا اور باتوں کو بلند کرنا۔

اچھے کام کرنا برے کام چھوڑنا۔

بردباری کرنا اور حاکموں کے ساتھ نرمی کرنا۔

ڈھٹائی کی اتباع اور گمراہوں کی مصاحبت

اچھائی کو چھوڑ کر برائی کے پیچھے پڑ جانا۔

تیرا حصہ تجھ کو پیش کر دیا جائے اور تو اس کو چھوڑ دے۔

اپنے مال میں حماقت کرنے والا، اپنی عزت کا خیال نہ رکھنے والا جسے گالی دی

جائے اور وہ جواب نہ دے اور قبیلے کے معاملہ میں پریشان سردار ہے۔

حضرت علیؑ یہ جوابات سن کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں اور عظمدی سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔

۱۲۲۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، جبیر بن نفیر کی سند سے روایت ہے کہ..... جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؑ سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے خواہشمند ہیں؟ ارشاد فرمایا سارے کا سارا عرب میرے ہاتھ میں تھا جس سے میں لڑتا وہ بھی لڑتے، جس سے میں صلح کرتا وہ بھی کرتے میں محض اللہ کی رضا کی خاطر اور امت محمد ﷺ کی جانوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر خلافت سے دستبردار ہوں۔

۱۲۳۰- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد، سفیان بن عیینہ، مجالد کی سند سے..... امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن

المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۶۸. وکنز العمال ۵/ ۳۴۱. ۳۴۲. ۸۹. ۳۴۳. و تاریخ ابن عساکر ۲/ ۲۲۱ (التہذیب) و مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۳. و کشف الخفاء ۲/ ۳۹۹. و البدایہ و النہایہ ۳/ ۸۰.

علیؑ کے پاس گیا جب انہوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ کچھ عطیہ پر صلح کر لی تھی حضرت معاویہؓ نے کہا کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے سامنے خلافت سے دست برداری کا اعلان کرو اور خلافت کو میرے سپرد کرو، (چنانچہ حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا اما بعد! بے شک بہترین عقلمندی پر ہیز گاری ہے اور فوج و بدترین حماقت ہے، بے شک مسئلہ خلافت میں میرا معاویہؓ کے ساتھ اختلاف رہا ہے یا تو معاویہؓ مجھ سے زیادہ خلافت کے حقدار تھے تو میں خلافت سے دست کش ہو چکا ہوں اور معاویہؓ کو اپنا حق مل چکا اور اگر معاویہؓ کی نسبت مسئلہ خلافت کا میں زیادہ حقدار تھا تو سن لو میں اصلاح امت اور ان کی جانوں کی حفاظت کی خاطر دستبردار ہو چکا ہوں، یقیناً میں جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے خلافت تمہارے لئے باعث فتنہ بنے اور کچھ وقت کے لئے متاع ہو (سامان دنیا) ہو۔

۱۴۳۱..... احمد بن محمد بن حارث بن حلف ابو بکر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن احمد بن حسن، کی سند سے روایت ہے کہ..... ابان بن طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو حضرت حسنؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے جسم کے اعتبار سے دنیا میں رہو اور اپنے دل کے اعتبار سے آخرت میں رہو۔

۱۴۳۲۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، عباس بن فضل، قاسم بن عبد الرحمن، محمد بن علی کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت حسنؓ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے ملاقات کروں حالانکہ میں اس کے گھر کی طرف گھمی چلا نہ ہوں چنانچہ بیس مرتبہ مدینہ سے پیادہ پابیت اللہ کی طرف چلے۔

۱۴۳۳۔ ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عبد اللہ بن داؤد، مغیرہ بن زیاد، ابن نجیح کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت حسنؓ نے پیادہ حج کیا اور اپنا آدھا مال اللہ کے راستے میں تقسیم کیا۔

۱۴۳۴۔ محمد بن احمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عامر بن حفص، شہاب بن عامر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علیؑ نے دو مرتبہ اپنا آدھا مال اللہ کے راستے میں صدقہ کیا حتیٰ کہ اپنا ایک جوتا بھی دے دیا۔

۱۴۳۵۔ عبد اللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، زبیر بن بکار، عیسیٰ بن یزید بن جدعان کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت حسنؓ نے دو مرتبہ اپنا کل مال اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال صدقہ کیا حتیٰ کہ ایک جوتہ دے دیا ایک رکھ لیا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا ایک رکھ لیا۔

۱۴۳۶۔ محمد بن ابراہیم، حصین بن حماد، سلیمان بن سیف، سلم بن ابراہیم، قرہ بن خالد کی سند سے روایت ہے..... قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کے گھر کھانا کھایا جب میں سیر ہو گیا تو کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور ہاتھ میں رومال لے لیا۔ محمد بن سیرین کہنے لگے کہ حسن بن علیؑ فرماتے تھے کھانا بڑی ہلکی چیز ہے۔ اس سے کہ کھانے میں تقسیم کی جائے۔

۱۴۳۷۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عثمان بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ہشام بن جمال کی سند سے روایت ہے کہ..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: حسن بن علیؑ نے ایک خاتون سے شادی کی تو اس کے پاس بطور مہر کے ایک سو کینریں بھیجیں ہر کینر کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔

۱۴۳۸۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، سفیان، ثوری عبد الرحمن بن عبد اللہ، عبد اللہ، حسن بن سعد، سعد کی سند سے روایت ہے کہ..... حسن بن علیؑ نے بطور تحفہ کے دو عورتوں کو بیس ہزار درہم اور شہد کے بہت سارے مشکیزے دیئے، اس عطیہ کو کم سمجھ کر ایک کہنے لگی (راوی کہتے ہیں وہ حقیقہ ہو سکتی ہے) متاع لیل من حبیب مفارق..... یعنی جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم عطیہ ملا ہے۔

۱۴۳۹۔ محمد بن علی، ابو عمرو بہ حسانی، سلیمان بن عمر بن خالد، ابن علیہ، ابو عون، عمیر بن اسحاق، کی سند سے روایت ہے کہ..... عمیر بن اسحاق کہتے ہیں میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علیؑ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ حسنؓ فرمانے لگے، اے آدمی! مجھ سے

مانگ! کہا بخدا ہم آپ سے اس وقت تک نہیں مانگیں گے جب تک اللہ آپ کو عافیت نہ بخشے، حضرت حسن تھوڑی دیر کے لئے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ کر ارشاد فرمایا: اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ مانگ سکو اس سے پہلے پہلے مجھ سے مانگ لو۔ اس نے کہا بلکہ اللہ آپ کو پہلے صحنیاب کرے پھر ہم آپ سے مانگیں گے۔ ارشاد فرمایا میں دل برداشتہ ہوں، مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اس مرتبہ زہر نے کچھ زیادہ اثر کر دیا ہے۔ پھر میں دوسرے دن حضرت حسنؑ کے پاس گیا وہ زندگی کے آخری مراحل میں تھے حضرت حسینؑ پاس تھے۔ کہا اے بھائی آپ زہر پلانے کے سلسلے میں کس کو ملوث سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کیوں؟ تاکہ تم اسے قتل کر دو؟ کہا جی ہاں ارشاد فرمایا قتل کے بارے میں مجھے گمان ہے اگر حقیقت میں وہی مجھے زہر پلانے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے خوب بدلہ لینے والا ہے۔ اور اگر اس کے بارے میں میرا محض گمان ہی ہو تو مجھے پسند نہیں کہ بری الذمہ کو میرے بدلے میں قتل کیا جائے۔ بس اتنی بات کہی تھی کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۴۴۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عثمان بن ابوشیبہ، ابواسامہ سفیان بن عیینہ، رقبہ بن مصقلہ کی سند سے روایت ہے کہ..... جب حضرت حسنؑ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا مجھے صحراء کی طرف لے جاؤ تاکہ میں ملکوتِ سماویہ میں غور کر سکوں، جب انھیں خدام باہر لے گئے فرمانے لگے، اے میرے رب! میں اپنی جان کو تیرے دربار میں باعثِ ثواب سمجھتا ہوں بے شک جان کنی کا عالم میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے، چنانچہ حضرت حسنؑ اپنی جان کو اللہ کے ہاں باعثِ اجر و ثواب سمجھتے تھے۔

اہل صفہ کے ساتھ حضراتِ صحابہ کرامؓ کا لگاؤ..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت حسنؑ اہل بیت میں سے تھے اور فقراء اہل صفہ کے نگران بھی تھے۔ حسنؑ بن علیؑ اور جعفرؑ بن ابی طالبؑ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ کثرت کے ساتھ مجالست کرتے تھے۔ چونکہ اہل صفہ کے ساتھ مجالست کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔

اسی طرح نبی ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ اجمعین اہل صفہ سے محبت کرتے، ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کو باعثِ ثواب سمجھتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ اہل صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ثواب سمجھتے تھے، اور ان کے اختلاط کو بلندی مقام سے تعبیر کرتے اور ان سے جدائی کو برے حال سے گردانتے تھے، جیسا کہ حسین بن علیؑ کے خیالات کو ذیل میں حکایت کیا گیا ہے:

۱۴۴۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، زبیر بن بکار، محمد بن حسن کی سند سے روایت ہے کہ..... جب شہر پسند لوگوں نے حضرت حسینؑ پر دھاوا بول دیا تو آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا تم دیکھ رہے ہو کہ فتنہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ دنیا تبدیل اور اجنبی ہو چکی ہے، اس کی اچھائیاں بھاگ رہی ہیں، حتیٰ کہ اچھائی دنیا میں ایسے ہی باقی رہ گئی ہے جیسا کہ بچا ہوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہی ہے جیسا کہ چوپائے کو مضر صحت چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ حق پر کچھ عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل کی پرستش کی جا رہی ہے، مومن آدمی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں رغبت رکھتا ہے۔ میں تو موت کو باعثِ سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعثِ جرم سمجھتا ہوں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(۱۳۳) فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہا بزرگ، پاکباز، سیدہ بتول، جگر گوشہ رسول اللہ ﷺ، اولاد میں آپ ﷺ کو سب سے پیاری اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملنے والی ہیں۔ دنیا اور آسائش دنیا سے کنارہ کش تھیں، اور دنیا کی آفات و عیوب سے باخوبی واقف تھیں۔

کہا گیا ہے وفاق میں ثبات اور لحاق میں قطعیت کا نام تصوف ہے۔

۱۳۴۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابو عوانہ، فراس، بن یحییٰ، طبعی، مسروق، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) سب کی سب نبی ﷺ کے پاس ان کی مرض و فاق میں موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہؓ آگئیں (ان کی چال نبی ﷺ کی چال سے بہت مشابہ تھی) جب نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا دیا، پھر ان سے سرگوشی کی جسکی وجہ سے وہ رو پڑیں میں آپ ﷺ کی ازواج میں موجود تھی میں نے فاطمہؓ سے کہا، بھلا وہ کونسا راز ہے جس سے نبی ﷺ نے تمہیں کو خاص کیا ہے، جسے تم سن کر رو بھی پڑیں پھر رسول اللہ ﷺ نے تم سے سرگوشی کی تو تم ہنس پڑیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تمہارے اوپر ہے کہ مجھے اس راز کے بارے میں تلاؤ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی، خیر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی میں نے دوبارہ حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہنے لگیں ہاں اب بتائیے دیتی ہوں میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جبریل امین سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال انھوں نے مجھے دو مرتبہ قرآن سنایا ہے، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت اب قریب آچکا ہے چنانچہ میں یہ بات سن کر رو پڑی، پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر سے کام لو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں یہ بات

سن کر ہنس پڑی۔

جابر جعفی نے شععی سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ جابر نے ابی طفیل عن عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ عروہ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، یحییٰ بن عباد نے عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ فاطمہ بنت الحسین و عائشہ بنت فاطمہ نے بھی حضرت عائشہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۳۴۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، ثناء بن سعد، ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ..... مسور بن

۱- التہذیب الکمال ۷۸۹۹ (۲۴۷/۳۵) والاستیعاب ۱۸۹۳/۲. وطبقات ابن سعد ۷/۴۳۷.

۲- صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة ۹۸. و صحیح البخاری ۷۹/۸. والمستدرک ۱۵۶/۳. وفتح الباری ۸۰/۱۱.

مخرمہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک فاطمہ میری بیٹی اور میرا گوشہ جگر ہے جس نے فاطمہ کو بے قرار کیا اس نے مجھے بے قرار کیا اور جس نے فاطمہ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔
عمر بن دینار نے ابن ابی ملیکہ عن المسور اور ابویوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ عن عبد اللہ بن الزبیر کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۳۴۴- فاروق خطابي، ابو مسلم کشي، سليمان بن داؤد، عباد بن عوام، ہلال بن خباب، عکرمہ کی سند سے..... ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔
۱۳۴۵- عبد اللہ بن محمد بن عثمان، واسطی، یعقوب بن ابراہیم بن عباد بن عوام، عمرو بن عون، یثیم، یونس، حسن..... انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عورتوں کے لئے بھلائی ہے؟ ہم جماعت صحابہ آپ ﷺ کے فرمان کو نہ سمجھے، حضرت علیؓ کھسک گئے اور جا کر حضرت فاطمہؓ سے پوچھا، کہنے لگیں تم نے آپ ﷺ سے کیوں نہیں کہہ دیا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں۔ حضرت علیؓ نے واپس آ کر آپ ﷺ کو جواب دیا ارشاد فرمایا یہ جواب کس نے تمہیں بتایا ہے، کہا فاطمہؓ نے۔ ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔
سعید بن المسیبؓ نے حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۳۴۶- ابراہیم بن احمد بن ابو حصین، ابو حصن، یحییٰ حمانی، قیس، عبد اللہ بن عمران، علی بن زید..... سعید بن المسیب کی سند سے روایت ہے کہ علیؓ نے فاطمہؓ سے فرمایا: عورتوں کے لئے بہتر کیا ہے؟ کہنے لگیں وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں، حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔
حضرت فاطمہ کی سختیاں ۱۳۴۷- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبد الواحد بن زیاد، سعید جری، ابی اور دا، ابن عبد کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت علیؓ کہنے لگے اے ابن عبد! کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہؓ کے متعلق خبر نہ دوں؟ فرمانے لگے فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آپ ﷺ کے اہل میں سب سے زیادہ عزت و اکرام والی اور میری زوجہ محترمہ تھیں، چنانچہ وہ چکی پیسا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے لئے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے تھے مشکیزے کے ساتھ کنویں سے پانی نکالا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گیا تھا۔ گھر میں جھاڑو دیتیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے، ہنڈیا کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں جس سے ان کے کپڑے پر آگندہ ہو جاتے الغرض ان امور سے انھیں بہت تکلیف پہنچتی تھی۔

۱۳۴۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی کی سند سے..... امام زہریؓ کی روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتی تھیں جس سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے میرے رب کی قسم چکی کا پاٹ ان کے ہاتھوں میں نشانات ڈال دیتا تھا۔

۱۳۴۹- فاروق بن عبد الکبیر خطابي، ابراہیم بن عبد اللہ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، عطاء بن سائب، کی سند سے حضرت علی کرم اللہ

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۹۴. وسنن الترمذی ۳۸۶۹. والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/۱۲۶.

۲- طبقات ابن سعد ۲/۲۰۷. والدر المنثور ۶/۲۰۷. والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/۱۲۷.

۳- تخریج الاحیاء ۲/۳۸.

۴- کنز العمال ۳۷/۳۷۷. ۳۷/۳۷۸. ۳۷/۳۷۹. صحیح مسلم کتاب الفضائل الصحابة ۹۴. وسنن الترمذی

۳۸۶۹. والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/۱۲۶.

وجہ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ حاملہ تھیں، جب تنور پر روٹیاں پکاتیں تو ان کا طہن مبارک تنور کے کنارے پر لگتا جس سے انھیں تکلیف ہوتی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا چونکہ میں اہل صفہ کے پاس سے آیا ہوں۔ حالانکہ ان کے پیٹ بھوک سے سکڑے جا رہے تھے۔ کیا میں تمہیں اس (خادم) سے بہتر چیز نہ بتلا دوں؟ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

۱۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، امیہ، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بخدا میں نے آپ ﷺ کے سوا حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا باوجود ہمارے درمیان نوک جھونک کے، انک کے مسئلہ میں کہا تھا: یا رسول اللہ! آپ عائشہؓ سے پوچھیں وہ جھوٹ نہیں بولتی۔

۱۳۵۱- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق محمد بن صباح، علی بن ہاشم، کثیر نواء..... عمران بن حصین کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے ساتھ فاطمہؓ کی عیادت کو نہیں چلتے؟ چونکہ اسے کسی بیماری کی شکایت ہے، میں نے کہا یا رسول اللہ! ضرور جاؤں گا، چنانچہ جب ہم ان کے دروازے پر پہنچے تو نبی ﷺ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور فرمایا کیا میں اور میرے ساتھ جو آدمی ہے، ہم دونوں اندر آ جائیں؟ کہنے لگیں جی ہاں لیکن اے اباجان میرے پاس تو صرف ایک چغہ ہے (میں اس سے پورے ستر کا سامان کیسے کر پاؤں گی؟) ارشاد فرمایا کہ تم اس چغہ کو اس طرح اوڑھ لو (یعنی آپ ﷺ نے انھیں ستر کی کیفیت سمجھا دی) پھر حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں میرے سر پر کوئی اوڑھنی نہیں ہے۔؟ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک پرانی چادر تھی اسے فاطمہؓ کی طرف پھینک کر فرمایا: اسے اپنے سر پر اوڑھ لو۔ تو انھوں نے ہم دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی اور آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی! اپنے آپ کو کس حال میں پاتی ہو؟ کہنے لگیں مجھے سخت تکلیف ہے اور تکلیف کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے چونکہ اس وقت میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ ارشاد فرمایا بیٹی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ کہنے لگیں مریم بنت عمران کہاں گئیں؟ ارشاد فرمایا وہ اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہو، بخدا کیا میں تمہاری شادی ایسے آدمی سے نہیں کرائی جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔

علی بن ہاشم نے اس کو مرسل اور ناصح ابو عبد اللہ نے جابر بن سمرہ سے متصل روایت کیا ہے۔

۱۳۵۲- محمد بن احمد، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد مقرئ، محمد بن یحییٰ صوفی کوئی، اسماعیل بن امان وراق، ناصح ابو عبد اللہ، سماک کی سند سے..... جابر بن سمرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا فاطمہؓ کو سخت تکلیف ہے، صحابہ کرامؓ کہنے لگے اگر ہم ان کی عیادت کو جائیں؟ چنانچہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ چل پڑے جب دروازے پر پہنچے (دروازہ بند تھا) تو فاطمہؓ کو آواز دی اپنے کپڑے درست کر لو، میرے ساتھ تمہاری عیادت کو کچھ لوگ آ رہے ہیں فاطمہؓ کہنے لگیں یا نبی اللہ میرے اوپر صرف ایک چغہ ہے؟ چنانچہ نبی ﷺ نے ایک چادر لی اور دروازے کے پیچھے سے حضرت فاطمہؓ کی طرف پھینک دی اور فرمایا۔ اس سے اپنا سر باندھ لو، پس آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اندر تشریف لے گئے، تھوڑی دیر اندر بیٹھے اور پھر واپس نکل آئے، صحابہؓ کہنے لگے بخدا ہمارے نبی ﷺ کی بیٹی اس حالت میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: سن لو، فاطمہؓ قیامت کے دن عورتوں کی سردار ہوگی۔

۱۳۵۳- سلیمان بن احمد، ابو زرہ دمشقی، ابو ریحان، شعیب بن ابو حمزہ، زہری، عروہ، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؓ نے وفات پائی اور حضرت علیؓ نے انھیں رات کے وقت دفن کیا۔

۱۔ کنز العمال ۷۸ / ۱۳۹۔ و مسند الامام احمد ۱ / ۷۹۔ و مجمع الزوائد ۸ / ۱۶۸۔ و الجامع الکبیر ۲ / ۳۳۔

۲۔ التحاف السادة المتقين ۸ / ۲۲۷۔ ۹ / ۲۸۰۔ و کنز العمال ۶۱ / ۷۷۷۔

۱۳۵۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن علاء، سفیان، عمرو، کی سند سے..... ابو جعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد فاطمہؑ کو میں نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا صرف ایک مرتبہ تھوڑا سا ہنسی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ دنیا میں رہیں۔

۱۳۵۵- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے روایت ہے کہ..... جب حضرت فاطمہؑ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے حضرت علیؑ کو غسل کے لئے پانی رکھنے کا حکم دیا حضرت علیؑ نے پانی رکھ دیا، پھر حضرت فاطمہؑ نے غسل کیا اور طہارت حاصل کی اور اپنے کفن کے کپڑے منگوائے، چنانچہ موئے کھر درے کپڑے لائے گئے جن کو انہوں نے پہن لیا اور خوشبو بھی لگائی، پھر حضرت علیؑ سے کہا کہ جب میری روح پرواز کر جائے میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، اور کپڑوں سمیت مجھے کفنایا جائے، عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا، کیا آپ نے اس معاملے کا کسی کو بتلایا تھا؟ کہنے لگے ہاں کثیر بن عباس کو؟ اور اس نے کفن کی اطراف میں لکھا تھا کہ ”کثیر بن عباس گواہ دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

۱۳۵۶- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس السراج، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی، عون بن محمد بن علی بن ابوطالب، ام جعفر بنت محمد بن جعفر، عمارہ بن مہاجر..... ام جعفر کی سند سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے لگیں، اے اسماء! جو کچھ عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مجھے ناپسند ہے، عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف کو ظاہر کر دیتا ہے، حضرت اسماءؑ کہنے لگیں، اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جسکو میں نے جشہ میں دیکھا تھا؟ چنانچہ حضرت اسماءؑ نے چند تر شاخیں منگوائیں اور انھیں (کمان کی طرح) ٹیڑھا کرنے لگیں۔ پھر ان ٹہنیوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا۔ حضرت فاطمہؑ کہنے لگیں یہ کپڑا کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت لگ رہا ہے، اس کے ذریعے عورت مرد سے ممتاز ہو جاتی ہے سو جب میں مر جاؤں مجھے صرف تو اور علیؑ غسل دینا اور میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ آئے۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؑ نے وفات پائی تو حضرت علیؑ اور حضرت اسماءؑ نے انھیں غسل دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۱۳۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ و وجہ رسول اللہ ﷺ

اہل صفہ پر رحم کرنے والے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صدیقہ بنت صدیق، عقیقہ بنت عقیق، محبوبہ حبیب ﷺ، سید المرسلین ﷺ سے الفت قریبی رکھنے والی، تمام عیوب سے پاک، دلوں کے شہادت سے پاک، خداوند تعالیٰ کے قاصد جبریل امین کو دیکھنے والی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ہیں۔ دنیا سے نفرت اور لذات دنیا سے کنارہ کش تھیں اور اپنے محبوب ﷺ کی جدائی پر ہمیشہ آنسو بہاتی تھیں۔ سبحان اللہ!

کہا گیا ہے کہ بے شک خدا کے ساتھ ذوق شوق کو نگلے لگانا اور دنیا کے رنج میں رونے دھونے سے جدا نیکی اختیار کرنا تصوف ہے۔ ۱۳۵۷- محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابوشیبہ، جعفر بن عون، مسعر بن کدام، حبیب بن ابی ثابت، ابوحنیٰ کی سند سے روایت ہے کہ..... مسروقؓ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے کہ مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ نے حبیبہ حبیب اللہ ﷺ کی برأت کتاب اللہ میں بیان کی گئی ہے نے حدیث سنائی۔

ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، عمار، مسلم بن صبیح کی سند سے مروی ہے کہ جب مسروقؓ حضرت عائشہؓ سے منقول کوئی حدیث سناتے تو کہتے مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ، حبیبہ حبیب اللہ ﷺ نے حدیث سنائی۔ ۱۳۵۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمرہ، ابن ابی ملکیہ کی سند سے روایت ہے کہ..... ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کی طرف

۱. الاصابہ ۳/ ۵۹. والاستیعاب ۳/ ۵۶. وتهذيب التهذيب ۱۲/ ۳۳۳، والتقريب ۲/ ۶۰۶. وتهذيب الكمال

۸۸۵ (۲۲۷/ ۳۵) وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۶. وسير النبلاء ۲/ ۱۳۵. ۲۰۱

سے فریادری کی آواز سنی انھوں نے اپنی لوٹدی بھیجی تاکہ دیکھ آئے حضرت عائشہؓ کو کیا معاملہ پیش آیا، چنانچہ لوٹدی واپس آ کر کہنے لگی، عائشہؓ اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ ام سلمہؓ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ عائشہؓ پر رحم فرمائے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عائشہؓ اپنے باپ کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھی۔

۱۲۵۹- محمد بن حمید، احمد بن عیسیٰ بن سکیں، عبد اللہ بن حسین مصیعی ابو طاہر مقدسی، ولید بن محمد سوقری، زہری کی سند سے مروی ہے کہ..... حضرت انسؓ نے فرمایا، اسلام میں پہلی محبت جو ہوئی وہ نبی ﷺ نے عائشہؓ سے کی۔

۱۲۶۰- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، محمد بن بشر مصری، عثمان بن عبد اللہ، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ..... حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، یا رسول اللہ! مجھ سے آپ کی محبت کیسی ہے۔ ارشاد فرمایا: جیسے رسی کی گرہ، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتی، یا رسول اللہ! گرہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرماتے وہ اپنے حال پر جوں کی توں برقرار ہے۔

۱۲۶۱- محمد بن احمد بن حسن، ابو عیسیٰ موسیٰ بن علی خثعمی، جابر بن سعید، فقیہ محمد بن حسن، یونس بن ابوالحق، اسحاق..... عریب بن حمید کی سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی، حضرت عمارؓ کہنے لگے، خاموش ہو جا، تیرا ناس ہو اور تجھے گالیاں دی جائیں، کیا تو حبیبہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، بے شک عائشہؓ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہوں گی۔ حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی محبت ۱۲۶۲- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، حفص بن عمر، مبارک بن فضالہ، علی بن زید، ام محمد کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عائشہؓ کے متعلق کچھ بات کرنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! وہ تیرے باپ کی محبوبہ ہے۔

۱۲۶۳- ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، یحییٰ بن جناد، یحییٰ بن سلیم، عبد اللہ بن عثمان بن عظیم کی سند سے ابن ملیکہ کہتے ہیں..... ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی کہنے لگیں مجھے اس کی خود ستائی کی کوئی ضرورت نہیں۔ عبد الرحمن بن ابوبکرؓ کہنے لگے، امی جان! ابن عباسؓ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں، وہ آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں۔ کہنے لگیں ٹھیک ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، چنانچہ ابن عباسؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے یا ام المؤمنین خوش ہو جائیے، اللہ کی قسم، آپ کے درمیان اور حضرت محمد ﷺ کے دوسرے حضرات کے ساتھ ملاقات کرنے کے درمیان صرف آپ کی روح پرواز کرنے کی دیر ہے۔ آپ ازواج مطہرات میں سے، سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھیں اور رسول اللہ ﷺ صرف خوشبو..... سے محبت کرتے تھے فرمانے لگیں کیا ایسی ہی بات ہے؟ کہنے لگے آپ کا عقد (ہار) ابواء مقام پر گم ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ اسکی تلاش میں مصروف ہو گئے جسکی وجہ سے صحابہؓ کو وضو کے لئے پانی بھی نہ مل سکا، چنانچہ اسکی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے آیت ”فیسموا صعباً طیباً“ پس تم تیمم کرو پاک مٹی کے ساتھ، نازل فرمادی، مسلمانوں کو اس رخصت کا حکم آپ کے سبب اور آپ کی برکت کی وجہ سے ملا، نیز سطح نے آپ کے متعلق جو افواہ پھیلائی تھی، اس کے بارے میں بھی آپ کی برأت اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی، سو کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو مگر دن اور رات میں ہر وقت آپ کی شان میں نازل کی جانے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں، فرمانے لگیں اے ابن عباس! مجھے اپنے آپ اور اپنی خود ستائی سے دور رہنے دیجئے۔ بخدا مجھے پسند ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

بشر بن معصل بن عظیم، ابن ابی ملیکہ، ذکوان، یحییٰ بن سعید القطان، عمر بن سعید، ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے اور حسین بن علی، سفیان بن عیینہ، محمد بن عثمان، ابی ملیکہ کی سند سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۶۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ (واقعہ ایک اور جنگ جمل کو یاد کر کے) فرمایا کرتی تھیں اے کاش میں بھولی بسری ہوتی۔

۱۳۶۵- ابراہیم بن احمد ہمدانی، اوس بن احمد بن اوس، داؤد بن سلیمان بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل بخاری، عمرو بن محمد زہقی، ابو عبیدہ معمر بن ثنی، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوتے سیا کرتے تھے اور میں دھماکہ کاٹتی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ پسینہ جبین اقدس پر برق پاشیاں کر رہا ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ کے حسن و جمال کو دیکھ کر مبہوت ہو گئی مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا ”کیوں مبہوت سی ہو گئی ہو؟“ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آپ کی جبین اقدس پر پسینے کو نور کی برق پاشیاں کرتے دیکھا ہے، اگر اس حالت میں ابو بکر ہذلی آپ کو دیکھ لیتا، اسے یقین ہو جاتا اس کے شعر کے اصل حقدار (مصدق) آپ ہی ہیں۔ فرمایا: عائشہ! بوتھی ہذلی کیا کہتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے شعر پڑھے:

و مبرء من کل غبر حیضة

وفساد مرضعة و ذاء مغیل

و اذا نظرت الی اسرة وجہہ

برقت کبرق العارض المتہلل

وہ حیض کے باقی ماندہ حصے سے اور دودھ پلانے والی کے فساد سے اور حالت حمل میں دودھ

پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔ جب تو اس کے چہرے کے چمکتے خطوط کو دیکھے گا تو وہ

تجھے چمکیلے بادلوں کی سی چمک کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئے گی۔

یہ اشعار سن کر نبی ﷺ اپنے کام سے دست کش ہو کر میری طرف اٹھے اور مجھے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے

عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے، تو بھی مجھ سے اسی طرح لطف اندوز ہوتی ہے جس طرح میں تجھ سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

۱۳۶۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، ابو سلمہ کی سند سے..... حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ یا

رسول اللہ! میں نے آپ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھ دیکھا ہے در آنحالیکہ آپ کھڑے کھڑے دحبہ کلبی سے باتیں کر رہے ہیں، فرمایا:

کیا تو نے اسے دیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے اسے دیکھا ہوا ہے فرمایا، وہ جبریل امین تھے اور تجھے سلام کہہ رہے تھے

حضرت عائشہؓ نے کہا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ ملاقاتی اور باریاب کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، جبریل بہت اچھے ساتھی اور احتیاط کردہ ہیں۔

ابو بکر عیاش نے مجالد عن شعبی عن مسروق عن عائشہ کے طریق سے اور امام زہری نے ابی سلمہ عن عائشہ کے طریق سے اس

کو نقل کیا ہے۔

۱۳۶۷- ابو بکر محی، اسماعیل بن محمد مزنی، ابو نعیم، زکریا بن ابی زائدہ، عامر شعبی، مسروق کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ

نبی ﷺ نے مجھ سے کہا ”جبریل تجھے سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام۔

۱۳۶۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، مسروق کی سند سے روایت ہے.....

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ہاں الا ماشاء اللہ اور اگر میں رونا چاہتی رولیتی۔ الغرض محمد ﷺ

کے گھر والوں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۳۶۹- عباس بن احمد بن ہاشم کنانی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابن مبارک، ابو معاویہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ،

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۴ / ۲۳۳۔ و تاریخ بغداد ۱۳ / ۵۳۲۔

۲۔ مسند الحمیدی ۲ / ۵۷۷۔ و مجمع الزوائد ۳ / ۵۷، ۶ / ۸۰۔ و تاریخ ابن عساکر ۳ / ۵۷ (التہذیب) و الدر المنثور ۲ / ۵۹۔

۳۔ فتح الباری ۷ / ۱۰۷، ۱۱ / ۳۸۔

اسود بن یزید، کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بے شک تم تو اضع کو افضل ترین عبادت کہو گے۔

۱۳۷۰- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون..... قاسم بن محمد کی سند سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بہت روزے رکھتیں، جسکی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ کی سخاوت ۱۳۷۱- حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ مدنی، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، ابوسکندر، ام ذرہ کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ کے پاس دراہم سے بھرے ہوئے دو تھیلے بھیجے گئے جن میں اسی ہزار یا ایک لاکھ کے لگ بھگ دراہم ہوئے ہوں گے چنانچہ ایک طشتری منگوائی اور لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اور خود اس دن روزہ میں تھیں، جب شام ہوئی ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا اور لوٹڈی کو افطاری لانے کا کہا، چنانچہ لوٹڈی نے خشک روٹی اور زیتون کا تیل خدمت میں حاضر کر دیا، اتنے میں ام ذرہ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگی آپ نے جو درہم آج تقسیم کئے ان میں سے کچھ بچا لیتیں تاکہ ہم ایک آدھ درہم میں افطاری کے لئے کچھ گوشت خرید لائیں۔ فرمانے لگیں۔ مجھے نہ جھر کو اس وقت اگر تم مجھے یاد کراتیں تو میں کچھ تمہارے لئے رکھ لیتی۔

۱۳۷۲- کاتب محمد بن عبداللہ، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم یثیم بن عدی، ہشام کی سند سے مثل مذکور بالا حدیث مروی ہے۔
۱۳۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عبداللہ خلجی، مالک بن سعید، عیسیٰ بن جیم بن سلمہ..... کی سند سے حضرت عروہؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا ہے۔ اس قدر مال و دولت ہونے کے باوجود، اپنی قمیص کے گریبان پر پیوند لگاتی تھیں۔

۱۳۷۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن بکر، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ..... حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے، بخدا سورج اس دن ابھی غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ سب اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے، ایک لوٹڈی ان سے کہنے لگی اگر آپ ان میں سے ایک درہم کے بدلے میں ہمارے لئے گوشت خرید لائیں، فرمانے لگیں، اگر تقسیم کرنے سے پہلے مجھ سے کہہ دیتی تو میں ایسا کر لیتی۔

۱۳۷۵- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ رازی، یوسف بن یعقوب، ایوب بن سوید، عبداللہ بن شاذب، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہؓ نے اپنا مال واسباب ایک لاکھ درہم کے بدلے میں بیچ ڈالا اور درہم اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیئے پھر جو کی خشک روٹی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ خادمہ کہنے لگی اگر آپ اس مال سے ایک آدھ درہم بچا لیتیں تاکہ ہم گوشت خرید لائیں، آپ بھی کھاتیں ہم بھی کھاتیں، فرمایا تو پھر مجھے یاد کیوں نہ کرایا۔

۱۳۷۶- ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن قاسم کی سند سے روایت ہے کہ..... معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بطور ہدیہ کے بہت سارے کپڑے، چاندی اور دوسری اشیاء بھیجیں، یہ مال واسباب حضرت عائشہؓ کے حجرے کے باہر ڈھیر کی شکل میں رکھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ جب حضرت عائشہؓ باہر تشریف لائیں، اس کی طرف دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا ”لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو اس طرح کا مال واسباب نہیں پایا تھا، پھر وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں بچا تھا حالانکہ ان کے مہمان بھی تھے، چنانچہ جب روزہ افطار کرنے لگیں (رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلسل روزے میں رہا کرتی تھیں) تو خشک روٹی اور زیتون کا تیل سامنے رکھوا دیا، خادمہ کہنے لگیں، یا ام المؤمنین ہدیہ کے اس مال میں سے ایک درہم کا اگر آپ حکم دیں تاکہ ہم اس کا گوشت خرید لائیں فرمایا جو کچھ ہے کھا لو، اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں بچا۔ عبداللہ بن قاسم کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کو انگوڑی بہت ساری ٹوکریاں ہدیہ کی گئیں انھیں بھی تقسیم کر دیا، اسی اثنا میں لوٹڈی نے حضرت عائشہؓ سے آنکھ چرا کر ایک ٹوکری اٹھالی تھی، چنانچہ

رات کو لوٹتی نے ٹوکری حاضر خدمت کر دی، آپؐ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ کہنے لگی یا ام المؤمنین میں نے ایک ٹوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھالی تھی، آپؐ نے فرمایا: ایک خوشہ (گچھا) کیوں کرنے اٹھایا؟ تم نے پوری ٹوکری اٹھالی، بخدا میں اس سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔

۱۳۷۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابونعمان حماد بن زید، شعیب بن حجاب، ابوسعید..... حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ اپنے لئے ایک زیر جامہ سی رہی تھیں میں نے کہا، یا ام المؤمنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وسعت نہیں دے رکھی؟ فرمانے لگیں اس آدمی کا نئی چیز میں کوئی حق نہیں جو پرانا نہ کرے۔

۱۳۷۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش کی سند سے..... ابوصحی کہتے ہیں مجھے حضرت عائشہؓ کو سن کر ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے نماز میں آیت کریمہ ”فمن الله علينا و قانا عذاب السوم“ ترجمہ اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچایا۔ تلاوت کی اور پھر کہنے لگیں یا اللہ! مجھ پر احسان کر اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

۱۳۷۹- ابوصحی کسی تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب آیت کریمہ ”وقون فی بیوتکن“ تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (تلاوت کرتی تھیں تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگتیں حتیٰ کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

حضرت عائشہؓ کا سانپ کو قتل کرنا ۱۳۸۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، حاتم بن ابوصغیرہ، عبداللہ بن ابی علیہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عائشہؓ نے ایک سانپ مار دیا، چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا، بخدا تم نے مسلمان سانپ کو قتل کر دیا ہے کہنے لگیں اگر وہ مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ کی ازواج کے پاس کیونکر آتا، کہا گیا سانپ تمہارے پاس آیا در آنحالیکہ تم اپنے کپڑوں میں پردہ نشیں تھیں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے صبح کی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں اور اس فعل کی پاداش میں بارہ ہزار درہم اللہ کے راستے میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۸۱- سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، زہری، عوف بن حارث بن طفیل کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ نے اپنی جائیداد فروخت کر دی ابن زبیرؓ نے سن کر ان پر (امور معاملات) پابندی لگانا چاہی، آپؐ نے نذر (منت) مان لی کہ بخدا امرتے دم تک ابن زبیر سے بات نہیں کروں گی، چنانچہ ان کی قطع تعلقی کو طویل مدت گزر گئی اس دوران ابن زبیرؓ نے بہت جتن کیے حتیٰ کہ بہت سارے حضرات کو بطور سفارشی کے بھی لائے تاکہ کسی طرح عائشہؓ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر کچھ نہ بن پڑی اور کہتیں بخدا قطع تعلقی پر مجھے کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب قطع تعلقی میں طویل مدت بیت گئی ایک مرتبہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود باتیں کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے ان کے ہمراہ ابن زبیرؓ بھی تھے، جونہی اندر داخل ہوئے ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے لپٹ گئے، اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے حضرت عائشہؓ بھی بہت روئیں اور ابن زبیرؓ نے انھیں اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا اور دوسرے حضرات نے بھی بہت اصرار کیا پھر انھوں نے ابن زبیرؓ سے بات کی پھر خادم بھیج کر یمن سے چالیس غلام خریدے اور انھیں کفارہ کے طور پر آزاد کیا۔ عوف کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ کو اپنی نذر یاد کرتے سنا، وہ رو پڑیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں۔

۱۳۸۲- عبدالملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے میں گھر خرید ا شام تک حضرت عائشہؓ نے سب کچھ خیرات کر دیا اور خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا، لوٹتی کہنے لگی: ام المؤمنین! اگر آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں! فرمایا مجھے یاد کیوں نہیں کرایا؟

۱۳۸۳- حسن بن علان وراق، جعفر نریابی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عروہ

ہیں لوگوں میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر قرآن، فرائض، حلال و حرام، اشعار، محاورات عرب، حالات عرب اور نسب شناسی کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۸۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن معاویہ زبیری، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عروہؓ حضرت عائشہؓ سے کہا کرتے، اے امی جان! مجھے آپ کی فقہت پر تعجب نہیں ہوتا چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں نہ ہی مجھے آپ کے اشعار اور عربوں کے حالات و واقعات جاننے پر تعجب ہے کیونکہ آپ ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں اور وہ ان چیزوں میں اعلم الناس تھے، لیکن مجھے تعجب آپ کی طبی مہارت پر ہے۔ وہ آپ کو کیسے اور کہاں سے مل گیا؟ نیز وہ ہے کیا؟ عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے میرے کاندھے پر ہاتھ مارا پھر کہنے لگیں: اے عروہ! رسول اللہ ﷺ کو آخر عمر میں زہر پلایا گیا تھا، آپ ﷺ کے پاس ہر طرف سے وفود آتے اور آپ ﷺ کے لئے ہر طرح کا علاج بیان کر جاتے چنانچہ میں آپ ﷺ کا معالجہ کرتی تھی، پس اس طرح مجھے علم طلب سے واقفیت حاصل ہوئی۔

(۱۳۵) حضرت حفصہ بنت عمرؓ

صحابیات میں سے ایک نماز گزار، روزہ دار، اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالنے والی حضرت حفصہ بنت عمرؓ خطاب بھی ہیں، حضرت عمرؓ کے بعد انھوں ہی نے صحیفہ اپنے پاس رکھا تھا۔

۱۳۸۵- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یونس بن محمد وعفان، محمد بن یحییٰ بن حسن، علی بن محمد بن ابی شوارب، موسیٰ بن اسماعیل القزوکی نے کہا کہ حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی، قیس بن زید کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دیدی، اسی اثناء میں حفصہؓ کے پاس ان کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون آئے، وہ انھیں دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا بخدا آپ ﷺ نے مجھے شکم سیر ہو کر طلاق نہیں دی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے حفصہؓ نے انھیں دیکھ کر اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے کہا ہے کہ حفصہؓ سے رجوع کر لو چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار ہے نیز جنت میں وہ آپ کی زوجہ محترمہ ہوگی۔

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، منذر بن ولید جارودی، ولید، حسن، بن ابو جعفر، عاصم، زر، عمار بن یاسرؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا، پس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: انھیں طلاق نہ دیجئے چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار خاتون ہیں اور جنت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔

۱۳۸۷- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد، بن یحییٰ خولانی، احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب، عمر بن صالح، موسیٰ بن علی، موسیٰ بن رباح، رباح، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دی اور عمرؓ کو خبر پہنچی تو سخت پریشان ہوئے اور کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو عمرؓ کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی، چنانچہ صبح کے وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرؓ کی خاطر حفصہؓ سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۱۳۸۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یونس بن بکر، اعمش، ابو صالح، ابن عمرؓ کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ حفصہؓ کے پاس گئے وہ آگے رو رہی تھی فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ شاید رسول اللہ ﷺ نے تجھے طلاق دے دی ہو؟

۱- تہذیب الکمال ۱/۸۷ (۱۵۳/۳۵) و طبقات ابن سعد ۸/۸۱. والاستیعاب ۳/۱۸۱۱

۲- المستدرک ۲/۱۵. وسکت عنه الذہبی فی التلخیص. وکنز العمال ۳۲۳۸۰

۳- المستدرک ۲/۱۵

۱۳۸۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، عمارہ بن غزیہ، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت، زید بن ثابت کی سند سے روایت ہے، زید بن ثابت فرماتے ہیں جب ابو بکرؓ نے مجھے جمع قرآن کا حکم دیا میں نے چڑھے کے ٹکڑوں شانوں اور کعبہ کی ٹہنیوں سے جمع کر کے لکھا، جب ابو بکرؓ نے وفات پائی تو عمرؓ نے اس مجموعہ کو ایک صحیفہ میں لکھ لیا، جب عمرؓ نے وفات پائی یہ صحیفہ حضرت حفصہؓ زوجہ نبی ﷺ کے پاس تھا، پھر عثمانؓ نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ صحیفہ دے دیں اور قسم کھائی بخدا میں ضرور اس کو واپس کروں گا، پھر نئے مرتب صحیفہ کو حفصہؓ والے صحیفے پر پیش کیا، اور حفصہؓ کو صحیفہ واپس کر دیا۔ حضرت حفصہؓ صحیفہ واپس لے کر بہت خوش ہوئیں، حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو صحائف لکھنے کا حکم دیا۔ جب صفیہؓ نے وفات پائی تو ان کا صحیفہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیج دیا گیا اور انھیں صاف کر کے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔

(۱۳۸۶) زینب بنت جحشؓ

صحابیات میں سے ڈرنے والی، راضی رہنے والی، خشوع خضوع کرنے والی زینب بنت جحشؓ ہیں

۱۳۹۰- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسین بن ابی نوری عسقلانی، حسن بن محمد، محمد بن ابی حرا، حفص بن سلیمان، کمیت بن زید اسدی، مولیٰ زینب بنت جحشؓ کی سند سے روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں مجھے قریش کے چند باثر حضرات نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بہن حمزہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس مشورہ لینے بھیجا، آپ ﷺ نے فرمایا ”اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہیں کتاب اللہ اور سنت نبی ﷺ سکھائے؟“ حمزہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا: زید بن حارثہؓ۔ چنانچہ حمزہؓ سن کر غصہ میں آپ سے باہر ہو گئیں اور ہا یا رسول اللہ! آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟ چنانچہ حمزہؓ میرے پاس آئیں اور مجھے حالات سے آگاہ کیا مجھے ان کی بات سن کر بہت زیادہ غصہ آیا اور میں نے بھی بہت سخت الفاظ کہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا“ (ترجمہ) جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کریں تو اس میں کسی مؤمن مرد اور نہ ہی کسی مؤمن عورت کے لئے پہلو تہی کا اختیار ہے) نازل فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں اللہ سے استغفار کرتی ہوں اور اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت بجالاتی ہوں۔ یا رسول اللہ! میری اب کچھ رائے نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زید سے میرا نکاح کر دیا۔ میں زیدؓ پر زبان درازی کر جاتی تھی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی جس پر رسول اللہ ﷺ نے میری سرزنش کی لیکن میں نے پھر سے زیدؓ پر جڑھائی کرنا شروع کر دی انھوں نے دوبارہ آپ ﷺ سے میری شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنی زوجہ کو اپنے پاس رو کے رکھو (طلاق نہ دو) اور اللہ سے ڈرو، زیدؓ کہنے لگے میں اسے طلاق دیتا ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے طلاق دیدی، جب میری عدت گزر گئی مجھے پتہ تک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے بال کھلے ہوئے تھے، میں فوراً سمجھ گئی کہ امر سادی پیش آنے والا ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! بغیر پیغام اور گواہوں کے (ہمارا نکاح ہو گیا)؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہیں۔

۱۳۹۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد بن صباح، عمرو بن محمد عتقزی، عیسیٰ بن طہمان، مالک بن انس کی سند سے روایت ہے کہ زینبؓ ازواج نبی ﷺ پر فخر کر کے کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح کیا اور آپ نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔

۱۳۹۲- احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدی، حبان بن ہلال، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، بنانی، انس بن مالک کی سند سے روایت ہے کہ جب زینبؓ بنت جحشؓ کی عدت گزر چکی تو رسول اللہ ﷺ زیدؓ سے کہنے لگے، جاؤ زینبؓ سے میرا تذکرہ کرو، زیدؓ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کا حکم دیا مجھے یہ بات بہت ہی گراں گزری بہر حال میں زینبؓ کے پاس چلا گیا اور اس کے گھر کی طرف

پیٹھ کر کے کہا: اے زینب رسول اللہ ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں، کہنے لگی میں کوئی نیا فیصلہ نہیں کر سکتی، تاوقتیکہ میرے رب کا کوئی حکم نہ آجائے۔ چنانچہ زینبؓ گھر میں نماز پڑھنے کی مقررہ جگہ میں تشریف لے گئیں اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ”فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا“ ترجمہ: (جب زید نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی، ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا) نازل فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذن زینب کے پاس آنا شروع کر دیا۔

۱۴۹۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، سلمہ بن شیبہ و عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، کی سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھ پر زیادہ فخر کیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے انھیں ورع و تقویٰ کے ذریعے محفوظ رکھا، میں نے زینب بنت جحشؓ سے زیادہ کسی عورت کو کثرت خیر والی، بے تحاشا صدقات کرنی والی، صلہ رحمی کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے آپ کو تقرب ایزدی میں کھپانے والی نہیں پایا۔ صرف ایک سورت جو ان کی شان میں نازل ہوئی ہے اس کی وجہ سے کیا بعید ہے کہ ان کے مراتب کو دیکھ کر رشک کیا جائے۔

۱۴۹۴- محمد بن احمد بن موسیٰ..... عباس بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب زہری، محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں زینب بنت جحشؓ اپنے مرتبہ و مقام کو ملحوظ رکھ کر مجھ پر فخر کیا کرتی تھیں۔ حالانکہ زینبؓ سے زیادہ دین میں بھلائی والی، اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والی، بات میں سچی، بڑھ چڑھ کر صلہ رحمی کرنے والی، بہت زیادہ صدقات کرنے والی اور تقرب الی اللہ کے لئے اعمال میں اپنے آپ کو کھپانے والی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ تنہا سورہ احزاب جو ان کی شان میں نازل ہوئی وہ ان کے مراتب کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

۱۴۹۵- ابو بکر بن مالک، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، عبد الحمید بن بھرام، شہر بن خوشب، عبد اللہ بن شداد کی سند سے میمونہ بنت حارث زوجہ نبی ﷺ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہاجرین کی ایک جماعت میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا اور اس وقت نبی ﷺ کے پاس قرابتدار بھی تھے، جب آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو عطیات بھرپور دے دیئے تو زینب بنت جحشؓ کہنے لگیں یا رسول اللہ! آپ کی عورتوں میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ مجھ سے اس کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کرایا، آپ ﷺ کو غصہ سے بھرپور ہو گئے، عمرؓ نے زینبؓ کو ڈانٹا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! چھوڑو، اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اس انداز سے راضی نہ ہوتے، رہنے دو چونکہ زینبؓ اوادہ ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اوادہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خشوع و خضوع کرنے والی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ان ابراہیم لا وادہ حلیم۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے خشوع کرنے والے اور حلیم الطبع انسان تھے۔

۱۴۹۶- ابو محمد حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبد اللہ مدینی، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، محمد بن عمرو، یزید بن خضید، عبد اللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ، برہ بنت رافع کی سند سے روایت ہے کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا حضرت عمرؓ نے زینب بنت جحشؓ کے پاس ان کا عطیہ بھیج دیا۔ برہ کہتی ہیں میں عطیہ لے گئی، اس وقت ہم ان کے پاس موجود تھیں۔ زینب کہنے لگیں، یہ کیا ہے؟ کہا یہ آپ کا عطیہ ہے جسے عمرؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہنے لگیں بخدا یہ میرے علاوہ میری دوسری بہنوں کے لئے ہے جو کہ مجھ سے زیادہ اس کی مستحق ہیں۔ ہم نے کہا یہ سارے کا سارا آپ کے لئے ہے۔ کہنے لگیں سبحان اللہ! کیا تم میرے اور اس عطیہ کے درمیان پردہ کرتے ہو؟ اسے ادھر رکھ کر اس پر ایک کپڑا ڈال دو۔ پھر کہا اسے لے جاؤ اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیم کو تقسیم کر دو حتیٰ کہ کپڑے کے نیچے کچھ تھوڑا سا بچ گیا چنانچہ کپڑے کے نیچے سے اسی درہم سے کچھ زیادہ نکلے جنھیں ہم نے اٹھالیا، پھر زینبؓ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگیں اے

میرے اللہ اس سال کے بعد عمر کا عطیہ مجھے کبھی نہ مل پائے، چنانچہ آپ وفات پا کر نبی ﷺ سے لاحق ہونے والی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔
 ۱۳۹۷- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل، اسفاطی، اسماعیل بن ابوالیس، ابوالیس یحییٰ بن سعید، عمرہ کی سند سے روایت ہے کہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا، تم میں سے لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے میرے پیچھے آئے گی! (یعنی لمبے ہاتھوں والی پہلے وفات پائے گی) چنانچہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب بھی ہم جمع ہوتیں دیوار کے ساتھ ہاتھ لگا کر ناپتی رہتیں، ہم مسلسل ایسا ہی کرتی ہیں حتیٰ کہ زینب بنت جحشؓ کی وفات سب سے پہلے ہوئی حالانکہ وہ چھوٹے قد والی خاتون تھیں اور ہم سے لمبی نہیں تھیں، تب بات ہماری سمجھ میں آئی کہ آپ ﷺ کے فرمان طول ید سے کثرت صدقہ مراد تھی۔ چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے مصنوعات تیار کرتیں اور انھیں فروخت کر کے آمدنی کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتی تھیں۔

(۱۳۷) صفیہ زوجہ نبی کریم ﷺ

صحابیات میں سے ایک انتہائی پرہیزگار، پاکباز، خوف خدا سے بہت زیادہ رونے والی صفیہ زوجہ نبی ﷺ بھی ہیں۔
 ۱۳۹۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ثابت، انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ صفیہؓ کو خبر ملی کہ حصہؓ نے انھیں ”یہودی کی بیٹی“ کہا ہے تو رونے لگیں۔ اتنے میں نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیوں رورہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے حصہؓ نے ”یہودی کی بیٹی“ کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تو نبی کی بیٹی ہے، تیرے چچا بھی نبی اور تو نبی کی بیوی بھی ہے۔ حصہؓ کیونکر تجھ پر غر کرے؟ پھر حصہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے حصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ۳

۱۳۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عبدالعزیز بن ابوعثمان، موسیٰ بن عبیدہ ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ صفیہؓ کے حجرے میں جمع ہو گئے اور اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن مجید اور سجدے کرنے لگے اتنے میں صفیہؓ نے آواز دی کہ یہ تو سجدہ اور تلاوت قرآن ہے۔ اس کے ساتھ رونا کہاں گیا؟

(۱۳۸) اسماء بنت ابی بکرؓ

صحابیات میں سے صادقہ، ذاکرہ، صابرہ، شاکرہ، حضرت اسماء بنت صدیقؓ بھی ہیں جنہوں نے اپنا کمر بند و حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ کے ساتھ نبی ﷺ کا مشکیزہ باندھا اور دوسرے کے ساتھ زادِ راہ۔

۱۵۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اسماءؓ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے انھیں آیت کریمہ ”فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم“ ترجمہ پس

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۳۷۔ و مسند النسائی ۵/ ۶۷۔ و مسند الامام احمد ۶/ ۲۱۱ و دلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۷۱، ۳، ۷۲، و طبقات ابن سعد ۸/ ۷۷۔

۲۔ وہی صفیہ بنت حبیب بن اخطب ام المؤمنین۔

النظر ترجمتها فی: تہذیب الکمال ۷۸/ ۷۳ (۳۵/ ۲۱۰) والاستیعاب ۴/ ۱۸۷۳ و طبقات ابن سعد ۸/ ۲۸۱۔ والاصابة ۳۴۶/ ۳

۳۔ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۲۱۔ و تاریخ ابن عساکر ۱/ ۳۰۸

۴۔ النظر ترجمتها فی: تہذیب التہذیب ۱۲/ ۳۹۷۔ والتقريب ۲/ ۵۸۹۔ والاصابة ۴/ ۲۲۹ والاستیعاب ۳/ ۲۳۲ و تہذیب الکمال ۸۰/ ۷۷۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پر احسان کیا اور ہمیں آ کر عذاب سے بچایا، تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگی میں کچھ دیر وہاں کھڑا رہا وہ اسی حال میں پناہ مانگ رہی تھیں، جب کافی وقت ہو گیا میں بازار چلا آیا پھر بازار سے واپس ہوا دیکھا تو وہ جوں کی توں روتے ہوئے پناہ مانگ رہی ہیں۔

۱۵۰۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجانب، علی بن مہر، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ کیا، میں نے ابو بکرؓ کے گھر میں ان کا زور اور اہ تیار کیا۔ ابو بکرؓ کہنے لگے، میرے لئے ایک رسی تلاش کر لاؤ جس سے میں رسول اللہ ﷺ کا زور اور اہ لٹکاؤں اور ان کے مشکیزہ کو باندھوں، میں نے کہا، میرے پاس صرف اپنا کمر بند ہے، کہنے لگے ”اسی کو لے آ“ کہتی ہیں میں نے کمر بند دو حصوں میں کاٹ لیا ایک حصہ سے زور اور اہ باندھ لیا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ باندھ کر لٹکا لیا، چنانچہ اسی وجہ سے مجھے ذات النطاقین کہا جانے لگا۔

۱۵۰۲- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن مسعد، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، عباد بن عبد اللہ، عبد اللہ بن زبیر، زبیر کی سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو ان کے ہمراہ ابو بکرؓ نے اپنا کل مال لے لیا تھا (وہ مال تقریباً پانچ ہزار کی تعداد کے لگ بھگ ہوا ہوگا) ہمارے پاس ہمارے دادا ابو قحافہ آئے اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے، کہنے لگے بخدا ابو بکرؓ نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے جو کچھ تھا ساتھ لے گیا ہے۔ اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ان کا دل بہلانے کے لئے کہا نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے کافی مال گھر پر چھوڑ گئے ہیں کہتی ہیں میں نے گھر کے ایک روشن دان میں کچھ کنکریاں جمع کیں اور ان پر کپڑا پھیلا دیا، میرے والد صاحب اسی روشن دان میں اپنا مال رکھا کرتے تھے، چنانچہ میں دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر اس روشن دان کے پاس لے گئی، قریب جا کر کہا، دادا جان! آپ ہاتھ لگا کر دیکھیں ابو بکرؓ ہمارے لئے کتنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ابو قحافہؓ نے اپنا ہاتھ ان کنکریوں پر لگایا اور کہنے لگے، کوئی بات نہیں، بے شک تمہارے لئے اس نے جو کچھ چھوڑا بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا گزارہ چل سکتا ہے۔ اسماءؓ فرماتی ہیں بخدا! ابو بکرؓ نے کچھ نہیں چھوڑا تھا میں نے یہ حیلہ صرف بوڑھے دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ اسماءؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ ہجرت مدینہ کے موقع پر مکہ سے نکل گئے ہمارے پاس قریش کے یا اثر لوگ آئے جن میں ابو جہل بھی تھا، ابو بکرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے میں باہر نکلی کہنے لگے تمہارا باپ کہاں گیا ہے؟ میں نے کہا وہ بخدا مجھے پتہ نہیں کہاں چلے گئے، ابو جہل لعین نے مجھے رخسار پر زوردار طمانچہ مارا جس سے میری بالی کان سے گر گئی، ابو جہل بڑا فاحش اور گند انسان تھا۔ پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۵۰۳- محمد بن علی، حسین بن مودود، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ، ہشام بن عروہ عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اور عبد اللہ بن زبیر حضرت اسماءؓ کے پاس گئے، ابن زبیر کے قتل ہونے سے دس دن پہلے، چنانچہ اسماءؓ بہت زیادہ بیمار تھیں، عبد اللہ کہنے لگے، اس وقت آپ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں مجھے بہت تکلیف ہے کہنے لگے بے شک موت میں بڑی عافیت ہے کہنے لگیں شاید تمہیں میرے مرنے کا بہت شوق ہے اسی لئے موت کی تمنا بھی کر رہا ہے عروہ کہتے ہیں میں عبد اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور مجھے ہنسی آ گئی، کہنے لگیں بخدا میں موت کی مشتاق نہیں ہوں، حتیٰ کہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے، یا تمہیں قتل کیا جائے اور میں تمہارے قتل کو عند اللہ باعث ثواب سمجھوں یا تم تختہ ہوجاؤ تاکہ میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکوں، تم جاگیروں کے پیش کئے جانے سے بچنا اور ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت سے ڈر کر قبول کر لو اور حق کو چھوڑ بیٹھو، عروہ کہتے ہیں ابن زبیرؓ نے موت کو عافیت کی چیز اس لئے قرار دیا کہ لامحالہ قتل کیا جائے گا اسماءؓ کہیں ان کا سن کر غم و حزن میں مبتلا نہ ہو جائیں اس وقت ان کی عمر (۱۰۰) سال کے لگ بھگ تھی۔

۱۵۰۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابن علیہ، عبد اللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن زبیر کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت اسماء کے پاس آیا کہنے لگیں مجھے پتہ چلا ہے کہ فتنہ پردازوں نے عبد اللہ کو الٹا سولی پر لٹکا دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبد اللہ مجھے نہ دیا جائے اور میں اسے غسل نہ دے دوں اور اسے خوشبو لگاؤں، کفنوں اور پھر میں اسے اپنے ہاتھوں سے دفن نہ کر لوں، چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں عبد الملک بن مروان کا خط آ گیا ”کہ عبد اللہ کی لاش اس کے ورثاء کو دی جائے“ چنانچہ عبد اللہ کی لاش حضرت اسماء کے پاس لائی گئی انھوں نے غسل دیا، خوشبو لگائی، حنوط لگائی، کفن دیا اور پھر انھیں دفن کیا، ایوب کہتے ہیں! میرا خیال ہے کہ اسماء حضرت عبد اللہ کے دفنانے کے بعد صرف تین دن تک زندہ رہیں۔

۱۵۰۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، قیس بن احنف ثقفی، قاسم بن محمد کی سند مسلسل سے روایت ہے کہ حضرت اسماء اپنی چند لونڈیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اور کہنے لگیں حجاج کہاں ہے؟ ہم نے کہا وہ یہاں پر نہیں ہے بولیں ہمارے پاس ان ہڈیوں کو لانے کا حکم دیدے چونکہ میں نے خود نبی ﷺ کو مثلاً (ناک، کان، ہونٹ کاٹنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، ہم نے کہا جب آئے گا ہم اسے کہہ دیں گے، پھر کہنے لگیں جب آجائے اسے خبر دے دو کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”قبیلہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا“۔

(۱۳۹) رمیصاء ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صحابیات میں سے ایک ام سلیم ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکا لیا اور بہت سارے غزوات میں شرکت کی۔

کہا گیا ہے کہ تصوف فراخی و مرضی کو چھوڑنا اور آزمائش کے وقت فراخی و مرضی کو لے لینا ہے۔

۱۵۰۶- عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، عبد العزیز بن ابی سلمہ ماضون، محمد بن منکدر کی سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا، بس اچانک میں ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کے پاس ہوں۔

۱۵۰۷- فاروق خطاب، عبد اللہ بن محمد بن ابی قریش، محمد بن عبد اللہ انصاری، حمید کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو کہ ام سلیم کے بطن سے تھا، بیمار ہو گیا، چنانچہ اسی بیماری میں وہ بچہ کوٹھڑی میں مر گیا، ام سلیم نے اسے ڈھانپ دیا اور ابو طلحہ نے گزشتہ روز کی طرح حسب دستور بچے کا حال پوچھا کہنے لگیں، وہ پہلے کی بہ نسبت اچھے حال میں ہے، ابو طلحہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ام سلیم نے ان کے آگے کھانا بڑھا دیا، چنانچہ رات کو دونوں آرام سے بستر پر سو گئے اور ابو طلحہ نے ام سلیم کے ساتھ نسوانی خواہش بھی پوری کی، جب سحری کا وقت ہوا ام سلیم کہنے لگیں اے ابو طلحہ! مجھے بتاؤ اگر فلاں آدمی کے گھر والوں نے کسی سے کوئی چیز عاریتہ (ادھار) مانگ لائی ہو اور وہ اس سے پوری طرح نفع لے چکے ہوں اور پھر وہی کے لئے اس چیز کا جب مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے؟

۱- صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة ۲۲۹. ومسنند الامام احمد ۲/ ۸۷، ۹۱، ۹۲، والمستدرک ۳/ ۵۵۳ ومشكاة

المصابيح ۵۹۸۵. والکنی للذوالہی ۲/ ۳۶. ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۸۱، ۳۸۲.

۲- تہذیب الکمال ۸۳/ ۷۹ (۳۵/ ۳۶۵) والاستیعاب ۳/ ۱۹۴۰

۳- صحیح مسلم البخاری ۵/ ۱۲. ومسنند الامام احمد ۳/ ۳۷۲ وفتح الباری ۷/ ۴۰. والاحادیث الصحيحة ۵/ ۱۰۴۵.

ابو طلحہ کہنے لگے لینے والوں نے واپسی کے معاملہ میں انصاف سے کام نہیں لیا، بولیں تیرا بیٹا ہم نے اللہ سے عاریۃ لیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے واپس لے لیا ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے اللہ کی حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں سارا واقعہ سنایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ابو طلحہ! اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات کی ہم نشینی میں برکت کرے“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو نعم البدل کے طور پر عبد اللہ بن ابو طلحہ کی شکل میں بچہ عطا فرمایا۔

۱۵۰۸- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بن انس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ام سلیم کے بطن سے ایک لڑکا تھا جو مر گیا ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ ابو طلحہ کو لڑکے کے مرجانے کی خبر نہ دو تا وقتیکہ میں خود انھیں نہ بتا دوں، اتنے میں ابو طلحہؓ آگئے انھیں شام کا کھانا اور پانی وغیرہ پیش کیا ام سلیم نے اپنے آپ کو اچھی طرح سے سنوارا جب ابو طلحہؓ کھاپی چکے تو اپنی خواہش نفس پوری کی۔ ام سلیم نے دیکھا کہ ابو طلحہ کھاپی چکے ہیں اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی ہے پھر ان سے کہنے لگیں اے ابو طلحہ! مجھے بتاؤ ایک گھر والے دوسرے گھر والوں سے کوئی چیز عاریۃ طلب کر لائیں اور پھر اسے واپس نہ کریں؟ کہنے لگے انھوں نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، ام سلیم کہنے لگیں جب ایسی بات ہے تب پھر اپنے بیٹے کو عند اللہ باعث ثواب سمجھو، حضرت انسؓ کہتے ہیں ابو طلحہؓ پہلے غصے ہو گئے اور پھر کہنے لگے تو نے مجھے چھوڑے رکھا اور یہاں تک کہ میں جن امور میں ملوث ہوا سو ہوا اور پھر تو مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر سناتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے۔ کہتے ہیں میری اس رات کی صحبت سے اللہ نے عبد اللہ بن ابو طلحہ عطا فرمایا۔

۱۵۰۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی فطری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابو طلحہ کی سند سے انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ بیمار ہو گیا آئے دن اسکی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا بالآخر وہ اللہ کو پیارا ہو گیا ابو طلحہؓ نبی ﷺ کے پاس تھے اور مغرب کی نماز پڑھ کر واپس آئے، ان کے آنے سے پہلے پہلے ام سلیم نے بچے کو لپیٹ کر گھر کے ایک خانے میں رکھ دیا، ابو طلحہؓ نے بچے پر جھکنے کا ارادہ کیا کہ اتنے میں ام سلیم بول انھیں، میں آپ کو حق کا واسطہ دیتی ہوں بچے کے قریب نہ جائیے چونکہ وہ آج کی رات پہلے سے بہتر ہے چنانچہ ام سلیم نے ابو طلحہؓ کو کھانا پیش کیا پھر انھیں خوشبو لگائی اور آرام سے سو گئے ابو طلحہؓ نے اپنی حاجت بھی پوری کی۔ پھر ام سلیم کہنے لگیں اے ابو طلحہ! مجھے بتائیے اگر کچھ پڑوسی دوسرے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریۃ لے آئیں اور پھر گمان کر بیٹھیں کہ دوسرے پڑوسیوں نے وہ چیز انھیں کے پاس چھوڑ دی اور جب پہلے والے چیز کا مطالبہ کریں دوسرے والے اپنے لئے اس چیز کو پسند کریں اور واپس نہ دیں؟ کہنے لگے تب تو انھوں نے بہت برابر تاؤ کیا کہنے لگیں جب حق یونہی ہے تو پھر اللہ نے تجھے وہ بچہ عاریۃ دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا ہے اور وہ اس بچے کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے واپس لے لے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ صبح کو نبی ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے۔ سو پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں عبد اللہ بن ابو طلحہ کی شکل میں نعم البدل عطا فرمایا۔

۱۵۱۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن سعید بن سابق، عمرو بن ابوقیس، سعید بن مسروق، عبا بن رقاد،

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱

کی سند سے روایت ہے ام سلیمؓ قمر ماتی ہیں میرا بیٹا مر گیا اور میرے شوہر گھر سے غائب تھے میں نے اس مردہ بچے کو گھر کے ایک کونے میں ڈھانپ کر رکھ دیا، اتنے میں میرے شوہر آ گئے میں انھی اور خوشبو وغیرہ لگائی، انھوں نے نفس کی خواہش پوری کی پھر میں نے انھیں کھانا پیش کیا وہ انھوں نے کھایا، پھر میں نے کہا کیا آپ کو پڑوسیوں کی عجیب بات نہ سناؤں؟ کہنے لگے کیا عجیب بات؟ کہا ایک چیز عاریۃؓ میں اور جب واپسی کا مطالبہ کیا جائے تو انکار کر بیٹھیں، کہنے لگے بہت برابر تاؤ کیا کہنے لگیں یہ تیرا بیٹا ہے جو اللہ سے ہم نے عاریۃؓ لیا تھا۔ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، تم نے صبر کو گزشتہ رات نہ چھوڑنے دیا۔ صبح کو نبی ﷺ کے پاس جا کر انھیں سارا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابے اللہ ان کی رات میں برکت ڈال۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

۱۵۱۱- ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی قطری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، کی سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ کے ساتھ نکاح کیا تو انکا مہر قبول اسلام ٹھہرا تھا۔ چنانچہ ام سلیمؓ ابو طلحہؓ کے پیغامؓ کے نکاح سے پہلے اسلام قبول کر چکیں تھیں۔ کہنے لگیں میں تو مسلمان ہوں تمہارے ساتھ کیسے نکاح کر سکتی ہوں چنانچہ ابو طلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ان دونوں کے درمیان بطور مہر ابو طلحہؓ کا قبول اسلام تھا۔

۱۵۱۲- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، جعفر بن سلیمان ثابت کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ قمر ماتے ہیں ابو طلحہؓ نے قبول اسلام سے پہلے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح دیا کہنے لگیں مجھے تو آپ سے نکاح کرنے میں رغبت ہے اور آپ جیسوں کو زور نہیں کیا جاسکتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ہاں اگر تو اسلام لے آئے تو یہی اسلام میرا مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گی، چنانچہ ابو طلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور ام سلیمؓ سے نکاح کر لیا۔

۱۵۱۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، سلیمان بن مغیرہ و حماد بن سلمہ و جعفر بن سلیمان، ثابت، انسؓ کی سند سے روایت ہے ابو طلحہؓ نے آ کر ام سلیمؓ کو پیغام نکاح دیا اور اس بارے میں بات کی کہنے لگیں ابو طلحہؓ تم جیسے آدمی کو زور نہیں کیا جاتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت ہوں مجھے اسلام تیرے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہنے لگے کوئی چیز تیرا مہر ہوگی بولیں میرا مہر کیا ہو سکتا ہے۔ کہنے لگے سونا چاندی، بولیں مجھے تم سے سونے چاندی کی ضرورت نہیں مجھے تمہارا قبول اسلام چاہیے۔ کہنے لگے قبول اسلام میں بڑی معاونت کون کرے گا؟ بولیں رسول اللہ ﷺ! ابو طلحہؓ نبی ﷺ کی تلاش میں چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جب ابو طلحہؓ کو دیکھا فرمایا: ابو طلحہؓ تمہارے پاس پیشانی میں اسلام کی چمک لے کر آیا ہے۔ انھوں نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور ام سلیمؓ کے ساتھ قبول اسلام پر نکاح کر لیا۔ ثابت کہتے ہیں ہم نے نہیں سنا کہ اتنا عظیم الشان مہر کسی عورت کا ہوا ہو کہ وہ قبول اسلام کو مہر مقرر کر کے نکاح کر لے، ام سلیمؓ خوبصورت عورت تھیں ان کی آنکھوں میں ہلکی سی زردی تھی۔

۱۵۱۴- محمد بن علی، حسین بن محمد خوانی، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد، ثابت، اسماعیل بن عبد اللہ ابو طلحہؓ کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح بھیجا کہنے لگیں، ابو طلحہؓ تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جسکی تم عبادت کرتے ہو، وہ ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں حبشی نے بنایا ہے۔ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی لکڑی کی تم عبادت کرتے ہو جس کو فلاں حبشی نے تمہارے معبود کی شکل میں بنایا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو میں تجھ سے قبول اسلام کے علاوہ کسی مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۷/۱۰۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۶۶، ومسند الامام احمد ۳/۱۹۶، وعمل

اليوم واللیلة لابن السنی ۲/۶۱۲

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۶۶، وتاریخ ابن عساکر ۶/۷۶ (التہلیب)

ابو طلحہ کہنے لگے مجھے کچھ مہلت چاہیے تاکہ میں غور و فکر کر لوں، اس وقت ابو طلحہ چلے گئے پھر جب دوبارہ آئے تو کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گئے ام سلیم حضرت انسؓ سے کہنے لگیں اے انس! ابو طلحہ کا نکاح کر دو۔

۱۵۱۵- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن منہال، حماد، ثابت کی سند سے روایت ہے کہ ام سلیم غزوہ حنین کے موقع پر ابو طلحہ کے ساتھ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا، ابو طلحہ نے پوچھا ام سلیم! یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں یہ خنجر میں نے اس لئے اپنے پاس رکھا ہے ممکن ہے کوئی مشرک میرے قریب آنے کی جسارت کرے تاکہ میں اسے خنجر کے ساتھ کچو کے لگا سکوں۔ ابو طلحہ بولے یا رسول اللہ آپ نے نہیں سنا ام سلیم کیا کہتی ہے؟ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کو ساری بات سنائی۔۱

ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ عز و جل شانہ نے ہماری بھرپور اور احسن طریقے سے کفایت فرمائی ہے۔

۱۵۱۶- عبد اللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، حماد، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر ابو طلحہ نے ام سلیمؓ کو ایک خنجر اٹھائے دیکھا کہنے لگے، تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ بولیں، ممکن ہے کوئی بھولا بھٹکا مشرک میرے قریب آ جائے تاکہ میں اس کے پیٹ میں کچو کے لگا سکوں۔ چنانچہ ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمانے لگے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے ہماری بھرپور اور بڑے اچھے طریقے سے کفایت کی ہے۔۲

۱۵۱۷- ابو اسحاق ابن نیم بن محمد بن حمزہ، علی بن علی بن ثنی، جعفر بن مہران، عبد الوارث، عبد العزیز کی سند سے روایت ہے کہ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں میں نے غزوہ احد کے دن عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ انھوں نے پانچے اوپر کئے ہوئے ہیں اور جلدی سے آ جا رہی ہیں میں نے ان کی پنڈلیوں پر بندھی پازیب دیکھی چنانچہ دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیزے پانی سے بھر کر لا رہی ہیں اور لوگوں کو پلائی جا رہی ہیں پھر واپس جاتی ہیں اور آ جاتی ہیں اور لوگوں کو پانی پلائی جا رہی ہیں۔

۱۵۱۸- ابو احمد محمد بن احمد، یحییٰ بن محمد بن سکس، حیان، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں کے علاوہ صرف ام سلیمؓ کے گھر میں جایا کرتے تھے اور ان کے علاوہ کسی کے گھر میں نہیں جاتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی، فرمایا مجھے ام سلیم پر رحم آتا ہے چونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے۔۳

۱۵۱۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی سلیمان بن مغیرہ، ثابت انسؓ کی سند سے روایت ہے کہ انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے سو گئے اور آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر پسینے کی لڑیاں بننے لگیں، ام سلیمؓ نے موقع غنیمت سمجھا ایک بوتل لائی اور اس میں پسینہ بھر لیا، اتنے میں نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا ام سلیم! تم کیا کر رہی تھیں؟ بولیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے خوشبو میں ڈالیں گے چونکہ وہ خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۱۴۰) حضرت ام حرام بنت ملحانؓ

صحابیات میں سے ایک نیکو کار، سمندری لشکر میں شہید ہونے والی نہایت ہی پرہیزگار ام حرام بنت ملحانؓ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کو کھپانے، ایثار اور اخیار کی خدمت بجالانے کا نام تصوف ہے۔

۲۰۱ صحیح مسلم کتاب الجہاد ۴۳۴۔ ومسند الامام احمد ۳/۱۰۸ والمسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۳۰۷ ودلائل النبوة للبیہقی ۵/۱۰۵ وطبقات ابن سعد ۸/۳۱۱۔

۳ صحیح البخاری ۳/۳۳ وصحیح مسلم ۸/۱۹۰ وطبقات ابن سعد ۸/۳۱۳۔

۴ تہذیب الکمال ۶۲/۹۷ (۳۳۸/۳۵) وطبقات ابن سعد ۸/۳۳۳ وسیر النبلاء ۲/۳۱۷۔

۱۵۲۰- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قعنی، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی قبا کی طرف تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام کے گھر آتے اور کھانا نوش فرماتے تھے اور ام حرام عبادہ بن صامت کے عقد نکاح میں تھیں چنانچہ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور کھانا کھا کر آرام فرمایا۔ ام حرام نے آپ ﷺ کے سر مبارک میں جوئیں تلاش کرنا شروع کیں آپ ﷺ کو نیند آ گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ یہ کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں غزوہ کے ارادے سے سوار ہیں۔ حضرت ام حرام نے کہا یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے دعا کی اور پھر آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے مسکراتے ہوئے دعا کی پوچھی، فرمایا میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ ام حرام نے پھر اپنی شرکت کی دعا کی درخواست کی فرمایا ”تم پہلی جماعت کے ساتھ ہوگی“ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ام حرام نے معاویہ کے عہد میں یہ لشکر کے ہمراہ سمندر کے راستے سفر کیا۔ جب سمندر سے نکل کر ساحل پر آئیں اور گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوتے گر پڑیں اور وہیں شہید ہو گئیں۔

۱۵۲۱- ابو اسحاق بن حمزہ، محمد بن یحییٰ مروزی، حماد بن زید، یحییٰ بن سعد، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک کی سند سے روایت ہے کہ ام حرام فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا پھر اچانک مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کیوں مسکرارہے ہیں، فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سمندر کے راستے بادشاہوں کی طرح تختوں پر (جہاد کے ارادے سے) سفر کر رہے ہیں۔ بولیں یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شریک کر دے“ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ام حرام کے ساتھ عبادہ بن صامت نے نکاح کر لیا اور عبادہ کے ہمراہ سمندر میں سفر کیا جب ساحل سمندر پر پہنچیں اور جوئی سواری پر بیٹھیں تو سواری نے انھیں بچھاڑ دیا جس سے زمین پر گر کر ان کی گردن ٹوٹ گئی اور پھر اس کے صدمہ میں وفات پائی۔

یہ روایت ثوری، حماد بن سلمہ، لیث بن سعد اور عبد الوارث سے بھی مروی ہے اور اسماعیل بن جعفر اور زائدہ نے ابی ہلولہ عن انس بن مالک کی سند سے اس کو روایت کیا ہے اور حسین جہمی نے زائدہ عن مختار بن قفل عن انس کی سند سے منفرد روایت کیا ہے۔

۱۵۲۲- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد، بن معدان، عمیر بن اسود علسی کی سند سے روایت ہے، عمیر کہتے ہیں میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا اور وہ اس وقت ایک خیمے میں اپنی بیوی ام حرام کے ساتھ تھے، ام حرام کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندر کی جنگ لڑے گا ان کے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں گی؟ فرمایا، ہاں تو ان میں سے ہوگی۔

ثور کہتے ہیں میں نے ام حرام سے یہ حدیث سنی در آنحالیکہ وہ سمندر میں محو سفر تھیں، ہشام کہتے ہیں میں نے ان کی قبر ساحل سمندر پر قاقیس مقام پر دیکھی ہے اور میں ان کی قبر پر کھڑا بھی رہا۔

۱۵۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری، ابو کریب، حسین بن علی جہمی، کی سند سے ہشام بن عاز کہتے ہیں کہ حرام بنت ملحان کی قبر قبرص میں ہے اور وہاں کے لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک برگزیدہ نیک صالحہ عورت کی قبر ہے۔

۲۰۱۔ صحیح البخاری ۱۹/۱۹، وصحیح مسلم ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، و سنن الترمذی ۱۶۴۵، و سنن النسائی: کتاب الجہا

دباب ۳۷، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۵/۹، ۱۶۶، ۱۶۷، و مشکاة المصابیح ۵۸۵۹.

۳۔ صحیح البخاری ۵۱/۳، و المستدرک ۵۵۶/۳، و دلائل النبوة ۳۵۲/۶، و البدایہ و النہایہ ۲۵۳/۶.

(۱۴۱) ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صحابیات میں سے ایک شہید قاریہ ام ورقہ انصاریہؓ بھی ہیں۔ مہاجر عورتوں کی امامت کراتی تھیں اکثر رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے۔

۱۵۲۴- ابوعلی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، ابو نعیم، ولید بن جمیع، وہ اپنی داوی سے ام ورقہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام ورقہؓ سے ملنے آتے اور انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے، ام ورقہؓ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اور اکثر تلاوت میں مصروف رہتیں، رسول اللہ ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ سے شرکت کی اجازت مانگی کہ زخیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلے میں مجھے شہادت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تم گھر میں رہو خدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا“ (رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہؓ کو اپنے گھر کی عورتوں کا امام بنایا تھا)۔

(ام ورقہؓ نے اپنی ایک لونڈی اور غلام کو مہر بنایا تھا) (یعنی اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) ان بد بختوں نے اس وعدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا، اور رات کو ایک چادر ڈال کر ان کا کام تمام کر دیا، یہ خلافت عمرؓ کا واقعہ ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ ام ورقہؓ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کر دیا ہے فرمانے لگے (رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”شہیدہ کے گھر چلو“۔

وکیع اللہ بن جمیع نے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

(۱۴۲) ام سلیطہ انصاریہؓ

صحابیات میں سے ایک حصول جنت کے لئے محنت کرنے والی، نمازیہ ام سلیطہ انصاریہؓ بھی ہیں نبی ﷺ کے ساتھ احد میں شریک رہیں کبھی اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈریں۔

۱۵۲۵- ابو بکر بن خالد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، ابن بکیر، لیث بن سعد، یونس بن یزید کے ابن شہاب، ثعلبہ بن ابومالک کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ نے اہل مدینہ کی عورتوں میں کپڑے تقسیم کئے ان میں سے ایک عمدہ قسم کا کپڑا باقی بچ گیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا یا امیر المؤمنین یہ عمدہ کپڑا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ بنت علیؓ کو دے دیں، حضرت عمرؓ فرمانے لگے ”ام سلیطہ اس کپڑے کی زیادہ حقدار ہے، ام سلیطہ انصاریہؓ کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور غزوہ احد میں ہمارے لئے مشیکزے بھر کر لائی تھیں۔

(۱۴۳) خولہ بنت قیسؓ

صحابیات میں سے ایک نیک صالحہ خولہ بنت قیسؓ بھی ہیں۔

۱۵۲۶- حبیب بن حسن، صبر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو معشر، سعید بن مقرئ، عبید بن سنوطا کی سند سے روایت ہے عبید کہتے ہیں

۱۔ تہذیب الکمال ۸۰/۱۹ (۳۵۷/۳۹۰) والاستیعاب ۴/۱۹۶۵۔

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۳۰۔ ۴۰۶/۱۔ وطلقات ابن سعد ۸/۳۳۵۔ وکنز العمال ۹۲/۳۷۵۔ والمسند للامام

احمد ۶/۴۰۵۔ والمطالب العالیہ ۱۵۹/۴۱۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۶/۳۸۔

۳۔ تہذیب الکمال ۸۷۳۰ (۳۵۷/۱۶۴)۔

ہم خولہ بنت قیس کے پاس گئے ہم نے کہا اے ام محمد ہمیں حدیث سناؤ ان کے شوہر کہنے لگے اے ام محمد! جو حدیث تم سنانا چاہتی ہو پہلے اسے اچھی طرح سے دیکھ لو چونکہ نبی ﷺ کی طرف منسوب کر کے بلا دلیل حدیث بیان کرنا بڑا گناہ ہے بولیں میرے لئے برا ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے کوئی ایسی حدیث بیان کروں جو تمہیں نفع پہنچائے لیکن فی الواقع میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دنیا بڑی لذیذ اور خوشگوار ہے جو آدمی حلال مال لے اس میں برکت کی جاتی ہے۔ بہت سارے لوگ تکلف کر کے جوتی چاہے اللہ کا مال لے اڑتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔
رواہ الیث بن سعد عن عمر بن کثیر بن ابرح عن عبید سنوطا مثله۔

(۱۴۴) ام عمارہ

صحابیات میں سے ایک ام عمارہ ہیں بیعت عقبہ میں شریک رہیں اور انھوں نے کفار کے دہو ہو کر جنگیں لڑیں۔ بڑی محنت کرنے والی تھیں صوم و صلوٰۃ اور احکام شریعت کی پابند تھیں۔

۱۵۲۷- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق کی سند سے روایت ہے کہ بیعت عقبہ کے موقع پر صرف دو عورتیں حاضر ہوئی تھیں اور ان دونوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان دو میں سے ایک نسیم بنت کعب بن عمرو ام عمارہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شریک ہوئیں خاص طور پر غزوہ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم اور دو بیٹوں حبیب بن زید اور عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک ہوئیں۔

ام عمارہ کے بیٹے حبیب وہ ہیں جنہیں مسلمانوں نے قید کر لیا تھا چنانچہ مسلمانوں نے ان سے پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حبیب فرماتے ہیں جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، پھر پوچھا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا ہرگز گواہی نہیں دیتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اقرار نہ کرنے پر انھیں قید رہنے دیا۔ جب ام عمارہ نے سنا تو مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ وہ بھی سینہ سپر ہو کر چل پڑیں، یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ کی خلافت میں پیش آیا، ام عمارہ نے جرات مندانہ طریقے سے بنفس نفیس جنگ میں حصہ لیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم واصل کیا، چنانچہ ام عمارہؓ فخر مند ہو کر واپس لوٹیں اور ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے دس زخم لگے ہوئے تھے۔

قال ابن اسحاق حدثني هذا الحديث عن ابن جابر عن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي معصم۔

۱۵۲۸- احمد بن جعفر ابن یوسف ترکی، علی بن جعد، شعبہ، حبیب، بن زید، لیلیٰ، ام عمارہ بنت کعبؓ کی سند سے روایت ہے ام عمارہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کے لئے کھانا منگوایا، جب کھانا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ نے مجھے بلایا تا کہ میں بھی کھانا کھاؤں، بولیں، میں روزے میں ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بے شک روزہ دار کے پاس جب

۱- مجمع الزوائد ۱۰ / ۲۴۶. والمجمع الكبير للطبرانی ۱۹ / ۳۵۰. وشرح السنة للبخاری ۸ / ۱۲. والتاريخ الكبير
۲- بخاری ۵ / ۴۵. والاعراف السادة المتقين ۸ / ۸۲. وكشف الخفاء ۱ / ۲۹۲. ومسنند الحمیدی ۴۰ / ۷. والمصنف لعبد
الرزاق ۶۲ / ۶۹. والترغيب والترهيب ۲ / ۵۵۲. وفتح الباری ۱۱ / ۲۴۶. والدر المنثور ۳ / ۱۰۳. وتاريخ ابن عساکر ۳ / ۴۱۹
(التهدیب) وتاريخ بغداد ۹ / ۱۸۶.

تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ کھانا کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں۔
رواہ شریک غن حبیب نحوہ۔

(۱۴۵) حواء بنت قویت

صحابیات میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والی، مہاجرہ، تہجد گزار اور ثابت قدم رہنے والی حواء بنت قویت بھی ہیں۔
۱۵۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عثمان بن عمر، یونس بن یزید، زہری، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تھے اتنے میں حواء ادھر سے گزریں، حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ حواء ہے اور لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ رات کو نہیں سوتی آپ ﷺ فرمانے لگے، کیا رات کو نہیں سوتی؟ اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بخدا، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، تاوقتیکہ تم خود نہ اکتا جاؤ۔

۱۵۳۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی جب جانے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کون عورت ہے؟ بولیں: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں جانتے؟ یہ فلاں عورت ہے رات کو سوتی نہیں اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے ارشاد فرمایا، چھوڑ، چھوڑ، پھر فرمایا تم اپنے اوپر اتنا ہی عمل لازم کر لو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم نہ اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۴۶) ام شریک اسدیہ

صحابیات مکرمات میں سے ایک ام شریک اسدیہ بھی ہیں جنکے بڑے عجیب حالات ہیں۔

۱۵۳۱- ابراہیم بن احمد بن فرح، عمر مقری، محمد بن مروان، محمد بن سائب کلبی، ابوصالح کی سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ام شریک مکہ میں تھیں کہ وہ اسلام کی عظمت سے متاثر ہو کر اسلام لے آئیں (ام شریک قریش اور بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں) اور وہ اس وقت ابوعسکر دوسی کے عقد نکاح میں تھیں، اسلام لانے کے بعد وہ چپکے سے قریش کی عورتوں سے ملتیں اور انھیں اسلام لانے کی دعوت و ترغیب دیتیں، حتیٰ کہ ان کے اس کردار کا اہل مکہ کو پتہ چل گیا، چنانچہ انھوں نے ام شریک کو پکڑا اور کہنے لگے اگر ہمیں تیری قوم کا لحاظ نہ ہوتا ہم تجھے سخت نزاوتے لیکن ہم تجھے مسلمانوں کے پاس بھیج کر ہی دم لیں گے، ام شریک فرماتی ہیں کہ اہل مکہ نے مجھے ننگی پیٹھ والے اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی کپڑا یا زین وغیرہ نہ تھی پھر انھوں نے مجھے تین دن تک اسی حالت میں چھوڑے رکھا، مجھے کھانا کھلاتے اور نہ ہی پانی پلاتے، تین دن میرے اوپر ایسے بیتے کہ زمین میں موجود کوئی شیء ایسی نہیں تھی جسکو سنتی ہوں

۲۔ مسند الامام احمد ۶/۳۶۵، وسنن الدارمی ۲/۱۷۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۰۵، وصحیح ابن حبان ۹۵۳ (مسواری) والنہد لابن المبارک ۵۰۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳/۸۶، وشرح السنۃ ۶/۳۷۶، ومشکاۃ المصابیح ۸۱، ۲۰، والدر المنثور ۱/۱۸۱، وطبقات ابن سعد ۸/۳۰۳، ولفی المطبوعۃ: اصبت علیہ۔

۱۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاۃ المسافرین، ومسند الامام احمد ۶/۲۴۷۔

۲۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاۃ المسافرین، ومسند الامام احمد ۶/۱۲۲، ۲۱۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۲۲۸، ومجمع الزوائد ۲/۲۵۹، وشرح السنۃ ۳/۳۸، والشمال للترمذی ۱۵۵، ۱۶۰، وکنز العمال ۵۳۰۲۔

۳۔ تہذیب الکمال ۸۵/۷۹ (۳۶۷/۳۵)۔

چنانچہ انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے دھوپ میں باندھ دیتے اور خود سائے میں جا بیٹھتے، اور مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے، میں مسلسل اسی حالت پر رہتی یہاں تک کہ وہ اگلی منزل کی طرف کوچ کر جاتے، اسی اثناء میں وہ ایک جگہ رُکے، انھوں نے مجھے دھوپ میں باندھ دیا اور خود سائے میں جا بیٹھے، اچانک میں اپنے سینے پر کسی ٹھنڈی چیز کے بوجھ کو محسوس کرنے لگی میں نے اسے پکڑا، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ ٹھنڈے پانی کا ایک ڈول ہے میں نے اس سے تھوڑا سا پانی پیا مگر مجھ سے ہٹا لیا گیا اور بلند ہو گیا، وہ ڈول پھر لوٹ آیا میں نے دوبارہ پکڑا اور تھوڑا سا پانی پیا مگر پھر اوپر اٹھالیا گیا حتیٰ کہ میرے ساتھ اس طرح کئی بار ہوا بالآخر میں نے سیر ہو کر پانی پی لیا اور جو باقی بچا اسے اپنے جسم اور کپڑوں پر انڈیل دیا جب وہ لوگ (اہل مکہ) بیدار ہوئے تو وہ پانی کے اثرات محسوس کرنے لگے اور انھوں نے مجھے اچھی حالت میں پایا، کہنے لگے تو کھل گئی تھی اور ہمارے مشکیزے سے تو نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے کہا بخدا، میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میرے ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ کہنے لگے اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے چنانچہ جب انھوں نے اپنے مشکیزے کو دیکھا تو انھیں جوں کا توں پایا۔ اب کی بار انھیں ڈھائے گئے ظلم پر افسوس ہوا، اس کے بعد ام شریک نبی ﷺ کی طرف کوچ کر گئی اور انھیں اپنا نفس بلا مہربہ کیا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور ان کے پاس داخل ہو گئے۔

(۱۳۷) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام ایمنؓ نے مدینہ کی طرف پیدل ہجرت کی تھی، عبادت گزار، قائمۃ الیل اور صائمۃ النہار تھیں۔

۱۵۳۲- ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، امیہ بن محمد باہلی، محمد بن یحییٰ ازدی بن عبادۃ، ہشام بن حسان، عثمان بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ ام ایمنؓ نے مکہ سے مدینہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی حالانکہ ان کے پاس سواری کا بندوبست تھا اور نہ ہی زادراہ کا، اسی بے سرو سامانی کے عالم میں روزہ رکھ کر چل پڑیں، راستے میں شدید پیاس لگی قریب تھا کہ مرجائیں، کہتی ہیں، جب میں روحاء مقام پر پہنچی سورج غروب ہو چکا تھا اچانک میں اپنے سر پر ہلکی سی سرسراہٹ محسوس کرنے لگی سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پانی سے بھرا ڈول عقیدری کے ساتھ بندھا آسمان سے لٹکا ہوا ہے، وہ ڈول میرے اور قریب ہوا یہاں تک کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی، میں نے میرا پانی پیا، اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی حتیٰ کہ میں دھوپ کے اندر بھی چکر لگاتی رہتی ہوں تاکہ مجھے پیاس لگے۔

۱۵۳۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن بہلول، شبابہ بن مسوار، عبد الملک بن حسین بن ابو مالک نخعی، اسود بن قیس، عذریٰ کی سند سے ام ایمنؓ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے گھر پر رات گزاری، رات کو اٹھے اور گھر پر رکھے ٹھیکرے میں پیشاب کیا، اسی اثناء میں مجھے سخت پیاس لگی حتیٰ کہ ٹھیکرے میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا، مجھے پتہ تک بھی نہیں چلا کہ اس میں کیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ام ایمنؓ! ٹھیکرے میں جو پیشاب ہے اسے باہر گرا دو۔ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے ٹھیکرے میں جو کچھ تھا وہ میں رات کو پی چکی ہوں، نبی ﷺ کو کربس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا سن لو تمہارے پیٹ میں اس کے بعد کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔

۱۵۳۴- سلیمان بن احمد، عمر بن عبد العزیز بن مقلاص، عبد العزیز بن مقلاص، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، حنشل بن عبد اللہ کی سند سے ام ایمنؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لئے روٹی پکائی آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں

۱۔ تہذیب الکمال ۵۰/۳۵ (۳۲۹/۳) والامتیاع ۳/۹۳۔

۲۔ المستدرک ۳/۶۳، ۶۴ (ودلائل النبوة المصنف ۱۵۹) ومجمع الزوائد ۸/۲۷۱ واتحاف السادة المتقین ۷/

۱۱ او تخریج الاحیاء ۲/۶۳، ۳ وکنز العمال ۳۲۲۵۶

اسمیں آٹا بنایا جاتا ہے، میں نے چاہا آپ کے لئے روٹی پکلاؤں، ارشاد فرمایا اسے بھوسی کے ساتھ ملا کر دوبارہ گوندھو۔
۱۵۳۵۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبد القدوس، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کی سند سے روایت ہے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ام ایمن سے ملنے گیا، ام ایمن نے کھانا یا شربت پیش کیا لیکن رسول اللہ ﷺ یا تو روزے میں تھے یا اس وقت کھانا تناول فرمانے کی خواہش نہیں تھی، ام ایمن آپ ﷺ سے جھگڑنے لگیں اور بار بار کہتی پار رسول اللہ تناول فرمائیے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ابو بکر اور عمرؓ ام ایمن سے ملنے گئے، جب انھیں دیکھا تو رو پڑیں، دونوں نے پوچھا کیوں، کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے لئے خدا تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

۱۵۳۶۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حذیفہ، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب کی سند سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ام ایمنؓ زار و قطار رونے لگیں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ کہنے لگیں اب ہم سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ (ام ایمن اسامہ بن زید کی والدہ تھیں)

(۱۴۸) سیرۃ

سیرۃ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہر وقت تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتی تھیں۔

۱۵۳۷۔ جعفر بن محمد عمرو، ابو حصین، یحییٰ حمانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بشر، ہانی بن عثمان، ام حمیصہ کی سند سے سیرۃ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم (عورتوں) سے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ان اذکار کو انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال کیا جائے گا اور ان سے باتیں کروائی جائیں گی، غفلت سے کام مت لو کہیں تم اللہ کی رحمت کو بھول نہ جاؤ۔

(۱۴۹) زینب ثقیفہؓ

زینبؓ بھی صحابیات ولیات مکرمات میں سے ایک ہیں، بڑی نماز گزار اور صدقات کرنے والی تھیں کہ اپنے زیورات بھی تقرب الی اللہ کی خاطر اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے۔

۱۵۳۸۔ حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابوریح زهرانی، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابوعمر، ابوسعید مقبری کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس آ کر ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! میں

۱۔ سنن ابن ماجہ ۳۳۳۶، والزہد لابن المبارک ۵۵، ۴۵۵، والترغیب والترہیب ۱۸۳/۲، وکنز العمال ۶۳۵۱۔

۲۔ تہذیب الکمال ۷۹۴۶ (۳۵/۳۲۵)، وتہذیب التہذیب ۱۲/۵۸، والتقرب ۲/۶۱۸، والاصابة ۲/۲۹۹، والاستیعاب ۲/۲۹۹۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۲۲۷/۸، وکنز العمال ۱۹۲۸، ومسند الامام احمد ۳۷۱/۶۔

۴۔ تہذیب التہذیب ۱۲/۲۲۲، والتقرب ۲/۶۰۰، والاصابة ۲/۳۱۹، والاستیعاب ۲/۳۱۷۔

۱۰/۱۴۸، والمستدرک ۲/۱۹۰، ۳/۶۰۳، وفتح الباری ۱/۴۰۵۔

تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھتا ہوں لہذا جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو، ان حاضر عورتوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ اہلیہ بھی تھیں، وہ فوراً عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس گئیں اور انھیں سارا قصہ سنایا اور اپنے زیورات سنبھالنے لگیں، انھیں دیکھ کر عبد اللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے، ان زیورات کو لے کر کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگیں میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی قربت حاصل کرنے جا رہی ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل نار (جہنمیوں) کا شریک نہ ٹھہرائے، کہنے لگے! ان زیورات کو میرے پاس لاؤ اور انھیں میرے اور میرے بیٹے پر صدقہ کرو چونکہ ہم بھی اس کے مستحق ہیں۔

۱۵۳۹- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عبد الواحد غیاث، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبد اللہ بن عبد اللہ ثقفی کی سند سے روایت ہے کہ لیطہ (زینبؓ) عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی تھیں اور اپنے ہاتھ سے اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں ایک دن عبد اللہ بن مسعودؓ کہنے لگیں تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ و خیرات سے روک رکھا ہے لہذا رسول اللہ ﷺ سے پوچھو اگر (تمہارے اوپر خرچ کرنے میں) مجھے کچھ ثواب ملتا ہے تو فیہا ورنہ اللہ کے راستے میں خیرات کروں گی کہنے لگے اگر تمہیں کچھ ثواب نہ ملتا ہو تو مجھے ناپسند ہے کہ تم ہم پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لو، چنانچہ زینبؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا، ارشاد فرمایا تمہیں ان پر خرچ کرنا چاہیے یقیناً تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔

۱۵۴۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس ابو داؤد، شعبہ، اعمش، ابو زائدہ، عمرو بن حارث، زینب ثقفیہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا صدقہ کرو، اگرچہ تمہیں اپنے زیورات ہی کیوں نہ دینے پڑیں "زینبؓ اپنے خاوند عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہنے لگیں کیا میری طرف سے کافی ہو جائے گا کہ میں آپ اور اپنے یتیم بھتیجے اور بھانجوں پر صدقہ کر دوں؟ یعنی کیا مجھے ان پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (عبد اللہ بن مسعودؓ کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا) کہنے لگے رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لو، زینبؓ کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اچانک ایک انصاری عورت اسی مسئلے کو لئے وہاں موجود تھی، چنانچہ ہمیں آنے کی وجہ پوچھنے بلالؓ باہر آئے، ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ لاؤ اور ہمارے متعلق نہیں بتلانا کہ ہم کون ہیں، بلالؓ واپس آپ ﷺ کے پاس اندر چلے گئے اور انھیں ساری بات بتلا دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان سے کہو کہ تمہارے لئے دواجر ہیں، ایک قرابت (صلہ رحمی) رکھنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔"

(۱۵۰) ماریہؓ

ماریہؓ رسول اللہ ﷺ کی خاص خادمہ ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔

۱۵۴۱- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، معلى بن اسد، محمد بن عمران، عبد اللہ بن حبیب، ام سلیمان، وہ اپنی ماں سے، مذکورہ سند مسلسل سے ماریہؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک غزوہ کے موقع پر اپنے آپ کو جھکایا تاکہ رسول اللہ ﷺ ان کے واسطے سے دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر ماریں۔

۱- صحیح البخاری ۱/ ۸۳، ۲/ ۱۴۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۲، وسنن الترمذی ۲۶۱۳، وسنن ابن ماجہ ۴۰۰۳، ومسند الامام احمد ۱/ ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱

(۱۵۱) عمیرہ بنت مسعود اور ان کی بہنیں

۱۵۴۲- محمد بن علی، حسین بن حماد، ہلال بن بشیر، اسحاق بن اورئیس احوال، ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ، جعفر بن محمود، عمیرہ بنت مسعود کی سند سے روایت ہے، عمیرہؓ اپنی پانچ بہنوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے گئیں اور آگے رسول اللہ ﷺ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ گوشت چبا کر انھیں دیا اور انہوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور ایک ایک ٹکڑا چبا لیا جعفر کہتے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں مگر کسی کو بھی گندہ دہنی یا کسی قسم کے درد و الم کی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔

(۱۵۲) سوداء

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنہوں نے اکثر اوقات مساجد کو اپنے لئے قیام گاہ بنایا۔

۱۵۴۳- عروہ، عبد اللہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عربوں کے ایک قبیلے کی ایک لونڈی تھی، جسے انھوں نے آزاد کر دیا تھا آزادی ملنے کے بعد انہیں کے ساتھ سکونت پذیر تھی، چنانچہ ایک دن قبیلے والوں کی ایک بچی گھر سے باہر کھیلتی ہوئی نکل آئی اور اس کے گلے میں قیمتی موتیوں کا بنا ہوا ہار پڑا تھا، بچی نے وہ ہار گلے سے نکال کر کہیں رکھ دیا یا اس سے کہیں گر گیا، اتفاقاً ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار کو گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اچک لیا، چنانچہ قبیلے والوں نے ہار کی تلاش شروع کر دی، وہ لونڈی کہتی ہے کہ انھوں نے مجھے متہم کرنا شروع کر دیا۔ آپ کہتی ہیں کہ انھوں نے ہر طرف ہار کو تلاش کیا حتیٰ کہ میری شرم گاہ میں بھی تلاش کیا۔ اللہ کی قسم میں مبہوت کھڑی تھی کہ اچانک ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار ان کے درمیان لا کر پھینک دیا میں نے کہا یہ رہا وہ ہار جس کے چرانے کا تم مجھ پر شک کر رہے تھے حالانکہ میں اس سے بالکل بری الذمہ ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ بچاری نبی ﷺ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا، اور اس کا خیمہ مسجد میں نصب کیا گیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ لونڈی میرے پاس آ کر باتیں کرتی رہتی اور جب بھی بیٹھتی تو اسکی زبان پر یہ شعر ہوتا۔

و یوم الوشاح من تعاجیب ربنا۔ الا انہ من بلدۃ الکفر نجانی۔

(ہار کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے خوب سن لو! اس واقعہ نے مجھے کفرستان سے نجات دی ہے) میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہ جب بھی تو بیٹھتی ہے تیری زبان پر یہی شعر ہوتا ہے؟ چنانچہ اس نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

(۱۵۳) انصار یہ رضی اللہ عنہا

انصار یہؓ محنت کش عورت تھیں حوادث پر صبر کرتی تھیں۔

۱۵۴۴- امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، محمد بن حمید، محمد بن ہارون بن حمید، محمد بن حمید، عبد الرحمن بن مغراء، منفل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر اہل مدینہ میں کچھ کھلبلی سی مچ گئی ہر طرف سے لوگوں کی چہ مگوئیاں بلند ہونے لگیں کہ محمد ﷺ شہید کر دیئے گئے۔ اچانک ایک انصاری عورت سامنے آئی اور اپنے بھائی، بیٹے، باپ اور خاوند کا استقبال کیا (یہ سب حضرات شہید ہو چکے تھے) کہنے لگی یہ کون لوگ ہیں صحابہؓ نے کہا یہ حیرا بھائی باپ، شوہر اور بیٹا ہیں، کہنے لگی نبی ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہؓ کہنے لگے وہ تیرے آگے ہیں۔ چنانچہ وہ انصار یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلی آئی اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر کہنے

۱۔ ایک روایت میں طش کا لفظ آتا ہے جس کا معنی جھونپڑے ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی اجازت سے صحابہؓ نے اس لونڈی کے لئے چادروں وغیرہ کی تان کر جھونپڑی نما کوٹھڑی بنالی ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الصلوٰۃ کی بحث میں ذکر کیا ہے ۱۲۷۱۔

لگی یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں جب آپ محفوظ ہیں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔

(۱۵۴) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنہوں نے آزمائشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۱۵۴۵- ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمود بن محمد، عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن سید، عمران ابو بکر، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے کہا کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھلائیں یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا عارضہ پیش آیا ہے جس کی وجہ سے (بد حالی کے عالم میں) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو جنت میں جائے گی، اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لئے مسعیابی کی دعا کروں! کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میرا ستر نہ کھلے، آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔

(۱۵۵) ام بجید الجبیبہ رضی اللہ عنہاؓ

ام بجیدہؓ نے اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا ہے۔

۱۵۴۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ابن ابی ذؤب، مقبری، عبدالرحمن بن بجید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ام بجیدؓ نے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے فرمایا، یا رسول اللہ! بسا اوقات میرے دروازے پر کوئی مسکین آ کر کھڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مجھے اس سے حیا آنے لگتی ہے چونکہ میں اتنی چیز بھی نہیں پاتی جسے اس کے ہاتھ میں رکھ دوں تو پھر میں اسے کیا دوں؟ ارشاد فرمایا کچھ نہ کچھ اس کے ہاتھ میں ڈال دیا کرو اگر چہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ ۳

۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل جونی، طاہر بن عباد، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، سعید بن ابوسعید مقبری، عبدالرحمن بن بجید کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ام بجید کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لائے تو میں ایک کوٹھی میں آپ ﷺ کے لئے ستوتیار کرتی اور انھیں پلاتی، ایک مرتبہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی سائل آ جاتا ہے میں اس کے لئے کوئی چیز بچا کر رکھتی ہوں ارشاد فرمایا اے ام بجید سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا کر اگر چہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ ۴

(۱۵۶) حضرت ام فروہؓ

۱۵۴۸- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، منصور بن سلمہ، عبداللہ بن عمر، قاسم بن غنام بیاضی، کے سلسلہ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ارشاد فرمایا ”اول وقت میں نماز پڑھنا افضل عمل ہے۔ ۵

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۵۰، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۴، ومسنَد الامام احمد ۱/۳۴۷، وفتح الباری ۱۰/۱۱۳

۲۔ تہذیب الکمال ۵۲/۷۹ (۳۳۲/۳۵)

۳، ۴۔ التمهید لابن عبد البر ۲/۲۹۹

۵۔ تہذیب الکمال ۷۹۹۹ (۳۵۸/۳۵) وتہذیب التہذیب ۱۲/۴۷۶، والاستیعاب ۲/۱۹۴۹

۶۔ صحیح البخاری ۹/۱۹۱، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۷

۱۵۴۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، عبد اللہ بن عمر، قاسم، ام ابیہ دنیا، کے سلسلہ سند سے ام فروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ افضل ترین عمل کے بارے میں پوچھا گیا..... پھر مثل بالا کے حدیث کو ذکر کیا۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر اور ضحاک بن عثمان نے بھی قاسم سے روایت کیا ہے۔

(۱۵۷) ام اسحاقؓ

ام اسحاقؓ بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچی اور تکالیف پر صبر و استقامت سے کام لیا۔

۱۵۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، موسیٰ بن اسماعیل، بشار بن عبد الملک، ام حکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں نے ام اسحاق کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ ہجرت کی راستے میں بھائی کہنے لگا، ام اسحاق! تم یہاں بیٹھو میں مکہ میں اپنا مال بھول آیا ہوں کہنے لگی، مجھے فاسق کا ڈر ہے کہیں تمہیں قتل نہ کر دے کہنے لگا ہرگز اس کو قتل کے اقدام پر جرات نہ ہوگی، چنانچہ میں کافی دن تک وہاں بھائی کے انتظار میں ٹھہری رہی۔ ایک دن ایک آدمی جسے میں پہچانتی تھی لیکن اس کا نام نہیں جانتی تھی میرے پاس سے گزرا کہنے لگا ام اسحاق! تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں بولی میں اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں وہ مکہ میں اپنا مال لینے گیا ہے۔ کہنے لگا اسحاق تجھے نہ مل سکے گا اسے فاسق نے قتل کر دیا ہے چنانچہ میں مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئی اور رسول اللہ ﷺ وضو کر رہے تھے، کہنے لگی یا رسول اللہ! اسحاق قتل ہو چکا ہے، کہتے ہوئے میں رو رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میں بنے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ وضو کرنے نیچے جھکے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر پھینکے دے مارے۔ بشار کہتے ہیں کہ میری دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اس عورت کو بہت بڑی مصیبت پیش آئی تھی، اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے تھے۔ مگر اس کے رخساروں پر نہیں بہتے تھے۔

(۱۵۸) اسماء بنت عمیسؓ

اسماء بنت عمیسؓ نے دو ہجرتیں کی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ، دو قلیوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، انھیں بحریہ حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔ جعفر طیارؓ کا ان کے ساتھ عقد نکاح ہوا جعفرؓ کی شہادت کے بعد ابو بکرؓ کے عقد نکاح میں آئیں۔

۱۵۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن علی و احمد بن زہیر، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں ہم حبشہ سے نبی ﷺ کے پاس فتح خیبر کے موقع پر آئے آپ ﷺ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا جبکہ ہمارے علاوہ غزوہ خیبر غیر حاضر ہونے والے کسی فرد کو حصہ نہیں دیا صرف حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب (اہل سفینہ) کو عطا کیا۔ اہل مدینہ کہتے کہ تم ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے چنانچہ حضرت اسماءؓ بنت عمیسؓ حضرت حصہ کے گھر گئیں، اتنے میں حضرت عمرؓ بھی آ گئے اور فرمایا: کیا یہ حبشہ والی اور سمندر والی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے کہا ہاں وہی، حضرت عمرؓ نے کہا ہم کو تم پر فضیلت ہے چونکہ ہم نے مدینہ کی طرف تم سے پہلے ہجرت کر لی ہے۔ حضرت اسماءؓ کو یہ فقرہ سن کر غصہ آیا بولیں ”کبھی نہیں۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور چالوں کو تعلیم دیتے تھے لیکن ہماری حالت بالکل جدا تھی۔ ہم دور دراز مقام حبشہ میں صرف خدا

اس سے ام اسحاق کا شوہر مراد ہے جو ابھی تک اسلام نہ لایا تھا۔ تنوخی

۲۔ تہذیب الکمال ۷/۸۳ (۱۲۶/۳۵) والفتاویٰ لابن حبان ۶۳/۲۳۔ وسیرۃ ابن ہشام ۲۵۷/۱۔ والاصابة ۲۳۱/۲۔

والاستيعاب ۲۳۴/۲۔ وتہذیب التہذیب ۳۹۸/۳۔ والقریب ۵۸۹/۲۔

۳۔ اہل سفینہ سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پانچ چھ سال تک وہیں مقیم رہے۔ تنوخی

اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لئے پڑے رہے۔ بخدا میں اس وقت تک نہ جاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری اس بات کا تذکرہ نہ کر دوں، ہمیں وہاں اذیتیں دیجاتیں اور ڈرایا جاتا، بس میں ابھی آپ ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی بخدا میں اتنی ہی بات کہوں گی، نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ ہی کج روی سے کام لوں گی۔ چنانچہ جب نبی ﷺ تشریف لائے گئے لگیں یا رسول اللہ! عمرؓ یوں کہہ رہے ہیں پھر واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان سے کیا کہا؟ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں میں نے کہا میں نے ایسا ایسا کہا تو حضور ﷺ نے فرمایا: انھوں نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کی اسماءؓ کہتی ہیں کہ ابو موسیٰ اور دوسرے حضرات حبشہ سے آنے والے میرے پاس گروہ درگروہ آتے اور اس بارے میں دریافت کرتے چونکہ ہمیں آپ ﷺ کے فرمان سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ دنیا کی تمام تر فضیلتیں ہچ معلوم ہوتی تھیں۔ ابو بردہؓ کہتے ہیں حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ابو موسیٰؓ بار بار مجھ سے یہ حدیث سنتے کہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں، ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔“

۱۵۵۲- ابو نعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسماء بنت عمیس سے کہا کہ ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے کہنے لگیں ”جی ہاں آپ لوگ تمہارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے حالانکہ ہم دور دراز علاقہ میں پڑے ہوئے تھے اور تم لوگ حضور ﷺ کے پاس تھے۔ اور تمہارے جاہلوں کو آپ ﷺ تعلیم دیتے اور عالم کو فقہ پڑھاتے اور تمہیں اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیتے۔“

۱۵۵۳- سلیمان بن احمد، اسحاق، بن ابراہیم، عبدالرزاق، یحییٰ بن علاء رازی، شعب بن خالد، حنظلہ بن سمرہ بن میتب بن نجبہ، میتب بن نجبہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کرادیا تو عورتیں سن کر دوڑ پڑیں، آپ ﷺ اور عورتوں کے درمیان پردہ حائل تھا لیکن پردے کے پیچھے صرف اسماء بنت عمیس باقی رہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم بدستور یہاں ہی ہو، تم کون ہو؟ کہنے لگیں میں آپ کی بیٹی کو مانوس کرنے کے لئے رک گئی ہوں چونکہ نو جوان لڑکی کو سہاگ رات میں کسی چیز کی ضرورت پیش آ سکتی ہے لہذا کسی نہ کسی عورت کا موجود رہنا ضروری ہے تاکہ اسکی ضرورت کو پورا کر سکے اس لئے میں آپ کی بیٹی کی پاسبانی کے لئے یہاں رک گئی ہوں۔ ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سامنے، پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسماءؓ نے کن اکیوں سے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور اپنے حجرہ میں گھسنے تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

۱۵۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابو زکریا یحییٰ بن ابی زائدہ، ابو زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے انتقال فرمانے کے بعد اسماء بنت عمیسؓ سے حضرت علیؓ نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسماءؓ کے دو بیٹے تھے محمد ابو بکرؓ سے اور عبداللہ جعفرؓ سے یہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرتے، حضرت علیؓ نے اسماءؓ سے کہا ”ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو عبداللہ سے کہنے لگیں اے بیٹے تمہارے باپ جعفرؓ سے بڑھ کر میں نے عربوں کا کوئی جوان نہیں دیکھا اور محمد سے کہنے لگیں، اے بیٹے تمہارے باپ سے بڑھ کر افضل تر کسی بوڑھے کو نہیں دیکھا۔ حضرت علیؓ جن کو فرمانے لگے تم نے فضائل کی عجیب تقسیم کی ہمارے لئے کوئی فضیلت تم نے چھوڑی ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ کچھ اور کہتی تو میں تجھے چوم لیتا، کہنے لگیں بخدا آپ تینوں میں سے بہتر ہیں۔“

۱۔ کنز العمال ۹۲۸۲۔ یہ حدیث محل نظر ہے اور محض اہل تشیع کا کلف ہے چونکہ غزوہ خیبر صلح حدیبیہ کے بعد سن ۶-۷ ہجری میں ہوا اور اسماءؓ غزوہ خیبر کے موقع پر حبشہ سے تشریف لائیں اور وہ حبشہ میں ۷، ۸ سال تک مقیم رہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہؓ کا نکاح ۲ھ میں ہوا گویا اسماءؓ حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت حبشہ میں تھیں۔ من المترجم تنوٰلی۔

(۱۵۹) حضرت اسماء بنت یزیدؓ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ انصاریہ ہیں اور ہر طرح کے فتنوں سے اپنے آپ کو دور رکھا۔

۱۵۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلا بن یحییٰ، داؤد، اودی، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں بیعت کرنے نبی ﷺ کے پاس آئی، جب قریب ہوئی تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھوں میں لگے دو سونے کے کنگنوں کی چمک کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، اسماء ان کنگنوں کو اتار کر پھینک دے کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو اتار کر پھینک دیا مجھے معلوم نہیں کہ ان کو کس نے اٹھایا۔

۱۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب بن عطاء، عبد الجلیل قیسی، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت یزیدؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میری خالہ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور کچھ سوال کرنے لگیں دراصل حالانکہ انھوں نے ہاتھوں میں دو کنگن پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان سے بہتر ہے کہ تم آگ کے کنگن پہنتی، میں نے کہا اے خالہ جان رسول اللہ ﷺ آپ کے کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ انھوں نے دونوں کنگن اتار کر پھینک دیئے اور کہنے لگی یا رسول اللہ اگر عورتیں بناؤ سنگھار نہیں کریں گی تو وہ اپنے خاوندوں کے قریب بے وقعت ہو کر رہ جائیں گی؟ آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کیا عورتیں اتنی طاقت بھی نہیں رکھتیں کہ چاندی کی بالیاں یا چاندی کا ہار بنالیں اور پھر اس پر زعفران کا رنگ چڑھالیں وہ سونے کی طرح محسوس ہونے لگے گا جس آدمی نے بھی ٹڈی کے وزن کے برابر سونے کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کیا قیامت کے دن اسے داغا جائے گا۔

۱۵۵۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ بن یوسف، محمد بن مہاجر، مہاجر، کی سند سے اسماء بنت یزیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دودینار بھی باقی چھوڑے اور انھیں اللہ کی راہ میں خیرات نہ کیا اس نے جہنم کی آگ کے دوداغ اپنے ذمہ میں لازم کر دیئے۔

(۱۶۰) ام ہانی انصاریہؓ

ام ہانیؓ نے ہی آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ کیا مرنے کے بعد ہماری آپس میں باہمی ملاقات ہوگی؟

۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن حسن مصیعی، حسن بن شیب، ابن لہیعہ، ابواسود، ذرہ بنت معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام ہانی انصاریہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا: کیا مرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رو میں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی جب قیامت کا دن ہوگا جسوں میں دوبارہ لوٹ آئیں گی۔

۱- تہذیب الکمال ۸۵/۷ (۱۲۸/۳۵) و تہذیب التہذیب ۱۲/۳۹۹ و التقریب ۲/۵۸۹ و الاصابہ ۳/۲۳۳۔

۲- مسند الامام احمد ۶/۵۳ و مجمع الزوائد ۵/۱۴۸۔

۳- مسند الامام احمد ۶/۶۰۔

۴- مسند الامام احمد ۳/۳۴۲ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۰ و کنز العمال ۶۲۹۷/۳۷۰۰۷۔

۵- الاصابہ ۳/۵۰۳ و الاستیعاب ۳/۵۰۳ و تہذیب التہذیب ۱۲/۳۸۱۔

۶- مسند الامام احمد ۶/۴۴۵ و کنز العمال ۵۴/۳۲۷ و مجمع الزوائد ۲/۳۲۹ و الحاف السادة المتقين ۱۰/۳۸۷۔

و نفیس ابن کثیر ۸/۲۷ و الاحادیث الصحیحة ۷۷۹/۶۔

(۱۶۱) سلمیٰ بنت قیسؓ

سلمیٰ بنت قیسؓ نے بھی قبلین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور دونوں بیعتوں میں شریک رہیں۔

۱۵۵۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، سلیمان بن ایوب، حکم بن سلیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلمیٰ بنت قیسؓ رسول اللہ ﷺ کی خالائوں میں سے تھیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے ان کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ کہتی ہیں کہ میں انصاری عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے آئی آپ ﷺ نے اس شرط پر ہمیں بیعت کیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ چوری کریں، نہ زنا کریں، نہ ناحق قتل کریں، نہ کسی قسم کے بھتان کا اپنے دُوبد و ارتکاب کریں اور نہ ہی ہم کسی بھلی بات میں نافرمانی کریں۔ پھر فرمایا تم اپنے شوہروں کے ساتھ دھوکہ مت کرو، ہم نے ان شرائط کو قبول کر کے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئیں، میں نے ایک عورت سے کہا ”تم واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ شوہروں کے حقوق کے سلسلے میں ہمارے اوپر کیا چیز حرام کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کو جواب دیا کہ ”عورت چپکے سے اپنے خاوند کا مال لے اور پھر اس کے ذریعے غیر کے ساتھ رشتہ محبت جوڑ دے“ یہ چیز عورتوں پر حرام کی گئی ہے۔

طبقہ تابعین

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آئندہ صفحات میں جن تابعین کرام کا تذکرہ آپ پڑھیں گے یہ وہ حضرات ہیں جو اتباع احکام شریعت، کمال درجہ کی عبادت، کم مائیگی پر گزارہ اور حد درجہ کے زہد کے ساتھ مشہور تھے، انھوں نے ہمیشہ دنیا اور اس کے دھوکے سے پہلو تہی کی، عبادت اور اسکی لذات سے راحت پائی ان حضرات تابعین کرام کی جماعت کثیر ہے لیکن ہم نے ان میں سے صرف مشاہیر پر ہی اکتفا کیا ہے ان حضرات کے فضائل میں بے شمار احادیث و آثار مروی ہیں۔

۱۵۶۰- ابو نعیم اصفہانی، یونس ابو داؤد، شعبہ، منصور و عثم، ابراہیم، عبیدہ سلمانی کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو بمثل مذکور بالا کے ابن عون نے ابراہیم سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۶۱- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نضر، شیبان ابو معاویہ، عاصم، حیثمہ و شعبی، نعمان بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ و زید بن ابی اسیمہ زائدہ اور ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان حضرات نے شعبی کا واسطہ بیچ میں ذکر نہیں کیا۔

۱۵۶۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، دران بن سفیان، بصری، محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، زرارہ بن ابو اوفی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میرے زمانے کے لوگ افضل ترین لوگ ہیں پھر وہ افضل ترین ہیں جو ان کے بعد آئیں گے؟“

اس حدیث کو مطرو و شام و ابو عوانہ نے بمثل مذکور بالا کے قتادہ سے روایت کیا ہے نیز زہد جرمی اور ہلال بن یساف نے بھی حدیث عمران بن حصین سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۵۲، و سنن ابی داؤد باب ۹ من کتاب السنن الترمذی ۲۲۲۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰ / ۱۶۰، و مسند الامام احمد ۲ / ۲۲۸، ۳ / ۳۳۰، و الحدیث له الفاظ عدیدہ کما سیاتی فی النصوص التالية.

۱۵۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عثمان، حماد بن سلمہ، جریری، ابو نصرہ، عبد اللہ بن مولہ، بریدہ اسلمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”افضل ترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں موجود ہوں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔“

۱۵۶۴- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، محمد بن عجلان، ابو ہریرہؓ کی سند سے روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا ”میں اور میرے صحابہ“ کسی نے پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ان کے بعد جو ان کے نقش قدم پر چلیں گے“ راوی کہتے ہیں کہ چونکہ مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے جواب دینے سے احتراز کیا۔ اس حدیث کو صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے بھی اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محیی، عبید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سدی، عبد اللہ بنی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سے لوگ افضل ترین ہیں؟ ارشاد فرمایا، اس زمانے کے لوگ افضل ترین ہیں جس میں موجود ہوں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔

اس حدیث کو ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اسلمی، سمرہ بن جندب، سعد ابو بلال بن سعد نے بھی نبی ﷺ سے بمثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔



تابعین کا پہلا طبقہ

(۱۶۲) اولیس بن عامر قرنی رحمہ اللہ

سید عابدین اور اولیاء عظام کی نشانی اولیس بن عامر قرنی رحمہ اللہ کے بارے میں نبی ﷺ نے بشارت دی تھی اور صحابہ کرام کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت بھی کی تھی۔

۱۵۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن جعفر بن یثیم احمد بن غلیل ترجلانی، ابو نصر، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابو نصرہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک محدث ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے، ایک دن اس حدیث کے بعد شاگردوں سے کہنے لگے کہ چلے جاؤ چنانچہ اکثر حضرات چلے گئے لیکن چھوٹی سی جماعت ادھر ہی بیٹھی رہی اس جماعت میں ایک آدمی اس طرح سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہا تھا کوئی دوسرا نہ سن پائے، مجھے اس سے سننے کا شوق پیدا ہوا میں نے اسے تلاش کیا مگر گم پایا۔ اسیر کہتے ہیں میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا، کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو؟ ایک آدمی کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ وہ ”اولیس قرنی“ ہیں، میں نے کہا کیا تمہیں اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔ کہنے لگا جی ہاں مجھے معلوم ہے، چنانچہ میں اس آدمی کے ساتھ واوی کی تلاش میں نکل پڑا، جب ان کے گھر پہنچے تو وہ باہر نکلے، میں نے کہا میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہم سے روک رکھا ہے؟ کہنے لگے میرے پاس اتنے کپڑے نہیں کہ میں ان سے کفایت کا کام لے سکوں دراصل اولیس کے ساتھی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور انھیں اذیت پہنچاتے، میں نے کہا یہ چادر لو اور اس سے ستر پوشی کا کام لو، کہنے لگے ایسا نہ کرو شریروگ اس چادر کو دیکھ کر مجھے اور اذیت پہنچائیں گے۔ اسیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں برابر اصرار کرتا رہا بالآخر مجبوراً ان کو چادر اوڑھنی پڑی، میں شریروں کی مجلس میں آیا اور ان سے کہا، آخر تم کیا چاہتے ہو کہ تم اس آدمی کو اذیتیں پہنچاتے ہو آدمی کبھی بنگا بھی ہوتا ہے کپڑے میسر ہوں تو پہن لیتا ہے۔ (اس میں دوسروں کو ستانے کی کیا بات ہے) چنانچہ میں نے ان کی زبانی کلامی خوب خبر لی، راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اہل کوفہ کا ایک وفد عمرؓ کے پاس گیا ان میں ایک مزاق اڑانے والا بھی شریک تھا، عمرؓ نے پوچھا کیا یہاں کوئی قرنی ہے؟ یہ آدمی آیا اور کہنے لگا میں ہوں کہنے لگے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”یمن سے تمہارے پاس“ اولیس نامی ایک آدمی آئے گا اور وہ اپنے پیچھے یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا اس کے علاوہ اس کا کوئی رشتہ دار یمن میں نہیں ہوگا، اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اس نے اللہ سے دعا کی جس سے اکثر داغ ختم ہو گئے تاہم پھر بھی ایک دینار یا ایک درہم کے بقدر باقی رہ گئے۔ تم میں سے جو آدمی بھی اس سے ملاقات کرے اس سے اپنے لئے استغفار کرائے۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اولیس رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا، تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگے میں یمن سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، کہنے لگے ”اولیس“ فرمایا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے جسے تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہو؟ کہنے لگے اپنی والدہ کو پیچھے یمن میں چھوڑا ہے فرمایا کیا تمہارے چہرے پر چیچک کے داغ تھے اور پھر تم نے اللہ سے دعا کی اور وہ ختم ہو گئے؟ کہا جی ہاں، فرمایا میرے لئے استغفار کرو کہنے لگے میرے جیسا عام آدمی آپ جیسی شخصیت کے لئے استغفار کرنے کا اہل کیسے ہو سکتا ہے؟ بہر حال انھوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے بھائی! مجھ سے اب جدا نہیں ہونا۔ لیکن وہ کھسک گئے، اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہوئے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ مذاق اڑانے والا آدمی اولیس رحمہ اللہ کی تحقیر کرنے لگا اور کہا یہ آدمی ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی

ہم اسے جانتے ہیں عمرؓ نے فرمایا جی ہاں وہ ایسا ہی آدمی ہے گویا حضرت عمرؓ ان کی شان کو اس آدمی کے سامنے گھٹا رہے تھے۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اولیس کہتے ہیں فرمایا: اسے پالو لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پاسکتے چنانچہ وہ آدمی اولیس رحمہ اللہ کی طرف محو سفر ہو گیا اور اپنے گھر آنے سے پہلے اولیس رحمہ اللہ کے پاس گیا، انھوں نے اس آدمی کو دیکھ کر فرمایا، تم نے خلاف عادت سنجیدگی کس طرح اختیار کی؟ کہنے لگا میں نے عمرؓ سے تمہاری شان میں ایسے ایسے سنا ہے۔ لہذا اولیس! میرے لئے استغفار کرو! فرمایا میں نہیں کروں گا تا وقتیکہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور جو کچھ میرے متعلق تم نے عمرؓ سے سنا ہے اس کا کسی سے ذکر نہیں کرو گے چنانچہ اولیس رحمہ اللہ نے اس آدمی کے لئے استغفار کیا۔

اسیر کہتے ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں اولیس رحمہ اللہ کا چرچا کوفہ میں عام دام ہو گیا میں بھی ان کے پاس گیا اور کہا اے میرے بھائی کیا میں آپ کو ایک عجیب بات نہ بتاؤں حالانکہ ہمیں اس کا شعور تک نہیں؟ فرمانے لگے، اس میں وہ بات نہیں جس کی وجہ سے میں لوگوں کے بچوں بچ پھنچوں گا، اور ہر بندے کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اسیر کہتے ہیں اولیس کھسک کر کہیں چلے گئے۔

حماد بن سلمہ نے جریری سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زرارہ بن ابی اوفی نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے امام مسلم نے اسکی تخریج ابوخیثمہ عن ابی نصر کے طریق سے کی ہے۔

۱۵۶۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سقیان، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام دستوائی، ہشام دستوائی، زرارہ، اسیر بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب بھی اہل یمن کی امداد آتی، پوچھتے کیا تمہارے اندر اولیس بن عامر قرنی ہیں..... پھر مذکورہ بالا حدیث ابو نصر کو بیان کی اسیر بن جابر کے طریق سے پوری طوالت کے ساتھ۔

ضحاک بن مزاحم نے اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے زائد الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن اس کا کوئی تابع نہیں ہے۔ اس حدیث کو نوفل سے نقل کرنے میں مجالد بن یزید مفرد ہے۔

۱۵۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ، حامد بن محمود، سلمہ بن شیب، ولید بن اسماعیل حوالانی، محمد بن ابراہیم، بن عبید، مجالد بن یزید، نوفل بن عبد اللہ، ضحاک بن مزاحم، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کل صبح تمہارے ساتھ ایک جنتی آدمی نماز پڑھے گا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مجھے امید ہوئی کہ ہو سکتا ہے وہ میں ہوں“ چنانچہ صبح کو میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی نوگ واپس لوٹ گئے مگر میں برابر مسجد میں ہی بیٹھا رہا اور رسول اللہ بھی بیٹھے رہے، اسی دوران ایک کالا آدمی معمولی کپڑے کا ازار باندھے ہوئے برقعہ اوڑھے ہوئے سامنے آیا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے شہادت کی دعا کی، بخدا ہم اس آدمی سے مشک اذفر کی خوشبو سونگھ رہے تھے میں نے کہا، یا رسول اللہ کیا یہی آدمی جنتی ہے؟ فرمایا ”جی ہاں یہ فلاں قبیلے کا غلام ہے“ میں نے کہا یا نبی اللہ آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے اور اے ابو ہریرہ! جنتیوں کے کچھ سردار اور بادشاہ ہوں گے یہ کالا آدمی بھی جنتیوں کا سردار اور بادشاہ ہوگا، ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ بے شک اللہ تعالیٰ اچھے بزرگوں، نیکو کاروں سے محبت کرتا ہے جنکے گھر پر آگندہ ہوتے ہیں، ان کے چہرے غبار آلود ہوتے ہیں، پیٹ ان کے بھوکے ہوتے ہیں، صرف حلال رزق کھاتے ہیں، جو امراء کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے، ہیں تو انھیں اجازت نہیں دی جاتی، اگر عیش پرست عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کا ان کو پیغام دیا جائے تو نکاح نہیں کرتے، اگر غائب ہو جائیں ان کی تلاش نہیں کی جاتی، اگر حاضر ہو جائیں تو انھیں آواز نہیں لگائی جاتی، انکی آمد

باعث مسرت نہیں ہوتی، مریض ہوں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی، اور اگر مر جائیں تو ان کے پاس کوئی حاضر نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! ان بزرگوں میں سے ہمیں کوئی آدمی مل سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ”اولیں قرنی“ ہے جس سے تمہاری ملاقات ہوگی، صحابہؓ نے اولیں قرنی کی علامات پوچھیں ارشاد فرمایا: اس کی آنکھیں سرخ مائل ہوں گی، سرخ بالوں والا ہوگا، کشادہ کاندھوں والا، میاں نے قد والا، گندم گوں، سینے پر بالوں والا، دایاں بائیں پر رکھتا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت کرے گا اور اپنے پر بہت روتا ہوگا، اہل سماء میں مشہور ہے، اگر اللہ پر کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے تو اللہ اسے اپنی قسم میں بری کر دیتا ہے، سنو! اس کے بائیں کاندھے کے نیچے ایک چمک ہوگی، اہل زمین میں اسے کوئی نہیں جانتا، اون کا ازار باندھا ہوگا، اون ہی کی چادر اوڑھی ہوگی خوب سن لو، قیامت کے دن عام لوگوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اولیں سے کہا جائے گا کہ ادھر کھڑے ہو جاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اے عمرو علی! جب تمہاری ان سے ملاقات ہوگی تو ان سے استغفار کرانا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ دس سال تک ان کی تلاش میں رہے مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی چنانچہ جس سال حضرت عمرؓ نے انتقال فرمایا: اس سال جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر بلند آواز لگائی کہ اے یمن والو کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد، کا اولیں ہے؟ ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا اٹھا اور کہنے لگا ہم نہیں جانتے کون اولیں؟ لیکن میرا ایک بھتیجا بھی ہے جس کا نام اولیں ہے لیکن وہ ایک گناہ اور سفید پوش آدمی ہے۔ اسکی کیا حیثیت کہ ہم اسے آپ کے پاس لائیں، وہ تو ہمارے اونٹ چراتا ہے اور گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے سامنے اولیں رحمہ اللہ کے معاملہ کو ایسے پوشیدہ کیا گویا کہ انھوں نے ان کے متعلق پوچھا ہی نہیں۔ فرمایا: تیرا بھتیجا کہاں ہے، کہا وہ ہم سے زیادہ بُرا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ فرمایا: وہ ہمیں کہاں مل سکتا ہے؟ کہنے لگا، مقام عرفات کے پہلو کے درختوں میں۔

چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جلدی سے عرفات کی طرف اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے انھیں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اور اونٹ ان کے ارد گرد چر رہے تھے۔ چنانچہ ان دونوں نے اپنی سواریوں کو آگے بڑھایا اور ان کے سامنے جا کھڑے ہوئے کہنے لگے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اولیں رحمہ اللہ نے سن کر نماز کو خفیف کر لیا۔ جب فارغ ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: اونٹ چراتا ہوں اور ایک قبیلے کا مزدور ہوں فرمایا: ہم تجھ سے اونٹ چرانے اور مزدوری کے بارے میں نہیں پوچھ رہے بلکہ تیرا نام پوچھنا چاہتے ہیں، کہا: میرا نام عبد اللہ ہے۔ حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ فرمانے لگے، آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے بندے (عبد اللہ) ہیں ہم تمہارا وہ نام پوچھنا چاہتے ہیں جو تمہاری ماں نے رکھا ہے۔ کہا: بھلا آخر تمہیں مجھ سے کیا غرض ہے؟

کہنے لگے محمد عربیؐ نے ہمیں خیرات البعین اولیں قرنی رحمہ اللہ کی کچھ علامات بتائی ہیں۔ تاہم ہم نے بالوں کی سرخی اور آنکھوں کی سرخی دیکھی نیز آپ ﷺ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ تمہارے دائیں کاندھے کے نیچے ایک سفید چمکدار نشان ہے۔ سو ہمیں اپنا کاندھا دکھاؤ تا کہ ہم اسے دیکھ سکیں اگر وہ ہے تو پھر تم اولیں قرنی ہو چنانچہ انہوں نے اپنا کاندھا دکھایا اور وہ علامت ان حضرات نے حسب بیان اسی طرح پائی، دیکھ کر فرمانے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم ہی اولیں قرنی ہو، پس ہمارے لئے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت اولیں نے کہا: میں تو ہر جان دار کے لئے استغفار کرتا ہوں حتیٰ کہ مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے بھی، اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے حال سے آگاہ کر دیا ہے اور میرے پوشیدہ معاملہ کو تمہارے سامنے آشکار کر دیا ہے۔ ذرا مجھے خبر دو تم دونوں کون ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تو امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ہیں، اور میں علی بن ابی طالب ہوں، چنانچہ حضرت اولیں قرنی رحمہ اللہ نے ان حضرات کا تعارف سنا تو سیدھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: السلام علیکم یا امیر المؤمنین اور اے ابن ابی طالب اللہ تعالیٰ آپ کو اس

امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔
حضرت عمرؓ فرمانے لگے، تم اسی جگہ ٹھہرو تا کہ میں مکہ میں جا کر تمہارے لئے کچھ خرچہ اور کپڑے لے آؤں حضرت عمرؓ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان یہ جگہ مقرر ہے۔ حضرت اولیسؑ نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے ٹھہرنے کا میرے اور آپ کے درمیان کوئی عہد نہیں اور ممکن ہے آج کے بعد آپ مجھے نہ پہچان سکیں، تاہم میں نے خرچہ اور کپڑے کو کیا کرنا؟ کیا آپ میرے اوپر اون کا نیا ازار اور چادر نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے کب انھیں کہنگی میں دیکھا؟ کیا آپ کو علم نہیں مجھے اونٹ چروانے کے چار درہم ملتے ہیں۔ آپ نے مجھے کب انھیں کھاتے ہوئے دیکھا؟ یا امیر المؤمنین میرے اور آپ کے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔ اسے وہی عبور کرے گا جو دبلا پتلا ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے جب ان کی زہد بھری باتیں سنیں تو اپنے دُورے کوزمین پر مار کر با آواز بلند پکارا اٹھے۔ اے کاش عمرؓ کو اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا، وہ ہاں مجھ ہی رہتی، اور اس نے عمرؓ کے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔

اولیس قرنی رحمہ اللہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنی راہ میں اپنی راہ لیتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ مکہ کی طرف چل پڑے اور اولیس رحمہ اللہ اپنے اونٹ ہانک کر اپنے قبیلے سے جا ملے۔

پھر وہ مزید اونٹ چرانے سے دست کش ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ سبحانہ کی بندگی میں مصروف ہو گئے۔

ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں خیر التابعین اولیس قرنی کے بارے میں یہ قصہ ہمیں اسی طرح پہنچا ہے اور سلمہ بن شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اولیس رحمہ اللہ کے بارے میں ہم نے بہت سی احادیث لکھیں مگر اس حدیث سے بڑھ کر اتم و اکمل کوئی حدیث نہیں لکھی۔

۱۵۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، شریک، داہر، شععی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی اولیس قرنی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اور اولیس قرنی سے کہنے لگا تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اولیس کہنے لگے میں نے صبح اللہ کی حمد کرتے ہوئے کی ہے۔ اس نے پھر کہا: اور زمانہ تمہارے اوپر کیسا گزر رہا ہے؟ فرمایا: ایک عام آدمی پر زمانہ کیسے گزرتا ہے اگر صبح کر دے تو اسے شام کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اگر شام کر دے تو اسے صبح کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اور یہ کہ وہ جنت کی بشارت پانے والا ہے یا جہنم کی اسے کچھ علم نہیں۔ اے قبیلہ مراد کے آدمی! بے شک موت کی یاد مومن کی خوشبو کو لے اڑتی ہے۔ اور حقوق اللہ کی معرفت اس کے مال میں سونا چاندی نہیں چھوڑتی اور اس کا حق پر کھڑا ہو جانا اس کے کسی دوست کو باقی نہیں چھوڑتا۔

۱۵۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، زکریا بن یحییٰ بن رحمویہ، یثیم بن عدی، عبد اللہ بن عمرو بن مرہ، عمرو بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اولیس قرنی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر آذر بائجان میں جہاد کیا۔ جب ہم واپس لوٹنے لگے اولیس قرنی رحمہ اللہ بیمار پڑ گئے۔ ہم انھیں اپنے ساتھ اٹھالائے مگر رستے میں جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ ہم راستے میں ایک جگہ کے دیکھا کہ چائیک ایک قبر کھدی ہوئی ہے اور پانی، کفن اور حنوط تیار رکھا ہے۔ ہم نے انہیں غسل دے کر کفنایا اور نماز پڑھی پھر انھیں دفن کر دیا۔ ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر ہم اس طرف کبھی لوٹے بھی تو ان کی قبر پہچان لیں گے۔ لیکن بعد میں ہم اس طرف لوٹے تو وہاں نہ قبر تھی اور نہ قبر کا نشان۔

۱۵۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد و عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن اشعث بن سوار، محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے مسجد اور مصلیٰ میں آنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے ایمان نے انھیں لوگوں کے آگے سوال کرنے سے روک رکھا۔ ان ہی

برگزیدہ ہستیوں میں سے اولیں قرنی رحمہ اللہ اور فرات بن حیان رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۵۷۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اولیں قرنی رحمہ اللہ کے راستے میں اپنے کپڑے بھی صدقہ کر دیتے اور ننگے بیٹھ جاتے اور اتنا کپڑا بھی نہیں پاتے تھے جسے پہن کر جمعہ پڑھنے جاتیں۔

۱۵۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، قیس بن بشر بن عمرو، بشیر بن عمرو کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بشیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے اولیں قرنی رحمہ اللہ کو ننگا دیکھا تو میں نے انھیں دو کپڑے پہنائے۔

۱۵۷۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن عباس بن ایوب، یحییٰ بن محمد بن سکین، یحییٰ بن کثیر، بن ابو غسان، یحییٰ بن جرموز، حمدان، لیمان تیمی، اسلم عجل، ضحاک جری کے سلسلہ سند سے روایت ہے ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اولیں قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا، اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارہ گیا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف النہار کے وقت وضو کر رہا ہے اور کپڑے دھو رہا ہے۔ جبکہ میں اولیں قرنی رحمہ اللہ کے اوصاف و علامات قبل ازیں سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا، وہ فر بہ اندام تھے، رنگ گندم گوں تھا بدن پر بال زیادہ تھے سرمند اہوا تھا، داڑھی گھنی تھی، بدن پر ایک صوف کا ازار اور ایک صوف کی چادر تھی، چہرہ بہت بڑا اور مہیب تھا، قریب پہنچ کر میں نے انھیں سلام کیا میں نے مصافحہ کرنے کیلئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کی حالت دیکھ کر میرے گلے کو اچھو لگ گیا تھا، پھر میں نے کہا اے اولیں! السلام علیکم، اے بھائی آپ کیسے ہیں؟۔ اولیں نے کہا اے ہرم بن حیان! اللہ تمہیں سلامت رکھے تم کیسے ہو؟ یہ تو بتاؤ تمہیں میرا پتہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے کہا خدا نے کہنے لگے، میرا رب پاک ہے۔ بے شک میرے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے پہلے نہ کبھی میں نے ان کو دیکھا تھا اور نہ انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جانا ہے؟ خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی آپ کو نہ دیکھا تھا۔ فرمایا علیم وخبیر نے مجھے بتایا۔ جب تمہارے نفس نے میرے نفس سے باتیں کیں اسی وقت میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ اور چلتے پھرتے لوگوں کی طرح روحوں کے بھی جان ہوتی ہے مومنین خواہ آپس میں کبھی نہ ملے ہوں اور ان میں کوئی تعارف نہ ہو، اور نہ ان کو ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ پھر بھی وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور خدا کی روح کے وسیلہ سے باتیں کرتے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

میں نے درخواست کی کہ آپ مجھے حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنا سکتے ہیں؟ تاکہ میں آپ کی زبان سے سن کر اس کو یاد کر لوں۔ فرمایا! میں نے آپ ﷺ کو پایا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ البتہ آپ ﷺ کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ ﷺ کی حدیثیں پہنچی ہیں لیکن میں نے اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کیا کہ میں قاضی یا مفتی بنوں، مجھے خود اپنی ذات کے بہت سارے کام ہیں۔ میں نے یہ جواب سن کر عرض کیا کہ چلو قرآن کی کچھ آیات ہی مجھے سنا دیجئے، آپ کی زبان سے قرآن سننے کی خواہش ہے۔ میں خدا کے لئے آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیے اور کچھ وصیتیں کیجئے۔ تاکہ میں انکو ہمیشہ یاد رکھوں۔ چنانچہ انھوں نے میری درخواست سن کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرات کے کنارے چلنے لگے پھر فرمایا میرے رب کا قول ہے جو سب سے سچا ہے سب سے اچھا کلام اس کا کلام ہے پھر پڑھا عوذ باللہ السميع العلیم من الشیطان الرجیم ان یوم الفصل میقاتہم اجمعین (الدخان: ۴۰) بے شک قیامت کا دن ان سب کیلئے مقررہ وقت ہے۔ تلاوت کر کے چچ مار کر ایسے خاموش ہوئے کہ میں سمجھا بے

ہوٹے ہو گئے۔ پھر آیت کریمہ ”یوم لا یغنی مولیٰ عن مولیٰ شیئاً ولا ہم ینصرون الا من رحمہ اللہ“ (ترجمہ) جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی مگر اس آدمی کی جس پر اللہ رحم کرے، بیشک وہ غالب رحم والا ہے۔ تلاوت کی، پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا اے ہرم بن حیان! تمہارے باپ مرچکے، غم قریب تم نے بھی مرجانا ہے۔ ابو حیان مرچکے، ان کے لئے جنت ہے یا دوزخ۔ ابن حیان! آدم مر گئے۔ حواء مر چکیں۔ ابن حیان! نوح اور ابراہیم خلیل مر گئے۔ ابن حیان! موسیٰ نخی الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! داؤد خلیفۃ الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! محمد رسول الرحمن ﷺ والصلوٰۃ والسلام علیہ مر گئے۔ ابن حیان! ابوبکر خلیفۃ المسلمین مر گئے۔ ابن حیان! میرے بھائی عمر بن خطاب مر گئے۔ یہ کہہ کر واعمر و اہل کاعمرہ لگایا اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ عمر فاروق اس وقت تک زندہ تھے اور ان کی خلافت کا آخری زمانہ تھا۔ اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے، عمر ابھی زندہ ہے۔ اولیس قرنی نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کو یونہی سمجھو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا تمہارا شمار مردوں ہی میں ہے۔ ہونے والی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آپ نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اور چند مختصر دعائیں پڑھ کر کہا: اے ہرم بن حیان! تم کو کتاب اللہ، صلحاء امت کی ملاقات اور انبیاء پر درود و سلام بھیجتے رہنے کی میری وصیت ہے۔ میں نے اپنی خبر موت دی اور تمہاری خبر موت دی، آئندہ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہونا اور واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانا، اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا اور اپنے نفس کے لئے کوشش کرنا، خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے۔ اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا ہو، پھر فرمایا، خدایا! اس شخص کا گمان ہے کہ وہ تیرے لئے مجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی ہے اس لئے خدایا! جنت میں اس کا چہرہ مجھے یاد کرادینا۔ اور اپنے گھر دار الاسلام میں مجھے اس سے ملانا، وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے اس کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا اس کی کھیتی باڑی کو اس کے قبضہ میں رہنے دے۔ اس کو تھوڑی دنیا پر خوش رکھ، اور دنیا سے جو حصہ تو نے اس کو دیا ہے وہ اس کے لئے آسان کر اور اپنے عطیات اور نعمتوں پر اس کو شاکر بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما۔

اولیس نے یہ دعائیں دے کر مجھ سے خطاب فرمایا کہ ہرم بن حیان! اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، اچھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اچھا اب میں تم کو آج کے بعد نہ دیکھوں۔ میں شہرت ناپسند کرتا ہوں، اور تنہائی اور عزالت کو دوست رکھتا ہوں، جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہوں گا، انتہائی غم و الم میں مبتلا رہوں گا، اس لئے آئندہ نہ تم میرے متعلق پوچھنا اور نہ مجھے تلاش کرنا، تمہاری بات میرے دل میں ہمیشہ رہے گی، لیکن اس کے بعد نہ میں تم کو دیکھوں گا اور نہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ مجھے یاد کرتے رہنا اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم کو یاد اور تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ ایک سمت چلے میں بھی ساتھ ساتھ ہو گیا کہ ایک ہی ساعت اور ساتھ ہو جائے لیکن اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے۔ اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حد نظر تک میں انہیں دیکھتا رہتا آ نکہ وہ ایک گلی میں چلے گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا لیکن کسی سے کچھ سراغ نہ ملا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے، اس ملاقات کے بعد سے کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا کہ میں ان کو ایک دو مرتبہ خواب میں نہ دیکھتا ہوں۔

۱۵۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن غطریفی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، عبدالصمد بن حسان، ابوصباح، ابو عصمہ (جو ہرم بن حیان کے پڑوسی تھے) درجل من عبد اللہ، ہرم بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ہرم کہتے ہیں کہ میں نے اولیس قرنی سے کہا: مجھے کوئی حدیث سناؤ، تاکہ میں اسے حفظ کر لوں، چنانچہ وہ رو پڑے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر کہا: میں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا نہ ہی ان کی محبت سے مشرف ہوا ہوں، لیکن میں نے نبی ﷺ کے صحابہ عمر وغیرہ کو دیکھا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ پھر مذکورہ حدیث کی

مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، شریک، یزید بن ابی زیاد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے آواز لگائی کہ کیا تمہارے اندر اولیں قرنی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اولیں قرنی خیر التالبعین ہیں“ چنانچہ اس نے اپنی سواری کا رخ حضرت علیؑ کے لشکر کی طرف پھیر دیا۔

۱۵۷۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، احمد بن معاویہ بن حدیل، محمد بن ابان غبری، عمرو، شیخ کوئی، ابوسنان، حمید بن صالح کی سند سے مروی ہے کہ میں نے اولیں قرنی رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صحابہ کے معاملہ میں میری حفاظت کرو اور قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد میں آنے والے پہلوں پر لعنت کریں گے جب ایسا ہونے لگے گا تو اس وقت زمین اور اہل زمین اللہ کی پھٹکار کے سزاوار ہو جائیں گے۔ جو بھی اس زمانے کو پائے گا اسے چاہیے کہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے اور اپنے رب تعالیٰ سے بحالت شہید جا ملے اور اگر ایسا نہ کرے تو صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

۱۵۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عیاش، ضمیرہ، اصمغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اولیں قرنی رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لانے سے والدہ کی خدمت نے باز رکھا۔

۱۵۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن محمد، عبید اللہ بن عبد الکریم، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمیرہ بن ربیعہ، اصمغ بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اولیں قرنی جب شام کرتے تو کہتے کہ یہ رات حالت رکوع میں گزار نیکی ہے چنانچہ صبح تک حالت رکوع میں رہتے اور پھر جب شام ہوتی کہتے کہ آنے والی رات حالت سجدہ میں گزارنے کی ہے۔ پس پوری رات سجدہ میں رہتے تا وقتیکہ صبح ہو جائے، ان کا یہ دستور تھا کہ سر شام بچا ہوا کھانا اور کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے اور کہتے اے میرے اللہ! جو بھوک میں مرے تو میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو نگار ہے اس میں بھی میرا مواخذہ نہ کرنا۔

(۱۶۳) عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

تابعین طبقہ اولیٰ میں سے ایک تارک الدنیا، عیش و عشرت سے کنارہ کش عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس رحمہ اللہ بھی ہیں وہ زاہدانہ صفات کے ساتھ متصف ہونے کے علاوہ کمال درجہ کے مجاہد بھی تھے۔

۱۵۸۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، شعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبد العزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے، علقمہ فرماتے ہیں کہ ہڈی انتہا آٹھ آدمیوں پر ہوئی جو کہ یہ ہیں: عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس، اولیں قرنی، ہرم بن حیوان، ربیع بن عظیم، مسروق بن اجدع، اسود بن یزید، ابو مسلم خولانی، حسن بن ابی حسن رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ رہی بات عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کی تو وہ کہا کرتے تھے کہ دنیا غموں اور حزنوں کا ٹھکانہ ہے اور آخرت آگ و حساب کا، سو راحت و آرام کہاں ہوا، اے میرے مالک! تو نے مجھے پیدا کیا حالانکہ تجھے میری تخلیق کا حکم نہیں کیا گیا تھا۔ اور تو نے مجھے دنیا کی بلاؤں اور آزمائشوں میں جگہ دی پھر میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اے نفس امارہ! میں کیسے باز رہ سکتا ہوں جب تو مجھے باز نہ رکھے گا۔ اے میرے معبود! یقیناً تو جانتا ہے کہ اگر یہ ساری کی سادی دنیا میرے قدموں میں ہو اور پھر تو مجھ سے اسکا مطالبہ کرے، تیری ذات کی قسم! میں تیرے لئے اس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔

عامر بن عبد اللہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی لذتیں چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانے میں۔ سو رہی بات مال اور عورتوں کی تو سو مجھے ان میں کچھ رغبت نہیں۔ رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارہ کار ہے نہیں۔ بخدا میں ان دونوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ رات نماز میں کھڑے کھڑے گزار دیتے اور دن کو روزہ کی حالت میں

رہتے۔ حتیٰ کہ ابلیس سانپ کی شکل میں ان کی سجدہ کی جگہ میں لیٹ جاتا، جب اس کی بدبو سونگھتے تو ہاتھ سے اسے ورے ہٹا کر سجدہ کر لیتے اور کہتے اگر تیری بدبو نہ ہوتی میں بلا رعایت تیرے اوپر سجدہ کر دیتا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عامر بن عبد اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا درآں حالیکہ شیطان بشکل سانپ ان کی قمیص میں داخل ہوتا اور انھیں محو نماز دیکھ کر ہلکا ہلکا جاتا اور انھیں اپنی گرفت میں نہیں لے سکتا تھا۔ انھیں مستغرق دیکھ کر کہا جاتا: جناب والا آپ سانپ کو اپنے آپ سے دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ کہتے: بخدا، مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی چیز سے ڈر محسوس کروں۔ بخدا مجھے اس کے داخل ہونے اور نکلنے کا کچھ پتا نہیں چلتا۔

جنت کے حصول اور جہنم سے چھٹکارے کا طریقہ..... بسا اوقات عامر بن عبد اللہ سے کہا جاتا کہ حضرت! جنت بدوں مشقت بھرے مجاہدات کے بھی پائی جاسکتی ہے اور بدوں ان تکلفات کے بھی جہنم سے بچا سکتا ہے؟ فرماتے! نہیں میں اس وقت تک جنت کو نہیں پاسکتا اور جہنم سے نہیں بچ سکتا جب تک اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کر لوں چنانچہ ایک مرتبہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے رونے لگے، انھیں دیکھ کر سادہ لوح کہنے لگے جناب آپ تو بڑے متقی پرہیزگار اور زاہد انسان ہیں بھلا پھر رونا کیسا؟ کہتے ہیں کیونکر نہ روؤں، کون مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار ہے؟ میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی مجھے موت کا ڈر ہے۔ لیکن میں بعد مسافت اور قلت زاد پر نوحہ زن ہوں۔ میں رات یا تو جنت میں گزاروں گا یا جہنم میں مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں کس کی طرف سیدھا جاؤں گا۔

۱۵۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ زہد و تقویٰ کی انتہاء تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر ہوئی (پھر مذکور بالا عدیث ذکر کی نیز اس میں کچھ زیادتی بھی ہے) کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا اگر کامیاب ہو گیا تو محض اللہ کا فضل و کرم ہوگا اور اگر جہنم میں داخل ہوا تو اپنی کوشش کی کوتاہی کا سزاوار ہوں گا۔ کہا کرتے کہ میں تمہاری دنیا میں رغبت پر نہیں رو رہا میں تو گرمیوں کے روزے اور سردیوں کے قیام اللیل پر رو رہا ہوں۔

۱۵۸۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد، ابو بکر بن عبید قرشی، محمد بن یحییٰ ازدی، جعفر رازی، ابو جعفر ساج، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد اللہ افضل ترین عبادت گزار تھے۔ انھوں نے اپنے نفس پر ایک ہزار رکعتیں لازم کر رکھیں تھیں طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھنے لگتے تا عصر مسلسل پڑھتے رہتے۔ واپس لوٹتے تو ان کی پنڈلیوں اور پاؤں میں آبلے پڑے ہوتے۔ کہتے! اے نفس امارہ تجھے تو محض عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا میں تجھے سرگرم عمل رکھوں گا حتیٰ کہ بستر پر تجھے آرام نہیں لینے دوں گا۔

علقمہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ وادی سہاع (درندوں کی وادی) میں تشریف لائے اور اس وادی میں ایک حبشی حمہ نامی عبادت گزار بھی تھا۔ چنانچہ دونوں حضرات چالیس دن تک دن رات عبادت میں مصروف رہے۔ انھوں نے نہ اس کی طرف التفات کیا اور نہ ہی اس نے ان کی طرف، جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو دونوں اکٹھے نماز پڑھ لیتے اور پھر انہی مقررہ جگہوں میں چلے جاتے اور نوافل میں مشغول ہو جاتے۔

چالیس دن کے بعد عامر حمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کون ہو؟ اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ کہنے لگے مجھے اپنے کام میں لگے رہنے دو اور میرے تعارف کو چھوڑو۔ فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے بتلاؤ، کہا میں حمہ ہوں۔ فرمایا: اگر تم وہی حمہ ہو جس کا قبل ازیں مجھ سے تذکرہ کیا گیا ہے تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو، براہ کرم مجھے افضل ترین خصلت کے متعلق بتلاؤ؟ کہنے لگے مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے اوقات مقررہ نہ ہوتے جو کہ میرے قیام و سجدہ کو توڑ دیتے ہیں، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میری ساری عمر حالت رکوع میں گزرے اور میرا چہرہ حالت سجدہ میں رہے حتیٰ کہ میں اللہ سے ملاقات کر لوں۔ لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا نہیں کرنے دیتیں۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے ذرا اپنے متعلق تو کہو، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عامر بن عبد قیس ہوں۔ کہا: اگر آپ وہی عامر ہیں جنکی شہرت میں نے سن رکھی ہے، تو پھر آپ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں۔ کہا مجھے بھی کسی افضل ترین خصلت کا بتلائیے؟ فرمایا: مجھ سے اعمال میں تقصیر ہو جاتی ہے لیکن میں خوف خدا کو اپنے سینے میں عظیم الشان سمجھتا ہوں حتیٰ کہ میں کسی چیز سے اللہ کے سوا نہیں ڈرتا۔

درندوں کا عامر بن قیس سے شغف رکھنا..... ایک مرتبہ درندوں نے عامر بن قیس کو آن گھیرا حتیٰ کہ ایک درندے نے ان پر چھلانگ لگائی اور اپنے ہاتھ عامر رحمہ اللہ کے کاندھے پر ڈال دیے مگر وہ آیت کریمہ ”ذالک یوم مجموع لہ الناس و ذالک یوم مبشہود“ (یہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے اور یہ حاضری کا دن ہے) تلاوت کرنے لگے، جب درندے نے دیکھا کہ انھیں اس کی کچھ پرواہ نہیں تو وہ خود ہی ان سے الگ ہو گیا۔ حم کہنے لگے کونسی چیز تیرے لئے مہلک ہے؟ فرمایا مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی سے ڈروں، حم کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیٹ کی آزمائش میں نہ مبتلا کیا ہوتا چونکہ جب ہم کھاتے ہیں تو پاخانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تو میرا رب مجھے نہ دیکھتا مگر حالت رکوع و سجود میں۔ چنانچہ حم آٹھ سو رکعتیں روزانہ پڑھتے پھر بھی کہتے ہیں میں نے عبادت میں بہت کوتاہی کی، وہ اپنے نفس کو بہت ڈانٹتے تھے۔

۱۵۸۳- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن، شعیب بن حرز، سہل حزم کے بھائی کہتے ہیں کہ ہمیں عامر بن قیس کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے میرے لئے ہر مصیبت کو آسان کر دیا ہے اور ہر معاملہ میں مجھ سے راضی رہتا ہے اس سے محبت کرتا ہوں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں میں کس حالت پر صبح کروں اور کس حالت پر شام کروں۔

۱۵۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن یقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بصرہ کے امیر نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیجا تا کہ ان سے پوچھے کہ وہ عورتوں سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ عامر بن عبد قیس نے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح اس لئے نہیں کرتا چونکہ عورتوں کے معاملہ میں میں تھکا ماندہ ہوں۔ قاصد کہنے لگا آپ پیڑ کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا میں ایسی جگہ رہائش پذیر ہوں جہاں مجوسی کثرت سے آباد ہیں سو جس چیز کے بارے میں دو مسلمان گواہی دے دیں کہ اس میں مردار کی ملاوٹ نہیں میں اسے کھا لیتا ہوں۔ کہنے لگا: آپ امراء کے پاس کیوں نہیں تشریف لاتے؟ فرمایا، تمہارے دروازوں پر حاجتمندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ تم ان کی ضروریات کو پورا کرو، اور جن لوگوں کو تمہاری چنداں حاجت نہیں انھیں چھوڑ دو تا کہ اپنے کام میں لگے رہیں۔

۱۵۸۵- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد محترم سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن علی بن ہشل بن قیس عبدی، ضمر بن ابو صخر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس فرما رہے تھے کہ کیا میں اہل جنت میں سے ہوں گا۔ یا یوں فرمایا کہ کیا میں جنتی ہوں گا؟ یا یوں فرمایا کہ کیا میرے جیسا بھی کوئی جنت میں جائے گا؟

۱۵۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، حوشب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے عبد اللہ بن عامر کو حکم دیا کہ جلدی سے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو ان کا اکرام کرو نیز ان سے کہو کہ جس عورت کو چاہیں نکاح میں لائیں، ان کا مہر بیت المال سے ادا کر دو۔ چنانچہ اس نے عبد اللہ نے حضرت معاویہؓ کا پیغام عامر بن عبد قیس تک پہنچا دیا کہ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عامرؓ نے فرمایا۔ فلاں شخص اس کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر قاصد نے کہا کہ مجھے اس بات کا بھی فرمایا ہے آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کر لیں

میں اس کا مہر بیت المال سے ادا کر دوں گا۔ عامر بن عبد قیس فرمانے لگے کہ میں نکاح کے معاملہ میں تھکا ماندہ ہوں۔ کہا پھر بھی آپ کسی عورت کو نکاح میں لانا چاہتے ہیں؟ جو خشک روٹی کا ایک ٹکڑا اور ایک بوسیدہ چادر قبول کرے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ مجھے بتاؤ، کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ اس کے دل میں اپنے اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟ کہنے لگے جی ہاں کوئی ایسا نہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے پہلو میں پڑی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے دل میں غیر اللہ کی محبت گھر کرے۔ بخدا، میں صرف ایک ہی چیز (اللہ کی محبت) کو اپنا مقصد بناؤں گا، حسن بھری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر ایسا کر بھی دکھلایا۔

۱۵۸۷- دنیا کا ماحصل..... ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعد، خلف بن خلیفہ، ابو ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کا اصل ماحصل چار چیزوں میں ہے مال، عورتیں، نیند اور کھانا، سو مجھے مال اور عورتوں کی چنداں حاجت نہیں رہی، رہی بات کھانے اور نیند کی، سو اللہ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پالیتا۔

۱۵۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، قلاں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ ایک وسیع میدان میں سے گزرے، اچانک ایک ذمی کو دیکھا کہ اس پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے چنانچہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھی اور کہا میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو ٹوٹے نہیں دیکھ سکتا پھر اس مظلوم ذمی کی جان چھڑائی ۱۵۸۹ ابو نعیم اصفہانی احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، عبد اللہ بن عیاش مولیٰ بنی جشم، عیاش شیخ حدیث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد اللہ ایک مرتبہ سلطان کے کسی معاون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک ذمی کو کھینچے جا رہا تھا اور وہ ذمی اپنی مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ چنانچہ عامر بن عبد اللہ نے ذمی کے پاس آ کر کہا۔ کیا تو نے جزیہ ادا کر دیا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے ادا کر دیا ہے۔ پھر عامل سے کہا: تمہیں اب اس سے کیا مطلب ہے؟ عامل کہنے لگا میں اسے لے جا رہا ہوں تاکہ امیر کے گھر کو جھاڑو دے۔ عامر رحمہ اللہ نے ذمی سے کہا: تم یہ کام خوشی سے کر لو، کہنے لگا مجھے اپنی جاگیر میں کام کرنا ہے۔ عامر بن عبد قیس نے عامل سے کہا اس کو چھوڑ دے۔ کہنے لگا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ حتیٰ کہ آپ نے تین مرتبہ اصرار کیا مگر عامل نہ مانا۔ بالآخر جبراً ذمی کی جان اس سے چھڑائی اور فرمایا مجھے گوارہ نہیں کہ میرے زندہ رہتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے ذمہ کو توڑا جائے۔ پس یہ بات ان کی جلاوطنی کا سبب بنی۔

۱۵۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، جعفر بن سلیمان، سعید جریری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبد اللہ کے جلاوطن ہوتے وقت مقام ظہر مرید میں انھیں مریدوں نے الوداع کیا تو فرمایا میں دعا کرتا ہوں تم سب مل کر آمین کہو مریدین کہنے لگے ہم بھی اسی کے خواہشمند تھے۔ کہنے لگے اے میرے اللہ! جس نے میری چغلی کھائی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا اور مجھے اپنے مریدوں سے جدا کیا۔ اسکے مال و اولاد کو بڑھادے اسے صحت بخش اور اسے لمبی عمر عطا فرما۔

۱۵۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس سے کہا گیا اگر آپ بصرہ چلے جائیں تو بہتر ہوگا کہنے لگے بخدا بصرہ ایسا شہر ہے جسکی طرف میں نے ہجرت کی ہے اور اس میں رہ کر قرآن سیکھا ہے لیکن یہ سفر عشق و محبت کی راہوں کا سفر ہے جسکا کوئی ٹھکانا مقرر نہیں ہوتا۔

طبقات ابن سعد ۴/۳۹

عامر بن قیس اور عامر بن عبد اللہ دونوں طرح صحیح ہے۔ عبد اللہ ان کے والد کا نام ہے جبکہ قیس ان کے دادا کا نام۔ تنوکی

۱۵۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اشعث، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو شام کی طرف بھیجا گیا تو کہنے لگے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے سوار کر کے جلا وطن کیا۔

۱۵۹۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس ہریری، محمد بن منصور طوسی، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب! موسم سرما میں حصول طہارت میرے لئے آسان فرما چنانچہ جب وہ ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تو ان کے جسم سے بخارات نکل رہے ہوتے تھے۔

۱۵۹۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ ازدی، مسلم بن ابراہیم، عمارہ بن ابو شعیب ازدی، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا گزرا ایک رکے ہوئے قافلے کے پاس سے ہوا۔ پوچھا تم لوگ آگے چلتے کیوں نہیں؟ کہنے لگے شیر ہمارے راستے میں حائل ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ فرمایا: شیر کیسایہ تو ایک کتا ہے چنانچہ عامر رحمہ اللہ شیر کے پاس سے بے پرواہ گزر گئے حتیٰ کہ ان کے جسد کے کپڑوں نے شیر کے منہ کو مس کیا۔

۱۵۹۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ ازدی، جعفر بن ابو جعفر، احمد بن ابو حواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ کے گھر کا قرب و جوار آگ کی لپیٹ میں آچکا ہے (لہذا اپنے گھر کی آپ کچھ فکر کریں) کہنے لگے، آگ کو چھوڑ دو وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اتنا کہہ کر پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے چنانچہ آگ ان کے قرب و جوار کو ہڑپ کر گئی اور جب ان کے مکان تک پہنچی تو دوسری طرف پھر گئی۔

۱۵۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، عباس بن ابراہیم قرطبی، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں ایک منادی کو آواز لگاتے دیکھا، کہہ رہا تھا کہ لوگوں کو بتا دو کہ عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو رہی ہے اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔

۱۵۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، عبد الجبار بن محمد، عبد الاعلیٰ، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیٹھے عامر رحمہ اللہ کے بارے میں جائداد وغیرہ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ انھوں نے دوران نماز ان کے تذکرات کو سن لیا۔ فرمانے لگے، کیا تم اس کو پاسکتے ہو؟ کہنے لگی جی ہاں، فرمایا: بخدا میرا پیٹ نیزوں سے چھلنی ہو جائے مجھے پسند ہے اس سے کہ دوران نماز ایسی باتیں کی جائیں۔

۱۵۹۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، ابوبکر ابن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ اپنے چچا زاد بھائیوں سے کہنے لگے کہ تم اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دو راحت پاؤ گے۔

۱۵۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حذاف، احمد بن ابراہیم، دورق، عبد الصمد بن عبد الوارث، جعفر، جریری، ابو غلاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی عامر بن قیس رحمہ اللہ سے کہنے لگا، میرے لئے استغفار کیجئے، فرمایا تو نے ایسے آدمی سے سوال کیا ہے جو اپنے متعلق بھی اس کی امید سے عاجز ہے۔ لیکن اتنی بات کرو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور پھر اس سے دعا مانگو۔

۱۶۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، شیخ ابو زکریا، مشائخ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس کی ایک صبیہ نامی چچا زاد بہن تھی وہ انھیں مجاہدات شاقہ میں دیکھ کر ان کے لئے ٹرید بناتی اور ان کے پاس لے آتی، عامر بن عبد اللہ رحمہ اللہ ٹرید محلے کے یتیموں کی طرف لے جاتے اور انھیں بلا کر ان میں تقسیم کر دیتے چچا زاد بہن کہتی ہیں، میں نے تو ٹرید اپنے ہاتھ سے اس لئے بنائی ہے کہ آپ خود تناول فرمائیں، جواب میں فرماتے کیا تو نے کچھ نفع اٹھانے کا قصہ نہیں کیا؟

(قیسوں کے کھانے میں تیرے لئے زیادہ نفع ہے) نیز آپ اپنی چچا زاد بہن سے فرمایا کرتے، یا عبیدہ! دنیا سے الگ تھلگ ہو کر قرآن کے ساتھ نسبت پیدا کرو، جو قرآن کے ساتھ نسبت پیدا نہیں کرتا وہ پھر دنیا پر افسوس و حسرت ہی کرتا رہ جاتا ہے۔

۱۶۰۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، عبد العزیز، بن مسلم، حرب، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ مسجد میں مجلس درس لگاتے تھے چنانچہ انھوں نے مجلس ترک کر دی، ہم سمجھے شاید وہ اہل بدعت سے فروتنی برت رہے ہوں، ہم نے ان کے پاس آ کر ترک مجلس کی وجہ پوچھی، جواب میں فرمانے لگے، دراصل مجلس میں فضول باتوں اور اختلاط کا وقوع زیادہ ہونے لگا تھا۔ ہم نے کہا، ہم یہ سمجھے کہ آپ اہل بدعت کے معاملہ میں فروتنی سے کام لے رہے ہوں۔ بہر حال آپ ان کے بازے میں کیا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے عنقریب میں ان کے متعلق کچھ کہوں گا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک اچھی خاصی جماعت کو دیکھا ہے اور ان کی صحبت میں مشرف بھی ہوا ہوں۔ انھوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے کہ قیامت کے دن ایمان کے اعتبار سے افضل ترین لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے سختی کے ساتھ دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہوگا اور جو دنیا میں خوشیاں زیادہ رکھے گا اسے آخرت میں غموں کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا اور جو دنیا میں زیادہ ہنسواہ آخرت میں زیادہ روئے گا۔

اور صحابہ کرامؓ نے ہمیں یہ حدیث بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض فرض کئے ہیں کچھ سنتیں جاری کی ہیں اور کچھ حدود مقرر کی ہیں سو جس نے فرائض و سنت پر عمل کیا اور مقررہ حد سے اجتناب کیا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے فرائض و سنن پر عمل کیا لیکن مقررہ حدود کی کچھ پرواہ نہیں کی اسے شداکد، تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بہر حال جنت میں داخل ہوگا چونکہ تجاوز حدود سے اس نے توبہ کر لی تھی۔ اور جس نے فرائض و سنن کی بجا آوری کا اہتمام کیا، لیکن حدود اللہ کی کچھ پرواہ نہ کی تجاوز حدود پر مصر رہا پھر بغیر توبہ کے مر گیا، ہاں مسلمان ہے پس اللہ چاہے اس کی مغفرت کرے چاہے اسے عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی طرح موقوف (بدوں ذکر صحابی کے) روایت کیا ہے۔ اور یہی الفاظ مرفوعاً نبی ﷺ سے بہت سارے واسطوں کے ساتھ روایت کئے گئے ہیں چنانچہ یہ حدیث ابودرداء، ابو ثعلبہ، ابو عبادہ بن صامت وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔

۱۶۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو اعلیٰ مالکی، محمد بن عبد الرحمن بن سہم انباری، عبد اللہ بن مبارک، علی بن علی رفاعی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر تین امور کی پیشی ہوگی، دو پیشیاں حساب و کتاب اور عذر بازیوں کی شکل میں ہوں گی اور تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی شکل میں ہوگی پس کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والے ہوں گے اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والے، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے اشعار پڑھے۔

قد طارت الصحف فی الایدی متشترۃ..... فیہا السرائر والجبار مطلع

تفتقہن اعمال ناموں کی تقسیم ہو چکی اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں کھلے پڑے ہیں۔ ان میں پوشیدہ راز ہیں حالانکہ رب جباران کو ہا خوبی جانتا ہے۔

لکف سہوک والانباء والعة..... عما قلیل ولا تدری بما تقع

تیری بھول کیسی تھی حالانکہ خبریں تیرے پاس آتی رہیں اور تو نہیں جانتا کہ کیا چیز واقع ہونے والی ہے۔

اما الجنتان وعیش لا انقضاء لہ..... اما الجحیم فلا بقی ولا تدع

یا تو جنت میں عیش پسند زندگی ہوگی جس کا خاتمہ نہیں ہوگا یا تو جہنم میں جائے گا جہاں نہ تجھے باقی رکھا جائے گا اور نہ ہی تجھے چھوڑا جائے گا۔

تھوی بسکا نہا طوراً وترفعہ..... اذارجوا مخرجاً من غمها قمعوا۔
 جہنم اپنے رہائشیوں کو کبھی نیچے پھینکے گی اور کبھی اوپر اچھالے گی اور جب جہنم کے غم سے چھٹکارہ پانے کی خاطر باہر نکلنے کی
 امید ظاہر کریں گے انھیں ذلیل و خوار کیا جائے گا۔

لینفع العلم قبل الموت عالمہ..... قد سال قوم بها الرجعی لہما رجعوا۔
 عالم کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے اپنے علم سے نفع اٹھالے۔ چونکہ کچھ لوگ سوالی ہوں گے کہ انھیں واپس بھیجا جائے تاکہ اپنے
 علم سے نفع اٹھالیں لیکن انھیں واپس جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس نے اس مذکورہ بالا حدیث کو یوں ہی موقوفاً روایت کیا ہے اور اس حدیث
 کو علی بن زید نے، حسن، ابو موسیٰ، رسول اللہ ﷺ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ عامر بن عبد قیس نے مذکورہ
 بالا روایت ابو موسیٰ سے روایت کی ہو اور آگے اسے مرسل روایت کیا ہو چونکہ عامر نے قرآن مجید ابو موسیٰ سے پڑھا تھا جب وہ بصرہ
 تشریف لائے تھے۔ اس حدیث کو مروان اصغر نے ابو داؤد، عبد اللہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

ہم نے اولیں قرنی رحمہ اللہ کو اولاً ذکر کیا ہے چونکہ وہ خیر التابعین اور عبادت گزار تابعین کے سردار ہیں، ان کے بعد دوسرے
 نمبر پر عامر بن عبد قیس کو ذکر کیا ہے چنانچہ وہ قبیلہ بنو عذر سے ہیں وہ پہلے ولی کامل بزرگ ہیں جنہوں نے بصرہ میں زاہدانہ و صوفیانہ اقدار کو
 پہچانا اور عبادت گزار تابعین میں مشہور ہوئے۔ اور بصرہ کے تابعین کو اس لئے مقدم کیا چونکہ بصرہ، کوفہ پر طبعاً مقدم ہے چونکہ بصرہ کی
 بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔ اسی طرح اہل بصرہ، اہل کوفہ سے عبادت، زہد و تقویٰ میں زیادہ مشہور ہیں۔ عامر بن قیس عبادت
 و احکام میں ابو موسیٰ اشعریؓ کے تربیت یافتہ تھے اور انہی سے قرآن سیکھا اور انہی کے طریقہ سلوک کے راہی بنے۔

۱۶۰۳ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن ہبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ بن معاذ، ابو عون بن سیرین، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ
 ابو موسیٰ اشعریؓ نے عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس جنھیں عامر بن عبد قیس کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔ کی طرف خط لکھا کہ اما بعد! میں تم سے
 ایک بات کا عہد لیتا ہوں اور مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے راستہ تبدیل کر دیا ہے، اللہ سے ڈرو اور واپس لوٹ آؤ۔

(۱۶۴) مسروق

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اولیاء تابعین میں سے ایک عالم باللہ، اللہ کی محبت میں سرگرداں رہنے والے، سراپا علم، اللہ
 پر بھروسہ کرنے والے، اللہ کے بندوں کے معشوق، ابو عاتشہ مسروق رحمہ اللہ بھی ہیں ان کا نسب مسروق بن عبد الرحمن ہمدانی کوئی ہے۔
 کہا گیا ہے کہ تصوف تشریح حق (وصل کیلئے تیار رہنے) اور تبرنی الوجود (کائنات میں غور و فکر کرنے) کا نام ہے۔
 ۱۶۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طحی، حسین بن جعفر قات، احمد بن عبد اللہ بن یونس، زائدہ، اعمش، مسلم، کے سلسلہ سند سے روایت ہے،
 مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو عالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور جاہل ہونے میں بھی اتنی بات کافی
 ہے کہ وہ اپنے عمل کو بڑا سمجھے۔

۱- طبقات ابن سعد ۲/ ۷۶، والتاریخ الكبير ۸/ ۲۰۶۵، والجرح ۸/ ۱۸۲۰، والتاریخ بغداد ۱۳/ ۲۳۲، وسیر
 النبلاء ۳/ ۶۳، والکاشف ۳/ ۵۳۸۳، وتہذیب التہذیب ۱۰/ ۱۰۹، والتقریب ۲/ ۲۳۲، والخلاصۃ ۳/ ۶۹۴۲،
 حضرت مسروق اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے ہیں۔ ان کا تذکرہ عہد فاروقی میں منظر عام پر نمایاں ہوا۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ سیر الصحابہ
 ۳۵۰/۷۔

۱۶۰۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، ایوب طائی، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ایوب طائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شععی رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا، کہنے لگے آفاق میں علم کا طالب مسروق سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۶۰۶- محمد بن ابی احمد بن حسن، محمد بن عثمان، عبید بن یعیش، یحییٰ بن آدم، عبد السلام، ابو خالد دولانی، شععی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسروق بصرہ کی طرف کسی عالم سے ایک آیت کریمہ کے بارے میں پوچھنے نکلے، جب وہاں پہنچے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا البتہ اس نے مسروق رحمہ اللہ کو اہل شام کے کسی عالم کے پاس جانے کی رہنمائی کر دی چنانچہ مسروق رحمہ اللہ آیت کی تفسیر کے طلب میں شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

۱۶۰۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن حمید، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، منصور، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی اولیں و آخریں، دنیا اور آخرت کے علم کے جاننے کا شوقین ہو وہ سورہ واقعہ تلاوت کیا کرے۔

۱۶۰۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج کرنے چلے گئے چنانچہ وہ ساری رات سجدہ میں گزارتے۔

۱۶۰۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ابو ضرہ، علاء بن ہارون، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج پر چلے گئے سجدہ کے سوا اپنے آپ کو زمین پر ٹکایا نہیں۔

۱۶۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق رحمہ اللہ نے میری ملاقات ہو گئی۔ کہنے لگے: اے سعید! میرے لئے کوئی چیز مرغوب نہیں بجز اس کے کہ اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کروں۔

۱۶۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابن اورلیس، حسن بن عبید اللہ، ابو ضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا، بندہ اللہ کے قریب تر حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

۱۶۱۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، یوسف بن موسیٰ، عبد الرحمن بن مغراء، اعمش، ابو ضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہوتے یوں لگتے گویا کہ وہ کوئی راہب ہیں چنانچہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے کہ تمہاری جو چھ مجھ سے حاجت ہے اسے بیان کر دو قبل ازیں کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔

۱۶۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابو خالد احمر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ اپنے اور اہل خانہ کے درمیان پردہ لٹکالیتے اور نماز میں متوجہ ہو جاتے اہل خانہ اور ان کی دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو جاتے۔

۱۶۱۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن حوراء شعبہ، ابراہیم بن محمد منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ عہدہ قضا پر اجرت نہیں لیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے ”ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة“ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

۱۶۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، محمد بن بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ہر جمعہ کو اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیتے پھر مقام حیرہ میں ایک قدیم کوڑا کرکٹ

کے ڈھیر پر تشریف لاتے اور فرماتے دنیا ہمارے قدموں تلے ہے۔

۱۶۱۶ ابو نعیم اصفہانی، قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن کنانہ، محمد بن ایوب، سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن، ضمہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسروق اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑ کر ایک حربہ (کوڑے کے ڈھیر) پر لے گئے اور فرمایا کیا میں تجھے دنیا نہ دکھاؤں؟ دیکھو یہ ہے دنیا اسکو کھا کر فنا کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا، سوار ہو کر لاغر کر دیا اس کے لئے خون بہایا، محارم اللہ کو حلال سمجھا گیا اور رحم کو قطع کیا۔

۱۶۱۷ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ قبر سے بڑھ کر مومنین کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں چونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت پاتا ہے اور عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۶۱۸ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن سالم،..... ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، مسلم کے سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کہتے تھے کہ گمان کی بہتر حالت میں، میں اس وقت ہوتا ہوں جب میرا خادم مجھ سے کہتا ہے کہ گھر پر کھانے کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسہ۔

اس فرمان کو ثوری، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۱۹ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حسن صالح، ابو عباس سراج..... کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آدمی اس بات کا حقدار ہے کہ ایسی مجالس کا انعقاد کرے جن میں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کرے۔

۱۶۲۰ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ اسدی، سفیان، ابو وائل، کے سلسلہ سند سے مروی ہے مسروق کہتے ہیں جو گھر مال سے بھر جائے وہ آنسوؤں سے بھی بھر جاتا ہے۔

۱۶۲۱ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن عقبہ سے مروی ہے محمد بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے اعمش کو کہتے سنا کہ مسروق یہ اشعار پڑھتے تھے۔

یکفیک مما اغلق الباب دونہ..... وارخی علیہ السور فطرح وجردی

ترجمہ: وہ نمک اور روٹی تجھے کافی ہے جسے اندر رکھ کر دروازہ بند کر لیا جاوے اور پردہ لٹکایا جائے۔

وماء فرات بار دئم تغدی..... تعارض اصحاب الشریک الملبق

اور کافی ہے تجھے فرات کا ٹھنڈا پانی پھر تو سادہ کھانا کھا کر نرم نرم شریک کھانے والوں کے ساتھ بات کر۔

تجشاً اذما ہم تجشوا واکانما..... غلبت بالوان الطعام المفتق

جب تیرے ساتھی ڈکار لینے لگیں تو یہ کھانا کھا کر تو بھی یوں ڈکار لے گیا کہ تجھے مختلف رنگوں کا مزیدار کھانا کھلایا گیا ہے۔

مسروق رحمہ اللہ کی بہت ساری مسانید ہیں جنکی کثرت شمار سے باہر ہے تاہم ذیل میں ان کی دو حدیثیں کیا ہی عجیب ہیں۔

۱۶۲۲ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قیس بن ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک خبیث آدمی برے کی تکفیر نہیں کرتا لیکن پاک باز آدمی برے کی تکفیر کرتا ہے۔

یہاں عبد الرحمن بن محمد بن مسلم ایک راوی ساقط ہے۔

اصل نسخہ میں یہاں کوئی راوی متروک ہے۔

۱۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی نے محمد بن جعفر بن عیثم، جعفر بن محمد صالح، عدنان، عاصم بن بہدلا، ابو صحنی، مسروق، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔

(۱۶۲۴) علقمہ بن قیس نخعی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے عالم ربانی، فقیہ بے مثال ابو شبل علقمہ بن قیس نخعی ہمدانی بھی ہیں۔ حسن تلاوت اور زہد و تقویٰ کے امام تھے۔

۱۶۲۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق صینی، قیس بن ربیع، ابواسحاق، مرۃ الطیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ علقمہ ان دینداروں میں سے ہیں جو قرآن مجید کو حسن و خوبی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۱۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، عبدالعزیز بن امان، مالک بن مغول، معقل، ابوسفیر، مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس اس امت کے ربانی تھے۔

۱۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن عبید، اعمش، عمارہ، ابو عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم عمر بن شریک کے پاس گئے وہ کہنے لگے، میرے ساتھ چلو میں تمہیں ایک شخصیت کے پاس لے کر جاؤں گا جو سیرت و انداز واداء کے اعتبار سے عبد اللہ بن مسعودؓ کے زیادہ مشابہ ہے چنانچہ ہم علقمہ رحمہ اللہ کے پاس گئے۔

۱۶۲۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، قابوس بن ابی ظبیان کی سند سے مروی ہے، قابوس کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ علقمہ کے پاس کیا لینے جاتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دیتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے خود صحابہ کرامؓ کو علقمہ سے سوال کرتے اور فتوے پوچھتے دیکھا ہے۔

۱۶۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، محمد بن جعفر دو انی، مہلب بن عثمان ازدی، ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبد اللہ، اصحاب عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرتبہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ حلقہ لگائے بیٹھے تھے ان میں علقمہ، اسود، مسروق اور ان کے تلامذہ بیٹھے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود ان کے پاس ٹھہرے اور فرمایا کہ میرے ماں باپ علماء پر قربان جائیں، تم اللہ کے حکم سے اکٹھے ہوئے ہو، کتاب اللہ کو تلاوت کرتے ہو، اللہ کی مساجد تعمیر کرتے ہو اور اللہ کی رحمت کے منتظر ہو پس اللہ تم سے محبت کرے اور جو تم سے محبت کرے اس سے بھی اللہ محبت کرے۔

۱۶۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعید، وہ اپنے چچا سے، شریک، ابواسحاق، عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کہ جو چیز بھی میں پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی میں علم رکھتا ہوں علقمہ

۱- المسند الامام احمد ۲/ ۳۷۲، ۴۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۹۲، وجمع الزوائد ۶/ ۲۵۹، ۱۲۵، وخصائص الکبیر ۳/ ۲۲۵، ولب الرایۃ ۳/ ۲۲۸، واثاف السادة المتقین ۵/ ۳۲۱، وکشف الخفاء ۲/ ۱۰۰، والترغیب والترہیب ۳/ ۳۶، والتمہید لابن عبد البر ۳/ ۴۹، ۴/ ۲۷۶، والترغیب ۲/ ۳، والتاریخ الکبیر ۷/ ۴۱، والجرح والتعذیل ۶/ ۴۰۳، وطبقات ابن سعد ۸۶/ ۲

بھی اسے پڑھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے۔ کہا گیا اے ابو عبد الرحمن! علقمہ تو ہم سے زیادہ پڑھنے والے (قاری) نہیں فرمایا بخدا علقمہ تم سب سے بڑا قاری ہے۔

۱۶۳۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، عبد الغفار بن داؤد، ابو عبیدہ سعید بن رزین، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش آوازی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی نعمت عطا کی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود مجھے اپنے پاس بلوالیتے اور مجھ سے قرآن پڑھوا کر سنتے اور جب میں پڑھ کر فارغ ہو جاتا فرماتے اور پڑھو۔

۱۶۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حصین، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ، عبد اللہ بن مسعود کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اور علقمہ رحمہ اللہ خوش آواز تھے چنانچہ ایک آدمی ان سے کہنے لگا تر تیل کے ساتھ قرآن پڑھیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بے شک تر تیل قرآن کی زینت ہے۔

۱۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ ہر جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، عثمان بن ابوشیبہ، ابن ابوفضل، ابوفضل، شاک، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنے تلامذہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو ایمان زیادہ کریں یعنی مسائل فقہ کا مذاکرہ کریں۔

۱۶۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، متیب، بن رافع کے سلسلہ سے مروی ہے کہ تلامذہ جب علقمہ رحمہ اللہ کے پاس جاتے وہ اپنی بکریوں کو ادھر ادھر مار رہے ہوتے، دودھ دھور رہے ہوتے اور ان کو چارادے رہے ہوتے۔

۱۶۳۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، ابن غمر، حص بن غیاث، اعمش، متیب بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ اگر آپ مجلس لگا کر قرآن پڑھتے اور اپنے تلامذہ کو حدیثیں سناتے؟ فرمایا مجھے پسند نہیں کہ لوگ میرے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔ چنانچہ وہ خود اپنے گھر پر بکریوں کے لئے چارہ اور چورلے وغیرہ کا بندوبست کر کے، ان کے پاس ایک چھڑی ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینگ مارتیں تو اس چھڑی کے ساتھ بکریوں کو ادھر ادھر مارتے تھے۔ اس حدیث کو یزید بن عبد العزیز نے اعمش سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، معاویہ، عمرو، زائدہ اعمش، مالک بن حارث، عبد الرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ مسجد میں کیوں نہیں جاتے تاکہ آپ کے پاس لوگ جمع ہوں، آپ سے سوالات کئے جائیں اور ہم آپ کے ساتھ مجلس کریں چونکہ جو آپ سے علم میں کتر ہے اس سے سوالات کیئے جاتے ہیں (آپ سے کیوں نہیں کیے جائیں گے)؟ فرمانے لگے مجھے ناپسند ہے کہ لوگ میرے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کر کے کہا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔

۱۶۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، اسماعیل، ابوالحکم، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ جب تلامذہ میں نشاط پاتے تو ان سے حکمائے اسلام کا تذکرہ کرتے۔

۱۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، حسین بن عبد اللہ نخعی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اپنے ترکہ میں صرف ایک گھر، ایک ترک گھوڑا اور ایک قرآن مجید کا نسخہ باقی چھوڑا، ان اشیاء کی بھی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے لئے وصیت کی تھی جو کہ مرض وفات میں ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

۱۶۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابن کرامہ، ابو اسامہ، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سے نکاح کیا تھا اپنے اہل بیت کے علاوہ، اس سے ان کا ارادہ تو اضع کا ہوتا تھا۔

۱۶۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسن، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ، اسماعیل بن عبد اللہ، شریک، ابو حمزہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنی بیوی سے مرض وفات میں کہا کرتے کہ سنو کر میرے سر کے پاس بیٹھ جا شاید اللہ تعالیٰ تجھے میری کچھ مہربانیاں عطا فرمادے۔

۱۶۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ بن عبید، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے علقمہ رحمہ اللہ کے پاس آ کر انھیں گالیاں دینی شروع کر دیں، علقمہ رحمہ اللہ اسکو گالیوں کا جواب دینے کے بجائے آیت کریمہ ”والذین یؤذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبو القدا احتملو ابھتانا و اثمنا“ جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے قصور کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں سو وہ بہتان اور کھلے گناہ کے مستحق ٹھہرے ہیں“ تلاوت کرتے رہے، وہ آدمی کہنے لگا، ابراہیم مومن ہو؟ فرمایا اللہ سے مجھے یہی امید ہے۔

۱۶۴۲- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن احمد بن مخارق، محمد بن حسن بن ساعد، ابو نعیم، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے، علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ جوانی میں یاد کیا وہ میرے حافظہ میں ایسا پیوست ہے گویا کہ میں کسی ورق پر لکھے کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن علی خزاعی، یحییٰ بن عابس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علم کی زندگی مذاکرہ کرنے میں ہے۔

۱۶۴۴- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورق، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کا بار بار مذاکرہ کیا کرو چونکہ حدیث کی حیات مذاکرہ میں ہے۔

۱۶۴۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ حضرت! مجھے علم میراث سکھائیے مجھے فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

۱۶۴۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید اشج، ابو خالد، اشعث، حکم، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا ایسا نہ ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں مشہور کی جاتی تھی، میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا، دروازہ بند کر دینا، میرے پیچھے کوئی عورت نہ آئے اور نہ ہی میرے پیچھے آگ لے کر چلنا اگر تم سے ہو سکے تو مجھے کلمہ شہادت کی تلقین کرنا تا کہ میرا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو۔

۱۶۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا، جب میں مر جاؤں تو میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا چونکہ مجھے خوف ہے کہیں زمانہ جاہلیت کی شہرت نہ بن جائے جب میرا جنازہ لے کر گھر سے نکل جاؤ تو دروازہ بند کر دو درواں حالیکہ مرد سب نکل جائیں اور عورت کوئی نہ نکلے پائے چونکہ عورتوں کے میرے ساتھ جانے میں مجھے کوئی حاجت نہیں۔

علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث..... علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں تاہم چند ایک بطور

نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، معمر بن عبد اللہ، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اسکی دی ہوئی رخصتوں کو قبول کیا جائے جس طرح کہ عزیز یحیوں کے بجالانے کو پسند فرماتا ہے۔

اس حدیث کو معمر سے صرف شعبہ ہی مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور غندرو بکر بن بکار بھی اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۱۶۴۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ نگی چٹائی پر لیٹ گئے، جب اٹھے تو اس چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر نمایاں نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا ”میرا دنیا کے ساتھ کیا رشتہ، دنیا کے ساتھ میرا تعلق ایسا ہے جس طرح ایک مسافر سایہ حاصل کرنے کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائے پھر کچھ ہی دیر کے بعد اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔“

اس روایت کو سید متصل اور سید مرفوع کے ساتھ مسعودی کے علاوہ کسی نے بھی عمرو بن مرة سے روایت نہیں کیا۔

۱۶۵۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خلیفہ بن خیاط، یعقوب بن یوسف، فرقد، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم اس وقت تک زائد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع نہ اختیار کرو۔“

۱۶۵۱- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علان، حسن بن عمر، ابراہیم، جبارہ بن مغلس، موسیٰ بن عمیر، حکم بن عتبہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ساری مخلوق اللہ کا عیال ہے۔ تم میں اللہ کو زیادہ پسند وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے۔“

۱۶۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، احمد بن یحییٰ بن منذر حمیری، یحییٰ بن منذر، ابن ابی جلع، اعمش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں کو دینار و درہم نے ہلاک کیا یہ دونوں تمہارے لئے بھی مہلک ہیں۔“ ۵۔ ہذا حدیث غریبہ میں حدیث یحییٰ بن وثاب و رواہ ابن ابی جلع۔

(۱۶۵) اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ

اسود بن یزید رحمہ اللہ بھی اولیاء تابعین میں سے ہیں اسود رحمہ اللہ جلیل القدر فقیہ، قاری، صائم النہار و قائم الیل تھے۔

۱۶۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں صرف دو دن میں قرآن ختم کرتے تھے اور صرف مغرب و عشاء کے درمیان سویا کرتے

١- مسند الامام احمد ٢/ ١٠٨. والسنن الكبرى للبيهقي ٣/ ١٣٠. وصحيح ابن حبان ٥٣٥. ٩١٣. ٩١٣ (موارد) وصحيح ابن خزيمة والمصنف لابن أبي شيبة ٩/ ٦٠. ومجمع الزوائد ٣/ ١٦٢. والترغيب والترهيب ٢/ ١٣٥. والدر المنثور ١/ ١٩٣. ومسند الشهاب ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠ ونصب الراية ١/ ١٦٩.

٢- صحيح البخارى ٣/ ٢١٣. ومسند الامام احمد ١/ ٣٠١. ٣٢١. والمستدرک ٣/ ٣١٠، وفتح الباری ١١/ ٢٩٢. وشن الترمذی ٢٣٤٤. والمعجم الكبير للطبرانی ١١/ ٣٢٤.

٣. المعجم الكبير للطبراني ١٠ / ١١٠. والكامل لابن عدي ٨ / ٢٦٠ ومجمع الزوائد ١٠ / ٢٨٥.

٣. المعجم الكبير للطبراني ١٠ / ١٠٥. والكامل لابن عدي ٥ / ١٨١٠. وتاريخ بغداد ٦ / ٣٣٣. وكشف الخفا ١ / ٣٥. ومجمع

الزوائد ٨/ ١٩١. والدر المنصور ٤٨ ومشكاة المصابيح ٣٩٩٨-٣٩٩٩، والعلل المتناهية لابن الجوزي ٢/ ٢٨.

٥٠ كنز العمال ٢٢٥٤، ومجمع الزوائد ١٠ / ٢٣٤ والترغيب والترهيب ٣ / ١٨٢.

٦- تهذيب ٣٣٣/١ القريب ٤٤/١ والغريب الكبير ٣٣٩/١ والجرح والعديل ٢/٢٩١. طبقات ابن سعد ٦/٦٨.

تھے جبکہ رمضان کے علاوہ باقی ایام میں صرف چھ دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۵۴- ابو نعیم اصفہانی ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن، شعیبہ، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ نے اسی کے لگ بھگ حج اور عمرے کیے۔ ابن علیہ نے بھی اس روایت کو میمون بن حمزہ، ابراہیم کی سند سے اسی طرح مذکورہ بالا کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۵۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، شععی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عامر شععی سے اسود رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا جواب دیا کہ وہ تقریباً ہر دن روزہ رکھتے، راتوں کو قیام کرتے اور ہر سال حج کرتے تھے۔

۱۶۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن عمرو بابلی، ازہر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون نے شععی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ علقمہ افضل ہیں یا اسود؟ فرمایا علقمہ افضل ہیں، تاہم اسود بڑے حاجی تھے اور علقمہ تاخیر کر دیتے تھے اور وہ جلد باز کو پالیتے تھے ۱۶۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، احمد بن بشر، اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شععی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اہل بیت یعنی علقمہ، اسود اور عبد الرحمن کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۶۵۸- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید جمہی احمد بن محمد بن سیار، تکی بن سعید، یزید بن عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد کی انتہاء آٹھ تابعین پر ہوئی اسود رحمہ اللہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ محنت و لگن کے ساتھ عبادت کرتے، اس قدر روزے رکھتے کہ ان کا جسم سبزی و زردی مائل ہو جاتا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر علقمہ بن قیس ان سے کہتے، تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا میں اس جسم کو آئندہ راحت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ اسود رحمہ اللہ وفات کے وقت رونے لگے: کسی نے پوچھا یہ کیسی جزع و فزع ہے؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقہ ارکون ہے؟ بخدا، اگر میں اللہ کی مغفرت سے سرشار ہو جاؤں تو جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللہ سے حیا مجھے غمگین رکھتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان صغیرہ گناہ کا معاملہ ہوتا ہے سو وہ اسے معاف کر دیتا ہے پس بندہ اس سے مسلسل حیا دار رہے۔ اسود رحمہ اللہ نے اسی (۸۰) کے لگ بھگ حج کئے۔

۱۶۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، اپنے باپ احمد بن حنبل سے، حجاج، محمد بن طلحہ، عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ اپنے نفس کو روزہ اور عبادت کی مشقت میں ڈالے رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کا جسم سبز و زردی مائل ہو جاتا، علقمہ رحمہ اللہ انھیں تنبیہ کرتے اور کہتے تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو، جواب دیتے کہ معاملہ بڑا عظیم ہے معاملہ بڑا عظیم ہے۔ (یعنی قیامت کا معاملہ بڑا سخت ہوگا خوف میرے لئے راحت کے مانع ہے۔ تنوی)

۱۶۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، اپنے والد احمد بن حنبل سے، معمر، بن سلیمان، عبد اللہ بن بشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ اور اسود رحمہ اللہ اکٹھے حج پر تشریف لے گئے۔ اسود رحمہ اللہ عبادت گزار تھے۔ اثناء سفر حج میں انھوں نے ایک دن روزہ رکھ لیا حالانکہ لوگ گرمی کی شدت سے دو چار تھے چنانچہ شدت گرمی کی وجہ سے اسود رحمہ اللہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور ان کی ران پر مار کر کہا: اے ابو عمرو! اپنے جسم کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، اس جسم کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ فرمانے لگے اے ابو حنبل، معاملہ بہت ہی بڑا ہوگا۔

۱۶۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، ابو احمد محمد بن عبد اللہ، حنش بن حارث، علی بن مدرک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے کہا (اسود رحمہ اللہ روزہ کی حالت میں تھے) تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا دراصل میں تو اس کے لئے راحت و آرام کا متلاشی ہوں۔

۱۶۶۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، حنش بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے، حنش

بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے اسود رحمہ اللہ کو دیکھا اور آنحالیہ لگا تا روزے رکھنے کی وجہ سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر، ابو خالد احمر، اعش، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود رحمہ اللہ ایک راہب لگتے تھے۔

۱۶۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سلیمان احمر، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میں اسود رحمہ اللہ کو عبادت میں مشغول دیکھتا ہوں تو برملا پکارا اٹھتا ہوں کہ وہ کوئی راہب ہے اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اگرچہ پتھر پر ہی کیوں نہ بیٹھ جائیں۔

اسود رحمہ اللہ کی سند سے چند غرائب احادیث

۱۶۶۵- ابو نعیم اصفہانی، سعد بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عبید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اموال کو پاکیزہ کر لیا کرو، صدقہ کر کے اپنے مریضوں کا علاج کیا کرو اور دفع بلا کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا کرو۔“

۱۶۶۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، شیبان، جابر، عبد الرحمن بن اسود، اسود بن یزید، عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب قیدیوں کو لے کر آتے تو اہل بیت کو دے دیتے اور ناپسند سمجھتے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان تقسیم کئے جائیں۔

۱۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قات، اسماعیل بن غلیل خزاز، علی بن مسہر، اعش، ابراہیم، علقمہ واسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”غنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے جو نمازوں کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے اور نمازوں کو بالکل خفیف کر کے ادا کریں گے شرق موتی (طلوع آفتاب کے وقت) تک لے جائیں گے، وہ اس آدمی کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی زیادہ شریر ہوگا اور اس آدمی کو جو اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں پائے گا۔ تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے وہ اپنے وقت پر نماز پڑھے اور اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ بطور نوافل کے پڑھو۔“

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ اعش کی حدیث سے غریب ہے اور دونوں حدیثیں علقمہ واسود سے مروی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف علی بن مسہر کے طریق سے لکھی ہے۔

۱۶۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محلی، عبید بن غنم، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، معاویہ بن نضری (اقتراوی تھے)، ہشیل، فضاک، اسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اسے اپنے زمانے کے لوگوں کو سکھلائیں تو

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۳۸۲ والمصنم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵۸۔ وتاریخ بغداد ۶/ ۳۳۲، ۱۳/ ۲۱۔ والکامل

لابن عدی ۶/ ۲۳۲۰۔ ومجمع الزوائد ۳/ ۶۳۔ الترغیب والترہیب ۱/ ۵۲۰۔ وكشف الخفا ۱/ ۳۳۲ والعلل المتناہیہ

۳/ ۲۔ والامالی للشجرى ۱/ ۲۲۳ وکنز العمال ۵۹/ ۱۵۷، ۶۰/ ۱۵۷، ۵۳/ ۳۳۳، ۵۳/ ۳۳۳۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۲/ ۲۲۸۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/ ۱۲۲۸۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۷/ ۱۹۲۔ ومشکاۃ المصابیح

۳۳/ ۴۳۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/ ۱۲۸۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۷/ ۱۹۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۳/ ۴۳۔ وکنز العمال

۳۸۱/ ۳۴

۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۳۰۱۔ وکنز العمال ۵۵/ ۱۲۸۵۔ وسنن ابن ماجہ ۷/ ۱۲۵۔ ومستند الامام احمد ۷/ ۷۰،

والجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۶۴۲۔ والمصباح۔ النافله۔

کیا ہی اچھا ہو لیکن وہ اس علم کو اہل دنیا کے لئے خرچ کریں گے تاکہ ان کی دنیا کو پالیں اس زمانے کے لوگوں میں ان کی کچھ حیثیت نہیں ہوگی، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس آدمی نے ایک ہی چیز (آخرت) کو غم بنایا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے غم کی کفایت فرمائے گا اور جس نے بہت سارے غموں کو اپنا مقصد بنالیا پھر اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ہوگی وہ آخرت کی جس وادی میں جاتا ہے جاتا رہے۔

اسود کی حدیث غریب ہے ضحاک ہی نے صرف اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ان سے صرف ٹھٹھل نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حکم کی حدیث میں موسیٰ بن عمیر متفرد ہیں۔ اور جابر جھٹی کی حدیث میں شبان متفرد ہیں۔

(۱۶۶) ابویزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک متواضع متقی، قانع محتاج الی اللہ، چوٹی کے آٹھ تابعین زاہدوں میں سے ایک ابویزید ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرائر میں دلچسپی اور محسوسات مظاہر میں عارضی مصروفیت ہے۔

۱۶۶۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، ازہر بن مروان، عبد الواحد بن زیاد، عبد اللہ بن ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم جب عبد اللہ بن مسعود کے پاس آتے اور عبد اللہ بن مسعود کے ہاں کسی کے لئے اجازت اس وقت تک نہیں ہوتی تھی جب تک وہ اپنے صاحب سے فارغ نہ ہو جائے عبد اللہ بن مسعود انہیں دیکھ کر فرماتے ابویزید! اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے، میں نے جب بھی تمہیں دیکھا مجھے مواضعین کی یاد تازہ ہو گئی۔

۱۶۷۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، حماد بن ابی سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود جب ربیع بن خثیم کو دیکھتے فرماتے ابویزید! مرحبا! انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے اور فرماتے، اگر رسول اللہ ﷺ تجھے دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے۔

۱۶۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ہبل بن محمود، مبارک بن سعید، یاسین زیات کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن کواء ربیع بن خثیم کے پاس آئے اور کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی طرف رہنمائی کیجئے جو آپ سے بہتر ہو فرمایا جی ہاں وہ آدمی مجھ سے بہتر ہے جسکی باتیں ذکر خدا ہوں، جس کا سکوت فکر آخرت کا مظہر ہو اور جسکی چال سے تدبر ٹپکے وہ مجھ سے بہتر ہے۔

۱۶۷۲- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، عمار بنی بن عبد الملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دوران مرض ربیع بن خثیم سے کہا گیا کیا ہم آپ کے علاج کے لئے کسی طبیب کو نہ بلائیں؟ ربیع بن خثیم کچھ دیر سوچتے رہے

اب سنن ابن ماجہ ۱۰۶/۴، والترغیب والترہیب ۱۲۲/۳، والدر المنثور ۵۹/۲، ۵۹/۶، وکشف الخفاء ۲/۲۱۷۔

والتحاف السادة المتقين ۱/۷۸، ۱/۱۲۷۔

۲- تہذیب الکمال ۱۸۵۹ (۷۰/۹) وطبقات ابن سعد ۱۸۲/۶، ۱۹۳، والجرح والتعديل ۳/۲۰۶۸، ولفات ابن

شامین ت ۳۵۲، والجمع ۱/۱۳۳، وسیر النبلاء ۳/۲۵۸، ۲۶۲، وتذکرة الحفاظ ۱/۵۷، والکاشف ۱/۲۰۴، وتہذیب

التہذیب ۳/۲۲۲، والخلاصة ۲۰۲/۱

ربیع بن خثیم بن عائد بن عبد اللہ بن معاذ بن ثور ثورئی نے خصوصاً عبد اللہ بن مسعود اور ابویوب انصاری سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ زہد و ورع نے نور علم کو ہم کر دیا، جب عبد اللہ بن زیاد کوفہ کے امیر تھے اس وقت ان کی وفات ہوئی۔

پھر آیت کریمہ ”وَعِندَآوْثَمُوْدَ وَاصْحَابِ الرَّسِّ وَقُرُوْنَا بَيْنَ ذٰلِكَ کَثِیْرًا“ ہلاک کیا ہم نے عام، ثمود، کنوئیں والوں اور بہت ساری امتوں کو، تلاوت کرنے لگے اور ان اقوام فانیہ کی دنیا پر حرص و رغبت اور دوسری خرابیوں کا ذکر کرنے لگے نیز فرمایا کہ ان میں بھی اطباء اور مریض ہوا کرتے تھے، میں معالج کو باقی دیکھتا ہوں اور نہ ہی علاج کرنے والے کو ناعت و منعت سب ہلاک کر دیئے گئے مجھے طبیب کی چنداں کوئی ضرورت نہیں۔

اس روایت کو نسیر بن ذعلوق نے بھی بکر بن معز، ربیع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، کے سلسلہ سند سے علقمہ بن مریم فرماتے ہیں: تابعین میں سے آٹھ حضرات پر زہد کی اتھلی ہوئی، رہی بابت ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کی تو جب انہیں فالج کا عارضہ پیش آیا ان سے کسی نے کہا: اگر آپ علاج کروائیں (افاقہ ہوگا)، جواب دیا: میں جانتا ہوں کہ دوا حق ہے، لیکن عاد، ثمود، کنوئیں والے اور دوسری فانی امتیں مجھے یاد ہیں ان میں بیماریاں کثیر الوقوع تھیں، اور ان میں اطباء بھی موجود تھے پس نہ معالج باقی رہا اور نہ ہی علاج کرانے والا ان سے پھر کہا گیا: آپ لوگوں کو نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اپنے نفس کے بارے میں راضی نہیں ہوں کہ اسکی مذمت سے فارغ ہو جاؤں اور لوگوں کی مذمت کی طرف توجہ دوں، لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں خوفزدہ ہیں حالانکہ وہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں، ان سے پھر پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا: ہر صبح کے وقت گناہ گار تھے؟ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور موت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں عبد اللہ بن مسعود انہیں دیکھ کر فرماتے، تو اضع کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ، سن لو اگر محمد عربی ﷺ تجھے دیکھ لیتے لامحالہ تجھ سے ضرور محبت کرتے، ربیع رحمہ اللہ فرمایا کرتے: اما بعد! اپنے لئے تو شے کا بندوست کرو، اپنے نفس کے جہاد میں مصروف رہو اور اپنے نفس کے وصی بنو۔

۱۶۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد، وکیع، اعمش، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم نے اپنے اہل خانہ سے کہا: ہمارے لئے گھی اور کھجوریں ملا کر حلوہ بناؤ۔ چنانچہ گھر والوں نے حلوہ تیار کیا تو انہوں نے ایک دیوانے آدمی کو حلوہ کھانے کی دعوت دی اس آدمی نے لقمے اٹھانا شروع کئے اور اس دوران لعاب اس کے منہ سے بہنے لگا، جب وہ آدمی کھا کر چلا گیا ربیع رحمہ اللہ کے اہل خانہ کہنے لگے: ہم نے محض تکلف کیا اور حلوہ بنایا، یہ کیا جانتے کہ اس نے کیا کھایا ربیع رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

۱۶۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، خلاو بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کی اہلیہ نے خبر دی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کا سارا عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتیٰ کہ اگر وہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر رہے ہوتے اور اچانک کوئی آدمی آ جاتا تو قرآن مجید کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے۔ اعمش نے بھی سفیان سے اسی طرح یہ واقعہ روایت کیا ہے۔

۱۶۷۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن اسمہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ایک آدمی سے، مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ عمل جس سے خدائے تعالیٰ کی رضامندی مطلوب نہ ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

۱۶۷۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہ اپنے والد اور چچا سے، عبد اللہ بن ادریس، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ شععی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مسعود کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: رہی بات ربیع کی سو وہ پرہیزگاری میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن عثمان، عبید بن معیش، یحییٰ بن آدم، مالک بن مغول، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شععی رحمہ

اللہ نے کہا: میں تجھ سے عبد اللہ بن مسعود کے علاوہ کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو ایسا محسوس کرے گا گویا کہ تو نے انہیں دیکھا ہے، ربیع بن خثیم ورع میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن فضیل، ہناد بن سہری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک سورت ایسی ہے لوگ اسے چھوٹی سمجھتے ہیں حالانکہ میں اسے بہت طویل سمجھتا ہوں، بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہمیں فقید المثال سورت عطاء فرمائی ہے۔ سوتم میں سے جو بھی پڑھے گا تو بالاستقلال اس سورت کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا) اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سورت کفایت کرنے والی ہے یعنی سورۃ الاخلاص۔

۱۶۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، ہناد بن سہری، ابواحوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی ربیع رحمہ اللہ کے پاس آ کر کچھ پوچھتا، جواب میں فرماتے: تمہیں جتنا علم ہے اس کے متعلق اللہ سے ڈرو اور جس چیز کو مخصوص کر لیا جائے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے، میں تمہارے اوپر عہد کے متعلق زیادہ خوفزدہ ہوں بے سبب خطا کے آج میں نے تمہارے لئے کسی خیر کا انتخاب نہیں کیا، لیکن وہ بعد میں آنے والی شر سے بہتر ہے۔ تم نے خیر کی اتباع اس طرح نہیں کی جس طرح کہ اس کی اتباع کا حق ہے، تم لوگوں سے اس طرح نہیں بھاگے جس طرح ان سے بھاگنے کا حق ہے، جو کچھ محمد عربی ﷺ پر نازل ہو گیا ہے اس سب کا تم نے ادراک نہیں کر لیا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو، تم نہیں جانتے وہ سب کا سب کیا ہے؟ پھر فرمانے لگے: وہ پوشیدہ راز جنہیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مظاہر ہیں۔ ان امور کی دوائی کے متلاشی رہو اور ان امور کی دوائی ایسی توبہ ہے جسکے بعد ان کی طرف پھرنے لوٹنا ہو۔

۱۶۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن فضیل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابواسامہ، سفیان، اپنے والد سے، بکر بن معز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بکر بن معز! اپنی زبان کو روک رکھ بجز اس چیز کے جو تیرا حق ہو نہ کہ تیرے خلاف، میں اپنی دینداری کے معاملہ میں لوگوں کو بدگمان سمجھتا ہوں، جتنا تجھے علم ہے اس کے مطابق اللہ کی اطاعت کر، جس چیز کو خاص کیا گیا ہے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے۔ بخدا، مجھے تمہارے اوپر خطا کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عہد کا ہے۔ (پھر مذکورہ بالا حدیث احوص کی طرح ذکر کی)۔

انسراہیل نے سعید بن مسروق، منذر کی سند سے اس حدیث کی مثل ذکر کی ہے۔

۱۶۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، نصر بن اسماعیل، عبد الملک بن اصفہانی، اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے مریدوں سے پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوائی اور شفا کیا چیز ہیں؟ انہیں لگے ہم نہیں جانتے، فرمایا گناہ بیماری ہیں، استغفار دوائی ہے اور گناہ ہے توبہ کر کے پھر اسکی طرف نہ لوٹنا استغفار ہے۔

۱۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو نصر سجلی، عبید اللہ بن موسیٰ، سفیان، بسیر بن ذعلوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بہت روتے حتیٰ کہ آنسو ان کی داڑھی کو تر کر دیتے اور فرماتے، ہم نے ایسی اقوام کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلوؤں میں چور بن کر بیٹھے تھے۔

۱۶۸۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن ثنی، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم دعا کرتے وقت فرماتے: یا اللہ! میں اپنی حاجت کا شکوہ تجھے سے کرتا ہوں۔ اس کی بیان بازی تیرے سامنے اچھی نہیں لگتی پس اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۶۸۵- ابو نعیم اصفہانی ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن عمرو بن عبید عسفری، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی کف دست پر عذاب سے حفاظت لکھ دیتے ہیں۔

۱۶۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سفیان، ابو عباس سراج، سفیان، وکیع، سفیان بن عیینہ، عمر بن ذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم سے پوچھا گیا، اے ابو زید! آپ نے صبح کس حالت میں کئی: فرمایا ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی ہے اپنے رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کی مقررہ مدت کی انتظار میں ہیں۔

۱۶۸۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان ثوری، ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ربیع رحمہ اللہ سے کہا جاتا، آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرماتے: ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی اپنا رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کے مقررہ وقت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں (اس حدیث کو نسیر بن ذعلوق نے بکر بن معز سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۶۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، حفص بن غیاث، اشعث، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: کلام کم کرو بجز نو (۹) چیزوں کے تسبیح، تہلیل، تکبیر، بھلائی کا سوال، شر سے پناہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قرآن قرآن کے۔ غالباً نویں چیز کسی راوی سے یا ربیع سے رہ گئی ہے۔ (اصغر)

یہ حدیث منذر ثوری نے ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلدہ، ابو عباس سراج، ابو حامد ابو نعیم، سفیان، منصور، ابراہیم، فلاں کی سند سے مروی ہے کہ میں نے ربیع رحمہ اللہ کو بیس سال سے نہیں دیکھا کہ ان کی زبان سے ایسا کلام نکلا ہو جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جس کو آسمانوں میں شرف قبولیت ملے۔

۱۶۹۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان کہتے ہیں: ہم بیس سال تک ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی مصاحبت میں رہے ہم نے ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جو اوپر عند اللہ مقبول ہو۔

۱۶۹۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، سفیان ثوری، بنو تیم اللہ کے ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں دس سال تک ربیع کے پاس بیٹھا، اس دوران انہوں نے مجھ سے انسانوں کے دنیاوی حالات کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا، بجز دو مرتبہ کے ایک مرتبہ پوچھا: کیا تمہاری والدہ بقیہ حیات ہیں؟ اور دوسری مرتبہ پوچھا: تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟


۱۶۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن مساور، ہبل بن عثمان، سعید بن عبد اللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن معز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم اور عبد اللہ بن مسعود دریائے فرات کے کنارے چل نکلے، وہاں آہادلو ہاروں کے پاس سے گزرے، ان کی بھیٹی میں آگ کے بلند شعلوں کو دیکھ کر ربیع بے ہوش ہو گئے، عبد اللہ بن مسعود فوراً ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں یا ربیع! کہہ کر آواز دی، مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عبد اللہ بن مسعود چل پڑے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور پھر ربیع کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں پھر دو بارہ پکارا مگر اس بار بھی ربیع نے کچھ جواب نہ دیا۔ عبد اللہ بن مسعود پھر واپس لوٹ گئے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور پھر تیسری بار ربیع رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں بار بار آوازیں دیں مگر اب کی بار بھی انہوں نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ وقت سحر کی سردی نے ان میں حرکت پیدا کی۔ یہ حدیث ابو وائل نے عبد اللہ سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورق، ابوبکر بن عیاش، عیسیٰ بن سلیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو وائل کہتے ہیں: ہم عبداللہ بن مسعود کی معیت میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم بھی تھے، چنانچہ ہم ایک لوہار کے قریب سے گزرے، عبداللہ بن مسعود گھڑے ہو کر اس کی بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جو نبی ربیع رحمہ اللہ نے بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھا تو ایک طرف جھک گئے اور نیچے گرنے لگے، عبداللہ بن مسعود چل پڑے اور ہم جلدی سے فرات کے کنارے پر واقع ایک بھٹی پر آئے، عبداللہ بن مسعود نے جب بھٹی میں بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت کریمہ تلاوت کرنے لگے ”اذا رآہم من مکان بعید سمعوا لها نفیظاً وزفیراً..... ثبوراً تک۔ ربیع رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہم انہیں گھر کی طرف اٹھالائے پھر مغرب تک عبداللہ بن مسعود ان کے پاس رہے مگر انہیں کچھ افاقہ نہ ہوا، کچھ دیر کے بعد انہیں قدرے افاقہ ہوا تب عبداللہ بن مسعود گھر واپس لوٹے۔

۱۶۹۴- ابو عبداللہ بن کواء نے ایک مرتبہ ربیع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو برا نہیں کہتے اور نہ ہی کسی کی مذمت کرتے ہیں؟ فرمایا: ابن کواء: تیرا ناس ہو، مجھے خود اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے، میں کیسے اپنے گناہوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی عیب جوئی میں لگ جاؤں، لوگوں کا عجب حال ہے کہ وہ دوسروں کے گناہوں پر تو خدا سے ڈرتے ہیں لیکن خود اپنے گناہوں کی جانب سے بے خوف ہیں۔

۱۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، ابو عباس سراج، ابو حامد، سعید بن عبداللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی دو قسمیں ہیں، مؤمن اور جاہل، رہی بات مؤمن کی اسکو اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل سے بدسلوکی مت کرو۔

۱۶۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، خلف بن خلیفہ، یسار، ابوالحکم، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ربیع بن خثیم کے پاس آئے انہوں نے ہمارے آنے کی وجہ دریافت کی، ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اللہ کی حمد کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی حمد کریں اور آپ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، کہنے لگے: الحمد للہ: جب تم میرے پاس نہیں آتے ہو گے پھر تو تم کہتے ہو گے: آپ شراب پیتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ شراب پیئیں اور آپ زنا کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ زنا کریں۔

۱۶۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، عطاء بن مسلم، غلاء بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا گھوڑا چوری ہو گیا۔  نے کہا، آپ چور کے لئے بددعا کریں۔ فرمایا: بلکہ میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں، اے اللہ! چور اگر مالدار ہے تو قبول فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے مالدار بنادے۔

۱۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمن، سفیان، نسیر، ہبیرہ بن خزیمہ سند متصل سے روایت کرتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی ہوں جو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس حسین بن علیؑ کے قتل کی خبر لایا۔

۱۶۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ہاشم بن قاسم، زکریا بن سلام، بلال بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: اگر میں آج ربیع کی کوئی غلطی نہ نکال سکا کسی کے سامنے تو پھر کبھی بھی نہیں نکال سکوں گا، کہنے لگا: اے ابویزید: فاطمہؑ کے بیٹے قتل کر دیئے گئے، چنانچہ ربیع رحمہ اللہ نے اطمینان کے ساتھ ”انسا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھا اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی ”قل البلہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحكم بین عبادک فیما کانوا یختلفون“ کہہ دیجئے اے میرے اللہ! تو ہی آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے: کہنے لگا آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟ ربیع رحمہ اللہ نے کہا: میں کیا کہوں

گا: اللہ ہی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے اور اللہ ہی ان کا حساب لے گا: (یہ ہاشم بن قاسم کے الفاظ ہیں)

۱۷۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، جریر، ابو حیان، تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے ربیع رحمہ اللہ کی ایک وصیت تھی، اور اس چیز کی ربیع رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی۔

۱۷۰۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع سفیان، زائدہ، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے وفات کے وقت وصیت ان الفاظ میں کی تھی ”ربیع نے اس چیز کی وصیت اپنے پر لازم کر رکھی تھی، اور اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا تھا اور اللہ ہی بطور گواہ کے کافی ہے، اور اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ دینے والا ہے، سو میں اللہ سے راضی ہوں کہ وہ میرا رب ہے اور محمد سے راضی ہوں نبی ہونے کے ناتے اور اسلام سے راضی ہوں حالانکہ وہ دین ہے۔ میں اپنے اوپر اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے پسند کرتا ہوں کہ میں عبادت کروں عبادت گزاروں میں، اسکی حمد کروں حامدین میں اور سب مسلمانوں کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو شعبہ نے سعید بن مسروق سے، اس نے ربیع سے روایت کیا ہے، شعبہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسروق سے پوچھا آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ کہنے لگے: ایک زندہ آدمی نے ربیع سے مجھے سنائی ہے۔

۱۷۰۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، ابو محمد بن حیان، جعفر بن صباح، یعقوب دورقی، الحججی، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس خیر و بھلائی سے تم اللہ کا ارادہ کرو تو اسے پالو گے ورنہ اس کے بغیر نہیں پاسکتے، اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسے تم نے اس سے پہلے چکھا نہیں ہے اس لئے کہ غائب آدمی کو جب طویل مدت گزر جائے تو اسکی محبت دلوں میں گھر کر لیتی ہے، اس کے اہل خانہ اسکی انتظار میں لگے رہتے ہیں حالانکہ وہ غریب ان کے پاس آنا ہی چاہتا ہے۔

۱۷۰۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن مصعب، عبد الجبار بن عطاء، مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کہنے لگے: اے منذر! میں نے کہا: لبیک، فرمانے لگے: لوگوں کا تمہاری تعریف کرنا تمہیں دھوکے میں نہ رکھے، تمہارے کام کی چیز تمہارا عمل ہے۔

۱۷۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، صدائی، عبد الرحمن بن عجلان کے سلسلہ سند سے روایت ہے عبد الرحمن فرماتے ہیں: میں نے ربیع کے ہاں ایک رات گزاری۔ ربیع نے نماز پڑھنا شروع کی جب وہ تلاوت کرتے ہوئے اس آیت ”ام حسب الدین اجترو حوال السیئات“ (الباقیہ ۲۱) ”جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے“..... پر پہنچے تو کثرت بکاء کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے..... حتیٰ کہ اپنی حالت میں پوری رات بسر کر دی۔

۱۷۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، حماد احمہانی، ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کے کسی مرید سے روایت کرتے ہیں کہ ہم شام کے وقت ربیع رحمہ اللہ کے ہالوں میں کوئی نشانی مقرر کر لیتے تھے۔ ربیع رحمہ اللہ نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں جب صبح کرتے تو وہ نشانی جوں کی توں ہالوں میں دیکھ لیتے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ ربیع رحمہ اللہ رات کو بستر پر نہیں لیٹے۔

۱۷۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، یوسف صفار، ابو بکر بن عیاش، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ آپ کے اکابر حضرات اشعار پڑھتے تھے؟ فرمایا: جو کچھ بھی تم پڑھو گے وہ سب کچھ لکھا جائے گا میں نہیں پسند کرتا کہ قیامت کے دن اپنے سامنے نامہ اعمال میں اشعار لکھے ہوئے پڑھوں۔

۱۷۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابن فضیل، ابوہ (فضیل)، ابن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک سہیلانی قیس زیب تن کی جسکی قیمت تین چار درہم ہوتی ہوگی، اسکی آستینیں ناخنوں تک پہنچتی تھیں، اور جب اسے لٹکتی چھوڑتے تو پہنچے تک آجاتی، کہنے لگے اے عبید! اپنے رب کے لئے تواضع کرو، پھر فرمایا اے طہمہ! اے دمیہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا؟ پھر سورہ فجر کی آیات تلاوت کیں۔

”وَذُكَّتِ الْأَرْضُ دَكَاذًا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا، يَوْمَ نَذِبُ بَجَهَنَّمَ“ اور زمین برابر کر دی جائے گی، تیرا رب آجائے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور جس دن جہنم ٹھاٹھ کے ساتھ لائی جائے گی۔

۱۷۰۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اپنے باپ احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابو حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابو حیان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فاج کا عارضہ پیش آنے کے بعد دو آدمیوں کے سہارے پر محلے کی مسجد میں لایا جاتا تھا اور عبد اللہ بن مسعود کے تلامذہ ان کی مشقت کو دیکھ کر کہتے: اے ابو یزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دے رکھی ہے اگر آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیں تو یہ مشقت نہ کرنی پڑے، جواب دیتے: بات تو ایسی ہی ہے جیسے تم کہتے ہو، لیکن میں نے مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنا ہے سو تم میں سے جو بھی مؤذن کو حی علی الفلاح کہتے ہوئے سنے، اُسے اس نداء کا جواب دینا چاہیے خواہ ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر کیوں نہ دو۔

۱۷۰۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس، ثقفی، محمد بن صباح، جریر، ابو حیان تیمی، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کو فاج کا عارضہ پیش آ گیا تو انہیں نماز کی طرف اٹھا کر لایا جاتا، ان سے کہا جاتا: آپ کو رخصت ہے پھر یہ تکلیف کیونکر فرماتے ہیں؟ فرماتے! میں جانتا ہوں لیکن اذان میں حی علی الفلاح کی نداء سنی ہے۔

۱۷۱۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سفیان، ابوہ، ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا اپنے رب کے سامنے قسمیں اٹھانا پسند نہیں ہے، جیسا کہ یوں کہے: اے میرے رب تو نے اپنی ذات پر رحمت مغفرت لازم کر رکھی ہے چونکہ اس سے بندے میں سستی آجاتی ہے۔ میں نے کسی کو کہتے ہوئے نہیں دیکھا، کہ میں نے اپنی ذمہ داری نبھا دی اب تو اپنی ذمہ داری پوری کر۔

۱۷۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، ابو بکر، سعید بن عبد اللہ، نسیر، بکر بن معز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: اس موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا مزہ تم نے اس سے پہلے نہیں چکھا۔

۱۷۱۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد، وکیع، سفیان اپنے والد سے اور وہ ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: موت سے بڑھ کر بہتر کوئی بھی ایسی غائب چیز نہیں جسکی انتظار میں مومن لگا ہو۔

۱۷۱۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سریہ الربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی اہلیہ سریہ کہتی ہیں: ربیع رحمہ اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا ان کی بیٹی رونے لگی، پوچھا: بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ بلکہ کہو: میری خوشخبری جو خیر و بھلائی آئی۔

۱۷۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، حسین بن علی، محمد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی جو کہ صبح سویرے مسجد میں آتا تھا، کہتا ہے: ربیع بن خثیم رحمہ اللہ جب سجدہ کرتے یوں لگتے گویا کہ کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے، چنانچہ چڑیاں آ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں۔

۱۷۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن حنیس، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ ہمیں بات پہنچی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی والدہ انہیں عبادت میں زیادہ مصروف دیکھ کر آوازیں دیتیں اور کہتیں اے بیٹے، اے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں ہو۔؟ جواب دیتے اے ماں! رات چھا جائے اور کسی آدمی کو اپنے اوپر شیخون کے مارے جانے کا خوف ہو کیا اس کا حق نہیں کہ رات کو وہ بیدار رہے؟ جب آدمی رات ہوئی اور والدہ نے ان کے رونے کی آواز سنی پھر انہیں پکارنے لگیں اور کہا: اے بیٹے شاید تم نے کسی کو قتل کیا ہو، کہنے لگے! جی ہاں میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگیں! اے بیٹے! یہ مقتول کون ہے؟ ذرا بتلاؤ تو سہی تاکہ ہم اس کے وارثوں کے پاس اسے لے جائیں اور وہ معاف کر دیں، بخدا! اگر مقتول کے ورثاء تیری آہ و زاری اور بیداری کو دیکھ لیتے عین یقین ہے کہ وہ تجھ پر رحم کریں گے۔ کہنے لگے! اے ماں جان! وہ مقتول میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو ایوب، سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ان سے کہنے لگی اے اباجان! آپ راتوں کو کیوں نہیں سوتے جبکہ اور لوگ سو جاتے ہیں؟ فرمانے لگے: رات کو آگ بھرا شیخون ہونا چاہتا ہے جو تیرے باپ کو سونے نہیں دیتا۔

۱۷۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، عبد الرحمن بن عجلان، نسرین بن ذعلوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مانگنے والا آیا کرے اسے شکر کھلا دیا کرو چونکہ ربیع شکر پسند کرتا ہے۔

۱۷۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، بکر بن معز کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کے جسم میں فالج کی وجہ سے کچھ گڑ بڑ پیدا ہو گئی تھی اور ان کے منہ سے لعاب بہنے لگا تھا میں نے ایک مرتبہ ان کے منہ سے لعاب صاف کی اور انہوں نے میری ناپسندیدگی کو محسوس کر لیا کہنے لگے: مجھے بنو دیلیم کی انگری کا اظہار ناپسند ہے کہ اللہ کے سامنے بڑائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

۱۷۱۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، مبارک بن سعید، سعید، ابوالک کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابوالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ جواب دیا میں عمر میں ان سے بڑا ہوں اور وہ عقل میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۱۷۲۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سرج بن یونس، اسماعیل بن جعفر بن حبیب بن حسان، مسلم بطین کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک چھوٹی بیٹی آئی اور کہنے لگی، ابوجان! کیا میں کھیتے جاؤں؟ فرمایا: جاؤ اور اچھی بات کہو۔

۱۷۲۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ابو قتادہ، عبد اللہ بن سعید، سفیان، سالم بن ابی حفصہ، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بات ہے اور وہ بات یہ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۱۷۲۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس، ابن یزید، حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ملک الموت اور دیگر تین آدمیوں پر بڑی تعجب ہے۔ اول مجھے اس ہادشاہ پر تعجب ہے جو اپنی قوت و طاقت کے گھمنڈ میں قلعہ بند ہوتا ہے اور اس کے پاس بھی موت کا فرشتہ آ جاتا ہے اور اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی ہادشاہت اس کے پیچھے دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس مسکین پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو بے حال راستے میں پڑا ہوتا ہے، لوگ اس کی میل کچیل کی وجہ سے اس کے قریب نہیں جاتے لیکن ملک الموت اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی میل کچیل کی طرف چنداں خیال نہیں کرتا۔

۱۷۲۳- ابو نعیم، اصفہانی، ابو محمد بن حیان، بغوی، احمد بن زہیر، غسان بن مفضل غلابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ غلابی کہتے ہیں:

میں نے ایک آدمی کو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ہواڑ میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے ایک مرید بھی تھے، ایک عورت نے ان کی طرف دیکھ کر ان سے تعرض کرنے لگی اور اپنے اوپر قدرت حاصل کرنے کی دعوت دی۔ لیکن شیخ رحمہ اللہ کی چخیں نکل گئیں۔ مرید کہنے لگا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: وہ عورت بوڑھوں میں طمع کرنے لگی ہے۔ کیا اس نے ہماری طرح کے بوڑھے نہیں دیکھے۔

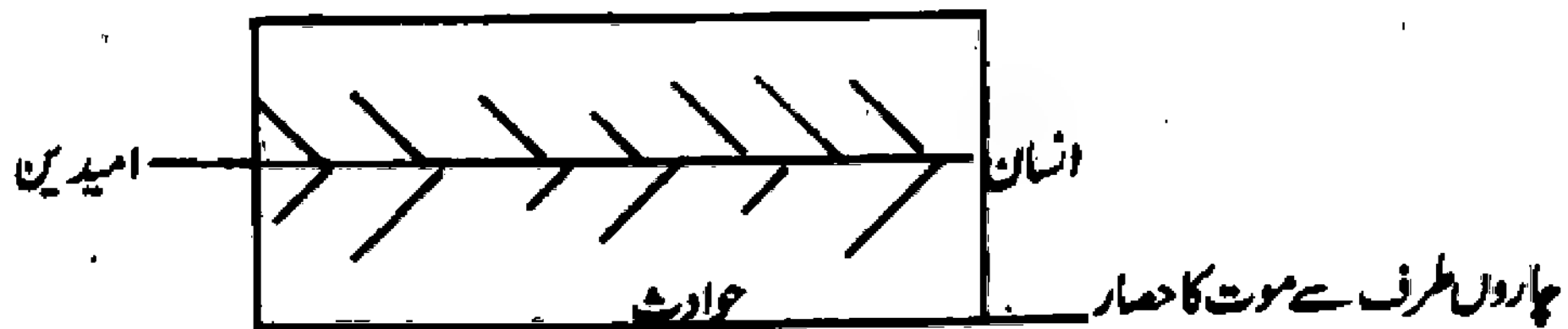
۱۷۲۴۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سعید بن یحییٰ اموی، یحییٰ اموی، مالک بن مغول، حسن بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ ہمارے ساتھ مجلس کیوں نہیں کرتے؟ فرمانے لگے اگر ایک لمحہ بھی میرا دل موت کی یاد سے غافل ہو جائے میری روحانیت پر فساد پنا ہو جائے گا۔

۱۷۲۵۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سے ربیع رحمہ اللہ نے تہ بند پہنی تب سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور کہا کرتے تھے: میں ڈرتا ہوں کہ کسی مرد پر ظلم ڈھایا جائے اور میں اسکی مدد کو نہ پہنچوں یا کسی کو ستم کی نشانہ بنایا جائے اور مجھے گواہی قائم کرنے کے لئے مکلف بنایا جائے۔ میں نگاہ کو نیچا رکھوں اور رستہ پر ہدایت نہ پاؤں یا کوئی مزدور بوجھ اٹھاتے ہوئے گر پڑے اور میں اسے نہ اٹھاؤں۔

۱۷۲۶۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ خود بیت الخلاء میں جھاڑو دیتے تھے ان سے کہا گیا، آپ یہ کام خود کرتے ہیں اس سے استغناء کیوں نہیں برتتے؟ جواب دیتے: چاہتا ہوں کہ گھریلو کام میں میرا بھی کچھ ہو۔

۱۷۲۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد غطریفی، حسین بن شقیق، غالب بن وزیر مغزی، ضمرہ، حفص بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سائل کو ایک روٹی سے کم نہیں دیتے تھے۔ فرماتے تھے: مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں کل کے دن اپنی میزان میں نصف روٹی دیکھوں۔

۱۷۲۸۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد الشمس محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی سلیمان، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین صوفی، ابو خثیمہ، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابوہ، ابو یعلیٰ منذر ثوری، ربیع بن خثیم، عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چوکور خط کھینچا اور اس کے وسط میں ایک خط کھینچا اور اس خط کو چوکور خط سے متجاوز کر کے کھینچا، اور اس خط وسطی کے ارد گرد بہت سارے خطوط کھینچے، ارشاد فرمایا خط (چوکور) موت ہے خط وسطی انسان ہے۔ خط وسطی کا باہر نکلا ہوا حصہ امیدیں ہیں، اور چھوٹے چھوٹے خطوط انسان کو پہنچنے والی تکالیف، مصائب، اور حوادث ہیں پس ہر طرف سے مصائب اسکا پیچھا کیے ہوئے ہیں کہ ایک سے جان نہیں چھوٹی دوسری پیش آگئی۔ حالانکہ امید سے پہلے موت نے انسان کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔



حدیث کے الفاظ سلیمان کے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: وہ خطوط جو خط وسطیٰ کی ایک جانب میں ہیں وہ حوادث ہیں جو اسے

۱۔ النظر الحديث فی: صحيح البخاری ۸/ ۱۱۰. ومسنند الامام احمد ۱/ ۳۸۵. وسنن الدارمی ۲/ ۲۷۳۲. وسنن ابن ماجہ ۳۲۳۱. وسنن الترمذی ۲۳۵۴. ونحفة الاشراف ۹۲۰۰. والاعراف السادة المتقين ۱۰/ ۲۳۹.

ہر جانب سے ڈستے ہیں اگر ایک تکلیف سے بچ نکلا تو دوسری کی زد میں آ جاتا ہے خط چوکور موت ہے جس نے انسان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور خط خارج امید ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے۔ ربیع سے صرف مندر نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۷۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ کاتب، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبید، معاذ، شعبہ، علی بن مدرک، ابراہیم نخعی، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے؟ صحابہ کہنے لگے: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: سورت اخلاص یعنی قل هو اللہ احد الخ ایک تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

ربیع کی یہ حدیث مذکور سند کے ساتھ غریب ہے معاذ بن معاذ متفرد ہے شعبہ سے۔ اس حدیث کو ہلال بن یساف نے ربیع سے روایت کیا ہے اور ابراہیم نخعی کی مخالفت کی ہے۔

۱۷۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، غالب، ابو حذیفہ، زائدہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، ایک انصاری عورت کے سلسلہ سند سے ابویوب انصاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ ہم جماعت صحابہ ڈر گئے کہ کہیں آپ ﷺ ہمیں مشکل عمل کا حکم نہ دے دیں جس کے بجالانے سے ہم عاجز ہو جائیں؟ چنانچہ ہم نے خاموشی اختیار کر لی اور جب آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس امر کی پیشین گوئی کی، پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کو سوتے وقت سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

یہ حدیث فضیل بن عیاض سے بھی منصور، ہلال کے طریق سے مروی ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن محمد بن خثیم، جعفر بن محمد صالح، غسان بن ربیع، جعفر بن میسرہ ہلال ابوضیاء، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جو دیتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں بطور صدقہ کے لکھ دیا جاتا ہے۔

ہلال اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے جعفر بن میسرہ اس میں متفرد ہیں اور ہم نے اس طرف غسان کے طریق سے لکھا ہے اور فضل بن اہل بھی غسان سے روایت کرتے ہیں

۱۷۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الرحیم بن واقد، مسدد بن صدقہ ابوالحسن، سفیان ثوری، ابوہ، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا حلال ہوگی، اس وقت وہی دین دار آدمی اپنے دین کو سلامت رکھ سکتا ہے جو اپنے دین کو لے کر ایک بلند پہاڑ سے دوسرے بلند پہاڑ کی طرف منتقل ہوتا رہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاتا رہے جس طرح کہ پرندہ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نقل مکانی کرتا رہتا ہے اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر کبھی یہاں کبھی وہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانے میں وہ گڈ ریا جو اپنے علم کے مطابق نماز قائم کرے گا زکوٰۃ ادا کرے گا اور لوگوں سے کنارہ کش رہے گا ایسا وہ محض بھلائی کی وجہ سے کر سکتا ہے، بخدا عفراء کی وہ بکریاں جو سلع مقام میں چریں گی مجھے بنو نضیر کی بادشاہت سے زیادہ پسند ہیں یہ تمام امور اس وقت ہوں جب فلاں فلاں قتلوں کا ظہور

۲۰۱۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۳۔ مسند الامام احمد ۳/۳۴۲، ۱۲۲، و مسند الدارمی ۲/۶۱۔ والمعجم الکبیر

للطبرانی ۱/۲۵۵۔ والعمید لابن عبد البر ۷/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۴۳۔ والکامل لابن عدی ۲/۵۱۷۔ والدر المنثور ۲/۴۰۔ و کنز العمال ۵/۱۵۳۔

ہوگا، ربیع اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور ثوری صرف مسعدہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔
اور ہم نے اسے صرف عبدالرحیم بن واقد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعید طبری، ابویمان، سعید بن سنان، ابوزاہریہ، کثیر بن مرہ، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طالب شہرت، ریاکار، یہودہ کاموں میں مبتلا اور فضول کھیل کود اور لہو لعب کرنے والے کی عبادت دعا کو قبول نہیں فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو رات کے وقت گانا گاتے ہوئے سنا ارشاد فرمایا: اسکی نماز نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ اس طرح کی تین نمازیں پڑھ لے۔
ربیع رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف انسی مذکورہ سند سے اسے لکھا ہے۔

(۱۶۷) ہرم بن حیان رحمہ اللہ

ہرم بن حیان اجلہ تابعین میں سے ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرگرواں رہے۔ دنیا سے یکسر علیحدگی اختیار کی اور دنیا میں بیاسے رہے اور آخرت میں سیراب ہوئے۔ اسی لئے بعض نے کہا ہے کہ تصوف افتراق کے ڈر میں جلنا اور آخرت کے گھر کی طرف سدھارنے کا شوق ہے۔

۱۷۳۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ (احمد بن حنبل)، جعفر، مطر الوراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان نے حمہؓ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزاری اور حمہ نے وہ رات آہ و بکا میں گزاری، صبح کے وقت ہرم نے پوچھا: اے حمہ! آپ رات کو کیوں روتے رہے؟ جواب دیا: مجھے اس رات کی یاد پڑ گئی جسکی صبح کو قبر میں اکھاڑ دی جائیں گی اور مردے ان کے بیچ سے نکل رہے ہوں گے اور آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے، پس مجھے ان حوادث نے رُلا دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان اور حمہ طویل عرصہ تک آپس میں دن دن کے وقت اکٹھے رہے، اور خوشبوؤں کے بازار میں آتے اللہ سے جنت مانگتے اور خوب دعائیں کرتے۔ پھر لوہاروں کے پاس آتے اور ان کی بھی دیکھ کر جہنم سے پناہ مانگتے پھر اپنی اپنی منزل کی طرف تشریف لے جاتے۔

۱۷۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلى بن زیاد سے روایت ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ رات کے کسی حصہ میں ہا ہر تشریف لے جاتے اور بلند آواز سے پکارتے: میں تعجب کرتا ہوں جنت سے کہ کیسے اسکا طالب سورہا ہے؟ اور میں جہنم پر بھی تعجب کرتا ہوں کہ اس سے بھاگنے والا کیسے آرام کی نیند سوتا ہے؟ پھر سورت اعراف کی آیت ۹۷ تلاوت کی:

”الغامن اهل القرى ان ياتيهم باسنا“۔ کیا بستیوں والے لوگ بے خوف ہیں کہ شیخون میں وہ سوئے پڑے ہیں۔

اس آیت کریمہ کے بعد سورہ عصر اور ”الہاکم التکائر“ تلاوت کی اور پھر اہل خانہ کی طرف لوٹ آئے۔

۱۷۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی، ابو حمزہ عطار، اسحاق بن ربیع، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی فرمایا کرتے تھے: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سویا رہے اور جہنم جیسی بھی کوئی چیز

۱۔ المطالب العالیہ ۲/ ۴۴۲۔ واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۹۱۔ وكشف الخفا ۱/ ۳۶۴۔ وقال الزبيدي في الاتحاف ۵/

۲۹۱۔ لحديث الباب شواهد كثيرة كلها واهية منها: فذكر الحديث.

۲۔ العلل المتناهية لابن الجوزي ۲/ ۲۳۴.

نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا آرام سے سویا رہے۔ فرمایا کرتے تھے: اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو اور اپنے دلوں میں آخرت کی محبت بھر دو۔

۱۷۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان اور عبد اللہ بن عامر حجاز کے ارادہ سے نکل پڑے، ان کی سواریاں درختوں میں الجھنا شروع ہو گئیں، چنانچہ ہرم، ابن عامر سے کہنے لگے: کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان درختوں میں سے تم ایک درخت ہوتے؟ ابن عامر کہنے لگے: نہیں بخدا! ہم تو اللہ کی رحمت کے متمنی ہیں درخت ہونے میں ہم اللہ کی رحمت کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔ ہرم رحمہ اللہ کہنے لگے (ہرم بن عبد اللہ ابن عامر سے افقہ اور اعلم تھے) بخدا! مجھے پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا مجھے یہ سواری کھا جاتی، پھر مجھے گوبر یا میٹھی کی شکل میں کہیں سے کہیں پھینک دیتی، مجھے قیامت کے دن حساب و کتاب کی تکلیف نہ دی جاتی۔ یا جنت میں جاتا یا، جہنم میں، اے ابن عامر! تیرا ناس ہو، میں تو بہت بڑی ہولناکی (قیامت) سے ڈر رہا ہوں۔

۱۷۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، ابراہیم عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ بن مظفر، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کو حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حکومتی عہدہ مل گیا۔ انہوں نے اپنے اعزہ و احباب کی پورش کے خیال سے غالباً گزرگاہ پر اس طرح آگ جلوادی کہ وہ ان کے اور باہر سے آنے والوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور دور سے سلام کر کے کھڑے ہو گئے ہرم رحمہ اللہ نے ظاہری طور پر مرحبا (خوش آمدید) کہا اور اپنے قریب ہونے کی دعوت دی۔ لوگ کہنے لگے: قریب آئیں تو آئیں کس طرح؟

ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے؟ ہرم رحمہ اللہ نے بڑا سبق آموز جواب دیا، تم لوگ اتنی سی آگ کو عبور نہیں کر سکتے حالانکہ تم لوگ مجھے اس سے زیادہ آتش سوزاں میں جھونکنا چاہتے ہو۔

۱۷۳۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے تھے: اے اللہ! میں اس زمانے کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں چھوٹے سرکش ہو جائیں گے، بڑے حکم کرنے لگ جائیں گے اور اس وقت ان کی عمریں موت کے قریب تر ہوتی جائیں گی (حسن رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۷۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، اصح وراق، ابونضرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گھوڑوں کی نگرانی کا عہدہ ہرم بن حیان کے سپرد کیا، اسی دوران کسی ماتحت پر غصہ ہو گئے اور اس کا حکم دیا کہ اسکی گردن الگ کر دی جائے پھر اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تمہیں بہتر بدلہ نہ دے تم نے مجھے فلاں بات کہتے وقت نصیحت کیوں نہیں کی اور مجھے غصہ سے باز کیوں نہیں رکھا، بخدا میں تمہارے عہدے سے دست کش ہوتا ہوں پھر حضرت عمرؓ کی طرف دستبرداری لکھ بھیجی، اے امیر المؤمنین! مجھ میں اس عہدہ کو نبھانے کی قوت نہیں ہے لہذا آپ کسی اور کو مقرر فرمائیں۔

۱۷۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابواہب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کسی غزوہ میں شریک تھے کہ ایک آدمی نے آکر ان سے اجازت طلب کی حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ آدمی اپنی کسی ضرورت کی خاطر طالب اجازت ہے۔ لیکن وہ اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور حسب خواہش ان کے پاس رہے۔ پھر تشریف لائے اور کہا تم کہاں تھے؟ وہ آدمی کہنے لگا فلاں دن میں نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ کہنے لگے: کیا میں نے اس کام کا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگا جی ہاں۔

ابو اھلب کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے اس حاجتمند کو سخت باتیں کہی تھیں، ان کے غیظ و غضب کو دیکھ کر ان کے جلساء میں کسی کو بھی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، جلساء سے کہنے لگے: تمہیں اللہ برابرا دے تم دیکھتے جا رہے ہو کہ میں اپنے مسلمان بھائی کو کتنا برا بھلا کہے جا رہا ہوں اور مجھے کوئی باز نہیں کرتا اے اللہ برے لوگوں کو برے زمانے کے لئے رکھ دے۔

۱۷۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہرم بن حیان، کا تذکرہ کیا گیا: کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کا کہا گیا۔ فرمانے لگے: میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا وصیت کروں لیکن اتنا کرو کہ میری ذریعہ بیچ کر میرا قرض ادا کرنا، بفرض محال اگر قرض کی ادائیگی اس سے نہیں ہوئی تو میرے غلام کو بیچ کر اس سے قرض کی تمام ادائیگی کرنا اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

”ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ“ الخ

۱۷۴۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مصری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کچھ وصیت کریں۔ کہنے لگے: زندگی میں میرے نفس کے صدقات کئے ہیں اور اب میرے پاس کچھ چیز نہیں جسکی میں وصیت کروں، لیکن میں تمہیں سورہ نحل کے آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۷۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن اسماعیل، خلف بن خلیفہ، عون بن شداد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کی وفات کے وقت لوگ ان کو کچھ وصیت کرنے کا کہنے لگے، فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرضہ ادا کرو اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں پھر پڑھنے لگے، ”ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ“ سے ”والذین ہم محسنون“ تک۔

اس حدیث کو شعبہ نے ابن یونس، ابو قزحہ سے روایت کیا ہے اور جریر نے ابو نصرہ، ہشام، ابو حمزہ، حسن، ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے

۱۷۴۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الواحد حداد، منذر، ثعلبہ، محمد بن یزید عبدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب ہرم بن حیان اہل خانہ کو زیادہ ہنستے ہوئے دیکھتے تو انہیں نماز کا حکم دیتے۔

۱۷۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد، ہارون بن معروف، ضمیرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کہتے تھے کہ اگر مجھ سے کہا جائے کہ تم جہنمی ہو تو میں عمل نہیں چھوڑوں گا تا کہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

۱۷۴۷- ہرم کی قبر پر خدا کی رحمت برسنا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبد الواحد بن سلیمان براء، ہشام بن حسان، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے انتہائی سخت گرمی کے دن وفات پائی جب لوگ اپنے ہاتھ جھاڑ کر چلے گئے تو بادلوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا چلتا ہوا قبر پر آیا، نہ قبر سے لبا اور نہ ہی قبر سے چھوٹا، بادلوں کے ٹکڑے نے قبر پر پانی کی پھوار پھینکی حتیٰ کہ قبر کو سیراب کر دیا اور پھر واپس چلا گیا۔

۱۷۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبد الملک، ایوب بن محمد وزان، ضمیرہ، سری بن یحییٰ، قتادہ سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ جس دن قبر میں دفنائے گئے اسی دن ان کی قبر پر یہ بارش برسی اور اسی دن قبر پر گھاس بھی اُگ گئی۔

۱۷۴۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عمرو بن حمدان، ابو نصر، ہشام، حصن بصری سے روایت ہے کہ جس دن ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے وفات پائی اس دن بادلوں نے ان کے جنازہ پر سائبان بنالیا تھا اور جب دفن کر دیئے گئے تو

ان کی قبر پر بادلوں نے پتلی پتلی پھوار برسائی حتیٰ کہ سر مو برابر بھی قبر کے ارد گرد پھوار نہیں پہنچی۔

(۱۶۸) ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے مشکلات و تکالیف کو اپنے سینے سے لگایا، ذکر اللہ اور ابراہیم کا اطمینان حاصل کرتے، انہیں حکیم الامت اور نمونہ امت کا لقب دیا گیا، ساری عمر خدمت بندگانِ خدا کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ کہا گیا ہے کہ تصوف انقضائے فانی سے علیحدگی اور بقائے اصلی کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۷۵۰ء - دنیاوی امور سے کنارہ کشی ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن حسن، ابو حمید بن محمد بن سیار حمصی، یحییٰ بن سعید، عطاء بن یزید، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں کہ تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر زہد کی انتہاء ہوئی، ان میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو مسلم رحمہ اللہ نے کسی کے ساتھ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں مجلس نہیں کی، اور نہ ہی دنیاوی امور کے متعلق کبھی بات کی، جب بھی ایسی نوبت پیش آئی فوراً پہلو تہی سے کام لیا، ایک مرتبہ لاطمی کے عالم میں مسجد میں ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر داخل ہوئے وہ سمجھے کہ ممکن ہے کہ ذکر خیر ان کا موضوع گفتگو ہو۔ اسی گفتگو میں ان کے پاس جا بیٹھے۔ اچانک ایک آدمی کہنے لگا: میرا غلام آ گیا ہے اور اس نے فلاں فلاں چیز پائی ہے دوسرا کہنے لگا: میں نے اپنے غلام کو سامان تجارت دے کر تیار کر رکھا ہے، ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ان کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیسی ہے؟ جس طرح موسلا دھار بارش میں بھیگا ہوا ایک آدمی ہو اور وہ کسی پناہ کی تلاش میں ہو، اچانک وہ ایک چوہٹ کھلے دروازے پر ہو اور کہے: کاش میں اس دروازے سے داخل ہو جاؤں تاکہ بارش ٹل جائے، چنانچہ وہ اندر داخل ہو جائے اور اندر جا کر کیا دیکھا کہ اس گھر کی چھت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس بیٹھا کہ ممکن ہے تمہارا موضوع گفتگو ذکر خیر ہو مگر تم تو سب کے سب محض دنیا دار نکلے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کے متعلق اگر آپ تفصیل سے کام لیتے؟ فرمانے لگے: مجھے بتاؤ اگر تم نے گھر دوڑ میں چند گھوڑوں کو مقرر کر رکھا ہو کیا تم گھڑ سوار سے نہیں کہو گے کہ اس گھوڑے کو چھوڑ دو اور اس سے ذرا نرمی سے پیش آؤ؟ حتیٰ کہ جب تم انتہاء کو دیکھ لیتے ہو اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں بڑھتے، کہنے لگے جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ فرمایا: میں سبقت کی انتہائی علامت کو دیکھ چکا ہوں اور ہر کوشاں رہنے والے کے لئے ایک غایت ہے اور ہر کوشاں شخص کی غایت موت ہے سو کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا ہوتا ہے۔

۱۷۵۱ء - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن مبارک، ابراہیم بن شیط، حسن بن ثوبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ایک مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مسجد میں ایک جماعت کو مجتمع دیکھا..... اس طرح پوری حدیث ذکر کی..... مگر تم تو سب دنیا دار نکلے، تک۔

۱۷۵۲ء - ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن قسبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسامہ، محمد بن عمرو، صفوان بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خالص پتوں کی مانند ہوتے تھے کہ ان میں کانٹوں کا نام و نشان تک نہ ہوتا تھا، آج کل لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں پتوں کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اگر تو ان کو بالفرض گالیاں دے گا وہ بھی تجھے جواب میں گالیاں سنائیں گے اور اگر تو ان سے جھگڑے گا وہ بھی ترکی بہ ترکی تجھ سے جھگڑیں گے اور اگر تم چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے انہیں چھوڑے گا وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔

اس حدیث کو صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ابو مسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ: اگر تو ان سے بھاگے گا وہ تیرا پیچھا کرتے ہوئے تجھے پالیں گے مخاطب کہنے لگا: پھر میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن کیلئے ہبہ کر دے اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لے۔

۱۷۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ، کعب رحمہ اللہ نے ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ابو مسلم خولانی ہیں، کہنے لگے یہ اس امت کے حکیم ہیں۔

۱۷۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، ابو عباس سراج، محمد بن صباح، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہا جاتا تھا کہ ابو مسلم خولانی نمونہ امت ہیں۔

۱۷۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابو یلیح، یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کثرت سے با آواز بلند تکبیر کہتے تھے حتیٰ کہ بسا اوقات بچوں کے ساتھ بھی تکبیر کہہ دیتے، فرمایا کرتے تھے: اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کرو کہ جاہل تمہیں دیکھ کر مجنون سمجھنے لگے۔

۱۷۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن ابی عدی، ابن عون، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ کہ ایک نفس کا اگر میں اکرام کروں، اسکو عیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آزاد چھوڑے رکھوں تو کل کے دن اللہ کے ہاں وہ میری مذمت کرے گا اور اگر اسے میں تنگی میں رکھوں، مصائب کا شکار بنائے رکھوں اور اسے کسی نہ کسی عمل میں مصروف رکھوں تو کل کے دن وہ مجھ سے راضی رہے گا؟ لوگوں نے پوچھا: اس کا آپ کے ساتھ اے ابو مسلم! کیا تعلق ہے؟ فرمایا: بخدا وہ میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۵۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی، مروان، طاہری، سعید بن جبیر العزیز کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر کہا جائے کہ جہنم کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو میں اپنے عمل میں کچھ کمی بیشی نہیں کروں گا۔

۱۷۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، ہدبہ، حماد بن سلمہ، قاسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا ہے۔

چنانچہ ان سے پوچھا گیا نبی ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا: میں نے اس امت کو تین قسموں پر پایا ہے، ایک قسم جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوگی، دوسری قسم ہے تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا اور تیسری قسم کو کچھ تھوڑی سی سزا ہوگی اور پھر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو میں نے چاہا کہ میں پہلی دو قسموں سے ہوں۔ اگر ان میں سے نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جن کا تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا، اگر ان میں سے بھی نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں معمولی سزا ہوگی اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ ابو مسلم خولانیؓ معاویہؓ کے عہد خلافت میں اسلام لائے ہیں لیکن دراصل انہوں نے معاویہؓ کے عہد خلافت میں ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کی تھی اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔

۱۷۵۹- سربراہ قوم کی حیثیت ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، علی بن ثابت، جعفر بن یزید، ابو عبداللہ

حری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور کہا: اے مزدور! السلام علیکم، لوگوں نے کہا اے ابو مسلم! یہ تو امیر المؤمنین ہیں۔ ابو مسلم پھر کہنے لگے: اے مزدور! السلام علیکم۔ لوگ نے پھر متنبہ کیا کہ ابو مسلم: یہ تو امیر ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ فرمانے لگے ابو مسلم! کو چھوڑو اسے کچھ نہ کہو وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے باخوبی واقف ہے۔

ابو مسلم حضرت معاویہؓ سے کہنے لگے: آپ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا ہو، بکریاں چرانے کا کام اس کے ذمہ لگایا ہو اور مزدوری اس شرط پر دیگا کہ وہ اچھی طرح سے بکریاں چرائے گا، اون بڑھائے گا اور دودھ میں اضافہ کرے گا اگر اس نے اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھائی اور اون وغیرہ میں اضافہ کیا حتیٰ کہ اس کی محنت سے کسن بکری بھی بچے دینے لگی اور کمزور بکری موٹی ہو گئی تو لامحالہ مالک اسے مزدوری دے گا بلکہ اپنی طرف سے زیادہ دے گا۔ اور اگر اس نے بکریوں کے چرانے کی طرف پوری توجہ نہ دی اور اپنی ذمہ داری کو نہ نبھایا، بکریاں ضائع ہو گئیں حتیٰ کہ کمزور بکری مر گئی۔ ٹکڑی کمزور پڑ گئی، اون اور دودھ میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا بلکہ ان میں النقصان ہوا تو یقیناً اسکا مالک اس پر غصے ہوگا، اسے سزا دے گا اور اسے مزدوری بھی نہیں دے گا۔ امیر معاویہؓ اس کو سن کر فرمانے لگے: جو اللہ چاہے ہو کر رہتا ہے۔

۱۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حارون بن عبد اللہ، سیار، عبد اللہ بن شمیط، ابوہ شمیط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی لوگوں کے پاس چکر لگاتے اور اسلام کی خبر گیری کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں بلا کر ان سے نام پوچھا فرمایا میرا نام معاویہؓ ہے کہنے لگے: بلکہ آپ تو آغا قبر میں ہیں اگر آپ بہتر عمل کریں گے تو اسکا بدلہ بھی آپ کو بہتر ملے گا اور اگر برا عمل کریں گے تو اس کا بدلہ بھی برا ملے گا۔ اے معاویہؓ! اگر آپ سب اہل زمین پر عدل کریں اور پھر ایک آدمی آپ کے ظلم کا نشانہ بنے یقیناً آپکا ظلم عدل کو نیست و نابود کر دے گا۔

۱۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، یثیم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی جب کسی ویران جگہ پر ٹھہرتے تو فرماتے: اے ویران جگہ! تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ جنہوں نے اس دنیا سے کوچ کیا اور ان کے اعمال باقی رہ گئے، خواہشات ختم ہوئیں اور گناہ باقی رہ گئے۔ اے ابن آدم! گناہ چھوڑنا آسان ہے طلب تو بے ہے۔

۱۷۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مغیرہ، ہشام بن غار، یونس بن ہرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کو آواز دی درآں حالیکہ حضرت معاویہؓ دمشق میں منبر پر تشریف فرما تھے، کہنے لگے: اے معاویہؓ! تو تو ایک قبر ہے اگر اپنے ساتھ اچھائی لائے گا اسکا اچھا بدلہ اپنے ہاں پائے گا اور اگر کچھ اچھائی اپنے ساتھ نہ لائی تو اسکا بدلہ بھی تیرے لئے کچھ نہ ہوگا۔ اے معاویہؓ! یہ گمان نہ رکھ کہ خلافت مال جمع کرنے اور خرچ کرنے کا نام ہے۔ لیکن حق پر عمل پیرا ہونے، عدل بھری بہانے کرنے اور حدود اللہ کو تجاوز نہ کرنے پر لوگوں کو پکڑنے کا نام خلافت ہے۔ اے معاویہؓ! ہمیں نہروں کے گدلہ ہونے کی کوئی پروا نہیں جب ہمارے چشمے سے صاف ستھرا پانی آرہا ہو، آپ ہمارا سر شمشہ ہیں، اے معاویہؓ! عربوں کے کسی قبیلہ کے خوف سے بچو چونکہ تیرا خوف و ڈر تیرے عدل کو ختم کر دے گا جب ابو مسلم رحمہ اللہ نے اپنا مقالہ ختم کیا تو معاویہؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ پر رحمت برسائے۔

۱۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم دیری، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی نے فرمایا: قوم کے پیشوا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک صاف ستھرا، پاک و شفاف پانی والا چشمہ ہو، اس سے پانی بہہ کر ایک بڑی نہر میں جا گرتا ہو، لوگ اس نہر میں گھستے ہوں تو اس میں پانی کی کدورت کو محسوس کرتے ہوں تو چشمہ کا صاف پانی ان تک پہنچے

گا اور کدورت ختم ہو جائے گی، لیکن اگر یہ کدورت چشمے کی طرف سے ہو تو نہر قابل استعمال نہیں رہے گی۔

اسی طرح فرمایا: پیشوا اور عام لوگوں کی مثال خیمے کی سی ہے جو کہ ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور ستون رسیوں اور محنوں کے بغیر نہیں قائم رہ سکتے، جب بھی ایک میخ نکل جائے گی ستون میں کمزوری آ جائے گی، اسی طرح لوگوں میں امام پیشوا کے بغیر کھڑا رہنے کی صلاحیت نہیں ہے اور امام لوگوں کے بغیر کھڑے رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

۱۷۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین زہری، ابن مبارک، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم خولانی، عمر بن سیف خولانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی فرمایا کرتے تھے: میرا ایک بیٹا ہو جسے اللہ تعالیٰ پالے اور بڑھائے پس جب وہ جوانی کے جو بن کو پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر لے (میرے ساتھ ایسا ہو) مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے لئے دنیا و مافیہا ہو۔

۱۷۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دو آدمی ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس ان کے گھر آئے (ابو مسلم رحمہ اللہ ارض روم میں جہاد کر چکے تھے)، انہوں نے ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس حال میں پایا کہ انہوں نے خیمہ میں ایک گڑھا کھودا ہوا ہے اور گڑھے میں ایک کپڑے کا ٹکڑا بچھایا ہوا ہے اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور وہ خود اس گڑھے میں گھسے ہوئے ہیں درآں حالیکہ وہ روزے سے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: آپ کو روزہ رکھنے کی کیا مجبوری پیش آئی حالانکہ آپ مسافر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے، حال ہی سفر اور جہاد میں رخصت دے رکھی ہے۔ فرمانے لگے جب جہاد بالفعل شروع ہو جائے گا تو میں افطار کر لوں گا اور فی الحال جہاد کے لئے قوت حاصل کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ گھوڑے جب خوب موٹے ہو جائیں تو وہ انتہائی حد تک دوڑ کر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تو آخری حد تک اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ دبے پتلے (مضبوط) ہوں۔ ہمارے سامنے کچھ دن آنے والے ہیں ہم ان کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

۱۷۶۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ولید بن شجاع، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی عاتکہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی کا معمول تھا کہ وہ مسجد میں ایک کوڑا لٹکا رکھتے تھے اور فرماتے: چوپائے اس کوڑے کے زیادہ حقدار ہیں سو جب چوپائے میں سستی آ جائے تو ایک یا دو کوڑے اسکی پنڈلی پر برسا دیئے جائیں۔

فرمایا کرتے تھے: اگر میں جنت کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تو میں اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہیں کروں گا اور اگر جہنم کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تب بھی میں اپنے عمل میں ذرہ کی بیشی نہیں کروں۔ (یعنی ان کا عمل علی وجہ الکمال تھا جیسا کہ جنت جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ تنوہی)

۱۷۶۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، عمرو بن علی، معتمر، سلیمان بن یزید عدوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ام مسلم! اپنی سواری کو درست کر لو اس لئے کہ جہنم کو عبور کرنے کے لئے اس پر کوئی بل موجود نہیں ہے۔ ۱۷۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن یونس، بشر بن موسیٰ، خلا بن یحییٰ، سلیمان بن عبد الملک بن عمیر کی سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ چار چیزیں، چار چیزوں میں قابل قبول نہیں۔ جہاد، حج، عمرہ اور صدقہ میں دھوکہ، یتیم کا مال، خیانت اور چوڑی (قابل قبول نہیں)۔

۱۷۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک، ابو الیمان، اسماعیل، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ سے کعب احبار رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو مسلم! اپنی قوم کو اپنے لئے کیسا پاتے ہو؟ جواب دیا: اے ابو اسحاق! میری قوم نے مجھے جلاوطن بھی کیا ہے اور میرا کرام بھی کرتی ہے۔ کعب احبار رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو مسلم! تو اس طرح نہیں

کہتی ہے فرمایا: اے ابواسحاق! تورات پھر کسی طرح کہہ رہی ہے؟ کہا۔ اے ابومسلم! تورات میں لکھا ہے نیک و صالح آدمی کے بڑے دشمن اسکی قوم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے قریبی رشتہ دار اس سے جھگڑتے ہیں، ابومسلم رحمہ اللہ کہنے لگے: تورات نے بالکل سچ کہا۔ ۱۷۱۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن شعیب، دمشق کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ ہم روم سے واپس آرہے تھے جب حمص سے دمشق کی طرف آئے تورات سے حمص سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع عمیر نامی جگہ سے گزرے۔ وہاں ایک راہب نے ہماری باتیں سنی اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے جواب دیا ہم اہل دمشق کے کچھ لوگ ہیں اور روم سے واپس آرہے ہیں کہنے لگا کیا تم ابومسلم خولانی کو جانتے ہو؟ ہم نے جی ہاں میں جواب دیا۔ کہنے لگا جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے میرا سلام کہنا، اور خوب سمجھ لو! ہم انہیں اپنی کتابوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا دوست پاتے ہیں اور سنو! اگر تم اسے واقعہ جانتے ہو تم اسے زندہ نہیں پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب ہم غوطہ مقام پر پہنچے تو ہمیں ان کی موت کی خبر ملی۔

۱۷۲۔ ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، عبدالملک بن محمد بن عدی، صالح بن علی نوقلی، عبدالوہاب بن نجدہ، اسماعیل بن عیاش، شریح بن خولانی کہتے ہیں کہ جب اسود بن قیس بن ذی حمار عسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تو ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ کہنے لگے جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگے: مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اسود عسی نے بہت بڑی آتش سوزاں جلوائی اور اس میں ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو ڈلوایا مگر بفضل اللہ تعالیٰ آگ نے انہیں ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچایا۔

لوگ اسود عسی سے کہنے لگے اگر تم نے اسے اپنے ملک میں زندہ چھوڑ دیا تو تمہاری شان اور رتبہ میں بگاڑ پیدا کر دے گا۔ چنانچہ اسود عسی نے انہیں یمن سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ابومسلم مدینہ تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور ﷺ انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ نامزد ہو چکے تھے۔ ابومسلم خولانی نے مسجد کے ستون کے ساتھ سواری باندھی اور ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ اتفاق سے حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا چنانچہ حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یمن سے۔ فرمایا: بتاؤ تو سہی دشمن خدا نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جس کو اس نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا، مگر آگ نے اس کو ضرر نہیں پہنچایا؟ ابومسلم نے عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتاؤ کیا وہ تم ہی ہو؟ فرمایا: اللہم! جی ہاں وہ میں ہوں۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر انہیں لائے اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھایا، کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے آپ کو امیر محمد ﷺ میں نہیں دیکھ لیا۔ میرے ساتھ بھی ایسا کیا گیا جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی قوم کو پایا ہے جو یمن سے جہاد میں بطور مدد کے آئے تھے وہ ایک دوسری عسی قوم سے کہہ رہے تھے۔ تمہارے وڈیرے نے ہمارے ساتھی کو آگ میں جلایا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

۱۷۳۔ ابونعیم اصفہانی، ثابت بن احمد، محمد بن اسحاق، عبدالملک کے سلسلہ سند سے بھی حدیث بالاسی طرح مروی ہے۔

۱۷۴۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن حیان، عبید اللہ بن عبدالرحمن بن واقد، عبدالرحمن، ضمیرہ، بلال بن کعب کی کہتے ہیں کہ ہرن ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرتا تو بچے ان سے کہتے: اللہ سے دعا کیجئے تاکہ اس ہرن کو روک دے اور ہم اپنے ہاتھوں سے اسے پکڑ لیں، چنانچہ حضرت ابومسلم اللہ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ہرن کو چلتے سے روک دیتے اور بچے اپنے ہاتھوں سے اس کو پکڑ لیتے۔

۱۷۵۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابوزرہ، سعید بن اسد، ضمیرہ، عثمان بن عطاء، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے عطاء کہتے ہیں: ابومسلم خولانی رحمہ اللہ جب مسجد سے اپنے گھر واپس جاتے مین گیٹ پر ہواؤں تکبیر کہتے اور آگے سے سن کر ان کی بیوی بھی تکبیر کہتی،

جب گھر کے صحن میں پہنچتے وہاں بھی تکبیر کہتے اور بیوی بھی آگے سے تکبیر کہتی اور جب گھر کے دروازے پر پہنچتے وہاں بھی تکبیر بلند کرتے آگے سے بیوی بھی تکبیر کا جواب دیتی، چنانچہ ایک رات مسجد سے واپس گئے گیٹ سے داخل ہوتے وقت تکبیر کہی مگر آگے سے جواب نہ آیا پھر صحن اور گھر کے دروازے پر بھی تکبیر بلند کی مگر بیوی کی طرف سے کچھ جواب موصول نہ ہوا۔

ابو مسلم رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تھے معمول یہ تھا کہ بیوی ان کی چادر اور جوتے آگے بڑھ کر لیتی اور کھانا سامنے لا کر رکھتی۔ مگر آج کی رات جب داخل ہوئے تو بیوی سر جھکائے لکڑی کے ساتھ زمین کریدتے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی دیکھی، بیوی کو ناراض دیکھ کر پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی معاویہؓ کے ہاں آپ کا ایک مقام و مرتبہ ہے ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ اگر آپ ان سے کسی خادم کو مانگ لائیں جو ہماری خدمت کرے؟ فرمانے لگے: اے میرے اللہ کسی نے میری بیوی کی سوچ کو بگاڑ دیا اور اس کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ دراصل ان کی اہلیہ کے پاس اس سے پہلے ایک عورت آئی تھی اور اس نے ان کی بیوی سے کہا تھا تمہارے شوہر کا معاویہؓ کے ہاں ایک مقام ہے ان سے کہو کہ معاویہؓ سے خدمت کے لئے ایک خادم، مانگ لائیں۔ اور تم لوگ آرام سے رہو۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی کہ اچانک اسکی نظر جواب دے گئی کہنے لگی: تمہارے چراغ کو کیا ہوا جو بجھ گیا؟ گھر والے کہنے لگے ایسی بات نہیں چراغ حسب سابق جوں کا توں چل رہا ہے۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گناہ اور اس پر مرتب سزا کو فوراً بھانپ گئی اور فوراً ابو مسلم رحمہ اللہ کے پاس روتی ہوئی پہنچی اور درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میری نظر دوبارہ عطا فرمائے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس عورت پر رحم آیا اور اس کے لئے دعا کی اللہ نے اس کو نظر پھر سے دوبارہ عطا فرمائی۔



مسانید ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

۱۷۷۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، زبیر بن بکار، عبد العزیز، یاسین بن عبد اللہ بن عروہ، ابو مسلم خولانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن ابی سفیان لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور انہوں نے دو یا تین مہینے کے عطیات لوگوں میں تقسیم نہیں کئے تھے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: اے معاویہ! یہ مال نہ تیرا ذاتی ہے، نہ تیرے باپ کا اور نہ ہی تیری ماں کا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اس دوران لوگوں کی طرف ضبط و تحمل کے لئے اشارہ کر دیا۔ پھر منبر سے اترے غسل کیا اور واپس آئے کہا۔ اے لوگو! ابو مسلم کہتا ہے یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا اور نہ ہی میری ماں کا ہے۔ اس نے صاف سچ کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، پس تم میں جس کو غصہ آئے وہ غسل کرے۔“ صبح آنا اور اپنے عطیات وصول کرنا۔

۱۷۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن یزقان، حبیب بن ابی مرزوق، عطاء بن ابورباح، ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں گیا اچانک انہیں میں کے لگ بھگ بوڑھے صحابہ کرام کو بیٹھے دیکھا، انہیں سرگیں آنکھوں چمکیلے دانتوں والا خاموش نوجوان بیٹھا دیکھا، ان لوگوں کو جب بھی کوئی شک و شبہ پیش آتا فوراً اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس سے پوچھتے، میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا یہ کونسی شخصیت ہیں؟ جواب دیا: یہ معاذ بن جبل ہیں۔ چنانچہ ان کی رعب داب شخصیت میرے جسم و جاں میں اتر گئی، میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا تا وقتیکہ سب اٹھ کر چلے گئے کچھ دیر کے بعد میں پھر مسجد کی طرف آیا دیکھا کہ معاذ بن جبلؓ ایک ستون کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے بھی نماز پڑھی پھر میں اپنی چادر سے احتساب بنا کر بیٹھ گیا اور معاذ بھی آ بیٹھے میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں نہ ہی ان سے بات کرتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ پھر ہمت کرتے ہوئے میں نے ہی بات کی: بخدا! مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہنے لگے! مجھ سے محبت کیوں ہے؟ میں نے کہا، اللہ کے لئے، انہوں نے سکر مجھے لطف بھرے انداز میں احتباء بندھی چادر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: اگر تم سچے ہو تو خوش ہو جاؤ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالص میری رضا کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن نور کے بڑے بڑے منبر ہوں گے اور انہیں دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ان کے پاس سے نکل کر میں نے عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابو ولید! کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے معاذ بن جبلؓ سے باہمی محبت کرنے والوں کے بارے میں سنی ہے؟ عبادہ بن صامتؓ کہتے لگے میں آپ کو سنا تا ہوں جو اللہ باری تعالیٰ سے نبی ﷺ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ فرمایا: میری رضا کے لئے باہمی محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے۔ میری رضا کے لئے آپس میں زیارت و ملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے اور میری خاطر آپس میں نصیحت کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت واجب ہو چکی ہے۔

۱۷۷۸- ابو نعیم اصفہانی، جبیر بن نفیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

۱۔ کشف الخفاء ۲/ ۱۰۳۔ والاعراف السادة المتقين ۷/ ۶۶۔ والتاریخ الكبير ۷/ ۸۔ وتخریج الاحیاء ۲/ ۳۳۸۔ ۳/ ۱۶۳۔ والاحادیث الضعیفۃ ۵۸۲۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۹۰۔ ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۹۔ والترغیب والترہیب ۳/ ۱۹۔ والاعراف السادة المتقين ۶/ ۱۷۴۔

۳۔ یہی روایت دوسرے الفاظ میں دیکھئے: مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۶۔ والمستدرک ۳/ ۴۲۰۔ وصحیح ابن حبان ۲۵۱۰۔

(موارد) والمعجم الكبير للطبرانی ۳/ ۱۷۹۔ واما لی الشجرى ۲/ ۱۳۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۷۔

تعالیٰ نے میری طرف وحی نہیں بھیجی کہ میں مال جمع کرتا رہوں اور تاجر بن جاؤں لیکن اللہ رب العزت نے میری طرف وحی کی ہے کہ میں اپنے آپ تسبیح کروں، اسکو سجدہ کروں اور موت آنے تک اسکی عبادت کرتا رہوں۔
جسیر نے اس حدیث کو ابو مسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

(۱۶۹) حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ

اولیاء تابعین میں سے ایک حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں جو عمر بھر غمگین و حزن رہے، جنہوں نے فکر آخرت کو اپنا مقصد بنایا، نیند اور اونگھ ان کے قریب تک نہیں آئی، فقیہ بے مثال، زاہد، تارک دنیا، دنیا اور اس کی عارض خوبی و حسن سے کنارہ کش، شہوت نفس اور اسکی نخوت سے سراسر بیزار رہنے والے تھے۔ کہا گیا ہے کہ باطنی میل و کجیل سے صفائی ستھرائی اور بدن کے بچاؤ کا نام تصوف ہے۔

۱۷۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مخلد، احمد بن موسیٰ شوطی، محمد بن سابق، مالک بن مغول، محمد بن حجاجہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کسی عارف باللہ کے پاس جاؤ اور تمہاری بری باتیں باقی رہیں اور مسلمانوں میں جو باقی رہنے والا ہے وہ مغموم ہو سکتا ہے۔

۱۷۸۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کامل مومن صبح کرتا ہے تو غمگین شام کرتا ہے تو غمگین اس کے علاوہ مومن کے لئے کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ چونکہ مومن خوف کی دو حالتوں میں رہتا ہے، ایک گناہ میں جو گزر گیا اس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔ اور دوسری موت جس کے بارے میں اسے پتہ نہیں کہ اسکو کتنی دشواریاں پیش آنے والی ہیں۔

۱۷۸۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، قبیصہ، سفیان ثوری، یونس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کا دل ہمہ وقت غمگین رہتا تھا۔

۱۷۸۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابو غسان مالک بن اسماعیل، عبد الرحمن بن محمد محارب، حجاج بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حکم بن حجل ابن سیرین رحمہ اللہ کے دوست تھے جب ابن سیرین رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو حکم اتنے غمگین ہوئے کہ بیماری کی طرح ان کی حیا داری کی جانے لگی، افادہ کے بعد بیان کرنے لگے کہ میں نے اپنے بھائی ابن سیرین رحمہ اللہ کو خواب میں ایک عالی شان محل میں تشریف فرما دیکھا نیز وہ غایت درجے کی فضیلت میں تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے میرے بھائی! آپکی بہتر حالت نے مجھے خوش کر دیا ہے زہر مجھے بتائے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ کہنے لگے: ان کو مجھ پر نوے درجے بلند فوقیت دی گئی ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہا ان کو یہ مرتبہ زیادہ غمگین رہنے کی وجہ سے عطا کیا گیا۔

۱۷۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبد اللہ، بن شمیٹ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: مومن صبح کرتا ہے غمگین ہو کر شام کرتا ہے غمگین ہو کر اور اسے موت آتی ہے درآں حالیکہ وہ

۱۔ الزہد للإمام احمد ۳۹۱۔ ومشكاة المصابيح ۵۲۰۶۔ والکامل لابن عدی ۱۸۹۷/۵۔ وتفسیر القرطبی ۱۰/۱۱۳۔

وتاریخ جرجان ۳۴۲۔ وکنز العمال ۶۳۷۳۔ ۶۳۷۵۔

۲۔ تہذیب التہذیب ۲/۲۶۳۔ والتقریب ۱/۱۶۵۔ والتاریخ الکبیر ۲/۲۸۹۔ والجرح والتعذیل ۳/۳۰۔ وطبقات ابن

سعد ۷/۱۵۲۔ وَاخبار اصحابہ ۱/۲۵۳۔ والجمع ۱/۳۰۳۔ وسیر النبلاء ۳/۵۶۳۔ ۵۸۸۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱/۷۱۔

والکاشف ۱/۲۲۰۔ والمیزان ۱/۵۲۷۔ وتہذیب التہذیب ۲/۲۶۳۔ ۲۷۰۔

غمگین ہوتا ہے، دنیا میں اس کے لئے اتنی مقدار کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کے لئے کافی ہوتی ہے یعنی مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی۔

۱۷۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حبان، عبد اللہ بن ابوداؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مؤمن صبح شام ہر وقت غمگین رہتا ہے اور دنیا سے غمگین حالت میں کوچ کرتا ہے نیز اسکو اتنی چیز کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کو کافی ہے۔

۱۷۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عروہ، ابواشعث، حزم بن ابی حزم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ قسم اس اللہ کی جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، مؤمن کے لئے اس کی دینداری میں غمگین کے علاوہ کسی چیز کی گنجائش نہیں۔

۱۷۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، جعفر بن سلیمان، ابراہیم بن عیسیٰ، یسکری کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ غمگین نہیں دیکھا، میں نے ان کو نہیں دیکھا مگر میں یہی سمجھا کہ انہیں کسی نئی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔

۱۷۸۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابومروان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو آدمی جانتا ہو کہ موت اس کا گھاٹ ہے، قیامت مقرر وقت پر آنے والی ہے اور قیامت کے دن اس نے اللہ کے سامنے حاضری دینی ہے، اسکا حق بنتا ہے کہ وہ زیادہ غمگین رہے۔

۱۷۸۸- ابو نعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، سعید بن عجب، سعید بن بہلوان، عباد بن کلیب، اسد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں غم و حزن عمل صالح کے لئے بڑھوتری ہے۔

۱۷۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بخدا! لوگوں میں سے جس آدمی نے بھی صحابہ کرامؓ کو اپنے درمیان صبح کرتے ہوئے پایا ہے مگر یہ کہ وہ صبح بھی غمگین ہوتا تھا شام کو بھی غمگین ہوتا تھا۔

۱۷۹۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کا اس قرآن پر پختہ ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ غمگین ہو، مرجھایا ہوا ہو، تھکا ماندہ، پکھلا ہوا اور مصیبت زدہ ہو، (یعنی قرآنی تعلیمات سے اس کی مذکورہ حالت آشکارہ ہوتی ہو۔ تنوی۔

۱۷۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، خوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اے ابن آدم! اگر تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور پھر اس پر ایمان لاتا ہے تو ضرور دنیا میں تیرا حزن طویل تیرا خوف انتہائی شدت والا اور کثرت کے ساتھ تیری آہ و بکا ہونی چاہیے۔

۱۷۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں، تابعین میں آٹھ نفوس قدسیہ پر زہد کی انتہاء ہوئی ان میں سے ایک حسن بن ابی حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں ہم نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر غمگین کسی کو نہیں دیکھا، جب بھی ہم نے انہیں دیکھا ایسا لگا جیسے ابھی کسی نئی مصیبت سے ان کو واسطہ پڑا ہے۔ پھر فرمایا: ہم ہنستے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو بنظر غائر دیکھ رہا ہو اور فرماتا ہو: میں تمہارے کسی عمل کو قبول نہیں کروں گا: اے ابن آدم حیراناس ہو، کیا تجھ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے کی طاقت ہے؟ چونکہ جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ جھگڑنے کی ہمت کرتا ہے۔ بخدا! میں نے ستر سے زیادہ بدری صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ان کا زیادہ تر لباس اون ہوتی تھی۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے یقیناً دیوانے سمجھتے، اور اگر وہ تمہارے اچھوں کو دیکھ لیں لامحالہ کہیں گے: ان لوگوں کے لئے بھلائی کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور اگر تمہارے بڑوں کو دیکھ لیں کہیں گے کہ

قیامت پر ان کا کچھ ایمان نہیں۔ بخدا! میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں دنیا جن کے آگے پاؤں تلے روندی جانے والی بے قدر مٹی سے بھی کمتر حیثیت رکھتی تھی۔ اور میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک، کہیں چلتا وہ اپنے پاس معمولی زاد راہ رکھتا تھا، اس کے متعلق بھی کہتا کہ میں اس سارے کے سارے کو اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے کچھ اللہ کے راستے میں دیتا ہوں چنانچہ وہ اس معمولی زاد راہ سے بھی صدقہ کرتا اگرچہ حقیقت میں صدقہ کرنے والا، مصدق علیہ سے کتنا ہی زیادہ محتاج کیوں نہ ہو۔

حسن بصریؒ کا عمر بن عبد العزیز کو عبرت آموز خط

۱۷۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن حرب بن جبلة، حمزہ بن رشید ابو علی، عمرو بن عبد اللہ بن قرشی، ابو حمید شامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

دوسری سند: ابو نعیم اصفہانی، محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید لیشی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم عبد اللہ بن ابی اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

ابو حمید شامی کے سیاق کے مطابق ذیل کی حدیث ذکر کی گئی ہے۔

جان لو! غور و فکر نیکی اور اس پر عمل کرنے کی طرف لیجاتی ہے۔ برائی پر اظہارِ ندامت اس کو چھوڑنے کا سبب بنتا ہے۔ جو فنا ہو جائے وہ باقی ماندہ کے برابر نہیں ہو سکتا اگرچہ فانی کثیر ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طلب بھی زیادہ ہو۔ منقطع ہونے والی تختی جس کے بعد طویل راحت و آرام میسر آئے اس کا برداشت کرنا بہتر ہے اس راحت سے جو جلدی ملنے والی ہو لیکن کسی بھی گھڑی منقطع ہو جائے اور اس کے بعد سختی اور مشقت دائمی ہو۔ آخرت اس دھوکہ باز، فریبی اور پھٹرنے والی دنیا سے بہتر ہے۔ یہ دنیا دھوکہ دینے کے واسطے مبین ہوتی ہے اور خوب دھوکہ دیتی ہے۔ اپنے اہل کو امیدوں ہی امیدوں میں قتل کر دیتی ہے۔ پیغام نکاح دیتی ہے اور آراستہ دلہن کی طرح ہو جاتی ہے، آنکھیں اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے اوپر اٹھ جاتی ہیں، لوگ اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں، دلوں میں اس کا والہانہ لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حسن و جمال کے سبب دماغوں کو چھو جاتی ہے۔ پھر وہ نکاح کے بعد اپنے شوہر کو دردناک انداز میں قتل کر دیتی ہے۔

ماضی پر کچھ اعتبار نہیں۔ مستقبل ہاتھ میں نہیں۔ دوسرا پہلے کے انجام سے عبرت نہیں پکڑتا۔ عقلمند تجربوں کی کثرت سے نفع نہیں اٹھاتا۔ عارف باللہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتا: دلوں میں دنیا کی محبت گھٹی کی مانند پڑ گئی ہے۔ لوگوں کے نفس ہیں کہ اس پر مرے جاتے ہیں۔ ہم ہیں کہ اس سے عشق سے کم پر راضی نہیں۔ جو مرض عشق میں مبتلا ہو اس کو سوائے عشق کے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اس کی طلب میں لگا لگا مر جاتا ہے یا پالیتا ہے۔ دنیا اور اس کا طلب گار دونوں ایک دوسرے کے عاشق و طالب ہیں۔ اس کا عاشق اپنے خیال میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اس کی محبت میں گرفتار ہو کر مبدؤ و معاد کو بھول جاتا ہے، اس کی عقل اس میں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس میں پڑے پڑے اس کی عقل غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اس کی تمنا کا شر آشکار ہو جاتا ہے۔ اس کی پشیمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی سختیوں میں شدت آ جاتی ہے۔ اس پر سکرات موت کے دردِ عالم کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ موت کی آمد اسے غصہ دلاتی ہے۔ جس کرب و مصیبت میں وہ گرفتار ہوتا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ بالآخر وہ فحتمد ہونے سے پہلے موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ اسکے ساتھ اس کا غم اور اس کی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن وہ اپنے مطلوب کو نہیں پاسکتا۔ اس کا نفس مشقت و تھکاوٹ سے آرام نہیں پاسکتا۔ اس کا حال ایسا ہے جیسے کوئی لکل پڑا بغیر توشہ کے اور بدون ٹھکانے کے۔

سو اس دنیا سے خوب ڈرو وہ اس سانپ کی طرح ہے جس کا چھونا نرم ہے اور اس کا زہر قاتل ہے، لہذا جو تجھے اس دنیا میں بھلا لگے

اس سے اعراض کر، اسکے غموں کو اپنے سے اتار پھینک چونکہ تو اس کے دکھ درد کا معاینہ کر چکا ہے، اسکی جدائی کا تجھے سو فیصد یقین ہے۔ تو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہو، چونکہ دنیا کا عاشق جب بھی اس سے لطف اندوز ہو کر اطمینان پاتا ہے وہ بڑے بڑے طریقے سے اسکو اپنا بے قرار کرتی ہے، جب بھی اس دنیا کی کسی چیز کے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے اسکی تعریف بیان کرتا ہے تو دنیا اس پر پلٹ آتی ہے، اس سے سرور پانے والا دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے، اس سے نفع اٹھانے والا نقصان اٹھاتا ہے، اس کی نرمی تک پہنچنے کے لئے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسمیں بقائنا ہے اسکے سرور میں غم و حزن کی ملاوٹ ہوتی ہے، اس میں زندگی کا انجام ضعف و کمزوری ہے، اسکی طرف نظر زاہد کی طرح کر، مر مٹ جانے والے عاشق کی نظر سے اسکو نہ دیکھ، اور جان لے کہ یہ اپنے ساکن کو زائل کر دیتی ہے، اس میں دھوکہ کھانے والا بے اعتماد پریشان ہو جاتا ہے، جو یہاں سے گیا وہ واپس نہ پلٹا، یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا کس کے پاس آئے گا کہ وہ اس کا انتظار کرے۔

اس دنیا سے ڈرو چونکہ اسکی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں، اسمیں زندگی محض تنگی ہے، اسکا خالص گدلا ہے، تو اس میں خطرہ پر ہے یا زائل ہو جانے والی نعمت یا سر پڑنے والی مصیبت یا فیصلہ کن تمنا، پس اگر سمجھے تو حقیقت یہ کہ معیشت تنگ پڑ گئی ہے، نعمتوں کے معاملہ میں خطرے پر ہے، آزمائش خدا پر ہے، موت کے بارے میں یقین ہے۔ اگر خالق باری تعالیٰ نے اس دنیا کی خبر نہ دی ہوتی اسکی مثال بیان نہ کی ہوتی اور اسمیں زہد کا حکم نہ دیا ہوتا تو یہ دنیا سونے والے کو بک کی جگا چکی ہوتی، غافل کو بیدار کر چکی ہوتی، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی ڈانٹ آ چکی ہے۔ اسمیں واعظ بھی ہے، اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں اسکے انتہائی کم وزن ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ وزن نہیں ہے، یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک کنکری سے بھی زیادہ وزن نہیں رکھتی، جمیع ٹرٹی میں ٹرات کے بقدر بھی اسکی مقدار نہیں ہے۔ اہل اللہ کے ہاں دنیا مغوض ترین شے ہے۔ جب سے اس کو پیدا کیا گیا اس کی طرف بطور سزا کے دیکھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو یہ دنیا بتا مہا پیش کی گئی اور اسکے خزانوں کی چابیاں آپ ﷺ کو دی گئیں مگر آپ ﷺ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا حالانکہ آپ ﷺ کو اس کے قبول کرنے سے باز نہیں رکھا گیا تھا اور نہ اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں آپ کے مرتبہ میں کوئی کمی واقع ہونے والی تھی مگر صرف یہ بات آپ ﷺ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لہذا آپ بھی اس کو ناپسند کرنے لگے اور اللہ نے اس کو چھوٹا اور حقیر کر دیا تو آپ ﷺ کے ہاں بھی یہ حقیر اور چھوٹی ہو گئی۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو فقط آپ کے اسے قبول کرنے ہی سے اس کی محبت پر دلیل ہو جاتی۔ لیکن خالق باری تعالیٰ جس چیز سے بغض رکھتے ہیں اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

اگر یہ دنیا حقیر نہ ہوتی بلکہ کسی قدر بھی وقعت والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں کیلئے اس کا حصول باعث ثواب بناتے اور نافرمانوں کیلئے اس کو باعث عذاب قرار دیتے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ پس طاعت کا ثواب اس سے نکال دیا اور معصیت کی عقوبت کو خارج کر دیا۔ تیری رہنمائی کی ہے اس دنیا سے شر پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور دوستوں کو اس سے الگ رکھا، دنیا سے دھوکہ کھانے والا اور اس میں مبتلا آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ اسکا تو دنیا کے ساتھ اکرام کیا جا رہا ہے، اور بھول جاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰ کلیم اللہ المختار کے ساتھ اللہ باری تعالیٰ نے کیا کیا، رہی بات محمد عربی ﷺ کی، سو وہ بھوک کے عالم میں پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے انتہائی کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹ کی جھلی میں پڑی ترکاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن انہوں نے سائے میں ٹھکانا پکڑا اللہ سے صرف اتنا کھانا مانگا جس سے بھوک بند ہو جاتی، روایات میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! جب فقر و فاقہ کو اپنی طرف آتے دیکھو تو صالحین کے شعار کو مہربان ہو اور جب غنی و مالدار کی کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: گناہ ہے جسکی عقوبت جلد ہی پیش آنے والی ہے۔ اگر چاہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مماثلت کرو۔ ان کا معاملہ عجیب ترین ہے۔ وہ کہا کرتے تھے: میرا نمونہ بھوک اور میرا شعار خوف ہے، میرا لباس اون میری سواری پاؤں ہے۔ چاند اندھیرے میں میرا چراغ ہے۔

سردیوں میں میری سینک دھوپ ہے۔ میرے پھل اور خوشبودہ نباتات ہیں جو درندوں اور چوپاؤں کے لئے زمین سے اُگتے ہیں، میں رات گزارتا ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں اور اگر چاہو تو میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر کروں ان کا معاملہ بھی بڑا عجیب تھا، وہ اپنے خواص میں جو کی روٹی کھاتے اور اپنے اہل کو بھوسی اور لوگوں کو عمدہ کھانے کھلاتے۔ جب رات چھا جاتی تو ٹاٹ پہنتے اور ہاتھ کو گردن سے لگا لیتے اور روتے ہوئے رات گزارتے حتیٰ کہ اسی عالم میں صبح کرتے، کھر در اکھانا کھاتے اور بالوں کے بنے کپڑے پہنتے۔

انہی کے نقش قدم پر نیک لوگ چلے۔ ان کے آثار کو لازم پکڑا۔ غور و فکر سے لطف اندوز ہوئے۔ تھوڑی مدت انہوں نے صبر کیا اس دھوکے سے جو فنا کی طرف لے جانے والا تھا۔ آخر دنیا کی طرف انہوں نے نظر کی اول کی طرف نہیں۔ اس کی دائمی کڑواہٹ پر نظر رکھی اور وقتی حلاوت کو خاطر میں نہیں لائے، پھر انہوں نے اپنے نفسوں پر صبر کو لازم کیا۔ اور دنیا کو اس میتہ کے بمنزلہ شمار کیا جس سے بقدر ضرورت سیرابی پانا حلال ہے اور اس سے اتنا کھایا جس سے نفس میں حرکت اور روح میں کسی قدر بقاء ہو۔ انہوں نے دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا کہ جس کے قریب سے ہر گزرنے والا اس کی بدبو کی وجہ سے ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ پاس سے گزرنے والوں کو مردار کی بدبو ضرر پہنچتی ہے نہ کہ بھوک سے سیری ملتی ہے۔ یہ ان کا نفسیاتی مرتبہ تھا وہ اس مردار سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ وہ کہتے تھے: کیا تم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو کہ سیر ہو کر کھانے سے ڈرتے نہیں، اس سے لذت اٹھاتے ہوئے باک نہیں محسوس کرتے، کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟ بخدا! یہ دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی، ہاں کچھ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بدبو نہیں پاتے، عقلمند کو اتنی بات کافی ہے، کہ جو بھی دنیا سے مراد اپنے پیچھے مال کثیر چھوڑا وہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا کوئی شرافت والا آدمی چاہے گا کہ وہ کمتر ہوتا یا آسائش مند آدمی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں مصیبتوں میں گرفتار ہوتا یا اگر صاحب اقتدار تھا تو وہ تمنا کرے گا کہ معمولی آدمی ہوتا، کیا یہ بات بطور دلیل کے کافی نہیں ہے کہ دنیا ذلت کا منارہ ہے۔

بخدا! اگر کوئی آدمی دنیا سے کوئی چیز حاصل کر لینے کا ارادہ کرے اور پھر اسے کچھ نہ کچھ مل جائے تو لامحالہ حقوق اللہ اس پر لاگو ہوں گے اور بعد الموت اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور حساب لیا جائے گا، لہذا عقلمند آدمی کے لئے مناسب ہے کہ دنیا سے صرف بقدر کفایت لے جس سے اسکی بھوک روکی جاسکے۔ لہذا اپنے آپ کو بچاؤ اور شدت حساب سے ڈرو اور جب تو دنیا کے معاملہ میں غور و فکر کرے گا تو تیرے سامنے تین طرح کے دن ہیں ایک وہ دن جو گزر چکا اور ایک وہ دن جس میں تو آج موجود ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس دن کو غنیمت سمجھے اور ایک دن وہ ہے جو آئندہ آنے والا ہے اس کے متعلق تجھے پتہ نہیں کہ کل تو اہل دنیا میں سے ہو گا یا نہیں۔ یہ بھی تو نہیں جانتا کہ تو کل آنے سے پہلے ہی مر جائے۔ گزشتہ میں تو حکیم مودب ہے، آج کے دن تو دوست ہے جو الوادع کیا جاسکتا ہے، اگر تو گزشتہ دن کو اچھا گزار چکا تو بہتر ہے ورنہ ایک دن اور آیا ہے اسکو بہتر بنانے کا سوچ لے۔ پس عمل پر اعتماد کر امید کے دھوکے چھوڑ دے، شغل میں کثرت ہوگئی حزن میں اضافہ ہو گیا تھا کاٹ بڑھ گئی اور بندے نے عمل کو امید سے ضائع کر دیا۔

اگر لاچ آج کے دن تیرے دل سے نکل چکی تو آج تو عمل کرنے میں بہتر رہا۔ اور ان کے لئے اپنے دن کو چھوٹا کر دے چونکہ لاچ تجھے تفریط کی طرف لے جائے گی اور طلب میں تجھ سے اضافہ کا مطالبہ کرے گا۔ اگر چاہو تو اکتفا کر لو میں تمہارے لئے ایک ساعت کا تذکرہ دو ساعتوں کے درمیان ایک ہے ساعت گزشتہ ایک آنے والی اور ایک وہ ساعت جس میں تو ابھی موجود گزارے اور آنے والی ساعت کے بارے میں راحت و امن میں نہیں رہ سکتا اور نہ ان کی آزمائش میں دکھ و درد دنیا ایک ساعت ہے اور تو اس میں موجود ہے یہ ساعت تجھے جنت سے دھوکہ دے رہی ہے اور تجھے جہنم کی طرف لے جا رہی ہے، آج کا دن تیرا مہمان ہے۔ اگر تو نے اس کی اچھی میزبانی کی اور اس کا رہن سہن اچھا رکھا تو تیری تعریف کرے گا، اور اگر تو نے اس کی مہمانی اچھی نہیں کی تو وہ تیری آنکھوں میں

چکر لگاتا ہی رہے گا۔ اور یہ دو دن بمنزلہ دو بھائیوں کی طرح ہیں ایک دن تیرے پاس آچکا اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو اس دن کے بعد ایک دوسرا دن آنے والا ہے۔ یہ دن کہتا ہے کہ میں گزشتہ دن کا بھائی ہوں اگر تو نے میرے ساتھ اچھائی کی تو کل کے ساتھ کی گئی نہائی مٹ جائے گی جو کچھ تو نے کیا وہ اس کی مغفرت ہوگی، اور جو عمر باقی رہی اسکا ثمن وعدل نہیں ہے۔ مقبور کی زیادہ عظمت کے ساتھ اس کی تعظیم نہیں ہوتی، چونکہ سب کچھ تیرے سامنے ہے، جو تو نے دنیا کمائی اب تو قبر میں مدفون ہو چکا اور تیرا مال تیرے بیٹے بہو کے لئے ہو گیا اور وہ تیرے بعد عیش و عشرت کریں گے۔ دنیا تو تھا اور وہ نہیں تھے، یہ تجھے زیادہ پسند ہے حالانکہ تو اپنے لئے عمل کرے۔ جو بھی تو جمع کرے آج کے دن کے ساتھ مگر یہ کہ آج کا دن تو نے اختیار کیا رغبت کرتے ہوئے، اگر تو اقتصار کرے اس ساعت پر جو بہتر ہے اور انصاف اس کا غیر کے لئے ہے، اگر تو صرف ایک کلمہ کہے تب بھی وہ لکھا جائے گا۔ سمجھا جائے گا کہ تو نے اپنے لئے صرف ایک کلمہ پسند کیا ہے۔ لہذا آج کے دن کو اپنے لئے خالص کر لے۔ موجودہ ساعت کو دیکھ اور بات کو بڑا سمجھ۔ موت کے وقت حسرت کرنے سے ڈر اور یہ نہ سمجھ کہ کلام اس وقت حجت ہوگا، اللہ ہمیں اور تمہیں وعظ و نصیحت سے نفع بخشے اور انجام سے نوازے والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ۔

۱۷۹۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن بحر مروزی، عبد الوہاب بن عطاء، عبیدہ بن سعید بن رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بھری رحمہ اللہ اپنے مریدین کو وعظ کرنے لگے فرمایا دنیا دارِ عمل ہے جو اس دنیا سے کنارہ کش رہا وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا اور دنیا کی پاسداری اسے نفع بھی پہنچاتی ہے اور جس نے دنیا کی مصاحبت اختیار کی اور اس میں رغبت اور محبت کو سہارہ حصول بنایا اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور نتیجہ اسکے وافر حصہ کے حصول سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر اسے ایسی ہلاکت کی طرف دھکیل دیا جسکی برداشت کی اس میں نہ صبر ہے اور نہ ہی اس میں طاقت ہے۔ اس دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا اور اسکا متاع بہت قلیل ہے، اس پر فناء کا حکم لکھا جا چکا اور پھر اس کی میراث کا ولی اللہ ہی ہوگا۔ اس کے اہل کو ایسے ٹھکانوں کی طرف پھیر دیا جائے گا جو بوسیدہ نہیں ہوں گے اور طولِ قیام کی وجہ سے ان میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اللہ کے سوا کسی کو قوت حاصل نہ ہوگی۔ پس یہی موطن ہوگا، اس انقلاب کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ اے ابن آدم! اپنے ارادے کو دنیا کے لگاؤ سے قطع کر دے، کیونکہ تو نے جو اس کے ساتھ تعلقات وابستہ کر رکھے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے، پھر جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے منقطع ہو جائے گا حق سے تیرا دل بکھری کا راستہ اختیار کرے گا۔ تو دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا اور دنیا تجھے ہلاک کر دے گی۔ یہ دنیا وی ٹھکانے اس کے ضرر سے بدترین ہیں۔ اس کا نفع منقطع ہو جائیگا۔ بخدا ایہ تجھے نہ ختم ہونے والی ندامت اور عذاب شدید کی طرف لے جائے گی۔ اے ابن آدم اس دنیا کے مکر سے دھوکہ نہ کھانا۔ بے شک عظیم تر ہولناکی تیرے سامنے ہے۔ ابھی تک ان سے تجھے خلاصی نہیں ملی۔ اس طریقہ چال کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ یہ امور یا تو تجھے اپنے شر سے نجات دیں گے یا تو ان میں گرفتار ہو جائے گا۔ یہ منازل سخت ڈراؤنی اور دلوں کو دھچکا لگانے والی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمہ وقت تیار رہو۔ ان کے شر سے بھاگنے کی سوچ۔ تجھے قلیل متاع جو کہ فانی ہے غفلت میں نہ ڈالے۔ انتظار میں نہ رہو، چونکہ یہ بہت جلد تیری عمر کو گھٹا رہے ہیں۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو چونکہ تجھے کیا معلوم کب اللہ تعالیٰ کی طرف تو کوچ کر جائے۔ صاحبو! خوب جان لو کہ لوگ دنیا میں رہ کر صبح کرتے ہیں اور ہر اندھاپن کام ان کی اگلی منزل ہوتا ہے۔ دنیا کا بندہ اس سے خوش رہتا ہے اور ہر وقت مزید ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ یاد رکھا جب تک محض اللہ کے لئے اس کی فرمانبرداری نہیں کرے گا خسارہ اسکا مقدر رہے گا اور اسکی کوشش ضائع ہو جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں سے اللہ کی اطاعت کے واسطے کر لے گا وہی آگے کام آئے گا اور پھر ایسے ہی خوش نصیبوں نے راہ کامیابی پالی۔ ان کے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ماضی اور مستقبل کی تمام خبریں اور ان سے بچنے والوں کی خبریں ہیں۔ اللہ کا فیصلہ آج بھی وہی ہے جو پہلے لوگوں کیلئے تھا۔ اللہ کی حجت نافذ

ہو کر رہتی ہے۔ عذر واضح ہے۔ سب کچھ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو کر رہے گا۔ پھر اللہ کی قضا اس کے بندوں کے ساتھ دو طرح ہوگی، ایک یہ کہ یا تو اس کے لئے رحمت و مغفرت کا فیصلہ ہوگا اور پھر اس کے لئے نعمت و کرامت عیش و عشرت ہوگی۔ یا اس کے لئے غیظ و غضب اور سزا و عقوبت کا فیصلہ ہوگا۔ تب اس کے لئے حسرت و ندامت ہے۔ جس کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام پہنچ گیا کہ یہ امر ہونے والا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، سو اس پر خدا کا حق ہے کہ وہ اس (دنیا) کو چھوٹا اور حقیر سمجھے جس کو خدا نے حقیر کر دیا اور اس (آخرت) کو بڑا سمجھے جس کو خدا نے عظیم قرار دیدیا۔ کیا اللہ نے اس چیز کو اور اس کے اہل کو کراہت ذکر نہیں کیا؟ کیا نہیں بتایا کہ دنیا کو بچ کا نقارہ بجا چکی ہے اور اس کی نعمتوں کو زوال لازم ہے۔ اس کی مصیبتوں سے امن نہیں مل سکتا۔ اس کا جدید پرانا ہو جاتا ہے۔ اس کا تندرست بیمار پڑ جاتا ہے۔ اس کا غنی محتاج بن جاتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کو گھائل کرنے والی ہے۔ ہر حال میں ان کے ساتھ کھیلنے والی ہے اس میں عبرت ہے لیکن اس کیلئے جو عبرت حاصل کرنا چاہے۔ جب سب کچھ واضح ہے تو پھر تیرا انتظار کیسا؟

اے ابن آدم! آج تو ایک ایسے گھر میں ہے جس کا معاملہ واضح ہو چکا۔ اس کی پیش رفت خاتمے کی طرف ہے۔ یہ اپنے اہل کو سختیوں کی طرف دھکیلنے والی ہے جو انتہائی خطرناک ہیں۔ اے ابن آدم! اللہ سے ڈر۔ دنیا میں تیری تمام تر کوششیں آخرت کے لئے ہونی چاہئیں۔ چونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں مگر یہ کہ تو اس کو آخرت کے لئے بھیج دے۔ تو وقتی حوائج کے سوا اپنا مال ذخیرہ ہرگز نہ کر۔ جسکو ایک دن تجھے چھوڑنا ہے اس کیلئے اپنی جان کو مت تھکا۔ لیکن دور کے پر مشقت سفر کے لئے زاد راہ تیار کر رکھ۔ ان دنوں کو شمار کر کے استعمال کر قبل اس سے کہ خدا کی طرف سے آنے والا آجائے اور وہ تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اے ابن آدم اب تو ندامت کا اظہار کر لے کیونکہ بعد میں ندامت تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ دنیا کو اپنے سے اتار پھینک اور جو بچا کھچا ہے اسکو چھوڑ دے۔ چونکہ جب تو نے ایسا کر لیا تو تو اس وقت قیمتی بدلہ کو پا لے گا۔ یعنی وہ نعمتیں میسر ہوگی جو کبھی زائل ہونے والی نہیں ہوں گی۔ اور ایسے عذاب سے نجات پا جائے گا جس میں مبتلا انسانوں کو راحت و آرام کبھی میسر نہیں ہوتا۔ محنت کر اس مقصد کے لئے جس کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے قبل اس کے کہ تجھ پر ایسے کام آن پڑیں جن کا اجتماع تیرے لئے مشقت آمیز ہوگا۔ دنیا کی مضاجبت صرف جسم کی حد تک اختیار کر۔ دل سے اس کو دور رکھ۔ تاکہ جو عمر تو نے دیکھ لی اس کا تجھے کچھ نفع ہو۔ اہل دنیا اور ان کے شغل کو چھوڑ۔ اسکا وبال خوف ناک ہے۔ لہذا تو اس میں زندگی کنارہ کشی کے عالم میں بسر کر۔ چونکہ یہی طریقہ صالحین کا رہا ہے۔

اے ابن آدم! تو امر عظیم کا طلبگار ہے اسمیں کوتاہی محروم ہی کرتا ہے۔ تو دیکھتے بھالتے دھوکہ میں نہیں پھنس جانا، جو تیرا حصہ تجھے پیش کیا جائے اسکو نہیں چھوڑنا۔ تجھ سے سوال کیا جائے گا لہذا اپنے عمل کو خالص کر لے۔ جب صبح کرے تو موت کا انتظار کر۔ جب شام کرے تو تب بھی تیرا یہی حال ہو۔ اللہ کے علاوہ کسی کی قوت نہیں اور اطاعت پر طاقت صرف وہی بخشتا ہے۔ لوگوں میں نجات یافتہ وہی ہے جو منزل حق پر سختی و زری دونوں حالتوں میں عمل پیرا رہے۔ وہ اطاعت خدا اور اطاعت رسول کو اپنا شعار بنائے جس کا بندوں کو حکم ملا ہے۔ تم صبح کرتے ہو برے گھر میں، جسے بطور آزمائش کے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے اہل کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے جب اس تک ان کی انتہاء ہوتی ہے خود ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنی نبات اگاتی ہے۔ اس میں ہر طرح کا جانور پھیلا ہوا ہے۔ پھر خبر دی انکو اس چیز کی جس کی طرف وہ رواں دواں ہیں۔

پھر اپنے بندوں کو اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا اور اس کا رستہ صاف واضح کیا، یعنی فرمانبرداری کا رستہ۔ ان سے جنت کا وعدہ کیا، وہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لوگوں کے اعمال میں سے کچھ بھی اس پر مخفی نہیں ہے۔ عاصی و مطیع کی کوشش الگ الگ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہر ایک کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا اور پورا پورا حصہ ملے گا۔ وہ سب کا سب اللہ نے نہیں بتایا جو اپنے بندوں سے وعدے کیے گئے اور کتاب میں اس بات کو نازل کیا ہے۔ اپنی مخلوق میں سے جس کو اسکی طرف راغب کیا ہے۔ حالانکہ اطمینان کے ساتھ اسکی

رضامندی نہیں ہوتی اور نہ اسکی طرف اسکا جھکاؤ ہوتا ہے بلکہ ان کی نشانیاں اور علامات بیان کر دی ہیں۔ ان کا عیب بیان کیا اور نہیں وارد کی اس کے غیر میں رغبت دلائی۔ اپنے بندوں کے لئے بیان کیا کہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جسکے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا۔ اسکا مطلع ہولناک ہوگا۔ میں اس دنیا کو ایسا گھر سمجھتا ہوں جسکا ثواب کسی اور ثواب کے مشابہ نہیں ہو سکتا نہ عقاب کسی سزا کے۔ لیکن یہ دار خلود ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس میں بدلہ دے گا۔ پھر انہیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں اتارے گا۔ انہیں کسی کی پریشانی متغیر نہیں ہوگی نہ ہی نعمتوں میں تغیر ہوگا۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے جو حلال کا طالب ہو حتیٰ کہ جب اس میں تصرف کرنا چاہتا ہے تو اس کو نیک راستے کی طرف پھیر دیتا ہے۔

اے ابن آدم تیرا ناس ہو تجھے ضرر نہیں پہنچائے گا وہ آدمی جس نے دنیا کے شداکد کا مقابلہ کیا ہو جب تیرے لئے آخرت کی بھلائی خالص ہو۔ تمہیں کثرت سامان نے ہلاکت میں ڈال دیا حتیٰ کہ تم نے قبریں جادیکھیں۔ کثرت مال نے لوگوں کو رسوا کر دیا۔ کثرت مال نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیا حالانکہ اللہ کی دعوت تمہیں پہنچی ہے۔ بخدا! ہم ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحب رہے ہیں جو کہا کرتے تھے کہ دنیا میں نہیں کوئی حاجت نہیں، اس کے لئے ہم پیدا بھی نہیں کئے گئے۔

وہ صبح شام جنت کی طلب میں لگے رہتے تھے، بخدا! اس طلب میں انہوں نے اپنے خون تک بہا دیئے۔ ہمیشہ با امید رہے کامیاب ہوئے اور نجات پائی۔ مبارک ہے ان کو ان میں سے کوئی بھی اپنے کپڑے نہیں لپیٹتا تھا اور نہ بچھاتا تھا۔ تو ان سے ملاقات کرے گا درآں حالانکہ وہ روزہ دار، عاجز، غمگین اور خوفزدہ ہوں گے..... حتیٰ کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آتے ہیں اگر اہل خانہ انہیں کچھ کھانے کو دے دیں تو کھا لیتے ہیں ورنہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے؟۔ سن!۔

لیس من مات فاستراح بمیت۔ انما المیت میت الاحیاء۔

جو آدمی مر کر راحت و آرام میں ہو وہ مردہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مردہ ہو سکتا ہے تو وہ زندوں کا مردہ ہے۔

حسن بصری کا بلند خطبہ

۱۷۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، طلوت بن عباد، عبد المؤمن بن عبید اللہ، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرا عمل عمل ہے، وہ نفس الامر میں تیرا گوشت اور خون ہے۔ سو منظر غائر دیکھ تو کس حال میں اپنے عمل کو پاتا ہے۔ بے شک اہل تقویٰ کی علامتیں ہوتی ہیں جن سے انہیں پہچان لیا جاتا ہے۔ وہ علامتیں یہ ہیں سچی بات، عہد و وفا، صلہ رحمی، کمزوروں پر شفقت و مہربانی، فخر و تکبر سے سراسر دوری، بھلائی کرنے کی عادت، لوگوں پر نہ اترانا، حسن خلق، ایسی عادات کا خور ہونا جو قربت الہی کے لئے امد و معاون ہوں۔ اے ابن آدم! بے شک تو اپنے عمل کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اسکی بھلائی و اچھائی کا وزن کیا جائے گا۔ معمولی نیکی کو بھی کمتر و حقیر نہ سمجھ بے شک جب تو معمولی نیکی کو دیکھے گا اس کا تیرے نامہ اعمال میں ہونا تجھے خوش کرے گا۔ اور چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھ چونکہ نامہ اعمال میں تو اسے دیکھ کر پریشان ہو جائے گا۔ پس اللہ اس آدمی کو غریق رحمت کرے جو حلال کمائے اور پھر اسے اللہ کی رضا جوئی کی خاطر خرچ کرے اپنے فقر و فاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ کرنے کے واسطے۔ افسوس افسوس یہ دنیا میری حالت کے ساتھ انجام کار کے طور پر ختم ہو چکی اور اعمال گردنوں میں ہار بن کر ایک گئے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہو گے اور قیامت تمہیں ہانک رہی ہوگی۔ تمہارے اچھوں کو جلد بازی کا سامنا کرنا چاہیے۔ بھلا تم کس انتظار میں ہو؟ معاینہ اور مشاہدہ ہو چکا ہے۔ تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب نہیں۔ اور تمہارے نبی آخر الزمان کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈالو۔ اس طرح دونوں سے نفع کماؤ گے، آخرت کو دنیا کے بدلے میں ہرگز مت بیچو ان دونوں سے خسارے میں رہو گے۔

۱۷۹۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول، حمید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ماہ رجب میں مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے منہ میں پانی لیا اور اسکی کلی کردی اتنے میں لے لے سانس لیے اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ ان کے جسم پر کچلی طاری ہو گئی پھر فرمانے لگے: اے کاش! دلوں کو حیات جاودانی ملی ہوتی اور ہمیں ہمت ہوتی تو بخدا! میں تمہیں قیامت کی صبح تک رلاتا رہتا۔ بے شک وہ رات جو قیامت کی صبح کو طلوع کرے گی اس دن کے متعلق مخلوق نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ اس دن بے پردگی کی کثرت ہو اور کسی روتی آنکھ کو اس دن سے بڑھ کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی قیامت کے دن۔

۱۷۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوہ احمد بن حنبل، محمد بن سابق، ابن مغول، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر بندہ صبح کر کے اپنے مطلوب میں مصروف ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے مطلب و مقصود کا ذکر کثرت سے کرتا ہے، جسکی آخرت نہیں اسکی دنیا نہیں اور جس نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی نہ اس کی دنیا رہی نہ اس کی آخرت رہی۔

۱۷۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر ابراہیم بن عیسیٰ، یثکری کے سلسلہ سند سے مروی ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا ادنیٰ دار کے لئے دنیا باقی نہیں رہی اور نہ ہی وہ دنیا کے لئے باقی رہا اور جس نے دنیا کی اتباع کی وہ سلامتی میں نہیں رہا اور اس کے ثمر و حساب سے محفوظ بھی نہیں رہا۔ (البتہ اس دنیا کو جس نے زخمی کیا وہ سلامتی کے ساتھ نکال لیا گیا)۔

۱۷۹۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن آدم مطہری، مغلہ بن حسین ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ”ہاؤم اقراء و اکتاہبہ انی ظننت انی ملاق حسابہ“ کی تفسیر کے متعلق فرمایا: بے شک مومن اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے اور عمل بھی اچھا کرتا ہے اور کافر اپنے رب کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے اور پھر عمل بھی برا کرتا ہے۔

۱۸۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد ادیب، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو حاتم سجتانی، اصمعی، عیسیٰ ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں کو جستی کی جلا بخشا کرو چونکہ دل سستی کی طرف جلدی سے پیش رفت کرتے ہیں نفوس کو چھوڑا کرو چونکہ یہ بڑے دھوکے باز ہیں اور اگر تم نے ان کی فرما برداری کی تو یہ تمہیں شر و فساد کی گہری کھائیوں میں پھینک دیں گے۔

۱۸۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ قاری، عبید بن حسن، سلیمان، بن داؤد، ابو معاویہ ضریر، عوام بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں چار چیزیں ہوں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں اور شیطان بے اسے پناہ دیتے ہیں۔ وہ چار چیزیں رغبت، شہوت اور غضب ہیں۔ ان کی کیفیت کے وقت جو اپنے نفس پر قابو پائے وہ اس خوشخبری کا مستحق ہے۔

۱۸۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبد اللہ کریم، یثیم بن عدی، ابو بکر ہذلی کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا: ہم ابھی عبید اللہ بن اہتم کے پاس گئے ان کی روح بس ابھی پرواز کرنا چاہتی ہے۔ ہم (وہاں پہنچے اور ہم) نے کہا: اے ابو معمر! اس وقت تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگا: بخدا! مجھے سخت تکلیف ہے اور موت اب یقینی ہے۔ لیکن تم لوگ صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے زکوٰۃ ادا کی گئی اور نہ ہی رشتہ داروں پر خرچ کئے گئے؟ ہم نے کہا: اے ابو معمر! تم انہیں کس لئے جمع کرتے رہے؟ کہا گردش زمانہ، سلطان کی جفاکشی، اور کثرت خاندان کے لئے میں نے انہیں جمع کیا تھا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس مصیبت زدہ فقیر کو

دیکھو۔ دراصل اس کے پاس شیطان آیا اور اسے گردشِ زمانہ، سلطان کی جفاکشی اور اہل و عیال سے ڈراتا رہا، حالانکہ اللہ نے یہ دولت اسکو ودیعت کی تھی اور اسے عمر دی تھی۔ بخدا! وہ اس دنیا سے غمگین، شکستہ دل اور ذلیل و خوار ہو کر نکلے گا۔ اے مخاطب! دھوکے میں مت رہ جس طرح کہ تیرا وہ قریب المرگ ساتھی دھوکے میں رہا۔ یہ مال تیرے پاس حلال طریقے سے آیا سو اپنے آپ کو خوب بچا، کہیں وہ تمہارے لئے وبال جان نہ بن جائے۔ بخدا! جو آدمی مال جمع کرنے والا ہو، کنجوس ہو، دن رات لگا تار اسکو محو گردش رکھتا ہو یا درکھے کہ اس میں بیابان اور جنگل قطع ہو جاتے ہیں، اسکا جمع کرنا باطل ہے اور اسکی قوت حق ہے چنانچہ وہ دولت کو جمع کرتا ہے اور پھر اسکی حفاظت کرتا ہے اور پھر اسے سنبھال کر رکھتا ہے اس سے زکوٰۃ تک نہیں ادا کرتا اور صلہ رحمی بھی اس دولت کے ذریعے نہیں کرتا، قیامت کے دن محض حسرتوں کو لئے ہوگا، بڑی حسرت کی بات یہ ہے کہ بندہ کل کے دن اپنے مال کو دوسرے کے تر از میں دیکھے، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس طرح ہوتا ہے؟ وہ اس طرح کہ ایک آدمی کو اللہ نے مال دولت سے نوازا اور اسے حکم دیا کہ حقوق اللہ میں خرچ کرو لیکن وہ بغل سے کام لیتا ہے اور اسکی دولت وہیں کی وہیں پڑی رہ جاتی ہے اتنے میں اسکا کوئی وارث اسے سمیٹ لیتا ہے چنانچہ وہ آدمی اپنے مال کو غیر کے تر از میں دیکھتا ہے اب اس کے لئے بے مثال ٹھوکر ہے اور ایسی توبہ جو ہاتھوں سے نکل چکی۔

۱۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبید اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو عبیدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو صاحب معرفت ہو اور صبر کرے پھر صاحب بصارت ہو۔ بے شک بہت سارے لوگ صاحب معرفت ہوتے ہیں جنگی جزع و فزع نے ان کی آنکھوں کو بیکار بنادیا وہ اپنے مطلوب کو نہیں پاسکے اور جو چھوڑ آئے اس کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے، ان گمراہ کن خواہشات سے بچو جو کہ اللہ سے دور کرنے والی ہیں ان کے مقتضی پر چلنا سراسر گمراہی ہے اور انکا انجام جہنم ہے جس نے انہیں پالیا وہ گمراہ ہوا اور جس کو ان خواہشات نے پالیا وہ مقتول ہوا۔ اے ابن آدم تیرا دین سلامتی میں ہے تو تیرا خون و گوشت بھی سلامتی میں ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت حال ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ چونکہ وہ نہ بچنے والی آگ ہے۔ نہ مندمل ہونے والا زخم ہے۔ نہ ختم ہونے والا عذاب ہے اور نہ مرنے والا نفس ہے۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کا مرہون ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے اپنے پیش آنے والے حالات کے لئے لے لے۔ موت کے وقت تجھے خبر ہوگی، تجھ سے سوال ہوگا تجھے اسکا جواب نہیں آئے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے اور نفس کا محاسبہ اسکا اہم ترین مقصد ہو۔

۱۸۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، صفون بن عیسیٰ ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے جس کے ہاں گھر پر لیٹنے کے لئے معمولی کپڑا بھی مہیا نہیں ہوتا تھا اور ان میں سے کوئی اپنے ال خانہ کو کھانا تیار کرنے کا بھی حکم نہیں دیتا تھا زمین پر چلتے ہوئے کبھی اس سے باعث فساد بات سرزد نہیں ہوئی بسا اوقات ان میں سے کوئی یہ بھی کہہ دیتا کہ میں پسند کرتا ہوں میرے پیٹ میں کھانے کی بجائے پکی اینٹ پڑی ہو، حسن بصری رحمہ اللہ ہم سے کہا کرتے تھے: اینٹ پانی میں تین سو سال تک باقی رہتی ہے میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی مال عظیم کا وارث بنے تو کہے گا: بخدا! یہ میرے لئے بڑی مشقت کی چیز ہے وہ اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ یہ میراث میرے لئے حلال طیب ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرے دل کی روحانیت پر موت کو نہ واقع کر دے پس مال و دولت تو رکھ لے مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ وہ سارے کا سارا مال اپنے بھائی کے حوالے کر دیتا تھا اور انہیں سے کبھی اپنے لئے نہیں روکتا تھا حالانکہ حقیقت میں وہ اس مال کا شدت سے محتاج ہوتا تھا۔

۱۸۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو عبیدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ


اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو سب کچھ ہڑپ کر چکا، مال و دولت خوب جمع کر کے رکھا اور گتھیوں کو خوب کس کس کے باندھا، عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا اور نرم و ملائم لباس پہنے پھر کہا کیا فلاں مر گیا اور اس دنیا کو سدھاڑ گیا اور آخرت کی طرف کوچ کر گیا۔ بے شک مومن محض اللہ کے لئے تھوڑے دنوں تک عمل کرتا ہے اور پھر اسے ملنے والی نعمتوں پر ندامت نہیں ہوتی، لیکن دنیا اس کے لئے بڑی خوشگوار ہے اس کو سہولت کے ساتھ نکل کر آخرت کے لئے ہضم کر لیتا ہے۔ وہ اس دنیا سے گزارے کے لئے زاد راہ لیتا ہے حالانکہ وہ نفس الامر میں اس دنیا کو ٹھہرنے کا گھر نہیں بناتا وہ اس دنیا کی عیش و عشرت چمک دمک کی طرف راغب نہیں ہوتا، کتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں وہ مبتلا ہو جائے اس کی نظر لاشی کے درجے میں ہوتی ہے اور جو ان مردی سے اس کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھتا ہے اور دنیا کے عطایا کو نظر انداز کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اس دنیا سے رغبت، خوف اور خوشگوار انداز میں سدھاڑ جاتا ہے۔ پس اپنے اس رویے کے زیر سایہ اپنی روح کو بے خوف کر دیتا ہے اور اپنی بے پردگی کو چھپا لیتا ہے اور اپنے حساب سے ہمہ وقت خوش و خرم رہتا ہے مسلمانوں میں سے سمجھدار لوگ کہا کرتے تھے: وہ تو ایک صبح کا آنا یا شام کا جانا ہے۔ اے ابن آدم! استقامت تیرا شعار ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ بندے کو اللہ اگر جنت عطا فرمائے تو وہ کامیاب ہو اور اللہ اپنی جنت کے بارے میں کسی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا اور محض خواہشات کے بل بوتے پر کسی کو جنت عطا بھی نہیں فرماتا حالانکہ اب بخل و حرص میں شدت آگئی ہے۔ خواہشات کا ظہور ہو چکا ہے اور متمنی اپنی تمناؤں کے دھوکے میں گرفتار ہے۔

۱۸۰۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سفیان، عمران قصیر کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک چیز کے متعلق دریافت کیا چنانچہ میں نے کہا: فقہاء یوں اور یوں کہتے ہیں، فرمانے لگے: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو تارک الدنیا، اپنے دین پر گہری نظر رکھنے والا اور اپنے رب عزوجل کی ہمہ وقت عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۸۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، معمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ اگر تم حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھ لیتے کہتے کہ میں تو کبھی کسی فقیہ کے پاس بیٹھا نہیں ہوں۔

۱۸۰۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن ابی کامل، ہوزہ بن خلیفہ، عوف بن ابی جمیلہ اعرابی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی کے بیٹے تھے۔ چنانچہ ام سلمہ "لونڈی کو کسی کام میں مشغول کر دیتیں حسن بہت رونے لگتے ام سلمہ کو ان پر ترس آتا اور انہیں اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتی اور حسن کے منہ میں اپنا پستان دے دیتیں چنانچہ اس طرح ان کے پستان میں دودھ اتر آیا اور حسن رحمہ اللہ نے اسے پینا شروع کر دیا اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ حسن بصری رحمہ اللہ کو علم و حکمت کا یہ مرتبہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کا بابرکت دودھ پینے کی وجہ سے ملا ہے۔

۱۸۰۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن عبدوس ہاشمی، عیاش بن یزید، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ حکمت کے بیان سے عاجز تھے حتیٰ کہ بالآخر اسکی نطق پر قادر ہو گئے اور جب بھی ان کا تذکرہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسن رحمہ اللہ کے سامنے کیا جاتا فوراً گویا ہوتے کہ ان کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہے۔

۱۸۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد الوارث بن عبد الصمد، ابو عبد الصمد، محمد بن ذکوان، خالد بن صفوان کی سند سے مروی ہے، خالد کہتے ہیں: جب حیرہ میں  بن عبد الملک سے میری ملاقات ہوئی کہنے لگا: اے ابو خالد! مجھے اہل بحرہ کے حسن کے بارے میں خبر دو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی حالت بہتر کرے میں آپ کو ان کے متعلق باخوبی آگاہ کروں گا ہاں میں کہہ رہا ہوں کہ میں ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں، چنانچہ جو بات ان کے دل میں ہے وہ اسی کو علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں اور جو بات ان کے قول میں ہے وہی بات ان کے عمل میں آتی ہے۔ جس حالت میں وہ بیٹھے ہیں اسی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جس بات پر قائم

رہتے ہوئے وہ کھڑے ہوتے ہیں اسی پر مصر رہتے ہوئے بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی بات کا حکم کرتے ہیں لوگوں میں سب سے زیادہ خود اس پر عمل کرتے ہیں، اور اگر کسی بات سے منع کرتے ہیں لوگوں میں سب سے پہلے خود اسکو چھوڑتے ہیں۔ آپ ان کو لوگوں سے سراسر بے نیاز دیکھیں گے حالانکہ لوگ صحیح معنوں میں ان کے محتاج ہیں۔ مسلمہ کہنے لگا: بس خالد! وہ قوم کیسے گمراہ ہو سکتی ہے جسمیں ایسا عظیم الشان ولی اللہ موجود ہو۔

۱۸۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن موفی، علی بن مسلم، ابو داؤد، طلحہ بن عمرو حضرمی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے: میں ان کے پاس جا بیٹھا اور وہ ارشاد فرما رہے تھے: ہمیں باوثوق ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم! میں نے تجھے پیدا کیا اور تو میرے علاوہ غیروں کی عبادت کرتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول گیا ہے، میں تجھے بلاتا ہوں اور تو مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ یقیناً تیری یہ ادا میری زمین پر بہت بڑے ظلم کے مترادف ہے، پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے سورہ لقمان کی آیت کریمہ تلاوت کی:

”یا بنی لا تشرک باللہ“ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چونکہ ”ان الشریک لظلم عظیم“ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۸۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابو عبیدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی باران نعمت ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہے: ”الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات“ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمتوں سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتے ہیں اور اس پر نعمتوں کی مزید برسات کرتے ہیں۔

۱۸۱۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مبارک بن فضالہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فاسقوں کا فاسق وہ آدمی ہے جو ہر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے اور فخر و تکبر میں اپنی نمائش کرے اور کہے کہ میرے ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی حرج نہیں، اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کبھی دنیا میں نقد ہی سزا دے دیتا ہے اور کبھی آخرت تک سزا کو مؤخر کر دیتا ہے

۱۸۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حبان، احمد بن جعفر بن جمال، یعقوب دہلوی، عباد بن کلب، مویب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انکی طرف خط لکھا، جس میں انہوں نے ابابعد کے بعد تحریر کیا:

بے شک دنیا ایک ڈراؤنہ گھر ہے۔ آدم علیہ السلام کو زمین پر سزا کے طور پر اتارا گیا، خوب جان لو! اگر آپ دنیا کو بچھاڑیں گے تو یہ دنیا کا بچھاڑنا ہوگا اور اگر آپ اسکا اکرام کریں گے تو آپ کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، اس دنیا کا ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی مقتول موجود ہوتا ہے لہذا آپ اس دنیا میں اے امیر المؤمنین! اس معالج کی طرح رہیں جو اپنے زخم کے سلسلے میں دوائی کی شدت پر صبر کرتا ہے تاکہ اسکا زخم کہیں طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام۔

۱۸۱۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، ابو ربیعہ، محمد بن عبد الرحمن، ابن فضل، زکریا ساجی، یحییٰ بن حبیب، حماد بن زید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو پرانا کپڑا پہن کر گزر بسر کرے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے نگلی زمین پر لیٹ جائے، اپنے گناہوں پر روئے اور ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہے۔

۱۸۱۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن موفی، علی بن ابان، احمد بن شعیب بن یزید، احمد بن معاویہ، ابو خوص عبدی، خوشب بن مسلم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اگر عہد قسم کے ترکی گھوڑے ان مردوں میں شورو غل چائیں اور جنگجو

لوگ انہیں پاؤں میں روند ڈالیں تو بے شک گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی نیز جو بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ندامت کی دہلیز پر جھکاتے ہیں۔

۱۸۱۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا موت نے دنیا کو سوا کر دیا ہے پس دنیا میں کوئی عقلمند آدمی خوش نہیں رہتا۔

حضرت حسن بصریؒ کی گورنر عراق عمر بن ہبیرہ کو نصیحتیں

۱۸۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن ہبیرہ کو جب عراق کا گورنر بنایا گیا اس نے حسن بصری رحمہ اللہ اور امام شعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور انہیں تقریباً ایک مہینہ تک ایک عمدہ قسم کے گھر میں ٹھہرایا ایک دن ان کے پاس غلام آیا اور کہا: امیر یعنی عمر بن ہبیرہ آپ کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں چنانچہ عمر بن ہبیرہ عصا کے سہارے آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا اور آداب و تعظیم بجالایا۔ کہنے لگا: امیر المؤمنین یزید بن عبد الملک خطوط کے ذریعے ایسے احکام لاگو کرنا چاہتا ہے کہ اگر میں ان کا نفاذ کروں یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا، اگر اسکی نافرمانی کروں تو اللہ کی فرمانبرداری بجالاؤں گا لیکن اس کے عتاب و سزا کا مستحق بن جاؤں گا۔ کیا اسکی اتباع میں آپ حضرات میرے لئے کچھ گنجائش سمجھتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے امام شعی رحمہ اللہ سے جواب دینے کی درخواست کی۔ چنانچہ امام شعی نے بات کی اور قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابو سعید! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! شعی کی بات آپ نے سن لی، ہاں مزید کان کھول کر سن لو کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ جو انتہائی بد خلق، سخت مزاج اور اللہ کے حکم کی ذرہ نافرمانی نہیں کرتا تجھے دنیا کی وسعتوں سے نکال کر قبر کی تنگیوں کی طرف لے جائے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا وہ تجھے یزید بن عبد الملک کے عتاب سے بچالے گا لیکن یزید بن عبد الملک تجھے اللہ تعالیٰ کے عتاب و عذاب سے نہیں بچا سکے گا۔ اے ابن ہبیرہ۔ بے خوف نہ رہ کہ تو یزید بن عبد الملک کی اطاعت میں جن قباحتوں کا ارتکاب کرتا ہے بعد میں ان سے تو بہ تائب ہو جائے گا ایسا بھی عین ممکن ہے تجھ سے ورے مغفرت کا دروازہ بند ہو جائے اے ابن ہبیرہ! میں نے اس امت کے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے بخدا! وہ دنیا پر رہے در آں حالانکہ دنیا ان کی طرف متوجہ کم ہوتی تھی اور بھاگتی زیادہ تھی۔ اے ابن ہبیرہ مجھے اللہ کے سامنے تیرے کھڑے ہونے کا زیادہ خوف ہے، پھر سورہ ابراہیم کی آیت تلاوت کی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید یہ مرتبہ و مقام اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈرے۔

اے ابن ہبیرہ! اگر تو اللہ کی اطاعت بجالا کر یزید بن عبد الملک کے عتاب کو مول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ یزید کی طرف سے تیری تکفایت کریں گے اور اگر تو نے معاصی کا ارتکاب کرتے ہوئے یزید بن عبد الملک کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کر دے گا اور تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے یکسر دست کش ہو جائے گا۔ چنانچہ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی دو ٹوک نصیحت سن کر چیخ اٹھا اور لشکبار ہو کر وہاں سے کھڑا ہوا۔ دوسرے دن انہیں واپس جانے کی اجازت بھی دی اور ساتھ انعامات و تحائف بھی روانہ کئے اور امام شعی رحمہ اللہ کو اس کے انعام و کرام کی قدرے حاجت بھی تھی چنانچہ امام شعی رحمہ اللہ مسجد میں آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر ترجیح دیتا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے جو کچھ ابن ہبیرہ کو نصیحت کی ہے میں اس سے جاہل نہیں تھا لیکن میں نے ابن ہبیرہ کے بسورے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ایسا کلامی رویہ اختیار کیا پس

اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن بصری رحمہ اللہ کے موقف سے دور کر دیا۔

علقمہ بن مرید کہتے ہیں: ایک دن مغیرہ بن مخاض حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگا، ہم ان لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کریں جو ہمیں ڈراتے رہتے ہیں حتیٰ کہ قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ پڑیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اگر تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحبت اختیار کرے جو تجھے ڈراتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تجھے امن و شانتی میسر آ جائے تو یہ بہتر ہے بہشت ان لوگوں کی مصاحبت کے جو تجھے بے خوف رکھیں اور بالآخر تجھے خوف و ہراس سے دو چار ہونا پڑے۔

کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: ہمیں نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی صفات بتلا دیجئے۔ حسن بصری رحمہ اللہ رو پڑے اور پھر فرمایا: حضرات صحابہ کرامؓ سے بہت ساری علامات خیر مترشح ہوئیں، بلند پایگی، درنگی و استعباری، نمونہ سیرت و صدق، اقتصادیات میں تہی دست، ان کی چال تواضع سے لبریز، جو بات ان کی زبان پر وہی ان کے عمل میں ہوتی تھی، ان کا کھانا اور پینا رزق حلال و طیب تھا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری خضوع و خشوع کے ساتھ بجالاتے، ان کا استفادہ محض حق کی خاطر تھا، ان کا عطاء بھی حق کے لئے تھا، اللہ کی راہ میں پیاس کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، ان کے اجسام کمزور تھے، خالق کو راضی رکھتے اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو، غیظ و غضب میں افراط سے کام نہ لیتے تھے۔ ظلم کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے نہیں تھے، اللہ کے قرآنی حکم سے سر مو برابر بھی تجاوز نہیں کرتے تھے، اپنی زبانوں کو ہمہ وقت ذکر اللہ میں مشغول رکھتے تھے، جب ان سے مدد و طلب کی گئی تو انہوں نے اپنے خون نچھاور کر دیے، جب ان سے قرض مانگا گیا انہوں نے اموال کی بارش بر سادی، مخلوق کا خوف انہیں کار خیر سے نہیں روک سکتا تھا۔ ان کے دنیوی اخراجات بہت قلیل تھے اور تھوڑی چیز دنیا میں ان کے لئے کافی ہوتی تھی۔

۱۸۱۹- محمد بن عبد الرحمن بن فضل، محمد بن عبد اللہ بن سعید، احمد بن زیادہ، عصمہ بن سلیمان حرانی، فضیل بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ ابن ہبیرہ کے پاس سے باہر تشریف لائے جو نئی دروازے پر پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ قرآن کھڑے ہیں اور ابن ہبیرہ کے پاس جانے کے متمنی ہیں۔ فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ کیا تم بھی ان خبیثوں کے پاس جانا چاہتے ہو؟ بخدا! خوب سن لو! ان لوگوں کے ساتھ نیکو کاروں کا اٹھنا بیٹھنا زیبا نہیں دیتا، جواں مردو، اٹھو اور یہاں سے چلتے بنو، تم بڑے شوق کے ساتھ مشکبرانہ حالت میں بال کٹوا کر قرآن کو رسوا کرنے آئے ہو اللہ تمہیں رسوا کرے، بخدا! اگر تم ان امراء کی دنیا سے کنارہ کش رہو وہ تمہارے دین میں رغبت کریں گے اور اگر تم ان کی دنیا میں رغبت کرو گے وہ تمہارے دین سے کنارہ کش ہو جائیں گے سو جو دور ہوا، اللہ اسے دور ہی کر دیتا ہے۔

اہل اللہ کی صفات

۱۸۲۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، مسلمہ بن جعفر حمسی اعور، عبد المجید زیادوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جیسا کہ انہوں نے جنتوں کو جنت میں اور جہنموں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل دیکھ لیا ہو، ان کے دل غمگین رہتے ہیں، برائیوں کا ان کے ہاں نام و نشان تک نہیں، ان کے حوائج بہت قلیل ہیں، ان کے نفوس پاکدامن ہیں، حوادث زمانہ پر چند روز صبر کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ ختم ہونے والی راحت ہی راحت ان کا مقصد ہے۔ راتوں کو ان کے پاؤں صف بستہ کھڑے رہتے ہیں، ان کے رخساروں کو ان کے آنسوؤں کی لڑیاں تر کرتی رہتی ہیں، اپنے رب کے سامنے خوب گڑ گڑاتے ہیں، دن کے وقت وہ علیم الطبع نیکو کار متقی علماء ہوتے ہیں، جیسا کہ سیدھے تیر ہوتے ہیں اور دیکھنے والا انہیں مریض گمان کرتا ہے، حالانکہ مرض ان کے قریب تک نہیں پہنچتا ہوتا، دراصل فکر آخرت نے ان کی یہ دگرگوں حالت بنائی

ہوتی ہے۔

۱۸۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، سعید بن عامر، جویریہ، حمید طویل کہتے ہیں: ایک آدمی نے حسن بصری کو اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ نکاح کر لینے کا پیغام بھیجا، حمید طویل کہتے ہیں کہ ان حضرات کے درمیان سفارت کے فرائض میں نے انجام دیئے تھے چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ گویا کہ قریب قریب راضی ہو چکے تھے: پس ایک دن میں ان کے پاس بیٹھ کر سرال کی تعریفیں کرنے لگا میں نے کہا اے ابو سعید میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ آپ کے سر کے پاس پچاس ہزار درہم بھی ہیں فرمانے لگے: کیا تم انہیں حلال کے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا اے ابو سعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ متقی پرہیزگار مہمان آدمی ہے کہنے لگے چلو مان لیا کہ وہ حلال کے ہیں مگر ان کو جمع کر کے کنجوسی اور بخل سے کام لیا ہے۔ بخدا! ہمارے اور اس کے درمیان کبھی سسرالی رشتہ نہیں چلے گا۔

۱۸۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد ترقی، محمد بن یوسف، سفیان، ابو سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ذیل کے دو شعروں کو عموماً پڑھا کرتے تھے ان میں ایک ابتدائے دن میں پڑھتے اور دوسرا اختتام دن میں۔

یسر الفتنی ما کان قدم من تقی اذا عرف الذاء الذی هو قاتله

نو جوان آدمی کو خوش کر دیتی ہے وہ دوائی جس سے کھوتقویت ملے خاص کر اس وقت جب اسے بیماری کی پہچان ہو جائے جو اسے قتل کرنے والی ہوتی ہے۔

وما الدنیا بباقیۃ لحدی۔ ولا حی علی الدنیا بباقی

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہی اور نہ زندہ دنیا پر باقی رہتا ہے۔

۱۸۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، مسع بن عاصم، ولید مسمعی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے ابن آدم! چھری تیز کر لی گئی ہے، بکرے کو چارہ دیا جا چکا ہے اور تنور میں آگ جلائی جا چکی ہے۔

۱۸۲۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! جس نے بھی درہم کو باعث عزت سمجھا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرواتے ہیں۔

۱۸۲۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبید اللہ بن عمر، منہال، غالب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو نے دو سواریوں کے درمیان صبح کی ہے جو تجھے لے کر لاغر نہیں ہوں گی یعنی رات اور دن کے خطرہ پر تم ہمہ وقت موجود ہوتا وقتیکہ آخرت کا ظہور ہو جائے پھر یا تو جنت میں کامیابی یا جہنم میں ناکامی سو تجھ سے بڑا خطرہ اور کس کو ہو سکتا ہے۔

۱۸۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابو موسیٰ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: مجھے وصیت کیجئے۔

فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ کو ہر حال میں قابل عزت سمجھو وہ تمہیں عزت بخشے گا۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے حسن بصری کی وصیت یاد کر لی حتیٰ کہ مجھے عزت مند سمجھا جانے لگا۔

۱۸۲۷- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب، حسن بن ملتئی، عفان بن حماد بن سلمہ، ثابت، سالم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا مؤمن کی ہنسی دراصل اس کے دل کی غفلت ہے، اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا: کثرت غمک ذل کی موت ہے۔

۱۸۲۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: اسلام

اور اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ و علانیہ دونوں اکسیں مشتبہ ہوں۔ بایں طور کہ تیرا دل محض اللہ کے لئے اسلام لائے اگرچہ ہر مسلمان اور ہر معاہد آپ سے اسلام کا مطالبہ کر رہا ہو۔

۱۸۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! جس عمل سے جنت کے متمنی جنت کے خواہشمند ہوں گے وہ خوف خدا اور آہ وزاری سے بڑھ کر کوئی عظیم الشان چیز نہیں ہے۔

۱۸۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن، عبد اللہ بن مبارک، طلحہ بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن وہ ہے جو یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ایسا ہی حق ہے، مؤمن لوگوں کے ساتھ معاملات اچھے رکھتا ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے، اگر وہ پہاڑ کے برابر دولت اللہ کے راستے میں خرچ کر دے پھر بھی وہ بے خوف نہیں رہتا، مؤمن اصلاح، نیکی اور عبادت میں جتنی ترقی کرتا ہے اس کے بقدر ترقی خوف خدا میں بھی کرتا ہے اور مؤمن کہتا ہے میری نجات نہیں ہوگی اور منافق کہتا ہے: لوگوں کا یہ جم غفیر میرے لئے بہت ہے، جب میں مر جاؤں گا وہ میرے لئے استغفار کریں گے اور مجھے کچھ پریشانی نہ ہوگی، چنانچہ عمل کو بھول جاتا ہے اور اللہ پر رحم و کرم کی تمنا کئے بیٹھتا ہے۔

۱۸۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے:

فلا تغرنکم الحیاة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور

تمہیں دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے رکھے اور نہ ہی شیطان دھوکہ باز اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکہ میں مبتلا کر دے۔ فرماتے: ایہ ارشاد کسی کا فرمودہ ہے؟ اللہ جل شانہ نے اس ارشاد کا مخاطب اپنی مخلوقات کو بنایا ہے حالانکہ وہ اس آیت کے مصداق سے باخوبی واقف ہے۔ پھر فرمایا: دنیا اور اس کے اشغال سے بچو بندہ جب بھی اپنے اوپر کسی شغل کا دروازہ کھولتا ہے، کیا بعید ہے اس بندے پر اس شغل کے غم میں دسیوں دروازے اور کھل جائیں۔

۱۸۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرہ، مالک بن اسماعیل، مسلمہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربیؐ کو زمین پر مبعوث کیا تو اہل عرب ان کے چہرے اور نسب سے باخوبی واقف تھے۔ فرمایا: یہ میرا پسندیدہ نبی ہے، اسکی سنت میں اپنے آپ کو رنگوا اور اس کے رستہ پر چلو، بخدا وہ عیش و عشرت سے ہمہ وقت دس کش رہے، صبح یا شام کسی وقت بھی ان کے ہاں بڑے پیالے زیر استعمال نہیں آتے تھے، ان پر دروازے نہیں بند کئے جاتے تھے۔ آپؐ پر پہرہ دار کھڑے نہیں ہوتے تھے، نگلی زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرما لیتے، موٹا کپڑا زیب تن فرما لیتے، گدھے پر سواری کر لیتے اور اپنے پیچھے ضرورت کے وقت کسی کو بٹھا بھی لیتے، کھانا کھانے کے بعد اپنا ہاتھ چاٹتے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: نبیؐ کی سنت مطہرہ سے اعراض کرنے والے اوزار کین سنت کی تعداد میں کسی قدر اضافہ ہوتا جا رہا ہے پھر یہ جنگلی گدھے فساق و فجار، سود خور اور دھوکا باز سنت رسول اللہؐ سے دست کش ہیں، اللہ رب العزت نے انہیں دنیوی امور میں ہی مشغول کر دیا ہے اور انہیں ذلیل خوار کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے پیتے ہیں اس میں ان پر کچھ حرج نہیں ہے نیز وہ صلح سازی سے کام لیتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں: کس نے اللہ کی دی ہوئی زینت اور رزق طیب کو حرام کیا، اللہ نے ان خباثت کو اولیاء شیطان کے لئے بنایا ہے۔ زینت وہ ہے جو اس کے بدن پر ظاہر ہو جائے اور طہیات وہ ہیں جس کو اللہ نے ان کے بطون کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس کوئی اللہ کی نعمتوں کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں اپنے پیٹ، شرمگاہ اور پیٹھ وغیرہ کے لئے لہو و لعب کا سامان

بنالیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے عطیات دیتے وقت ان چیزوں کو بھی مباح کر دیتا اور پھر ان کے نتیجے میں ان مور کو بھی لاتا جنہیں وہ لوگ سنتے رہتے ہیں۔ سو کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کو ناپسند کرتا ہے سو جس نے اللہ کی نعمت لی اور اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوا سو اس کے لئے وہ نعمت باعث برکت اور خوشگوار ہے اور جس نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنے بطن، شرمگاہ، اور پیٹھ کے لئے لہو و لعب کا سامان بنالیا قیامت کے دن وہی نعمت اس کے لئے وبال جان ہوگی۔

۱۸۳۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن ثنی، سلیمان بن داؤد، ابوربیع خلکی، بقیہ بن ولید، خالد ابوبکر مولیٰ حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک نو جوان حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس سے گزر رہا تھا حالانکہ اس نو جوان نے خوبصورت چادر اوڑھ رکھی تھی، حسن بصری رحمہ اللہ نے اسے بلایا اور کہا: ابن آدم! اپنی جوانی، کپڑے اور حسن و جمال پر اترا تا ہے؟ گویا قبر نے اس کے بدن کو چھپا دیا ہے اور گویا کہ تو نے اپنے عمل کو پالیا ہے، بس اپنے دل کا علاج کر لے بے شک اللہ کو بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح کی حاجت ہے۔

۱۸۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، سلیمان بن داؤد، بقیہ بن ولید، ابان بن محبر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس انتقال کے وقت ان کے کچھ تلامذہ آئے اور کہنے لگے: اے ابوسعید! ہمارے لئے کچھ نصیحت بھرے کلمات ارشاد فرمائیں جو ہمیں تا دم حیات نفع پہنچائیں۔ فرمانے لگے میں تمہیں تین کلمات کی وصیت کروں گا پھر تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے خلوت میں رہنے دو جس چیز سے میں تمہیں باز رہنے کا کہوں لوگوں میں تم سب سے پہلے اسے چھوڑنے والے ہو، جس بھلی بات کا میں تمہیں حکم دوں اس پر بلا چوں و چراں کے تم سب سے پہلے عمل کرنے والے ہو اور خوب اچھی طرح سے سمجھ لو جو قدم تم اٹھاتے ہو ان قدموں کی دو قسمیں ہیں، ایک قدم تمہارے نفع میں ہے اور دوسرا قدم تمہارے نقصان میں ہے لہذا بنظر غائر دیکھ لو تم صبح کو کہاں جاتے ہو اور شام کو کہاں جاتے ہو۔ ۱۸۳۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعة، مالک بن اسماعیل، ابو عبد اللہ خالد بن شاذب جہمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: حسن نے محمد عربیؐ کو دیکھا ہے، تحقیق اس نے محمد عربیؐ کو صبح و شام دیکھا ہے۔ اس نے اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی لکڑی پر لکڑی رکھی، علم اس کے لئے اٹھایا گیا اور وہ منکرانہ چال پر اتر آیا بس نجات اور نجات اس چیز ہے جس پر تم مرثیہ کو تیار ہو تمہارے اختیار اول والہ میں آخرت کی طرف سدھار چکے اور تمہارے نبیؐ دنیا سے رخصت ہو چکے اور تم ہر روز زحمت کی طرف پیش رفت کرتے ہو۔

۱۸۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابواحمد بن حنبل و یعقوب دورق، عبد الرحمن بن مہدی، بکر بن حمران، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جسے لوگوں کی دنیا داری دھوکے میں نہ ڈالے، اے ابن آدم! تو نے تنہا مرنا ہے، تو نے قبر میں بھی تنہا داخل ہونا ہے تجھے تنہا ہی قبر سے اٹھایا جائے گا، تیرا حساب بھی تنہائی میں ہوگا اور اے ابن آدم! تو ہی ان تمام امور کا مقصد و مطلب ہے اور اصل مراد بھی تو ہی ہے۔

۱۸۳۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن معبد، ابن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، ابوجعیم سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز لوگوں کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا لوگوں میں سب سے زیادہ حکم کرتے اور اسے سب سے زیادہ دل و جان سے قبول کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں سے منع کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں کو وہی چھوڑنے والے تھے، اور اب معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی لوگ امر بالمعروف زیادہ کرتے ہیں اور خود اس معروف سے کوسوں دور رہتے ہیں نیز نہی عن المنکر بھی زیادہ کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اس منکر میں سب سے زیادہ گرفتار ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ کیسے زندہ رہا جاسکتا ہے۔

۱۸۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، محمد بن نعمان سلمی، ہمدیہ، حزم بن ابی حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دو دوست بہت برے ہیں یعنی درہم اور دینار، جب تک تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے۔

۱۸۳۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن محمد بن اور لیس، یونس بن حبیب، ابو داؤد، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے قدموں سے زمین کو روندو، عنقریب تیری قبر بننے والی ہے جب سے تو نے جہنم لیا تب سے مسلسل تو اپنی عمر کو مہدمیہ جارہا ہے۔

۱۸۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن حارون بن حمید، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابو قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو، بے شک اللہ کے امر کی مخالفت گھروں کے تعمیر کرنے میں ہے جسکا کھنڈرات میں تبدیل ہونا اللہ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۸۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نصیر، ضمہ، ابن شاذب کہتے ہیں کہ جب حجاج مر گیا اور اسکی جگہ سلیمان کو گورنر بنایا گیا اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ جاگیریں لیتی شروع کیں چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان سے کہا: (اگر ہم بھی جائداد کا کچھ حصہ لے لیں جس طرح کہ لوگ لے رہے ہیں، جواب دیا: خاموش ہو جاؤ، مجھے پسند نہیں کہ دو پلڑوں کے درمیان میرے لئے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔

۱۸۴۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمہ، حمید بن رومان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں کہ اپنے کسی بندے کو دنیا سے کچھ عطا فرمائیں اگر کچھ عطا فرمائیں گے بھی تو وہ عطیہ کسی بلاؤ آزمائش کے معرض خطر میں ہوگا خواہ وہ آزمائش اس بندے کو فی الحال دنیا میں پیش آئے یا کچھ تاخیر کے ساتھ۔

۱۸۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں: ہم حصن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی دوران ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا: اے ابا جان! یہ تیرا ٹوٹ چکا ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: معاملہ اس سے بھی جلدی پیش آنے والا ہے۔

۱۸۴۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن علی بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوسعید! ایمان کیا ہے؟ جواب دیا: صبر اور ساحت (سخاوت) ایمان ہے، اس آدمی نے پھر سوال کیا، صبر اور ساحت کیا ہیں؟ جواب دیا: اللہ کی نافرمانی سے باز رہنے کا نام صبر ہے اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی ساحت ہے۔

۱۸۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو یوسف، عبد اللہ بن عائشہ، روید بن جاشع، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فعل کو قول پر فضیلت دینا کرامت ہے اور قول کو فعل پر فضیلت دینا نقصان ہے۔

۱۸۴۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد، عبد اللہ بن سلمہ بن حبیب، ابو ولید بن غیاث، ضعی، صالح مری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اور فرقہ سخی کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ یہ دونوں حضرات جب ولیمہ میں تشریف لے گئے ان کے سامنے دسترخوان پر رنگارنگ کھانے پنے گئے۔ چنانچہ فرقہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کچھ نہ کھایا، حسن بصری رحمہ اللہ نے دیکھ کر فرمایا: اے فرقہ تمہیں کیا ہوا جو کھانا نہیں کھاتے؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے تیرے بھائیوں پر بوجہ اس فاخرہ لباس کے فضیلت حاصل ہے؟ تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ عامہ اہل نارفخرہ لباس زیب تن کرنے والے ہوں گے۔

۱۸۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری

رحمہ اللہ نے فرمایا: امید اور خوف مؤمن کی دو سواریاں ہیں۔

۱۸۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بنی اسرائیل نے حب دنیا کی فوج سے اللہ کی عبادت کرنے کے بعد بتوں کی عبادت کرنی شروع کر دی تھی۔

۱۸۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، فیاض بن محمد، ابویوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ مسجد میں تشریف لائے، اور ان کے ساتھ فرقہ سخی بھی تھا، چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ حلقے میں بیٹھے لوگوں کے پاس جا بیٹھے فی الحال انہوں نے لوگوں کی گفتگو کی طرف چنداں توجہ نہ کی پھر فرقہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فرقہ! بخدا! یہ لوگ عبادت کی نیت سے مسجد میں حلقہ لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ باتوں میں مصروفیت ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتی نیز انکا تقویٰ اور ورع بہت قلیل ہے تب ہی باتوں میں مصروف ہیں۔

۱۸۴۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابوبکر بن شیبہ، ابواسامہ، ابولہال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کے لئے اسکا رزق تقسیم کر لیا گیا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لئے کس چیز کو پسند کیا گیا ہے مگر عاجز اور نا سمجھ آدمی۔

۱۸۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابوبکر بن مالک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن اپنے نفس کا نگران ہوتا ہے اور اللہ کی خاطر نفس کا محاسبہ کرتا ہے بے شک قیامت کے دن حساب کی تخفیف کی جاتی ہے بشرطیکہ لوگوں نے نفس کا محاسبہ دنیا میں کیا ہو، مؤمن کو پیش آنے والی چیز چونکا دیتی ہے اور اس سے متعجب ہو کر کہتا ہے: بخدا! مجھے تیری خواہش ہے اور تجھ سے میری حاجت بھی وابستہ ہے لیکن بخدا! تجھے پانے کا میرے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اب دوریاں ہمارے درمیان حائل ہو گئی ہیں پھر مؤمن اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے تجھے اس چیز سے کیا سروکار ہے بخدا! مجھے اس کے بارے میں کوئی عذر نہیں ہے بخدا! میں اس کی طرف دوبارہ گھسی غور نہیں کروں گا۔ بے شک مؤمنین کی قوم قرآن پر اعتماد کرتی ہے اور قرآن اسکی ہلاکت کے درمیان آڑے آ جاتا ہے بے شک مؤمن دنیا میں قیدی کی مانند ہے اور اپنی رہائی کی خاطر محو جستجو ہوتا ہے جبکہ اللہ سے اس کی ملاقات نہ ہو جائے تب تک وہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا چونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس میں وہ مزید گرفتار ہو جائے۔

۱۸۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو عبیدہ ناجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو لوگوں کو بھلائی کے کام میں مصروف دیکھے تو اس بھلائی کے کام میں ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کر اور جب تو انہیں ہلاکت میں دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہو جا اور ان کے مطلوب کی طرف سے صرف نظر کر، ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے دنیا کو عاقبت پر ترجیح دی ہے پھر انہیں ذلت و ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا ہے، اے ابن آدم! حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جس نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنا حکم چلایا، وہ امام عادل ہے دوسرا وہ جس نے غیر اللہ کے حکم پر اپنا فیصلہ کیا سو وہ امام جاہلیت ہے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، مؤمن، کافر، منافق، پس مؤمن اللہ کی اطاعت بجالاتا ہے، اور کافر کو اللہ نے رسوا کیا ہے، جیسا کہ تم مشاہدہ کر چکے ہو اور منافق یہاں مجلس میں ہمارے ساتھ ہو گا بازاروں اور رستوں میں بھی۔ منافق سے اللہ کی پناہ، سو منافق اپنے رب کو پہچانتا نہیں ہے، ان کے اعمال خبیثہ سے رب کا انکار مترشح ہوتا ہے، مؤمن ہمہ وقت صبح شام خوف خدا کو دل میں بٹھائے رکھتا ہے چونکہ وہ دو خوفوں کے بیچ ہوتا ہے ایک وہ گناہ جو ہو چکا اسکا پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا کرے گا دوسرا خوف موت ہے جس کا پتہ نہیں کہ کتنی ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مؤمن بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، وہ بنی آدم کے اعمال کو کتاب اللہ پر پیش کرتے رہتے ہیں سو جسکا عمل کتاب

اللہ کے ساتھ موافقت رکھے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جس کا عمل کتاب اللہ کے مخالف ہو تو مؤمن بندے فوراً پہچان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتاب اللہ کے مخالف ہے اور گمراہ کی گمراہی کو بھی فوراً قرآن سے پہچان لیتے ہیں۔

۱۸۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اشعث کہتے ہیں جب ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھ کر اٹھتے تو دنیا کو ہم لاشیٰ کے درجے میں بھی نہیں شمار کرتے تھے۔

۱۸۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، اسحاق بن اسماعیل طالقانی، بکیر بن محمد عابدی، ابو زہیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بے شمار مردوں کو دیکھتا ہوں مگر عقلوں سے خالی بہت ساری آوازوں کو سنتا ہوں لیکن ان میں مانوس کرنے والی آواز کوئی نہیں ہوتی اور زبانوں کو سرسبز گردلوں کو قحط زدہ پاتا ہوں۔

۱۸۵۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمہ، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کی دو خصلتیں جب درست ہو جائیں ان کے علاوہ باقی ساری خصلتیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں، ظالموں کی طرف میلان اور نعمتوں میں سرکشی سوا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَرْكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا لَكُمْ النَّارَ (ہود ۱۱۳)

ترجمہ: مت ظالموں کی طرف جھکاؤ کرو، تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحُلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي

عیش و عشرت میں سرکشی کی حد تک جھکاؤ نہ کرو تاکہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

۱۸۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: مؤمن بندے سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو پھر وہ ہمیشہ اس پر پریشان و غمگین رہتا ہے۔

۱۸۵۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، جویریہ بن بشر کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو آیت کریمہ ”ان الله يامر بالعدل والاحسان“ الخ الآیہ پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے وقف کیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ساری کی ساری خیر و شر کو جمع کر دیا ہے بخدا! اللہ نے عدل و احسان اور اطاعت خداوندی کو نہیں چھوڑا سب اس آیت میں جمع کر دیا اور معصیوں میں سے فحش، منکر اور بغاوت کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا مگر سب امور اس آیت میں جمع کر دیئے ہیں۔

۱۸۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، عثمان بن عبد الرحمن بن علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے مروی ہے عثمان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو حجاج کے مرنے کی خبر دی تو انہوں نے سجدہ شکر بجالایا اور فرمایا: اے اللہ! حجاج تیرا دہشت گرد تھا تو نے اسے قتل کیا اب اس کے طریقہ کار کو بھی ختم کر دے اور ہمیں اس کی اور اسکے اعمال خبیثہ کی پیروی کرنے سے بچا، یوں حسن بصری رحمہ اللہ حجاج کے لئے بددعا کرنے لگے۔

۱۸۵۸- ابو نعیم اصفہانی، علی بن ہارون بن محمد، یحییٰ بن محمد حناء، عبد اللہ بن عمر قواریری، مضر فارسی، عبد الواحد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عابدین کو یہ بتلادیا جائے کہ وہ قیامت کے دن دیدار خداوندی سے مشرف نہیں ہوں گے وہ لامحالہ ضرور مرجاویں گے۔

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے اتنے ہی ملفوظات پر اکتفا کرتے ہیں

اور اس کے بعد ان کی سند سے مروی چند احادیث حوالہ قرطاس کرتے ہیں۔

چند مسانید حسن بصری رحمہ اللہ

۱۸۵۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، خسر ابو جعفر، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ یس رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۱۸۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حرلی، مسلم بن ابراہیم، یونس بن بہل سراج، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی اللہ کے فرائض میں سے ایک کلمہ یاد کرے یا چار یا پانچ کلمے خود سیکھے یا دوسروں کو سکھائے مگر یہ کہ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں بھولا جب سے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت حسن بصری سے اس حدیث کو چند راویوں نے روایت کیا ہے اور تابعین میں سے یونس بن بہل سراج نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۸۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر ہاشم بن قاسم، ابو جعفر رازی، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تا وقتیکہ وہ کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ سو جب انہوں نے ایسا کر لیا تب انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ مگر یہ کہ انہی کا کوئی حق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

یونس کی حدیث حسن بصری کے واسطے سے غریب ہے۔ نیز ابو جعفر رازی متفرد ہیں۔ اس حدیث کو آئمہ روایت میں سے احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، اور ابو یوسف نے منقطع سے روایت کیا ہے۔

۱۸۶۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا، عمرو بن حصین، ابراہیم بن عطاء، ابی عبیدہ، حسن بصری کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو محض اپنی ذات کے لئے خالص کیا ہے اور تمہارے دین کے لئے صرف سخاوت اور حسن اخلاق بہتر ہیں۔ سن لو اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ مزین کرو۔

عمران اور حسن بصری کی حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ اس کی روایت میں متفرد ہیں اور محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۔ الاذکار للنوی ۱۰۲ و تفسیر القرطبی ۱۵ / ۱ و تفسیر ابن کثیر ۶ / ۵۴۷۔

۲۔ صحیح البخاری ۱ / ۱۳، ۱۰۹، ۲ / ۱۳۱، ۳ / ۵۸، ۹ / ۱۹، ۱۰۵، ۱۳۸، و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲، ۳۵، ۳۳۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸ / ۱۵۹، و التحاف السادة المتقین ۷ / ۳۲۰، و الترغیب والترہیب ۳ / ۳۸۳، و تخریج

الاحیاء ۳ / ۳۹ و کنز العمال ۸۹ / ۱۰۹۔

۱۸۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبد اللہ ہمدانی، شداد بن حکیم، عباد بن کثیر، عثمان اعرج، حسن بصری، عمران بن حصین و جابر بن عبد اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی مجموعی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔ نیز تھوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بھی منانے سے منع فرمایا۔

حسن بصری کی حدیث عمران بن حصین، جابر، ابو ہریرہ کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اسے عباد بن کثیر سے لکھا ہے۔
۱۸۶۴- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن و فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، اسماعیل بن مسلم، حسن بصری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس آدمی کی دوزبانیں ہوں گی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کی دوزبانیں بنائیں گے۔

۱۸۶۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدی، خالد بن یزید ارقط، حمید بن حکم جرشی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر تین مہلک ترین چیزوں کا زیادہ خوف ہے بخل، اتباع خواہشات اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر فخر و تکبر کرنا۔

انس کی حدیث غریب ہے اور حمید حسن بصری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور اس حدیث کو محمد بن عرعہ نے حمید سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۸۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، سعید بن نصر طبری، علی بن ہاشم بن مرزوق، ابو ہاشم، عمرو بن ابی قیس، ابوسفیان، عمر بن نبہان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے نیکی کو دل میں نور، چہرے پر زینت اور عمل میں قوت کی شکل میں پایا اور برائی کو دل میں سیاہ داغ، چہرے پر عیب اور عمل میں باعش و سستی پایا۔
حسن بصری کی یہ حدیث انس سے غریب ہے۔ ہم نے اس حدیث کو طریق مذکور پر لکھا ہے، نیز عمرو بن ابی قیس اور ابوسفیان اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

- ۱۔ سنن ابی داؤد ۵۲۶۷، سنن ابن ماجہ ۳۲۲۳، والمسنند للامام احمد ۳۳۲، وتاریخ بغداد ۹/۱۲۰، والدر المنثور ۳/۱۲۳، ومشکل الآثار ۱/۳۷۱.
- ۲۔ مجمع الزوائد ۸/۹۵، والمطالب العالیہ ۲۶۶۶، والترغیب والترہیب ۳/۶۰۳، والاحادیث الصحیحہ ۲/۵۸۳، والاحاف السادۃ المتعین ۲/۷۷، وفتح الباری ۱۱/۳۳۶، وتاریخ بغداد ۱۲/۱۰۳.
- ۳۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۴۲، ومجمع الزوائد ۵/۲۲۸، وکنز العمال ۳۳۸۶۳.
- ۴۔ کنز العمال ۸۳/۴۴۰، وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۹۰۹.

طبقہ اہل مدینہ

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں جن حضرات اولیاء تابعین عظام کا تذکرہ ہوا اب ان کے بعد طبقہ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر کیا جا رہا ہے چنانچہ اہل مدینہ پر اللہ فی الدین اور معرفت کا غلبہ تھا اور لوگوں نے ان حضرات تابعین کے فتاویٰ جات کو قرن اول میں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور عبادت و سلوک میں یہ حضرات کمال درجے کا مرتبہ رکھتے تھے، عبادت و تقویٰ کو ان حضرات نے حتی الامکان پوشیدہ رکھا ہے ان حضرات میں سے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد ابی بکر، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، خارجہ بن زید بن ثابت، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، سلیمان بن یسار زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔ انہی سات حضرات کو فقہاء سبع کا لقب دیا گیا ہے ان کی عبادت اور احکام شرع کی بے مثال پابندی نے مشہورین میں بھی شہرت بخشی۔ ہم بالترتیب ان حضرات کا مختصر تذکرہ کریں گے بایں طور کہ ان کے اقوال و احوال مع چند ایسی احادیث کو جو ان کی سند سے مروی ہیں حوالہ قرطاس کرتے جائیں گے تاکہ ہدایت و معرفت کا طلبگار ان حضرات کے نقش قدم پر چلے۔

(۱۷۰) سعید بن المسیب رحمہ اللہ

ابو محمد سعید بن المسیب بن حزن مخزومی رحمہ اللہ کو بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم حقوق اللہ میں کسی ملامت کا رکی ملامت کی پرواہ نہیں کی۔ عبادت گزار تھے۔ جماعت، عفت اور قناعت کے خوگر تھے۔ وہ اپنے دلکش نام کی طرح حقیقت میں بھی خوش بخت تھے۔ نیز معصیت کے شبہ سے بھی کوسوں دور تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خدمت پر قدرت اور حرمت کی حفاظت ہے۔

۱۸۶۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد الرحمن بن فضل، فضل بن محمد جندی، صامت بن معاذ، عبد المجید ابن ابی رواد، معمر بن بکر بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے میں نے کہا: آپ نے ایسے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے جو نماز و عبادت میں بے مثال مرتبہ رکھتے تھے۔ اے ابو محمد! آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگے: اے ابن الاخ! وہ عبادت نہیں ہے جسے تم سمجھتے ہو۔ میں نے پوچھا: اے ابو محمد! پھر عبادت کیا ہے؟ جواب میں فرمایا: اللہ کے امر میں غور و فکر کرنا، محارم اللہ سے اجتناب اور اللہ کے مقرر کردہ فرائض کو اداء کرنا عبادت ہے۔

۱۸۶۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حسن بن طفیل، محمد بن عمرو مغربی، عطاء بن خالد، صالح بن محمد بن زائدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو لیث کے چند نو جوان بڑے جوش و خروش کے ساتھ عبادت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ سخت گرمی کے دنوں میں عین دوپہر کے وقت مسجد میں آتے اور تا عصر عبادت میں مصروف رہتے۔ صالح نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا یہ ہوئی نا عبادت، کاش کہ ہم بھی ان نو جوانوں کی طرح قوت و طاقت رکھتے! سعید بن مسیب نے فرمایا یہ عبادت نہیں۔ عبادت اللہ کے امر میں غور و فکر کرنا اور

دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ) پیدا کرنا ہے۔

۱۸۶۹- ابن المسیب کی بے مثال نماز کی پابندی..... ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید

عطاف بن خالد، عبد الرحمن بن حرمہ کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے پانچ نمازوں پر باجماعت پابندی کی اس نے عبادت کے ساتھ بروہ بحر کو بھر دیا۔

۱۸۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم و ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابن قتیبہ بن سعید، عطاف، ابن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی آنکھوں میں کچھ شکایت ہو گئی ان سے کہا گیا: ابو محمد! اگر آپ عقیق مقام کی طرف تشریف جائیں وہاں سبزہ زار کو دیکھیں اور قد رتی ہوا اپنے آپ کو لگائیں تاکہ آپ کی بصارت کو نفع پہنچے، سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن مغرب اور عشاء کی نماز میں حاضری کا کیا کروں گا۔

۱۸۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن فضل، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید، عطاف بن خالد، ابن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال سے میری باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی۔

۱۸۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، ابو سہل، عثمان بن حکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: تیس سال سے میں مؤذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود رہا ہوں۔

۱۸۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن یزید رقی، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے چالیس سال تک لوگوں سے یوں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکل چکے ہوں۔ (یعنی لوگ نماز پڑھ کر جا رہے ہوں اور آپ رحمہ اللہ تشریف لائیں ایسا نہیں ہوا بلکہ سب سے آخر میں نکلتے تھے)

۱۸۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، انس بن عیاض، عبد الرحمن بن حرمہ، برد مولیٰ ابن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ چالیس سال سے جب بھی اذان ہوئی سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے

۱۸۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، ابو عباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن واضح، داؤد بن علیہ، اسماعیل بن امیہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جو نبی نماز کا وقت ہوا میں نماز کی تیاری میں مصروف ہو گیا اور جو نبی فرض نماز کی ادائیگی آئی میں اس کا شدت سے مشتاق ہوا۔

۱۸۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بیس سال سے ایسے لوگوں کی گدی میں نظر نہیں ڈالی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں۔ (اس کا مطلب جو زیادہ قرین قیاس ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ صبح اول میں آکر پہلے سے تشریف فرما ہو گئے لہذا دورانِ جماعت کبھی کسی کی گدی پر نظر نہیں پڑی۔ تنوٰلی)

۱۸۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، عمرو بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے چنانچہ چالیس (۴۰) سال تک ایک وقت بھی نماز باجماعت مانع نہ ہوئی اور بیس سال سے انہوں نے لوگوں کی گدیوں میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن حامد، عبد المعظم بن ادریس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن

میتب رحمہ اللہ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور فرمایا کرتے تھے: پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور پچاس سال سے میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدی میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۹- ابن المسیبؒ کا تقویٰ..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر فریابی، وہب بن بقیہ، خالد بن داؤد، ابن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ سے پوچھا کونسی چیز نماز کو قطع کر دیتی ہے؟ جواب میں فرمایا: فجر نماز کو قطع کر دیتا ہے اور تقویٰ نماز پر پردہ کرتا ہے

۱۸۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، ہبہ بن خالد، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن ابی حازم کہتے ہیں: سعید بن میتب رحمہ اللہ لگا تار روزے رکھتے تھے۔

۱۸۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رستنی، ابن ابی مریم، سلیمان بن ابی بلال کے سلسلہ سند سے ابن حرمہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ: میں نے چالیس حج کیے ہیں۔

۱۸۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے عمران بن عبد اللہ بن ظلمہ خزاعی کہتے ہیں کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کا نفس اللہ کی ذات کے معاملہ میں کبھی کے نفس سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔ (یعنی معمولی سی نافرمانی بھی ناقابل برداشت تھی۔ اصغر)

۱۸۸۳- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن عبد اللہ بن سعید، محمد بن عمرو بن سعید بصری، محمد بن زکریا، عبد اللہ بن محمد بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت گزار بندے اللہ کی اطاعت کے بجالانے کے مقابلے میں اپنے نفسوں کا اکرام نہیں کرتے اور اللہ کی معصیت میں اپنے نفسوں کی اہانت کرتے ہیں، مؤمن کو اللہ کی اتنی مدد بھی کافی ہے وہ دیکھے کہ اس کا دشمن اللہ کی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ (لہذا خدا خود اپنے دشمن کو سنبھال لے گا۔ اصغر)۔

۱۸۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاء بن خالد کے سلسلہ سند سے ابن حرمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعید بن میتب رحمہ اللہ رات کے وقت باہر نکلے اور اس رات میں سخت بارش، کچھڑ اور شدید تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سعید بن میتب رحمہ اللہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ اسی اثناء میں ان کے ساتھ عبد الرحمن بن عمرو بن ہبل رحمہ اللہ آئے درآں حالیکہ ان کے ہمراہ ایک غلام ایک چراغ اٹھائے ہوئے بھی تھا۔ عبد الرحمن نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کو سلام کیا اور دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چلتے رہے۔ جب عبد الرحمن رحمہ اللہ کا گھر آ گیا تو غلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے ابو محمد (سعید بن میتب) کے ساتھ چراغ لے کر جاؤ اور انہیں گھر تک پہنچاؤ۔ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں اللہ کی روشنی تمہاری روشنی سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۸۸۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ مجلس درس میں کہا کرتے تھے ”اللہم سلم سلم“ اے اللہ سلامتی سلامتی۔

۱۸۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاء بن خالد، ابن حرمہ کہتے ہیں میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کی نماز اور ان کے یومیہ عمل کو اچھی طرح یاد کر لیا۔ رہی بات ان کے رات کے عمل کی سو اس کے متعلق میں نے ان کے غلام سے سوال کیا: اس نے مجھے بتلایا کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ ہر رات کو سورۃ ”ص والقرآن“ پڑھتے تھے۔ میں نے ان کے ”ص والقرآن“ کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کی وجہ دریافت کی؟ غلام کہنے لگا: دراصل ایک مرتبہ ایک انصاری کسی درخت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے

لگا اور اس قرأت میں سورہ ”ص وَالْقُرْآن“ کی تلاوت کی اور سجدہ کرنے لگا درخت نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا چنانچہ اس انصاری نے درخت کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ مجھے اس سجدے کے بدلے میں اجر عطا فرما اور اس کے ذریعے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، اس کے بدلے میں مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور اس سجدہ کو میری طرف سے قبول فرما حشر تو نے اس سجدہ کو اپنے برگزیدہ بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔

۱۸۸۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عبد الرحمن بن حرمہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جنازہ اٹھائے سعید بن مسیب کے پاس سے گزرے، جنازے کے ساتھ ایک آدمی آواز لگائے جارہا تھا: اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو، اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سن کر فرمانے لگے: یہ راجز (منادی) کیا کہتا ہے؟ میرے اہل خانہ کو مجھ پر رجز پڑھنا حرام ہے کہ یوں کہے: سعید مر چکا ہے تم اسکی گواہی دو۔ بلکہ مجھے وہ کافی ہے جو اللہ کی طرف سے میرا سامنا کرے اور میرے ساتھ دھونی دلد خوشبوؤں کو لے کر چلے بشرطیکہ کوئی خوشبو..... ہو ورنہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمام تر خوشبوؤں سے افضل ہے۔ (لہذا اس کا پکار پکار کر اس کیلئے استغفار کی درخواست کرنا اس کی موت کا اعلان کرنا اور اس پر رجز پڑھنا ہے)

۱۸۸۸- ابن مسیب سے حجاج کا مرعوب رہنا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو یوسف بن محمد بخیری، حسن بن ثنی، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آخر کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف آپ کی طرف کوئی پیغام نہیں بھیجتا؟ آپ کو برا بیخوش کرتا ہے اور نہ ہی آپ کو اذیت پہنچانے کے درپے ہوتا ہے؟ فرمایا: بخدا مجھے اس کے علاوہ کچھ علم نہیں کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا بایں حالت کہ وہ رکوع کو ختم کرتا تھا اور نہ ہی سجدہ کو، میں نے مٹی بھر کنکریاں لیں اور اسکو دے ماریں، حجاج کہتا ہے میں اس کے بعد مسلسل نماز اچھی طرح سے پڑھنے لگا۔

۱۸۸۹- ابن مسیب کا آخرت سے لگاؤ..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حیان، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، ابو بکر طلمی، حسین بن جعفر بن قتال، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب توبہ کرنے والوں کو مغفرت کا پیغام سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جو آدمی گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے اور دوبارہ جان بوجھ کر کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اللہ اسکی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۱۸۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبد اللہ بن عمر، ابو غسان، عبد السلام بن حرب، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ ہمارے ساتھ نافع بن جبیر بھی تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی ام ولد کہنے لگیں انہوں نے تین دن سے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ لہذا ان سے بات کرو تا کہ کچھ تناول فرمائیں چنانچہ نافع بن جبیر نے لب کشائی کی جسارت کی اور سعید بن مسیب سے کہنے لگے: جب تک آپ دنیا میں بقید حیات ہیں تب تک آپ اہل دنیا میں سے ہیں۔ لہذا اہل دنیا کے لئے اس چیز کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس سے ان کی حالت درست رہے۔ بھلا کیا ہی اچھا ہوگا اگر آپ کچھ تناول فرمائیں! فرمانے لگے: بھلا وہ آدمی کیسے کچھ کھا سکتا ہے جسے ہماری جیسی حالت کا سامنا ہو، یعنی جس نے تھوڑی دیر کے بعد جہنم یا جنت کی طرف سدھار جانا ہے۔ نافع کہنے لگے: اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو شفا بخشے چونکہ مسجد میں آپ کا ہمہ وقت موجود ہونا شیطان کو غصہ دلاتا ہے (لہذا شفا ملے گی تو آپ مسجد جائیں گے اور شیطان کو غصہ آئے گا)۔ فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے

(۱) وہ لونڈی جس سے اس کے مالک کی اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اس کو آقا فردخت نہیں کر سکتا اور آقا کے نطفہ سے پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوتی ہے۔ نیز آقا کے مرنے کے بعد یہ لونڈی بھی آزاد ہو جاتی ہے۔ (تتوئی)

درمیان سے سلامتی کے ساتھ نکال لیا ہے۔ (میرے لئے یہی بہتر ہے)۔

۱۸۹۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، عمران بن عبد اللہ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو تینتیس ہزار درہم سے کچھ زیادہ پیش کئے گئے کہ وہ انہیں قبول فرمائیں، چنانچہ جواب میں انہوں نے فرمایا: مجھے ان درہم کی حاجت ہے اور نہ ہی بنو مروان کو حتیٰ کہ اللہ سے میری ملاقات ہو جائے اور پھر وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے۔

۱۸۹۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، احمد بن محمد خزاعی، قعنبی، مالک بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے ایک غلام سے دو تہائی درہم کے بارے میں جھگڑا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے چچا زاد بھائی نے انہیں ایک مرتبہ چار ہزار درہم پیش کئے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (کیونکہ غلام کی کمائی خدا نے مالک کی قرار دی ہے۔ جبکہ ممکن ہے کہ چچا زاد بھائی کا کاہد یہ دین میں رخنہ کا باعث ہو۔)

۱۸۹۳- ابن المسیب کی عورتوں سے احتیاط..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میری عمر اسی سال تک پہنچ چکی ہے اس کے باوجود میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر (از روئے فتنہ کے) کوئی چیز زیادہ خوفزدہ نہیں۔

۱۸۹۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ (عثمان بن ابی شیبہ)، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بلحاظ عمر اسی سال تک پہنچ چکا ہوں میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز (بلحاظ فتنہ) زیادہ خوفزدہ نہیں۔ جبکہ اس وقت ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔

۱۸۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو عورتوں کے پھندے کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔ علی بن زید کہتے ہیں: مجھے سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے خبر دی ہے (در آں حالیکہ اس وقت وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور ان کی ایک آنکھ کی بصارت ختم ہو چکی تھی اور دوسری آنکھ کی بھی نگاہ کمزور پڑ چکی تھی) کہ سب سے زیادہ ڈر مجھے عورتوں کے فتنے کا ہے۔

۱۸۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ (عبد اللہ)، امراہیم بن محمد بن حسن، ابوریح رشیدی، ابن وہب، ابن جریج، عبید اللہ بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب ارشاد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں پر حاوی ہے۔ پس جس نے اپنے آپ کو بلند کیا اللہ تعالیٰ اُسے نچا کر دیتے ہیں اور جس نے اپنے آپ کو کمتر سمجھا اللہ اسے برتر بنا دیتے ہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے تلے اعمال کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں اسے اپنے سائے تلے سے باہر نکال دیتے ہیں جسکی وجہ سے اسکی بے پردگی لوگوں کے سامنے آشکارہ ہو جاتی ہے۔

۱۸۹۷- بنی مروان کیلئے ابن مسیب کا بددعا کرنا..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، خاتم بن لیث جوہری، حجاج، حماد بن سلمہ، علی بن زید کہتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: آپکی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ کو حج سے اس بات نے روک رکھا ہے کہ آپ نے اللہ کے واسطے منت مان رکھی ہے کہ جو نبی آپ کی نظر کعبۃ اللہ پر پڑے گی تو آپ مروان کے لئے بددعا کریں گے؟ فرمایا: بہر حال میں نے تو ایسا نہیں کیا ہاں البتہ جب بھی میں نے نماز پڑھی ہے بنی مروان کے لئے ضرور بددعا کی ہے حالانکہ میں نے بیس سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کیے ہیں جبکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض کیا گیا ہے۔

۱۸۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس ثقفی، قتیبہ بن سعید، عطف بن خالد، ابن حرمہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کسی کو گالی دیتے ہوئے نہیں سنا، مگر انہیں صرف اتنا کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فلاں کو قتل کرے وہ پہلا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو تبدیل کیا حالانکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس آدمی کے لئے فراش ثابت ہو اس کے لئے ولد کا نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں“۔

۱۸۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ دینار، درہم اور کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے، عمران بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات سعید بن مسیب کو مشروبات پیش کئے جاتے لیکن وہ اعراض فرما لیتے تھے۔

۱۹۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ بن ربیعہ، ابراہیم بن عبد اللہ کتانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو درہم مہر کے عوض میں اپنی بیٹی کی شادی کرادی تھی۔

۱۹۰۱- ابن المسیبؒ کی بے مثال قربانی۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن عثمان، عبد اللہ سلیمان بن اشعب، احمد بن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی وداعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس پابندی سے جا کر بیٹھتا تھا، ایک مرتبہ چند دن غیر حاضری کے بعد جانے کا اتفاق ہوا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اتنے دن تک کہاں غائب رہے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا، فرمایا: مجھے کیوں نہ خبر دی! میں بھی تجھیں و تکفین میں شریک ہوتا..... چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے جواب دیا: میں غریب نادار اور دو چار پیسے کی حیثیت کا آدمی ہوں، میرے ساتھ کون شادی کرے گا؟ فرمایا میں کروں گا، تم تیار رہو، میں نے کہا بہت خوب۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اسی وقت حمد و صلوٰۃ اور مختصر سا خطبہ نکاح پڑھا اور اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے دو تین درہم مہر کے عوض کر دیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو فرط مسرت میں میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں گھر پہنچ کر رخصتی کے لئے قرض کی فکر میں پڑ گیا۔

شام کے وقت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اپنی لڑکی کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پہلے دو رکعت خود پڑھیں اور دو رکعت لڑکی سے پڑھوائیں، اس کے بعد لڑکی کو لئے ہوئے میرے گھر تشریف لائے۔ میں مغرب کے بعد روزہ افطار کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا: سعید! میں نے سعید نام کے جتنے حضرات بھی مدینہ میں موجود تھے سوچے، مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کون سعید ہیں؟ جبکہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف خیال بھی نہیں گیا چونکہ وہ اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں بھی آتے جاتے نہیں تھے۔ اسی تذبذب میں اٹھ کر دروازہ کھولا، دیکھا تو سامنے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے کہا: آپ نے کیوں زحمت گوارا کی؟ مجھے بلا بھیجا ہوتا، فرمایا: نہیں مجھے تمہارے پاس آنا چاہیے تھا، میں نے عرض کیا فرمائیے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: تم تنہا آدمی تھے اور تمہاری بیوی موجود تھی۔ میں نے خیال کیا کہ تنہا کیوں رات بسر کرو، اس لئے تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں۔ وہ ان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی، انہوں نے اس کو دروازے کے اندر کر کے باہر سے دروازہ بند کر دیا، میری بیوی شرم سے گر پڑی۔ میں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں میں اعلان کیا کہ آج سعید بن مسیب نے اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیا ہے اور اسے میرے گھر پہنچا گئے ہیں، میری ماں نے تین دن تک دستور کے مطابق اسکو خوب بنایا سنوارا، بننے سنورنے کے بعد میں نے اس کو دیکھا تو وہ نہایت حسین و جمیل، کتاب اللہ کی حافظہ، سنت رسول اللہ ﷺ کی عالمہ اور حقوق شوہر سے

باخوبی واقف عورت تھی۔

ابن ابی وداعہ کہتے ہیں: اس کے بعد تقریباً ایک مہینے تک میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور نہ ہی وہ میرے پاس تشریف لائے۔ بالآخر میں نے ہی ان کے پاس جانے کی جسارت کی، جب ان کے پاس گیا تو وہ حلقہ تلمیذاں میں تشریف فرما تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کے جواب سے مجھے ممنون فرمایا اور اس سے زیادہ مجھ سے کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ اہل مجلس منتشر ہو گئے۔ اور جب میرے علاوہ ان کے پاس کوئی نہ رہا، فرمایا: اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اے ابو محمد! خیریت ہے، بایں حال کہ دوست خوش ہوں اور دشمن رنجیدہ۔ فرمایا: اگر تمہیں کسی قسم کی گزند کا شبہ ہو تو یہ عصاء ساتھ لیتے جاؤ۔ (یعنی اگر میری بیٹی تمہاری فرمانبرداری میں کوئی کمی کرے تو اس لکڑی سے خبر لیتا) اس کے بعد میں اپنے گھر کو واپس لوٹ آیا اور دوسرے دن سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے میں ہزار درہم میری طرف بھجوا دیئے۔

عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی بیٹی کو عبدالملک اپنی بہو بنانا چاہتا تھا اس نے اپنے ولی عہد ولید بن عبدالملک کے ساتھ اس کی نسبت کا پیغام بھیجا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو ٹوک الفاظ میں انکار کر دیا۔ عبدالملک نے ان پر بہت دباؤ ڈالا اور مختلف قسم کی سختیاں کیں..... مگر سعید بن مسیب برابر انکار پر قائم رہے۔ حتیٰ کہ عبدالملک نے ناامید ہو کر انہیں سو کوڑے لگوائے، سخت سردی کے دن ان پر ٹھنڈے پانی کا مٹکا بہایا اور اہانت کی غرض سے ان کا بنا ہوا جبہ انہیں پہنوا یا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ابن ابی وداعہ وہ کثیر بن عبدالمطلب بن ابی وداعہ ہیں۔

۱۹۰۲- ہر مشکل کے حل کی دعا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کا تب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، یحییٰ بن علی بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں چاندنی رات میں مسجد میں چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن رات اپنے حال پر جوں کی توں ہے کہ ختم ہونے کو آتی نہیں۔ میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور پھر اس کے بعد دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا، اچانک مجھے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی کہ اے اللہ کے بندے! کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ پھر آواز آئی کہ کہو "اے اللہ! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں بے شک تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور جس امر کو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے"۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی ان کلمات کو تمہید بنا کر کسی مشکل کے حل کی اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اس مشکل کو میرے لئے آسان فرمایا۔

۱۹۰۳- حدیث رسول کا ادب اور حکمرانوں سے رویہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، یعقوب بن مسیب، مطلب بن حنظل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطلب بن حنظل سعید بن مسیب کے پاس آئے اور وہ بوجہ مرض کے لیٹے ہوئے تھے۔ مطلب بن حنظل نے ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا، فرمایا: مجھے بٹھاؤ چنانچہ مریدوں نے انہیں بٹھایا آپ فرمانے لگے: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کروں اور میں لیٹا ہوا ہوں۔

۱۹۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن یزید، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ نیند سے بیدار ہوا کوشش کے باوجود اسے دوبارہ نیند نہ آئی۔ حاجب کو حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دیکھو اگر مدینہ کا کوئی قصہ خواں مل جائے تو لے آؤ۔ حاجب مسجد میں گیا ایسے وقت میں یہاں کون ملتا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ذکر و غفل میں مشغول تھے: حاجب انہیں پہچاننا نہ تھا، ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اشارہ سے ان (پہلے زمانہ میں رات بسر کرنے کیلئے لوگ قصہ گو یوں کو اجازت پر بلواتے تھے جو ان کو مختلف قصے سنایا کرتے اور سننے والوں کی رات کٹتی تھی۔ امغر)

کو بلایا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حاجب نے خیال کر کے کہ یہ عدا متوجہ نہیں ہو رہا ہے۔ قریب جا کر اشارہ کیا اور کہا! میں نے تم کو اشارہ کیا تھا تم نے دیکھا نہیں؟ ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا اپنی ضرورت بیان کرو، حاجب نے کہا امیر المؤمنین کی آنکھ کھل گئی ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی قصہ خواں کو لے آؤں، اس لئے تم چلو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا کیا مجھ کو بلایا ہے؟ حاجب نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تھا کہ جا کر دیکھو اگر اہل شہر میں سے کوئی قصہ خواں ہو تو لے آؤ میں نے تم سے زیادہ مستعد کسی کو نہیں پایا۔ یہ سن کر سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ یہ جواب سن کر حاجب سمجھا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہے اس لئے واپس لوٹ گیا اور عبدالملک سے کہا کہ مسجد میں صرف ایک بوڑھا شخص نظر آیا میں نے اس کو اشارہ کیا، مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، پھر میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی قصہ خواں کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ عبدالملک ان کے مزاج سے ہا خوبی واقف تھا اس لئے یہ واقعہ سن کر اس نے کہا وہ سعید بن مسیب ہیں انہیں چھوڑ دو۔

۱۹۰۵۔ ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن یحییٰ، اسمعی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا ایک حقیر چیز ہے اور وہ ہر حقیر کی طرف زیادہ مائل ہونے والی ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو اسے بغیر کسی حق کے اور بلا وجہ اس کا طالب ہو اور پھر غیر معروف معروف میں اس دنیا کو استعمال کرے۔

۱۹۰۶۔ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبد الوہاب، محمد بن عمرو عسقلانی، ابراہیم بن ادہم، ابوعبسی خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالم امراء کے معاونین سے آنکھیں دو چار کرو مگر ہمارے محبوبی تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

۱۹۰۷۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: میں قیامت کی صبح تک دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ ان سے کہا گیا: چلیں آپ اتنا کر دیں کہ (جس کمرے میں وہ موجود ہیں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر تشریف لے جائیں۔ اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی ہے: فرمایا مجھے ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری افتداء نہیں کرے گا، چنانچہ بیعت نہ کرنے پر ابن مسیب رحمہ اللہ کو سو کوڑے لگائے گئے اور لوگوں کے سامنے انہیں رسوا کرنے کے لئے لنگوٹ پہنایا گیا۔

۱۹۰۸۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن عبدالعزیز، ضمہ، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید، رجاء بن جمیل اہلبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے، فرمایا: عبدالملک بن مروان کے مرنے کے بعد جب ولید اور سلیمان کی بیعت کا معاملہ کھڑا ہوا اس وقت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ کو تین چیزوں کا مشورہ دیتا ہوں، پوچھا: وہ کونسی عبدالرحمن نے کہا: آپ اپنی جگہ کو تبدیل کر دیں چونکہ آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ ہشام بن اسماعیل کو نظر آتے ہیں، فرمایا میں ہرگز ایسی جگہ کو تبدیل نہیں کروں گا جہاں میں نے چالیس سال سے قیام کر رکھا ہے۔ عبدالرحمن نے کہا: اگر یوں نہیں تو پھر آپ عمرہ کی غرض سے یہاں سے چلے جائیں فرمایا: جس چیز کی میں نے نیت نہیں کی اس میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟۔ اب تم بتاؤ تیسری چیز کیا ہے؟ عبدالرحمن نے کہا پھر آپ بیعت ہی کر لیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ، اللہ نے جس طرح تمہاری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اس طرح تمہارے دل کو بھی اندھا کر دیا ہے، آخر مجھے کیا مجبوری ہے؟ عبدالرحمن اس وقت تارینا ہو چکا تھا۔

رجاء کہتے ہیں ہشام نے عبدالملک کو سارا واقعہ لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب میں لکھا: تمہیں سعید سے کیوں پالا پڑا ہمیں ان

کی جانب سے کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا نہیں، اچھا جب تم انہیں بیعت کی دعوت دو اور وہ انکار کر دیں تو انہیں تمیں کوڑے مارو اور لوگوں کے لئے نشان عبرت بنانے کے واسطے انہیں بالوں کا بنا لنگوٹ پہنا دو، چنانچہ ہشام نے انہیں بیعت کی دعوت دی فرمایا میں دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ رجاء کہتے ہیں ہشام نے انہیں تمیں کوڑے مردائے بالوں کا بنا لنگوٹ بھی پہنایا اور سر عام لوگوں کے سامنے کھڑے کر دیے گئے۔

رجاء کہتے ہیں مجھے اہلیوں نے بتایا جو کہ مدینہ منورہ میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے کہ ہم جانتے تھے کہ بحالت خوشی لنگوٹ نہیں پہنایا جاتا لہذا ہم نے کہا: اے ابو محمد! آپ کو قتل کیا جائے گا تب آپ نے یہ لنگوٹ ستر عورت کے لئے پہن لیا۔ جب انہیں کوڑے مارے جا چکے تو سعید بن مسیب نے فرمایا ایلہ کے جلد بازو! اگر مجھے قتل کلم گمان نہ ہوتا میں لنگوٹ ہرگز نہ پہنتا۔

۱۹۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابن ابی اسحٰج، یحییٰ بن غیلان، ابو عواہ، قتادہ کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو بالوں سے بنا ہوا لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ میں نے اپنے معاون سے کہا: مجھے ان کے قریب کر دے۔ اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا اور میں ان سے اس خوف کے مارے سوال کرنے لگا کہ کہیں یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں لیکن وہ مجھے تسلی دینے لگے۔ لوگ اس امر کو دیکھ کر تعجب کر رہے تھے۔

۱۹۱۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن قاسم بن بشار انباری، ابوہ قاسم بن بشار، قاسم بن عبید اللہ بن احمد بن حارث، عمرو عدوی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں مدینہ کے والی نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا: سعید بن مسیب کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔ عبد الملک نے جواب لکھا: تلوار کے زور پر ان سے بیعت لو۔ اگر بیعت کر لیں تو فہر اور نہ انہیں پچاس کوڑے مارو! اور مدینہ کے بازاروں میں چکر لگواؤ۔ مدینہ میں جب عبد الملک کا خط پہنچا تو موقع غنیمت سمجھ کر سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبد اللہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ کو خبر دیں کہ والی مدینہ کو عبد الملک بن مروان نے خط لکھا ہے کہ اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن اڑا دی جائے، ہم آپ کے دفاع کی خاطر آپ پر تین باتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مان لیجئے۔ اول یہ کہ والی نے اتنی بات مان لی ہے کہ عبد الملک کا خط آپ کو پڑھ کر سنایا جائے اور آپ اس کے جواب میں بیعت کا اقرار کریں اور نہ ہی انکار، اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی۔ فرمایا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے پھر ساری دنیا لگی رہے اسکا اقرار نہیں کروا سکتی تھی۔ پھر ابن المسیب نے فرمایا: اچھا ایک بات ہو چکی دو باتیں باقی رہتی ہیں وہ بھی جلدی کر لو۔ کہنے لگے دوسری یہ کہ آپ کچھ دنوں تک گھر ہی میں نشست و برخاست رکھیں اور مسجد کی طرف تشریف نہ لے جائیں۔ اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ جب آپ کو مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا تو آپ کو وہاں نہیں پایا جائے گا فرمایا: میں موزن کو اپنے کانوں سے جی علی الصلاۃ وحی علی الفلاح کہتے سنتا ہوں لہذا میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ کہنے لگے: تیسری بات یہ کہ آپ اپنی مجلس سے کہیں اور منتقل ہو جائیں اور والی آپ کو مجلس سے بلوائے گا تو آپ مجلس سے غائب ہوں گے۔ اس طرح وہ پھر آپ سے بیعت لینے کے اصرار سے رک جائے گا۔ فرمانے لگے: مخلوق سے ڈر کر میں ایک بالشت بھی آگے اور نہ ہی پیچھے رہوں گا۔ یہ حضرات مشیرین ناامید ہو کر ان کے پاس سے چلتے بنے اور ان کے دیکھا دیکھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ مسجد کی طرف نماز ظہر پڑھنے چل پڑے اور حسب سابق اسی مجلس میں تشریف فرماتے رہے۔

والی نے ظہر کی نماز پڑھ کر آپ کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کا خط آیا ہے اور اس میں لکھا ہے: آپ بیعت کر لیں ورنہ ہم آپ کا سر قلم کر دیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ والی نے جب دیکھا کہ وہ اس کے اصرار کا مثبت جواب نہیں دے رہے تو انہیں کھلی جگہ کی طرف نکال کر لے گیا۔ ان کی گردن کھینچی گئی اور تلواریں سونت لی گئیں۔

مگر آپ تھے کہ پہاڑ پہلے تو پہلے لیکن ابن المسیب نہ پہلے اور ان کے پائے اثبات میں سرمو برابر بھی لغزش نہ آئی اور اپنے موقف پر ہی مصر رہے چنانچہ جب والی نے انہیں دیکھا کہ وہ ان کو زرائس سے مس نہیں کر سکا تو ان کے کپڑے اتروائے گئے اور انہیں لنگوٹ پہنایا گیا۔ اس موقع پر فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میں قتل نہیں کیا جاؤں گا تو اس لنگوٹ میں میری شہرت نہ کی جاتی۔ بالآخر والی نے انہیں پچاس کوڑے مارے اور پھر انہیں مدینہ کے بازاروں میں چکر لگوائے۔ چنانچہ والی نے جب سعید بن مسیب کو پاس کیا لوگ اس وقت عصر کی نماز سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ فرمایا گیا: یہ سب کچھ ان چہروں کے لئے ہوا جنکی طرف میں نے چالیس سال سے نظر نہیں کی تھی۔

محمد بن قاسم کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ کو سعید بن مسیب کی حدیث مسند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے بھول ہو گئی ہے وہ کہہ رہے تھے جب سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کوڑے مارنے کے لئے ان کے کپڑے اتارے گئے تو ایک عورت کہنے لگی یہ تو رسوائی کا مقام ہے۔ چنانچہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس عورت کو جواب دیا ہم تو رسوائی کے مقام سے بھاگے ہیں، یہ رسوائی کا مقام نہیں ہے۔ ۱۹۱۲۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عباس بن طفیل، احمد بن زید، ضمرہ، ابن شذوب، عبد اللہ بن قاسم کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا فرمانے لگے: مجھے مجالست سے منع کیا گیا ہے میں نے کہا: میں اجنبی آدمی ہوں فرمایا: تب مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھلاؤں۔

۱۹۱۳۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابوہ شجاع، علاء بن عبد اللہ کریم کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا فرمانے لگے: مجھے تو مجالست سے روک دیا گیا ہے۔

۱۹۱۴۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عفان، ہمام قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو وہ فرماتے: ارہاب اقتدار نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں اور مجھے مجالست سے روک دیا ہے۔

۱۹۱۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاء بن خالد، ابن حرملة کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: قرآن مجید کا نام اسم تصغیر کے ساتھ مضیف اور مسجد کا مسجد نام مت لو چونکہ جو چیز اللہ کی ہو وہ عظیم الشان اور حسین و جمیل ہوتی ہے، نہ کہ فصغر۔

۱۹۱۶۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوہ عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن عیاش، عبد الرحمن بن حرملة کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوئی انسان بھی ایسا نہیں تھا جو جرأت کر کے سعید بن مسیب سے کچھ پوچھے مگر پہلے سوال کرنے کی اجازت لیتا تھا جیسا کہ کسی امیر سے اجازت لی جاتی ہے۔

۱۹۱۷۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، عبد الرحمن مرقی، عبد الرحمن بن زیاد بن النعم، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اس آدمی میں کچھ بھلائی نہیں جو جمع مال کا ارادہ نہ رکھتا ہوتا کہ اس سے اپنے حقوق ادا کرے اور لوگوں کی زبانون کو لغویت سے باز رکھے۔

۱۹۱۸۔ ابونعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے وفات پائی تو انہوں نے دو یا تین ہزار دینار ورثہ کے لئے ترکہ میں چھوڑے اور فرمایا: میں نے ترکہ میں اتنے سارے دینار صرف اس لئے چھوڑے ہیں تاکہ ان کے ذریعے اپنے دین اور حسب کو محفوظ رکھ سکوں۔

یہ حدیث ثوری نے یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے طریق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک سو دینار ترکہ میں چھوڑے

ہیں اور فرمایا ان کے ذریعے میں اپنی دینداری، عزت اور حسب کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۹۲۰۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی، ذویب بن عمامہ، محمد بن معن غفاری، محمد بن عبد اللہ بن انخی زہری، عن عمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا: جو آدمی اللہ سے مستغنی و بے نیاز ہو اوہ لوگوں کا محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۹۲۱۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، غارم، حماد بن زید، علی بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے علی کہتے ہیں ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا میں نے ریشم کا ایک جبہ پہن رکھا تھا، فرمایا: تو نے بڑا عمدہ جبہ پہنا ہے۔ میں نے کہا یہ جبہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا کیونکہ سالم (جلدی بیماری) نے اسکا فساد مجھ پر ڈال دیا۔ (اس وجہ بدرجہ مجبوری پہنا ہے۔) سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: اپنے دل کی اصلاح کرو اور جو من چاہے پہنو۔

سعید بن مسیب کی سند سے چند احادیث

۱۹۲۲۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرؓ نے مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب خدا کے حکم رجم (زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے: یہ حکم تو قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اگر میں قرآن مجید میں زیادتی کو مکروہ و حرام نہ سمجھتا آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حکم رجم پر عمل کیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی عمل کیا اور میں نے بھی حکم رجم پر عمل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے بھی اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۲۳۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عبد الرحمن، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب کو بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: تم آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔

۱۹۲۴۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن منصور رمانی، معانی بن سلیمان، حکیم بن نافع، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہے گی لیکن بہت سارے ایسے نمازی ہوں گے جن میں بھلائی کی کچھ توقع نہیں ہوگی۔

۱۹۲۵۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یعقوب بن حمید بن کاسب، عبد اللہ بن عبد اللہ اموی، حسن بن حر، یعقوب بن عتبہ بن اخیس کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غلاموں کو سامان فخر بتایا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکا دیتے ہیں۔

۱۹۲۶۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر، محمود بن مروزی، احمد بن یعقوب، ولید بن سلمہ، یونس بن یزید، ابن شہاب زہری، احمد، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آذان سنو فوراً کھڑے ہو جاؤ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۱/ ۱۳۸. و مجمع الزوائد ۷/ ۳۲۱. و لسان المیزان ۳/ ۲۲۶. و کنز العمال ۵۴۹۵.

۲۔ التحائف السادة المتقين ۹/ ۳۶۳. و الزهد للامام احمد ۳۹۰. و تخریج الاحیاء ۳/ ۲۵۳. و الضعفاء للعقيلي ۲/ ۲۷۱.

و كشف الخفاء ۲/ ۳۲۳. و الدر المنثور ۵۲/ ۱. و کنز العمال ۲۵۰۳۲.

سے یہی عزیمت ہے۔
۱۹۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن طلحہ، ابو حصین محمد بن حسن وادعی، یحییٰ حمّانی، قیس بن ربیع، عبد اللہ بن عمران، علی بن زید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا کہ کوئی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے؟ جواب دیا کہ عورتیں مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد انہیں دیکھیں۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے یہ جواب نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۹۲۸- اللہ سے ڈرنے والا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، سعید بن علی بن خلیل، اسحاق بن عمر، نصر بن ثابت، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قوی تر ہو جاتا ہے اور اپنے شہر و علاقہ میں امن و سلامتی کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔

۱۹۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دورانِ مقابلہ جس آدمی نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا در آنحالیکہ اسے اعتماد نہیں کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ صریح جو آہازی ہے۔

۱۹۳۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن بکر بن حیان، عمر بن حصین، ابراہیم بن عطاء، یزید بن عیاض، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن خلق اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اخلاق ہے۔

۱۹۳۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد کی، حبیب کا تب مالک، عن ابن اخیہ الزہری، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: عمرؓ کی وفات پر اسلام کو لبیک ہے۔

۱۹۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، خشاب رقی، رزق ابو قاسم حمصی، حکم بن عبد اللہ ایللی، زہری، سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ہوتی ہے جس سے لوگ رونق حاصل کرتے ہیں اور میری امت کی رونق و شرافت قرآن مجید ہے۔

۲۰۱- الاحادیث الضعیفۃ ۱/ ۷۱. وکنز العمال ۲۱۰۰۱.

۳- تاریخ اصہبان للمصنف ۲/ ۶۳، ۲۲۸. والاحاف السادة المتقين ۸/ ۶۲۱. وکشف الخفاء ۱/ ۳۷۳.

۴- المسند الکبیر للبیہقی ۱۰/ ۲۰. وسنن ابی داؤد. کتاب الجہاد باب ۶۹. وسنن ابن ماجہ

۲۷۸۶. وسنن الدار القطنی ۳/ ۱۱۱. ۳۰۵. والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/ ۲۹۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۱۶۹

ومشکاة المصابیح ۳۸۷۵.

۵- مجمع الزوائد ۸/ ۲۰. والاحاف السادة المتقين ۷/ ۳۲۰. والدر المنثور ۲/ ۷۵. والترغیب والترہیب ۳/ ۳۰۶.

وکنز العمال ۵۱۲۰.

۶- مجمع الزوائد ۹/ ۷۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۱. والاحاف السادة المتقين ۱۰/ ۳۱۳. وکنز العمال

۳۲۷۳۶.

(۱۷۱) عمرو بن زبیر رحمہ اللہ

مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بھی ہیں مدینہ کے فقہائے سبعہ میں انکا شمار ہوتا ہے۔ طاعت خداوندی کو انہوں نے ساری عمر اپنا شعار بنایا۔ مختلف آزمائشوں میں مبتلا رہے۔ اور باعث ثواب سمجھے کر ان سے نیر آزا ہوئے، مجتہد مطلق، عبادت گزار اور دائمی روزہ دار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف معرفت احسانات اور آزمائشوں کا خفاء ہے۔

۱۹۳۳- چار لوگوں کی چار دعائیں اور ان کی قبولیت احمد بن بندار، عبد اللہ بن سلیمان الاشعث، سلیمان بن معبد، اصمعی، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابوہ ابو زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عروہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر، مصعب بن زبیر اور عبد اللہ بن عمر ایک حجرے میں جمع تھے۔ کسی نے تجویز کی کہ ہم لوگ اپنی اپنی آرزوئیں پیش کریں۔ سب نے اسے پسند کیا۔ سب سے پہلے عبد اللہ بن زبیر نے کہا: میری آرزو یہ ہے کہ مجھے خلافت ملے۔ عروہ رحمہ اللہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔ مصعب رحمہ اللہ نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ عراق کی ایک خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ، سکینہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: میری تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بھرپور مغفرت فرمائے۔

چنانچہ خدا نے ان چاروں کی دعا قبول فرمائی اور ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی، امید ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی مغفرت بھی کر دی ہوگی۔

۱۹۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس سماع حدیث کے لئے لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم سیکھو۔

۱۹۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو ہاملی، اصمعی، ابن ابی زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے ہم کسی دوسری کتاب کو نہیں رکھیں گے، سو میں نے اپنی بہت ساری کتابیں مٹا ڈالی ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ میری کتابیں میرے پاس موجود ہوں چونکہ کتاب اللہ کا معاملہ کافی حد تک مضبوط ہو چکا ہے۔

(لہذا غیر قرآن کا قرآن مجید کے ساتھ غلط ملط ہونے کا شک و شبہ دور ہو چکا ہے چونکہ قرآن مجید کا جمع دوبار ہو چکا اس کے لئے دنیا میں عام ہو چکے ہیں اب اس میں غلط ملط ہونے کا ڈر نہیں رہا۔ تنوی۔)

۱۹۳۶- امانت کے تقاضا میں عروہ کی نرمی ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، زبیر بن بکار، محمد بن ضحاک

۱۔ تہذیب التہذیب ۱/ ۱۸۰ والعاریع الکبیر ۱/ ۳۱ والجرح والعدیل ۶/ ۳۹۵۔ وطبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۸
۲۔ عروہ، ابو عبد اللہ کنیت، مشہور صحابی حواری رسول اللہ ﷺ بن عوامؓ کے فرزند، ابو بکر صدیق کے نواسے اسامہ کے تحت جگر تھے۔ حضرت عمرؓ کے آخر عہد میں پیدا ہوئے ۹۴ ہجری میں وفات ہوئی۔ اپنے زمانہ میں صاحب ثروت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا بڑے فیاض تھے روزانہ غسل کرتے لباس فاخرہ زیب تن کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس مصعب بن زبیر کے بیٹوں کا مال و دیعت رکھا۔ پھر وہ اور ام طلحہ عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ شام کی طرف نکل گئے۔ چنانچہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ طلحہ نے مال و دیعت سے گھر تعمیر کرنے اور غلام اونٹ اور بکریاں خریدنی شروع کر دی ہیں۔ عروہ جب طلحہ کے پاس آئے تو اپنے آنے کی وجہ ان سے بیان کرنا ناپسند بھی اور مال کا تقاضا بھی نہ کیا چنانچہ عروہ رحمہ اللہ ان سے ملتے مگر مال کا تقاضا نہ کرتے، طلحہ نے ایک دن ان سے کہا کیا تم اپنا مال واپس نہیں لیتے؟ جواب دیا جی ہاں واپس لیتا ہوں۔ کہا: اپنا اپنی بھیج کر اپنا مال لے لو۔ عروہ رحمہ اللہ نے پوچھا! کب؟ کہا: جب تم چاہو لے لو، چنانچہ عروہ رحمہ اللہ نے اپنا اپنی بھیجا لیکن اچانک جس گھر میں مال رکھا تھا وہ منہدم ہو گیا۔ مال اس سے نکالا اور اپنی عروہ رحمہ اللہ کے پاس آ گیا اور آگے سے عروہ رحمہ اللہ نے ذیل کے شعر بطور تمثیل کے پڑھنے شروع کر دیئے۔

فما استخبات فی رجل خبیثاً..... کمثل الدین او حسب عتیق

ذرو الاحساب اکرم ما ثرات..... واصبر عند نائبة الحقوق

میں نے ایک آدمی کے بارے میں ایک چیز پوشیدہ کی اور پھر اس کا اس سے پوچھا جیسے دین اور عمدہ حسب و نسب، حسوں والے خاندانی و موروثی عزت و وقار کے اعتبار سے اکرم و اشرف ہوتے ہیں اور حقوق کا حادثہ جب انہیں پیش آتا ہے تو صبر آزما ہوتے ہیں۔

۱۹۳۷- عروہ کے فرمودات..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن شاہین، مصعب بن عبد اللہ زبیری، ابوہ عبد اللہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا: بہت سارے ایسے ذلت کے کلمات ہیں جنہیں میں نے سن کر برداشت کیا تو ان کلمات ذلت نے مجھے طویل عزت بخشی۔

۱۹۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس نیکی کے ضمن میں کچھ اور نیکیاں بھی اس کے ہاں موجود ہیں اور جب تم کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس برائی کے ضمن میں کچھ اور برائیاں بھی ہیں پس یقیناً نیکی پوشیدہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور برائی پوشیدہ برائیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۱۹۳۹- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، نصر بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ، احمد بن عبد العزیز جوہری، عمر بن شبہ و ابو زید، اسمعی، عبد الرحمن بن ابی زناد، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے..... عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو تم میں سے کوئی بھی اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنے کرم کی طرف اس کو ہدایت نہ دے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا کرم فرما ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکو اختیار کیا جائے، فرمایا کرتے تھے: اے بیٹو! علم حاصل کرو سوا اگر تم قوم میں کم مرتبہ ہو تو ان میں تم بڑے مرتبے والے بن جاؤ گے۔ ہائے افسوس! بوڑھا جاہل قبیح تر ہے۔ اور فرمایا کرتے: جب تم شر کا خوشنالباس کسی کو پہنے دیکھو تو اس سے ڈرو، اور اگر لوگوں کے ہاں کوئی سچا آدمی ہے تو اس کے صدق کے ماتحت اور بھی سچائیاں ہیں اور جب تم خیر کا خوشنالباس کسی آدمی کو پہنے دیکھو تو اس سے اپنی امید وابستہ رکھو۔ اگر لوگوں کے درمیان کوئی برا آدمی ہے تو اس میں اور برائیاں بھی ہوں گی۔ لوگ اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے اپنے والدین کے مشابہ ہوتے ہیں۔

۱۹۴۰- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، نصر بن علی، اسمعی، ابن ابی زناد، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عروہ فرمایا کرتے تھے: مشرف و مرتبہ کا بھی عاشق ہوتا ہے جس طرح حسن و جمال کا عاشق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فلاں

عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا کر دی ہے۔ وہ سب لہجے اور سفید ہیں اور تم نے سیاہ بونوں کو قبول کر لیا۔
۱۹۴۱۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابو معاویہ الضری، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا اچھی بات حکمت ہے۔ تمہارا چہرا کھلا ہوا ہونا چاہیے اور جنہیں تم عطیات دیتے ہو ان کے ہاں تم سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گے۔

۱۹۴۲۔ حضرت عروہؓ کی قوت برداشت اور وظائف پر کاربندی..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابو حسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلہ سند سے مروی ہے..... کہ عروہ بن زبیر ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ان کے بیٹے محمد بھی تھے۔ اسی دوران محمد بن عروہ چوپایوں کے اصطلیل کے پاس سے گزرے کہ اچانک ان کو کسی چوپائے نے لات مار دی جس سے وہ گر پڑے اور وہیں ان کی موت ہو گئی۔ اسی دوران عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل آیا انہوں نے اس رات بھی اپنا یومیہ وظیفہ، ذکر واذکار نہیں چھوڑا۔ ولید نے ان سے کہا پاؤں کٹوا دیجیے ورنہ یہ پھوڑا آپ کے بدن کو فاسد کر دے گا چنانچہ ان کا پاؤں آری کے ساتھ کاٹ دیا گیا وہ اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے اور انہیں پاؤں کٹواتے وقت کسی نے بھی سہارا نہیں دیا تھا؟۔
جب ولید کے پاس سے واپس لوٹنے لگے فرمایا: ہمیں اس سفر میں عظیم مشقت سے دوچار ہونا پڑا۔

۱۹۴۳۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن محمد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کبھی اپنا وظیفہ نہیں چھوڑا علاوہ اس رات کے جس میں ان کا پاؤں کاٹا گیا اور وہ معن بن ایاس کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لعمرك ما اھويت كفى لریہ..... ولا حملتني نحو فاحشة رجلى

ولا قادننى سمعى ولا بصرى له..... ولا دلتنى رآى عليها ولا عقلنى

واعلم انى لم تصبنى مصيبة..... من الدهر الا قد اصابتنى قبتى قبلنى

تیری عمر کی قسم! میں نے تجھ پر بھی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی مجھ پر کبھی کسی نے حملہ کیا بمثل اس ناسور کے جو میرے پاؤں پر ہو گیا تھا۔ میرے کانوں اور آنکھوں نے میری قیادت نہیں کی اور نہ میری رائے و عقل نے اس پر دلالت کی۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی بجز اس کے جو مصیبت زمانہ میں کسی نوجوان کو مجھ سے پہنچی۔

۱۹۴۴۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، یحییٰ بن طلحة، عیسیٰ بن یونس، عبد الواحد مولیٰ عروہ کہتے ہیں کہ میں عروہ رحمہ اللہ کے پاس تھا وہ روزے میں تھے کہ ان کا پاؤں جوڑے کاٹا گیا۔

۱۹۴۵۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعد زہری، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ہر دن صحیف سے دیکھ کر ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، اور رات کو بھی اتنا ہی نماز میں پڑھتے۔ اپنے اس معمول کو انہوں نے صرف اس رات چھوڑا جس میں انہیں زہریلا پھوڑا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے پاؤں کٹوانا پڑا۔

۱۹۴۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، عامر بن صالح زہری، ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لے گئے وہیں ان کے پاؤں میں ایک زہریلا پھوڑا نکل آیا ولید ان سے کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو پاؤں کاٹنے کی رائے دیتا ہوں۔ چنانچہ ان کا پاؤں کاٹا گیا وہ روزہ میں تھے اور ان کے چہرے پر تکلیف

کے ذرا اثرات بھی نہیں تھے۔ اسی دوران وہیں انکا بڑا بیٹا اصطلیل میں گیا اور کسی چوپائے نے اس کو ٹانگ ماری جس سے وہ مر گیا، چنانچہ ان کی مدینہ تشریف آؤی تک میں نے ان کے منہ سے کچھ نہیں سنا بالآخر یہاں آ کر فرمایا: اے اللہ! میرے چار اطراف تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے۔ میں اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے اس پر بھی میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں بخدا! اگر تو نے لے ہی لیا ہے تو اُسے باقی رکھا ہے اور اگر تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

۱۹۴۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابو حسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ بن زبیر ولید بن عبد الملک کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو قریش و انصار ان کے پاس ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنے آئے۔ ان سے عیسیٰ بن طلحہ کہنے لگے اے ابو عبد اللہ! اللہ نے آپ کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا ہے چونکہ بخدا! آپ کو چلنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کتنا اچھا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور باقی میرے پاس رہنے دیے اور ایک عضو واپس لیا اور پانچ اعضاء کو میرے پاس باقی رہنے دیا یعنی دو ہاتھ ایک پاؤں آنکھ اور کان۔

۱۹۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، عبد الرزاق، معمر، زہری کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل گیا تھا اسکا اثر پنڈلی تک تجاوز کر گیا۔ ولید بن عبد الملک نے ان کے پاس اطباء بھیجے تاکہ خاطر خواہ علاج کروا سکیں۔ طبیبوں نے کہا: اس پھوڑے کی کانٹے کے سوا کوئی دوائی نہیں ہے چنانچہ پاؤں کاٹا گیا مگر ان کا چہرہ شدت الم کی وجہ سے بسورہ تک نہیں۔

۱۹۴۹- دنیا کی رونق دیکھنے پر حکم خداوندی..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی دنیا کی زینت و رونق کو دیکھے وہ فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آئے انہیں نماز کا حکم کرے اور صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے: ”وَلَا تَمْدَن عَيْنَكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهِمْ“ اور لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آزمائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔

۱۹۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان حثانی، احمد بن سلیمان طوسی، زبیر بن بکار، ابو ضمیرہ انس بن عیاض، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ نے حقیقی مقام میں محل لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے مسجد نبوی سے کنارہ کشی کی ہے؟ فرمانے لگے ان لوگوں کی مسجدیں لہو و لعب اور ان کے بازار لغویات کا گہوارہ ہیں ان کے بازار مہنگائی کا گڑھ ہیں اور ان کے راستوں میں بے حیائی کی گرم ہزاری ہے لہذا ان سے کنارہ کش عافیت میں رہے گا۔

۱۹۵۱- عروہ کی سخاوت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن سعید، ہارون بن معروف، فمرہ، ابن شوزب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس جب خوش حالی کے دن آ جاتے تو اپنے مکان کی دیوار میں شکاف بنالیتے اور لوگوں کو آمد کا اذن عام دیدیتے۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس آتے، کھاتے پیتے اور کھانا اپنے ساتھ بھی لے جاتے اور عروہ رحمہ اللہ سورہ کہف اور ذیل کی آیت بار بار تلاوت کرتے:

وَلَوْ لَا دَخَلْتُ جَنَّتِكَ مَا هَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو ماہا اللہ لا قوۃ الا باللہ کیوں نہیں کہا؟

عروہ کی سند سے مروی احادیث

شیخ کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں خاص کر انہوں نے کبار صحابہ کرام اور صحابیات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۹۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن عبد اللہ بن کناسہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر کے سفید بالوں کو متغیر کر لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔ عروہ کی حدیث مذکور غریب ہے ابن کناسہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، ابواسود، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے۔

عروہ کی حدیث غریب ہے عبد اللہ بن لہیعہ متفرد ہیں۔ ابن مبارک اور ابن وہب وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محی، عبید بن غنم، ابوبکر بن اسد بن شیبہ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت کے برابر بھی زمین قبضہ کی زمین کو اس کا ظوق بنا کر سات زمینوں تک دھنسا یا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح مشہور ہے لیکن عروہ سے صرف ہشام روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن حمدون، مقدم بن محمد واسطی، قاسم بن محمد، عبید اللہ بن عمر، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن عوف کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! اسلام حجر اسود کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے اسکا اسلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا ارشاد فرمایا: تو نے درست کیا۔

ایک جماعت نے اس کو ہشام عن عروہ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ عبید اللہ سے صرف قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں اور مقدم بن محمد اس میں متفرد ہیں۔

۱۹۵۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ

۱- سنن الترمذی ۱۷۵۲، سنن النسائی ۱۳۷/۸، ۱۳۸، والسنن الکبری للبیہقی ۳۱۱/۷، ومسند الامام احمد ۱/۱۶۵

۲- ۲۶۱/۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۶۰، وفتح الباری ۳۵۵/۱۰، ومشکوٰۃ المصابیح ۳۳۵۵

۳- مسند الامام احمد ۱/۲۰، وفتح الباری ۱/۵۳۳، ۵۳۵، وصحیح ابن خزيمة ۱۲۳۹۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۶۸

۴- ۲۶۸، ومشکوٰۃ المصابیح ۶۹۷، وکنز العمال ۱۴۰، ۴۶۰، ۲۰۷۲۸، ۲۰۷۲۷، سنن الترمذی ۲۱۸، وسنن ابن ماجہ ۷۳۶، وصحیح ابن حبان ۳۰۱

۵- صحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، والسنن الکبری للبیہقی ۶/۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۳/۱۷۹، ۱۷۶

۶- ۱۷۹، ۱۷۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۹۹، ومسند الامام احمد ۱/۱۸۸، ۱۹۰، ۳۸۸، صحیح البخاری ۳/۱۳۰

۷- الکنی للذولابی ۱۰/۱

بن عمرو کی روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو چھین کر نہیں قبض کر لیں گے لیکن علماء کو اٹھالینے سے علم قبض کر لیں گے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا بڑا بتائیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

عروہ بن زبیر کی یہ حدیث ثابت شدہ ہے ان سے ان کا بیٹا ہشام، زہری اور ابواسود بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوہ ابواویس، ہشام بن عروہ، اپنے والد عروہ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ صدقہ کی ابتداء اپنے عیال سے کرے۔ (بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے اس کا مطلب ہے کہ تمام مال صدقہ نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے بھی کچھ چھوڑ دے۔ اصغر)

یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۹۵۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عثمان بن ہشام، ہشام بن زیاد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اللہم متعنی سمعی وبصری وعقلی واجعلہما الوارث منی وانصرنی علی عدوی وارنی فیہ ثاری“ اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا۔ ان کو میرا وارث بنا، میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھلا۔

عثمان بن ہشام نے اپنی حدیث میں زیادتی کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اللہم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین ومن الجوع فانه بشس الضجیع۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور بھوک سے بے شک وہ بد اساتھ لیٹنے والا سا بھی ہے۔ اس روایت میں عقلی کے الفاظ روایت کرنے میں عثمان بن ہشام متفرد ہیں۔

۱۹۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن قاسم بن زیات، واحد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، خالد بن عبد الرحمن، سفیان ثوری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے۔

۱۹۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، عمر بن سلمہ غفاری، جعفر بن محمد بن زبیر، ہشام، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو غفار کے ایک آدمی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے چنانچہ اسکو شدت کے بخار میں پایا جسکی وجہ سے وہ بے چارہ شدید چیخ و پکار میں مبتلا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کا تعلق جہنم کی تپش سے ہے اور بخار مؤمن کیلئے آگ سے حصہ ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۴/۷۶، ۱۷۹، ۱۸۰، والمجمع الصغیر للطبرانی ۱/۹۹، ومسند الامام احمد ۱/۱۸۸، ۱۹۰، ۲/۳۸۸، والنظر كذلك: صحیح البخاری ۳/۱۳۰.

۲۔ الکنی للذولابی ۱/۱۰.

۳۔ صحیح البخاری ۱/۳۶، صحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳، وسنن الترمذی ۵۲/۲۶، وسنن ابن ماجہ ۹، ومسند الامام احمد ۲/۱۶۲، ۱۹۰، وسنن الدارمی ۱/۷۷.

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اسکی جو تمنا ہے وہ اسے عطا فرما چنانچہ اس مریض نے ایک دردناک آہ بھری اور مر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے۔
 عروہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ہشام سے صرف جعفر بن محمد ہی روایت کرتے ہیں۔ اور ہم نے اسے فقط عمر بن سلمہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۹۶۱۔ ابونعیم اصفہانی، ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری، حسن بن موسیٰ سمسار، محمد بن عبدک قزوینی، عباد بن صہیب، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؓ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔
 ہشام بن عروہ کی یہ حدیث ضعیف ہے جو صرف عبادۃ سے ہی مروی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے خلاف جرات کرنے والوں کیلئے وعید..... ۱۹۶۲۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، ابراہیم بن ہشیم، محمد بن خطاب موصلی، عبد اللہ بن ولید عدنی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ کے خلاف جرات کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔
 عروہ کی یہ حدیث غریب ہے ابوبکر بن ابی ہرہدنی صاحب غرائب اسکو روایت کرنے میں متفرد ہے۔

(۱۷۲) قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ

ان میں سے ایک فقیہ، پرہیزگار، شفیق، فروتنی و عاجزی کرنے والے، عمدہ و اعلیٰ حسب نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے، محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔
 کہا گیا ہے کہ طالب کیلئے بلندی اور میل جول والے کیلئے صفائی عین تصوف ہے۔

قاسم بن محمد کی عمر بن عبد العزیز کو نصیحت اور اس کا اثر..... ۱۹۶۳۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن عثمان بن طلحہ، ابرح بن حمید کہتے ہیں کہ جب عبد الملک بن مروان کی موت ہوئی تو حضرت عمر بن عبد العزیز کو شدید رنج ہوا..... حتیٰ کہ انہیں عیش و عشرت سے نفرت ہو گئی حالانکہ وہ ناز و نعمت کے پلے ہوئے تھے۔ ستر دن تک ٹاٹ کے کھر درے کپڑے پہنے۔ قاسم بن محمدؓ نے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جوانمردی کے ساتھ استقبال کیا کرتے تھے اور ناز و نعمت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے اسی دن حالت سوگ اور بوسیدگی کو ختم کر کے آٹھ ہزار دینار کی مالیت کے کپڑے زیب تن کئے۔

۱۹۶۴۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ہتیمیہ بن سعید، مالک بن انس، عبد الرحمن بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ قاسم بن محمدؓ فرمایا کرتے تھے: گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔

۱۹۶۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر اشعری، ابن ادریس، ابن ابی زناد..... ابی زناد کہتے ہیں میں

- ۱۔ المستدرک ۱/ ۵۲۳، ۲/ ۱۴۲۔ والادب المفرد ۶۵۰۔ والمعجم الصغير ۲/ ۱۰۸۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۶۰۔
- و عمل اليوم والليلة لابن السني ۵۵۹، ۷۳۰۔ و مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۸۔
- ۲۔ التاريخ الكبير ۱/ ۳۶۹۔ والجرح ۷/ ۱۶۳۲۔ والاستيعاب ۳/ ۱۳۶۶۔ وسير النبلاء ۳/ ۴۸۱۔ و اسد الغابة ۳/ ۳۲۴۔ و الکاشف ۳/ ۴۸۱۹۔ و الاصابة ۳/ ۸۲۹۴۔ و الطريب ۲/ ۱۴۸۔

نے قاسم بن محمد سے افضل فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۹۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے تھے جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دے سکیں۔

۱۹۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، حیاء بن ہلال، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم رحمہ اللہ کو مقام منیٰ میں فرماتے سنا جبکہ لوگوں نے ان پر مسائل کی بوچھاڑ کر دی تھی فرمانے لگے: بخدا! کہ میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں، جو کچھ تم سوال کرتے ہو اس کا ہم علم نہیں رکھتے۔ اگر ہم جانتے تو علم نہ چھپاتے اور نہ ہی تم سے چھپانا ہمارے لئے حلال ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے قاسمؒ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب کچھ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد آدمی جاہل زندہ رہے اس سے بہتر ہے کہ وہ لاعلمی کے عالم میں کچھ کہے۔

۱۹۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، صباح، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابو زناد کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے بڑھ کر سنت رسول اللہ ﷺ کا بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا اور اس زمانے میں کسی آدمی کو کامل اس وقت تک شمار نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

۱۹۶۹- قاسم بن محمد رحمہ اللہ کی وفات..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ حج یا عمرہ کرنے کے قصد سے نکلے اور مکہ و مدینہ کے درمیان انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا: میری قبر پر مٹی ڈال کر برابر کر دینا، اہل خانہ کے پاس واپس چلے جانا اور اس طرح کہنے سے بچنا کہ میں ایسا تھا اور ایسا تھا (یعنی واپس جا کر تم میری تعریف میں یوں نہ کہو کہ میرا باپ بہت بڑا محدث، فقیہ اور عالم بالسنہ تھا وغیرہ)

۱۹۷۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، ابن نمیر، یونس بن بکر، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی قاسم بن محمد کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ بڑے عالم ہیں یا سالم؟ جواب دیا یہ مرتبہ تو سالم کا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کہا حتیٰ کہ دیہاتی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ناپسند سمجھا، یوں کہیں کہ سالم مجھ سے ٹکڑے عالم ہیں چونکہ جھوٹ ہو جاتا یوں کہتے کہ میں اس سے بڑا عالم ہوں اس طرح ان کو اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنی پڑتی۔

۱۹۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب صالح، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، حاتم جوہری، عارم، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر سبز رنگ کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ ساری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی گئی تھی دیکھی۔

آپؒ نے اپنے ایسے ایک لاکھ درہم چھوڑ دیئے جنکے متعلق ان کے دل میں کچھ کھٹکا تھا۔

قاسم بن محمد کی سند سے چند مروی احادیث

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد کی سند سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں ان کی زیادہ تر مروی احادیث احکام و مناسک حج میں ہیں۔

۱۹۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قاضی ابو محمد، محمد ایوب، ابو ولید طلیسی، یزید بن ابراہیم و حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت ذیل تلاوت کی

”هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب“ اٰلى آخر الایۃ

اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی اس میں سے کچھ واضح حکم والی آیات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو تشابہات کے بارے میں سوال کرتے دیکھو تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ال زلیخ سے تعبیر کیا ہے۔

حدیث کے الفاظ قاضی کے ہیں حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سلسلہ سند یوں ہے عبد الرحمن بن ابی القاسم عن ابیہ القاسم عن عائشہ۔ عبد الرحمن مفرد ہیں ولید بن مسلم سے۔

۱۹۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، ابن زنجویہ بن یثیم، عبد العزیز بن یحییٰ مدنی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں: ہائے میرا سر! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے سر میں درد ہو اور میں زندہ ہوں تو میں تیرے لئے استغفار اور دعا کروں گا، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، افسوس بخدا! میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اور اگر یہی معاملہ ہے تو آپ کے آخری دن کا پچھلا پہر کسی اور بیوی کے پاس گزرے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میرے خود سر میں درد ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلوا کر کچھ وصیت کروں تاکہ لوگ چہ گویاں نہ کریں اور میں کہوں کہ اللہ نے انکار کیا اور مومنوں نے دفاع کیا یا فرمایا اللہ نے دفاع کیا اور مومنوں نے انکار کیا۔

اس حدیث کو یحییٰ بن حسان نے سلیمان بن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے اور زبیدی نے عبد الرحمن بن قاسم، عن ابیہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۹۷۴- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ایوب، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے ”اے اللہ موسلا دھار اور سکون کی بارش عطا فرما“۔ یہ حدیث نافع مولیٰ ابن عمرؓ نے بھی قاسم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷۵- بابرکت عورت اور نکاح..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، قاسم بن ابی محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کسی ایک کے لقمہ (کے ثواب) کو اس قدر بڑھاتا ہے جس طرح کسی آدمی کی اونٹنی کے بچے کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ کو احد کے پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔

۱۹۷۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، موسیٰ بن تلیدان، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ بلحاظ برکت افضل ترین نکاح وہ ہے جو اخراجات کے اعتبار سے کمتر ہو، حضرت عائشہؓ فرماتے لگیں یہ حدیث میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے تب تمہیں سنا رہی ہوں۔

یہ حدیث اسی طرح عمر بن علی مقدی، عبد الصمد اور سعید بن عامر نے موسیٰ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب العلم ۱، وسنن ابی داؤد ۴۵۹۸، وسنن الدارمی ۵۵/۱، وسنن ابن ماجہ ۴۷، وتفسیر الطبری

۳/۱۱۹، وتفسیر ابن کثیر ۶/۲، وتفسیر الدر المنثور ۵/۲، والاسماء والصفات للبیہقی ۴۵۷

۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۵۵، ۹/۱۰۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۸۷، ولصح الباری ۱۰/۱۲۳، ۱۳۸، ۲۰۵

ودلائل النبوة للبیہقی ۷/۱۶۸، ومشکاۃ المصابیح ۹۵۷۰

۳۔ صحیح بخاری ۲/۲۰، وسنن ابی داؤد کتاب الادب باب ۱۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۶۱، وصحیح ابن حبان

۶۰۰، ۶۰۵ (موارد) ولصح الباری ۲/۵۱۸

۱۹۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ابن سحر، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عورت بلحاظ برکت ہے جس کا خرچہ کم ہو۔

۱۹۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق، حسین، لہیعہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: وہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں اور اگر ان سے حق مانگا جائے تو فوراً دے دیتے ہیں: نیز وہ لوگوں کے لئے فیصلے ایسے ہی کرتے ہیں جیسے اپنے لئے۔

یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ اکمیل متفرد ہے۔ احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔
۱۹۷۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابن عفیر انصاری، شعیب بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قدرت رکھتے ہوئے عورت کے محاسن کو دیکھنے سے اپنی نظر بچا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عبادت کا ایسا شوق ڈال دیتے ہیں جسکی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔

(۱۷۳) ابوبکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ

ابوبکر بن عبد اللہ فقیہ بے مثال، وجیہ الشان اور ایسے عبادت گزار تھے جنہیں راہب قریش کہا جاتا تھا۔ آپ بھی فقہاء سبعہ میں سے ہیں ان کی اکثر احادیث قضاء و احکام میں ہیں۔

۱۹۸۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب کے سلسلہ سند سے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عبد الرحمن کو راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ ابوبکر بن عبد الرحمن کو کثرت نماز کی وجہ سے راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، زبیر بن بکار، یحییٰ بن عبد الملک ہدری، مغیرہ بن عبد الرحمن مخزومی، (ابوہ) عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم تین امور میں سے کسی ایک کے لئے ہو سکتا ہے، اعلیٰ نسب والے کے لئے کہ وہ علم سے اپنے نسب کو مزین کر دیتا ہے۔ یا دین دار کیلئے کہ وہ علم سے اپنے دین کو مزین کرتا ہے۔ یا یہ علم سلطان کے لئے ہو کہ اسے نفع پہنچاتا ہے۔ میں عروہ بن زبیر اور عمر بن عبد العزیز کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ اس میں یہ تینوں خصائص جمع ہوں، چنانچہ وہ دونوں پختہ دیندار، اعلیٰ نسب اور سلطنت کے مرتبہ پر بھی فائز تھے۔

۱- المستدرک ۲/ ۱۷۸. ومسنند الامام احمد ۶/ ۱۴۵. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۵۵. والاعراف السادة المتقين ۵/ ۳۴۶.

والمصنف لابن ابی شیبہ ۴/ ۱۸۹.

۲- مسند الامام احمد ۶/ ۶۷. والزهد ۴۰. ومشكاة المصابيح ۱۱/ ۳۷۱.

۳- الكامل لابن عدى ۵/ ۲۰۰۹.

۴- تہذیب التہذیب ۷/ ۲۳. وتقریب التہذیب ۱/ ۵۳۵. والعارف الکبیر ۵/ ۳۸۵. والجرح والمعدیل ۵/ ۵۱۹.

مسند ابو بکر بن عبد الرحمن

۱۹۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، عن اخیہ، سلیمان بن بلال، محمد بن عبد اللہ بن ابی عتیق و موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

(۱۷۴) عبید اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، بخور اربعہ (چار بڑے عالموں) میں سے ایک ہیں۔ شب بیداری ان کا مزاج دنیا سے کنارہ کشی انکی طبیعت تھی۔ علم و عمل کے بحر بیکراں تھے۔

۱۹۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، نوح بن حبیب، محمد بن یحییٰ و محمد بن ہبل بن عسکر، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قریش کے چار علم کے سمندروں کو پایا ہے سعید بن مسیب، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، عبید اللہ بن عتبہ اور عروہ بن زبیر رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعاً۔

۱۹۸۵- عبید اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اسحاق بن اسماعیل، مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: اگر عبید اللہ بن عتبہ مجھے پالیتے جس وقت کہ خلافت کا بار عظیم میرے اوپر ڈال دیا گیا تھا تو وہ ضرور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے۔

۱۹۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس ثقفی، محمد بن حسین بن اھلب، ابوہ حسین بن اھلب، ابن ابی زناد، ابو زناد کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو ان کی امارت کے معاملہ میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ کے پاس مشورہ لینے کیلئے آتے دیکھا ہے۔ چنانچہ عبید اللہ رحمہ اللہ کبھی انہیں امارت سے روک دیتے اور بسا اوقات اجازت دے دیتے۔

۱۹۸۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوذلی، ابراہیم بن منذر، عبد الرحمن بن مغیرہ، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابوہ ابو زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف چند اشعار لکھ کر بھیجے:

باسم الذی انزلت من عنده السور..... والحمد لله اما بعد یا عمر

ان كنت تعلم ماتانی و ماتذر..... فكن علی حذر قد یفزع الحذر

واصبر علی القدر المحتوم وارض به..... وان اتاك بما لا تمشی القدر

فما صفا لا مریء عیش یسر به..... الا سبغ يوماً صفوه کدر

اس ذات کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے پاس سے سورتیں نازل ہوئیں اور تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اما بعد! اے عمر! اگر تم جانتے ہو جو لاتے ہو اور جو چھوڑتے ہو

۴- سنن ابن ماجہ ۱/۳۸۱، ومسند الامام احمد ۲/۴۵۰، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۶، ۲۳۵۸، (موارد) ۱۱/۱۰۱، وامالی الشجرة ۱/۲۳۳، والاعراف السادة المطین ۵/۵۶، ۱۰/۱۱۲، والدر المنثور ۲/۶۳.

۱- طبقات ابن سعد ۵/۲۵۰، والاریخ الکبیر ۵/۱۲۳۹، والجرح ۵/۱۵۱۷، والجمع ۱/۳۰۱، وسیر النبلاء ۴/۴۷۵، والکافی ۲/۳۶۰۸، وتہذیب العہد ۲/۲۳، والتطہیب ۱/۵۳۵، والخلاصة ۲/۲۵۶۲.

تو پس اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ اللہ کا ڈر نفع بخشا ہے۔ حتیٰ تقدیر پر صبر کرو اور اس سے راضی رہو اگرچہ تقدیر تمہارے سر پر تمہاری خواہش کے خلاف امور ڈالے۔ آدمی کی صاف و شفاف زندگی جو اسے بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اسکی خوشگوار زندگی کے بعد تکلیف دہ زندگی بھی آ جاتی ہے۔

مسانید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

ان کی اکثر احادیث حقارت دنیا اور زہد سے متعلق ہیں۔

۱۹۸۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن سہل بن مہاجر، محمد بن مصعب، اوزاعی، زہری، عبید اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دنیا اللہ کے ہاں اس مردار بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

اوزاعی کی یہ حدیث غریب ہے زہری کی سند سے۔

۱۹۸۹- ابونعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن وہب، یونس بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے ابی ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کی بقدر سونا ہوتا تو مجھے خوش نہ کرتا کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہو اور تین دن گزر جائیں مگر کچھ تھوڑا بہت قرض کی خاطر روک رکھا ہو۔

۱۹۹۰- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعید، محمد بن اسحاق، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں کرتے یہاں تک کہ اسکو پہلے آگاہ نہ کر دے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت ہوا ان کی آخری بات جو میں نے سنی فرما رہے تھے ”جنت کا رفیق اعلیٰ عطا فرما“ میں نے کہا: جب آپ کا یہ ارادہ ہے تب تو وہ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں پہچان گئی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر انہیں پہلے خبر دی جاتی ہے۔

(۱۷۵) خارجہ بن زید رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک فقیہ بن فقیہ خارجہ بن زید بن ثابت انصاری رحمہ اللہ بھی ہیں۔ یہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جنہوں نے فقہ و علم میں مہارت پیدا کی۔ عزلت کو ترجیح دی۔ ان کا کلام و علم اس وجہ سے زیادہ نہیں پھیلا کیونکہ ان کی عام احادیث قضاء و احکام سے متعلق ہیں۔

۱- سنن ابن ماجہ ۴/۱۱۰، ۴/۱۱۱، مسند الامام احمد ۱/۳۲۹، ۲/۳۳۳، ۳/۲۲۹، ۴/۳۳۶، والقریب ۳/۱۷۳،

والدر المنثور ۳/۲۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۷.

۲- السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۳۶، ودلائل النبوة للبیہقی ۱/۳۳۸.

۳- مسند الامام احمد ۶/۲۳۳، والاحاف السادة المتقين ۱۰/۲۸۸.

۴- تہذیب التہذیب ۳/۷۴، والتقریب ۱/۲۱۰، والتاریخ الکبیر ۳/۲۰۴، والجرح والتعديل ۳/۷۴، وطبقات ابن

سعد ۵/۲۶۲، والتاریخ الکبیر ۳/۶۹۶، واخبار القضاة ۱/۱۰۸، والجمع ۱/۱۲۶، وسیر النبلاء ۳۷/۳۴۱.

والکاشف ۱/۲۶۵، وشدرات الذهب ۱/۱۱۸.

خارجہ کی سند سے مروی احادیث

۱۹۹۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابو زناد، خارجہ بن زید بن ثابت کے سلسلہ سند سے ان کے والد زید بن ثابت رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مال خوشگوار اور لذیذ ہے۔

۱۹۹۲- قاتل کیلئے سخت وعید..... ابو نعیم اصفہانی، شافع بن محمد، ابو عوانہ اسفرانی، احمد بن عبد العزیز جوہری، علی بن حرب، عبد العزیز بن یحییٰ بن مدنی، مالک بن انس، ابو زناد، خارجہ بن زید کے سلسلہ سند سے زید بن ثابت کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کرتے اور احادیث ارشاد فرماتے تھے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے صفحہ ہستی پر شرک کے بعد حرام ترین گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ بخدا! زمین اللہ کے سامنے چلا اٹھتی ہے اور اجازت مانگتی ہے تاکہ مرتکب قتل کو اپنے اندر دھنسا دے۔

(۱۷۶) سلیمان بن یسارؒ

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ عبادت گزار تھے، فتنوں سے کنارہ کش تھے۔ آپؒ نے ساری عمر علم و عمل میں کھپا دی۔

۱۹۹۳- یوسف ثانی..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب، عبد اللہ بن ابراہیم بن بیان، محمد بن خلف بن وکیع، ابوبکر عامری، سلیمان بن ایوب، مصعب بن عبد اللہ زبیری، مصعب بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ کو گھر کے اندر غلط کاری پر مجبور کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا عورت آپ کی قربت کیلئے التجا کرتی رہی لیکن آپ گھر سے نکل کر بھاگ گئے اور عورت کو وہیں چھوڑ گئے۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں اس فتنہ کے بعد میں نے خواب میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا اور تو سلیمان ہے جو ارادے سے بھی محفوظ رہا۔

۱۹۹۴- سلیمان بن یسارؒ کے مضبوط کردار کا ایک قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابو عباس بن سروق، محمد بن حسین، محمد بن بشر کندی، عبد الرحمن بن جریر بن عبید بن حبیب بن یسار کلاب کے سلسلہ سند سے ابو حازم کہتے ہیں کہ: ایک مرتبہ سلیمان بن یسار مدینہ سے چلے اور ان کے ساتھ ان کا ایک رفیق سفر بھی تھا چنانچہ دوران سفر مقام ابواء پر پڑا تو کیا سلیمان بن یسار لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ پرہیزگار ومتقی تھے۔ رفیق سفر نے کھانا لانے کیلئے کپڑا لیا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ کھانا خرید لائے۔ سلیمان بن یسار خیمے میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابیہ کی نظر پہاڑی کے بالائی حصہ سے ان پر پڑ گئی۔ اعرابیہ نظر پڑتے ہی ان پر فریفتہ ہو گئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر پہاڑ سے نیچے اتری اور آپ رحمہ اللہ کے خیمے میں آ گئی درآں

۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۶/ ۴۸، ۳، وفتح الباری ۹/ ۵۳۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۹/ ۵۳۹، ۱۱/ ۲۳۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۱۹۸، (وانظر فی الحدیث؛ صحیح مسلم ۷/ ۷۱، وسنن النسائی ۵/ ۹۱، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶

حالیکہ اس نے برقعہ اور دستاں پہن رکھے تھے۔ ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی چہرے سے پردہ جو ہٹایا یوں لگی جیسے چاندی کا ٹکڑا ہو۔ کہنے لگی کیا آپ مجھے ہبہ کرتے ہیں: سلیمان رحمہ اللہ سمجھے کہ وہ بچا ہوا کھانا مانگ رہی ہے۔ اس غرض سے دسترخوان کی طرف اشارہ کیا تاکہ اسے کھانا تھا دیں، کہنے لگی میں اسکی تو خواہشمند نہیں ہوں میں تو آپ سے اس بات کی خواہاں ہوں جسکی خواہاں ہر عورت مرد سے ہوتی ہے۔

فرمایا: تجھے شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے، پھر انہوں نے سر آستھیوں کے درمیان رکھ لیا اور گریہ وزاری شروع کر دی۔ جب عورت نے یہ عالم دیکھا تو اپنا برقعہ چہرے پر لٹکایا اور جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف واپس چلی گئی۔ اتنے میں ان کا رفیق واپس لوٹ آیا اور مطلوبہ سامان اپنے ساتھ خرید لایا۔ جب ان کو دیکھا در آنحالیکہ ان کی آنکھیں رونے سے پھٹی جا رہی تھیں۔ پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا، خیریت ہے۔ پوچھا کیا بچے یاد آ گئے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا قصہ ہے؟ بچوں سے آپ کو جدا ہوئے لگ بھگ تین دن ہوئے ہیں..... الغرض رفیق سفر مصر رہا۔ بالآخر انہوں نے حقیقت حال سے رفیق سفر کو آگاہ کر دیا۔ رفیق سفر نے دسترخوان لگایا اور اس نے بھی رونا شروع کر دیا۔ سلیمان رحمہ اللہ نے پوچھا تو کیوں رو رہا ہے؟ کہا: میں آپکی ہنسبت رونے کا زیادہ حقدار ہوں، پوچھا: وہ کیوں؟ کہنے لگا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو میرا صبر کا دامن چھوٹ جاتا، پس دونوں برابر روتے رہے۔

چنانچہ سلیمان رحمہ اللہ جب مکہ پہنچے، طواف اور سعی سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس آئے اور کپڑے سے جوہ ہاندھ کر بیٹھے ہی تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی اچانک خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبصورت، حسین و جمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکا ہوا شخص دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں یوسف بن یعقوب ہوں، پوچھا کیا یوسف صدیق؟ جواب دیا: جی ہاں، میں نے کہا: آپکی عزیمت مصر کی عورت کے معاملہ میں عجیب شان ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا: آپکی شان ابواء کی عورت کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب ہے۔

مسانید سلیمان بن یسار رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں ان کی اکثر مسانید ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا وغنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ ۱۹۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، ابن جریج، یونس بن یوسف:

یہاں بن یسار کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہؓ سے منتشر ہو گئے تو آپؓ کہنے لگے اہل شام کا بھائی آگے بڑھ گیا۔ لوگ کہنے لگے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے! فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں جسکو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جن لوگوں کو اول وہلہ میں فیصلہ سنایا جائیگا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا جسکو بلا کر اولاً اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی۔ وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: تیری رضا کے لئے جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جا چکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا وہ حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا وہ عالم بھی ہوگا جس نے پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اسکو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے انکا اظہار کیا جائے گا اور وہ اقرار کرے گا اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں میں کیا کام کئے؟ وہ عرض کریگا کہ تیری رضا کے لئے پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا۔ جواب ملے گا جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں گے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں گے سو کہا جا چکا (جو غرض

پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو بھی حکم سنا دیا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا تیسرا وہ مالدار بھی ہوگا جسکو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی ہوگی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا ہوگا، اس کو بھی بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس میں خرچ کرنا تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہوا ارشاد ہوگا جھوٹ ہے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ لوگ تجھے فیاض کہیں، سو کہا جا چکا۔ پھر اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۹۹۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہشام، محمد بن یحییٰ، یزید بن عیاض، صفوان بن سلیم، سلیمان بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقہ فی الدین سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں ایک گھڑی فقہ میں مصروف رہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ پوری رات صبح تک عبادت میں مشغول رہوں۔ بخدا! ایک تنہا فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقیہ ہے۔

یہ حدیث ہیاج بن بسطام نے ترمذی بن سعید انصاری عن سلیمان بن سعید سے منقول ہے اور دین کا ستون فقیہ ہے۔ عیاض عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۹۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن ہمدان، حسن بن سلیمان، حمید بن زنجویہ، ابو ایوب دمشقی، عبد اللہ بن احمد نخعی، محمد بن عجلان، سلیمان بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین تین چیزیں ایمان اور امانت کا جزو لازم ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اول و آخر تمام رسولوں کی تصدیق کرنا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا، یہ اجزائے ایمان ہیں۔ اور امانت کے اجزائے لازمی: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے متعلق اسکی نماز پر اعتماد ہو، اگر چاہے کہ میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ دوم یہ کہ اسے وضو پر اعتماد ہو اگر چاہے کہ میں ہا وضو ہوں حالانکہ اس نے وضو نہ کیا ہو سوم یہ کہ اسے اعتماد ہو روزے پر اگر چاہے تو کہ میں نے روزہ رکھا ہے حالانکہ وہ روزے میں نہ ہو۔

سلیمان بن یسار کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی اسناد سے لکھا ہے۔

(۱۷۷) سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ سے ایک فقیہ با کمال، متقنع، خوف خدا سے سیر، خشوع و خضوع میں مستغرق اور ساری عمر قناعت کو اپنا شعار بنانے والے سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع و خضوع کو لازمی پکڑنا اور جزع و فزع سے بیزاری کا نام ہے۔

۱- سنن النسائی ۲۳/۶. ومسنند الامام احمد ۳۲۲/۲. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۸/۹. والمستدرک ۱/۱۰۷، ۲/۱۰۷.

۲- والاحاف السادة المتقين ۱۰/۳۵.

۳- والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰۲/۱. و سنن الدار القطنی ۳/۷۹. والاحاف السادة المتقين ۱/۸۱. ومجمع الزوائد ۱/۱۲۱.

۴- وکشف الخفاء ۲/۲۶۵، ۳۱۷.

۵- تہذیب التہذیب ۳/۳۳۷. والفضیلاب ۱/۲۸۰. والاربع الکبیر ۳/۱۱۵. والجرح والتعديل ۳/۱۸۳. وطبقات ابن سعد ۷/۱۹۵.

۱۹۹۸- تیل لگانے میں سنت طریقہ..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ، حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبد الکرم، یثیم بن عدی، یونس بن زید، حکم بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

سلیمان بن عبد الملک مدینہ آیا تو اس کے پاس قاسم اور موصوف سالم بن عبد اللہ بھی آئے۔ سالم دونوں میں سے جسم و جان کے لحاظ سے خوبصورت تھے۔ سلیمان نے سالم رحمہ اللہ کو دیکھ کر کہا آپ کا کھانا کیا ہے؟ جواب دیا روٹی اور زیتون کا تیل (جو عام سی غذا تھی۔) کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا: میں اُسے چھوڑے رکھتا ہوں..... حتیٰ کہ اس کی از خود اشتہاء پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر سلیمان نے خوشبو منگوائی تو ایک خوبصورت، خوب سیرت اور لمبے قد والی لونڈی خوشبولائی اور انہیں لگانے لگی۔ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے دور ہو جا پھر ان دونوں حضرات نے تیل لیا اس سے تھوڑا سا چاٹا اور باقی سر پر لگالیا پھر کہنے لگے: جب رسول اللہ ﷺ کو استعمال کے لئے تیل پیش کیا جاتا تو پہلے اسے چاٹتے پھر سر پر لگاتے تھے۔

۱۹۹۹- زہری کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ میں ولید بن عبد الملک کے پاس گیا وہ کہنے لگا: تیرا جسم کتنا اچھا ہے! آپ کیا چیز تناول فرماتے ہیں؟ جواب دیا: کھجور اور زیتون کا تیل۔ کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں فرمایا: میں اسے چھوڑ دیتا ہوں حتیٰ کہ اسکا مجھے شوق ہو جاتا ہے، چنانچہ جب مجھے اس کا شوق ہو جاتا ہے تو کھالیتا ہوں۔

۲۰۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی صفوان، یحییٰ بن کثیر، عبد اللہ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو چونکہ اس کا بھی شراب کی طرح نشہ اور عادت ہوتی ہے ۲۰۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے حظلہ کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو اپنی ضروریات کی خریداری کے لئے بازار جاتے دیکھا۔

۲۰۰۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابن ناجیہ، محمد بن عباد بن موسیٰ، ابوہ عباد بن موسیٰ، غیاث بن ابراہیم، اشعب بن ام حمید کہتے ہیں میں سالم بن عبد اللہ کے پاس آیا۔ آپ حضرت عمرؓ کا صدقہ تقسیم کر رہے تھے میں نے بھی ان سے مانگا وہ روشن دان سے جھانکے اور کہا: اے اشعب! تیرا ناس ہو اسوال مت کر۔

۲۰۰۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد العزیز، محمد بن عبد اللہ بن مکحول، عثمان بن خرزاد، ابراہیم بن عمرہ، ابو عاصم، جویریہ بن اسماء، اشعب کہتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھے کہا: اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگ۔

۲۰۰۴- بادشاہوں کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، شرح بن یونس، اسحاق بن سلیمان، حظلہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا کہ مجھے عمر بن خطاب کے کچھ رسائل و پیغامات لکھ بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے جواب میں لکھا: اے عمر! میں آپ سے ان بادشاہوں کا تذکرہ کروں گا جنکی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور جنکی لذت کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں، ان کے پیٹ بھی پھٹ گئے جو کبھی سیر نہیں ہوتے تھے اور وہ زمین کے اوپر اور زمین کے پیٹ میں مردار کی مانند ہیں فرض کیجئے: اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوں تو اس مسکین کو ان بادشاہوں کی بدیو سے سخت اذیت پہنچے گی۔

۲۰۰۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر بن معاویہ، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی کسی قبر کے قریب سے گزرتے خواہ دن کو یا رات کو تو قبر پر سلام ضرور کرتے تھے۔ چنانچہ کہتے السلام علیکم۔

آٹا، دودھ اور شکر ملا کر ہٹائی گئی روٹی، غالباً ہم اس کو تافان یا شیر مال سے تعبیر کر سکتے ہیں، اصغر۔

مسانید سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ

سالم بن عبد اللہ کی سند سے بے شمار روایات ہیں اور ان کی مسانید خصوصاً اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ اور ان کے اجلہ اصحاب نے مروی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل مذکور ہیں۔

۲۰۰۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عثمان بن فارس، یونس بن یزید بن زہری، سالم کی سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بھائی پر حسد کرنا جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کے علم سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کے مقتضاء پر عمل کرتا ہو، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دن رات صدقہ کرتا ہو۔

عثمان نے اسی طرح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۰۷۔ اللہ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فرغانی، ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن عقیل، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (حوادث کے) سپرد کرتا ہے اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے کام میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب کو دور فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کریگا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم دونوں نے اس حدیث کی اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی ہے نیز یہ حدیث قتیبہ سے کئی ائمہ عظام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۰۸۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، حنظلہ بن ابی سفیان..... سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! اگر مومن کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ اشعار سے بھرا ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو کبار محدثین کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۰۹۔ ابو نعیم اصفہانی، ہبل بن اسماعیل فقیہ واسطی، عبد اللہ بن سعد رقی، عبد اللہ کی والدہ محترمہ مروہ بنت مروان، مروہ کی والدہ محترمہ عاتکہ بنت بکار، وہ اپنے والد بکار سے، وہ زہری عن سالم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

۱۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۶۔ وصحیح مسلم، کتاب المسافرين ۴۔ ومسند الامام احمد ۱/۳۸۵، ۳۳۲، ۳۶/۲، ۳۸۸، ۱۵۲، ۴۵۹، (والحدیث سقط منه الشطر الاول فی الاصل، والشطر الثانی فی (ج)

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۸، ۲۸/۹، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۳۲، ۵۸، وسنن ابی داؤد، کتاب النذور

باب ۸، وسنن ابن ماجہ ۲۱۱۹، ۲۲۳۶۔ ومسند الامام احمد ۲/۲۷۷، ۳۱۱، ۳/۳۹۱، ۵/۲۳، ۲۵، ۷۱، ۷۹، ۳۷۹، ۳۸۱، والمستدرک ۲/۸

۳۔ صحیح البخاری ۸/۴۵۔ وصحیح مسلم، الشعر ۷، ۸، ۹، ۱۰۔

فرمایا: جس آدمی نے کوئی چیز محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی اللہ تعالیٰ اسکو اسکا عوض عطا فرمائیں گے اور وہ عوض اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوگا۔ (مثلاً کوئی مسجد بنوادی یا رفاہ عام کا کوئی بھی کام کر دیا وغیرہ وغیرہ۔)

۲۰۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبد اللہ بن حماد، عبد الرحمن بن مغراء، ازہر بن عبد اللہ، محمد بن عجلان، سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کبھی آپ (مجلس رسول میں) حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب ہوتے ہیں اور کبھی آپ غائب ہوتے ہیں اور ہم حاضر ہوتے ہیں، کیا آپ کو ایسے آدمی کا علم ہے جو حدیثیں بیان کرتا ہو جب کوئی بھول جائے تو وہ اسے یاد کرائے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر دل پر بادل چھائے رہتے ہیں جس طرح چاند پر جبکہ وہ چاند چمک رہا ہو اور اچانک اس پر بادل چھا جائیں اور اسے تاریکی میں تبدیل کر دیں، پھر فوراً بادل چھٹ جائیں اور چاند دوبارہ روشن ہو جائے، بعینہ اسی طرح ایک آدمی حدیثیں بیان کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک نسیان کے بادل اس کے دل و دماغ کو ڈھانپ لیتے ہیں جسکی وجہ سے وہ بھول جاتا ہے، پھر اچانک یہ بادل چھٹ جاتے ہیں اور اُسے حدیث یاد آ جاتی ہے۔

محمد بن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے، سالم سے روایت کرنے میں عبد الرحمن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۰۱۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، عباس بن فرج، ہل بن صالح، ولید بن مسلم، ابو سلمہ، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے برے سنے والی آنکھیں نصیب فرما جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر آنسوؤں سے سیراب کر دیں، قبل اس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔

یہ حدیث دُحیم نے ولید سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۱۲- اللہ کیلئے محبت کرنے کا ادب اور اس کا صلہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو خالد یزید بن صالح یشکری، خارجہ بن مصعب، عمرو بن دینار ابوتحی، سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ اچانک ایک آدمی ان کے قریب سے گزرا اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس آدمی سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسکا نام جانتے ہو؟ کہا: نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے اسکا نام پوچھ لو؟ چنانچہ اس آدمی نے اس سے نام پوچھا، اس نے نام بتا دیا اور کہنے لگا: وہ اللہ تجھ سے محبت کرے جسکی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گیا اور انہیں اس آدمی کا جواب بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جنت واجب ہوگئی ہے۔

عمرو بن دینار کی یہ حدیث غریب ہے، خارجہ روایت میں متفرد ہیں۔

۲۰۱۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عبید بن نعیش، ابوبکر بن عیاش، ہشیر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدین لوگوں میں سے برے ترین لوگ ہیں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجاہدین کون لوگ ہوئے؟ ارشاد فرمایا: جو رات کو گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر دے لیکن جب صبح ہو تو لوگوں سے بیان کرتا

۱۔ الدر المنثور للسيوطی ۱۵۸۔ وکشف الخفاء ۲/۲۷۷۔ و تاریخ ابن عساکر ۳/۲۸۷، ۱۰/۲۴۳۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۶۲۔ وکنز العمال ۱۲۲۷، ۱۲۰۹۔

۳۔ الزهد لابن المبارك ۱۶۵۔ والزهد للإمام أحمد ۱۰۔ والاحیاء السادة المتقين ۹/۲۱۳۔ و تاریخ ابن عساکر ۳/۲۹۸۔

پھرے اور کہے: میں نے آج رات فلاں فلاں گناہ کیا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس کے پردے کو پھاڑ دیتے ہیں۔
یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کو زہری سے ان کے بھتیجے نے بھی روایت کیا ہے۔ اور مبشر سعدی کوئی ہیں، ابو بکر بن عیاش متفرد ہیں۔

۲۰۱۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبد الرحمن مقرئ، حیوہ، ابی صحر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، سالم بن عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسراء کی رات جبریل امین علیہ السلام مجھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے لیکر گزرے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبریل! تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا یہ محمد عربیؐ ہیں فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو حکم کیجئے کہ وہ جنت میں پودے کثرت کے ساتھ لگائیں چونکہ جنت کی زمین وسیع تر اور اسکی مٹی پاکیزہ ہے۔ محمد عربیؐ نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ جواب دیا ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ جنت کے پودے ہیں۔

سالم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن وہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف حیوۃ سے لکھی ہے، اس حدیث کو آئمہ نے ابو عبد الرحمن مقرئ سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۸) مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک عبادت گزار، شکر گزار، نفس کو ذلیل کرنے والے اور ذکر اللہ کے پیاسے مطرف بن عبد اللہ بن خثیر بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نفس کو ذلیل کرنے اور اعمال پر دوام رکھنے اور تھوڑے میں سے تھوڑا ایثار کرنے کا نام ہے۔

۲۰۱۵- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبید فضی، نصر بن علی، اصمعی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف بن عبد اللہ نے ابن ابی مسلم سے کہا: جب بھی کسی نے میری مدح کی میں حقارت کا سزاوار ہوا۔

۲۰۱۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ المکتولی المقرئ، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، یسار، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف نے فرمایا: میں رات کو بستر پر لیٹ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرتا ہوں اور اپنے عمل کو اہل جنت کے عمل پر پیش کرتا ہوں اچانک ان کے اعمال بھرپور نظر آتے ہیں وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے پوری رات اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں گزار دیتے تھے۔ جو لوگ راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزار دیں، میں ان میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ پس میں اپنے آپ کو اس آیت پر پیش کرتا ہوں۔ ماسلککم فی سقر (۴۷) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟۔ لوگوں کو میں عملی طور پر اس آیت کو جھٹلاتے دیکھ رہا ہوں مطرف رحمہ اللہ لوگوں کو ذلیل کی آیت پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا اعمالا صالحا و آخر سینا (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۲)

اور کچھ دوسرے لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، جنہوں نے عمل صالح کو بُرے عمل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اور فرماتے تھے کہ مجھے خطرہ ہے کہ میں اور آپ انہی میں سے ہوں گے ہائے افسوس! میرے بھائیو!

۲۰۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن مہدی، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی

ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ ہمیں اپنے خوف سے ہلاک کر دے تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں، لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اس کے علاوہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: رب تعالیٰ کا کوئی قاصد میرے پاس آئے اور مجھے دخول جنت یا دخول جہنم یا دوبارہ مٹی ہو جانے کا اختیار دے تو میں دوبارہ مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

۲۰۱۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے دو نفس ہوتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر مقدم ہوتا پھر اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہو جاتا تو دوسرا بھی اس کی اتباع کرتا ورنہ کم از کم اسے باز رکھتا، لیکن میرا ایک ہی نفس ہے لیکن مجھے پتہ نہیں وہ کس پر آمادہ ہوگا؟ نیکی پر یا برائی پر۔

۲۰۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، حسین بن منصور ابو علویہ صوفی، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کی اصلاح عمل کی اصلاح سے ہے اور عمل کی اصلاح نیت کی درستی سے ہے

۲۰۲۱- مطرف بن عبد اللہ کا اپنے بیٹے کی وفات پر طرز عمل..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن متوکل، ابو حسن مدائنی، ابو محمد باہلی، زہیر البانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا مطرف رحمہ اللہ نے زلفوں میں کنگھی کی اور عمدہ جوڑا زیب تن کر کے محلہ میں نکلے۔ لوگ کہنے لگے آپ کا بیٹا مرا ہے آپ یوں اس حالت میں اچھے نہیں لگتے۔ فرمایا: کیا تم لوگ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر بیٹھ جاؤں، بخدا اگر دنیا و مافیہا میرے ہوں اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لیں تو میں دنیا و مافیہا کو پانی کی گھونٹ کا اہل بھی نہیں سمجھتا ہوں چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس کے ساتھ تقاضا کیا جائے۔

۲۰۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد بن عطاء، ابو عبد اللہ بن شیرزاد، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ساری دنیا میری ہو پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیں اس شرط پر کہ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن مجھے ایک گھونٹ پانی پینے کے لئے دیا جائے گا تو فی الواقع اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری دنیا کی بہترین قیمت عطا کر دی۔

۲۰۲۳- خدا کا محبوب بندہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ کہا کرتے تھے، صابر و شاکر اللہ کا محبوب ترین بندہ ہے جو مصیبت میں جتلا ہو جائے تو صبر کرے اور اگر اسے لعنتیں عطا ہوں تو شکر کرے۔

۲۰۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ صوف کے کپڑے پہن کر مسکینوں کے ساتھ بیٹھے۔ اس انوکھی ادا کے متعلق آپ سے جب پوچھا گیا تو جواب دیا: میرا باپ متکبر تھا میں اپنے رب کی خاطر عاجزی و انکساری کرتا ہوں تاکہ میرا رب میرے باپ سے غصے میں تخفیف کرے۔

۲۰۲۵- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن ثنی، عفان، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ فرمایا کرتے: میں اس چیز میں نظر کرتا ہوں جس میں سراسر خیر ہو اور اس میں شر و آفت نہ ہو، ہر چیز کی آفت ہوتی ہے میں نے نہیں پایا کہ بندے کو عافیت مل جائے اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

۲۰۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیہ بن سعید، عوانہ، قتادہ کہتے ہیں مطرف بن عبد اللہ نے فرمایا: مجھے عافیت

ملے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کیا جائے اور میں صبر کروں۔

۲۰۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، فضل بن سهل، یزید بن ہارون، ابو اشہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں رات سوتے ہوئے گزاروں اور پھر صبح کو اس پر ندامت کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں رات بھر عبادت کرتا رہوں اور صبح کروں تو بڑائی میں گرفتار ہوں۔

۲۰۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی سراج زیاد، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اور فرمائے اے مطرف! (یہ عمل) تو نے کیوں نہ کیا؟ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اے مطرف! کہہ کر پکارے۔

۲۰۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد الرحمن بن فضل، سلیمان بن حسن، عبد الواحد بن غیاث، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں (خدا پر) قسم اٹھاؤں امید ہے کہ میں اپنے قسم میں بری ہو جاؤں گا حالانکہ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔

۲۰۳۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابو یعلیٰ محمد بن صلت، ابن عیینہ، ابن ابی غروہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: ”فما طلع قرآہ فی سواء الجحیم (سورۃ صافات ۵۵) پس جہاں نکلے گا اور اسکو جہنم کے بیچ میں دیکھے گا“ کے متعلق فرمایا جہنم میں ان کو دیکھے گا کہ ان کی کھوپڑیاں ابل رہی ہوں گی اور آگ نے ان کی رونق و ہیئت ہی خیر کر دی ہوگی۔

۲۰۳۱- انسان ہر کام میں اللہ کا محتاج ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، روح بن سنیب، ثابت بنانی نے مطرف رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے فرمایا: انسان بمنزلہ پتھر کے ہے اگر اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی کی صلاحیت رکھے تو وہ اس میں ہوگی۔ پھر تلاوت فرمائی:

ومن لم يجعل الله له نورا فعاله من نور (سورۃ نور آیت ۵۵)
اللہ تعالیٰ جسکے نور کو بیدار نہ فرمائے اس کے لئے نور نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد کہنے لگے: یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں جنت میں داخل ہوں سکتے ہیں اور اگر چاہیں جہنم میں، پھر مطرف رحمہ اللہ نے تین مرتبہ کئی قسمیں کھائیں کہ کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، مگر یہ کہ کوئی بندہ چاہے کہ وہ جنت میں داخل ہو گا عدا۔

۲۰۳۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا: میں بندے کو اللہ تعالیٰ اور شیطان کے درمیان پڑا دیکھتا ہوں، یا تو رب تعالیٰ کے غضب سے بچ گیا تو نجات پا گیا ورنہ اسے چھوڑ دیا تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔

۲۰۳۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت کی سند مذکور سے مطرف رحمہ اللہ کا قول منقول ہے: اگر میرا دل نکال کر ہائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور بھلائی لائی جائے اور وہ ہائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ دل میں کچھ بھلائی داخل کر دوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسکو نہ رکھ دے۔

۲۰۳۴- تقدیر کی تشریح..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، حماد، داؤد بن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مطرف

بن عبد اللہ کا فرمان ہے کسی آدمی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ کنویں کے منڈیر پر چڑھ کر اپنے آپ کو کنویں میں گرائے اور کہے: میرے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ لیکن اسے چاہیے کہ ڈرتا رہے، کوشش کرے اور تقویٰ اختیار کرے، ہاں اس کے باوجود اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے حالانکہ اسے کچھ علم نہیں تھا تو یہ اس کے مقدر میں لکھا تھا۔

۲۰۳۵۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ و بدیل عقیلی کے سلسلہ سند سے مطرف رحمہ اللہ کا قول مروی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کر دیا حالانکہ لوگوں نے تقدیر کی طرف لوٹنا ہے۔ (بلکہ ان کو اپنے اختیار سے صحیح راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اصغر)

۲۰۳۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن یعقوب، حنبل بن اسحاق، خلف بن ولید جوہری، ابو بکر ہشلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس انسانی لوگوں کے سامنے اترانے کیلئے بنتا سنورتا ہے جبکہ اللہ کے ہاں یہ نفس کو ڈھٹائی اور برائی کی دہلیز پر جھکانا ہے۔

۲۰۳۷۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ مفتولی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر، مطیٰ بن زیاد کہتے ہیں کہ مطرف رحمہ اللہ کے پاس ان کے بھائی بند بیٹھے جنت کے موضوع پر محو گفتگو تھے، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو؟ جبکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تذکرہ حائل ہے۔

۲۰۳۸۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: گویا کہ دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور گویا کہ حدیث میں ہمارے علاوہ کسی اور کو مراد لیا جا رہا ہے۔

۲۰۳۹۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد غیسلی، عفان، حماد، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شکاری آدمی کسی شکار کو دیکھے حالانکہ شکار اسکو نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری اسی بیچ و تاب میں ہو کہ وہ اس کو پکڑ لے؟ مریدین نے جواب دیا: جی ہاں پھر؟۔ فرمایا: اسی طرح شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے حالانکہ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے پس وہ ہمیں اپنے پھندے میں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

۲۰۴۰۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن شعیب، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، وہیب، حریری، ابو علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان کے بعد عقل سے افضل ترین چیز کوئی نہیں دی گئی۔

۲۰۴۱۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ملائی، زکریا ساجی، محمد بن خالد بن حرمہ، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کی بقدر ہوتی ہیں۔

۲۰۴۲۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگ ارادہ کرتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ بھی ارادہ کرتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پانی میں گھسے ہوئے ہیں۔

۲۰۴۳۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، عبید اللہ، سعید ابو قدامہ، عبد الرحمن، شعبہ، خالد حزاء، غیلان بن جریر بن مطرف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ ”فرماتا ہے“ لیکن کہو کہ اللہ ”نے فرمایا“ پھر کہنے لگے: آدمی دو مرتبہ جھوٹ بولتا ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: کوئی چیز تین کوئی چیز نہیں، کیا کوئی چیز بھی نہیں ہے؟ یعنی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے۔

۲۰۴۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن یزید، اسحاق بن سدید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز یوں نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے انعام یافتہ ہوا چونکہ اللہ کی ذات کسی کی بھی انعام یافتہ نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعام کیا۔

۲۰۴۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ "ان الذين يتلون كتاب الله واقاموا الصلاة وانفقوا مآثر قنابهم سرا وعلانية يرجون تجارة لن تبور۔" (۲۹) بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز ہلاک (بے سود) نہ ہوگی۔ کے متعلق فرماتے تھے: کہ یہ قرآء کی آیت ہے۔

۲۰۴۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد عطاء، عبد اللہ بن شیراز، عبد اللہ بن محمد عبسی، غندر، شعبہ، یزید و شک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ان الذين يتلون كتاب الله الآية کے بارے میں فرمایا: یہ قرآء کی آیت ہے۔

۲۰۴۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق، حربی، ابو کریب، اسحاق بن سلیمان، ابو جعفر رازی، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: موت نے نعمتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی نعمتوں پر فساد برپا کر دیا ہے پس ایسی نعمتوں کو طلب کرو جن میں موت نہ ہو۔

۲۰۴۸- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب بن نجیری، حسن بن ثنی، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم زید بن صوخان کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کے بندو! کرم کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور اچھا برتاؤ کرو اس لئے کہ بندوں کا وسیلہ اللہ کی طرف دو چیزوں خوف اور امید کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک دن میں ان کے پاس آیا اور لوگوں نے ایک معاہدہ لکھ لیا تھا، معاہدے کا مضمون کچھ یوں تھا:

”بے شک اللہ ہمارا رب ہے، محمد ہمارے نبی اور قرآن ہمارے سامنے ہے۔ نیز جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم اس کے معاون ہوں گے اور جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم بھی اس کے مخالف ہوں گے“

زید بن صوخان نے معاہدہ ایک ایک کر کے لوگوں پر پیش کیا اور لوگ کہتے اے فلاں! میں نے اقرار کیا حتیٰ کہ لوگ مجھ تک پہنچے اور کہنے لگے اے لڑکے! کیا تو نے اقرار کیا؟ میں نے کہا نہیں۔ زید بن صوخان کہنے لگے لڑکے پر جلدی نہ کرو اے لڑکے تم کہتے ہو؟ اور مدعا بیان کرو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہم سے عہد لے رکھا ہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کے سوا کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے بھی معاہدے سے رجوع کر لیا حتیٰ کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے مطرف سے پوچھا اس وقت تم کتنے لوگ تھے؟ فرمایا تقریباً تیس آدمی تھے۔ قتادہ کہتے ہیں: جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو مطرف اس سے باز رہتے کی تاکید کرتے اور خود بھی اس سے بھاگ جاتے اور حسن رحمہ اللہ فتنے سے باز رہنے کی تاکید تو کرتے مگر خود نہیں بھاگتے تھے۔ مطرف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اس آدمی کے مشابہ ہیں جو لوگوں کو سیلاب سے ڈرائے لیکن خود دیوار بن کر اس میں کھڑا ہو جائے۔

۲۰۴۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا بلکہ لوگوں کو دین سے ہٹا دیتا ہے: بخدا! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل نہیں کیا؟ مجھے پسند ہے اس سے کہ اللہ یہ پوچھے تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا ہے۔؟

۲۰۵۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن اہل، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ

نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا لیکن لوگوں کو ان کے دین سے ہٹا دیتا ہے۔

۲۰۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد، ہناد بن سری، وکیع، ابو العلاء الضحاک بن یسار کی سند سے یزید بن عبد اللہ بن اشیر اپنے بھائی مطرف سے روایت کرتے ہیں: کہ جب بندے کا ظاہر و باطن دونوں برابر ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرا سچا بندہ ہے۔ نیز مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور مخلوق کے درمیان انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا حتیٰ کہ سینک والی بکری سے بغیر سینک والی بکری کو بدلہ دلوائے گا۔

مطرف کی کرامات

۲۰۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بعض اوقات مطرف بن عبد اللہ دیہات میں چلے جاتے جب شب ہو جاتی تو شب کے وقت گھوڑے پر بیٹھ کر چلتے بعض دفعہ تاریکی میں ان کا کواڑ روشن ہو جاتا، اسی طرح ایک مرتبہ رات کو چل نکلے: ایک قبرستان پر پہنچے اور گھوڑا کھڑا کر کے اسی پر غیند کے ارادے سے سر جھکا لیا۔ مطرف کہتے ہیں میں نے ہر قبر والے کو اپنی قبر پر بیٹھ دیکھا اور پھر وہ مجھے کہنے لگے یہ مطرف ہیں جو ہر جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں: میں نے پوچھا کیا تم جمعہ کا دن پہچان لیتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا پرندے کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے: پرندے کہتے ہیں کہ اچھے دن کا سلام ہو سلام ہو۔

۲۰۵۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ بن فحیر اور ان کا ایک ساتھی اندھیری رات میں کہیں چل پڑے اچانک ان کا کواڑ اچک اٹھا۔ قتادہ کہتے ہیں اگر ہم لوگوں کو یہ بات سناتے تو وہ ہمیں جھٹلا دیتے۔ مطرف بولے: مکذب زیادہ جھوٹا ہوتا ہے، کیونکہ وہ مکذب کہتا ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتا ہوں۔

۲۰۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، حسن بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ جنگل کی طرف سے واپس تشریف لائے (وہ خلوت و عبادت کے لئے جنگل و بیاباں میں چلے جاتے تھے) وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے کواڑے کے کنارے سے تسبیح کی آواز سنی، بھتیجا کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! اگر لوگ اس بات کو بیان کریں گے تو ہمیں جھٹلا دیں گے، فرمایا جھٹلانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

۲۰۵۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن حمدان قاسم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ مطرف بن عبد اللہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ گھر میں رکھے برتن بھی تسبیح کرتے۔

۲۰۵۶- جائز بدو غا سے مرجانے والے کا کوئی بدلہ نہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن سقلی، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف اور ان کی قوم کے ایک آدمی کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ مطرف رحمہ اللہ نے اس سے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے موت دے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں اسی لمحے وہ آدمی گرا اور مر گیا۔

اس وقت زیادہ بصرہ کا گورنر تھا۔ میت کے ورثاء اس کے پاس شکایت لے گئے، زیادہ نے ان سے پوچھا: کیا مطرف نے اسے مارا ہے یا اسے چھوایا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگا: یہ نیک صالح آدمی کی دعا ہے جو اللہ کی لکھی تقدیر کے موافق ہو گئی۔

۲۰۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عامر قیس، بشر بن کثیر اسدی کہتے ہیں کہ: میں۔ مطرف بن عبد اللہ کو دیکھا کہ بیاباں میں اپنی جائے عبادت میں ایک خط کھینچا اور اپنا عصا چہرے کے بالمقابل گاڑ دیا، ایک کتا ان کے سامنے سے گزرتا تھا اور وہ نماز پڑھتے رہتے۔ فرمایا: اے اللہ! اس کتے کو شکار سے محروم کر دے۔ بشر کہتے ہیں: اب وہ کتا شکار کر

چاہتا ہے مگر کر نہیں سکتا۔

۲۰۵۸- سورۃ تنزیل السجدہ کی برکت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو مسعود عبدان، سلمہ بن شیب، عبد اللہ بن جعفر، حسن بن عمرو فزاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن یمانی اور ایک دوسرا آدمی مطرف کے پاس آئے درآں حالانکہ مطرف رحمہ اللہ پر اس وقت بے ہوشی طاری تھی اور ان سے تین نور نکل کر بلند ہو رہے تھے ایک نور سر سے، ایک درمیان سے اور ایک پاؤں سے، اس واقعہ کو دیکھ کر ہم گھبرا گئے چنانچہ جب انہیں آفاقہ ہوا تو ان دونوں نے حالت پوچھی، جواب دیا، اچھا ہوں۔ دونوں بولے: ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ کہنے لگے کچھ نور تھے جو آپ سے نکل پر پھیل رہے تھے، فرمایا کیا تم نے ان انوار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا: یہ تنزیل السجدہ کی برکت ہے اس کی تیس آیتیں ہیں۔ پہلی دس آیتیں میرے سر کی طرف سے بلند ہوتی ہیں دوسری دس میرے درمیان سے اور آخری دس میرے پاؤں کی طرف سے پس اس سورت کا یہ ثواب ہے جو میری پاسبانی کرتا ہے۔

۲۰۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، خالد بن خدّاش، حماد بن زید، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے مرق عجلی کو جیل میں قید کر دیا۔ مطرف بن عبد اللہ کہنے لگے: آؤ! ہم دعا کرتے ہیں اور تم اس پر آمین کہو۔ چنانچہ مطرف نے دعا کی اور ہم نے آمین کہا، جب عشاء کا وقت ہوا تو اور لوگ داخل ہونے لگے چنانچہ داخلین میں مرق قیدی کے باپ بھی تھے۔ حجاج نے چوکیداروں سے کہا: جیل خانے جاؤ اور اس بوڑھے کے بیٹے کو لا کر اس کے حوالے کر دو۔ خالد کہتے ہیں کہ حجاج نے اس کے علاوہ کسی آدمی سے بات نہیں کی۔

۲۰۶۰- مطرف کے بارگاہ خداوندی میں مناجات کے کلمات..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو احوص، ابو غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے اے میرے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس شر سے جس پر ظالموں کے قلم چل جائیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات کہنے سے کہ جس کے ذریعے میں تیری اطاعت کے علاوہ غیر کی اطاعت کو طلب کروں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ مزین ہونے سے جو مجھے تیرے سامنے عیب دار بنائے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں مدد چاہوں تیری معصیت کے ساتھ کسی نازل ہونے والی مصیبت سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو مخلوق کے سامنے مجھے نشانِ عبرت بنائے۔ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے بڑھ کر اپنے علوم کا سعادتمند بنائے۔ اے اللہ! مجھے رسوا مت کرنا تو مجھے باخوبی جانتا ہے، اے اللہ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ حدیث احمد بن سلمہ نے عبد اللہ بن عیزار عن مطرف کی سند سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے عمرو بن عامر بن مطرف کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۶۱- ابو نعیم اصفہانی، منصور بن احمد، عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ مقرئ، یحییٰ بن ربیع، سفیان بن عیینہ، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ یوں دعا کرتے تھے..... پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۲۰۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ دعا کیا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس سے میں توبہ کر کے پھر اس کی طرف لوٹوں اور میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس حکم سے جسکو تو نے مجھ پر لاگو کیا اور پھر میں اسے بجا نہ لاسکوں۔ میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس

چیز سے جسکامیں نے تیری رضا کیلئے ارادہ کیا اور پھر میرا دل اس سے ہٹ جائے۔

۲۰۶۳۔ ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن ایان، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، عن شیخ بنی عقیل، حیان بن یسار، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ یوں دعا کرتے اے اللہ! مجھ سے راضی رہ، اگر مجھ سے راضی نہیں رہتا تو مجھے معاف فرما اس لئے کہ آقا اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے دلی طور پر راضی نہیں ہوتا۔

۲۰۶۴۔ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ بن شیرزاد، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ میری نماز اور روزہ قبول فرما اور میرے کھاتے میں نیکی لکھ دے، پھر فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

۲۰۶۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ بن سوار، ابوہ عبداللہ بن سوار، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس عظیم الشان امر دین پر غور کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ چنانچہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، پھر سوچا کہ اس امر کا تمام کس پر ہوگا، اچانک ظاہر ہوا کہ اسکا تمام بھی اللہ کے حکم پر ہوگا پھر غور کیا کہ اس امر کی بقا دوسرا یہ کیا ہے تو اچانک پتہ چلا کہ دعا اسکی بقا اور سرمایہ ہے۔

۲۰۶۶۔ بیمار سے دعا کرانا..... ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد، ہناد بن سری، مقبری، ابن مبارک، شکیب بن عبد العزیز، ابوہ عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے حق میں دعا کرو چونکہ اس کو (قبولیت کی) حرکت دی جا چکی ہے۔

۲۰۶۷۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مومن کے خوف ورجاء کا وزن کیا جائے تو دونوں یکساں نکلیں گے، کوئی ایک دوسرے سے زائد نہیں ہوگا۔

۲۰۶۸۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، سلمہ بن حبیب، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نے اللہ کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ملائکہ پائے ہیں اور شیاطین کو سب سے زیادہ دھوکہ باز پایا ہے۔

۲۰۶۹۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قبیح ترین عمل وہ ہے جس سے دنیا طلب کی جائے حالانکہ نفس الامر میں وہ آخرت کا عمل ہو۔

۲۰۷۰۔ جماعت کی رغبت..... ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، یزید بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عمران بن حصین سے کہا: میں جماعت کا بوڑھی بیوہ عورت سے بھی زیادہ محتاج ہوں چونکہ جب جماعت ہو میں اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں اور جب جماعت سے الگ ہوتا ہوں تو مجھ پر معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے عمران بن حصین نے ان سے فرمایا: جب تک آپ ڈرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی کفایت کرتا رہے گا۔

۲۰۷۱۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، حسین بن منصور، حجاج بن مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنی بیوہ محتاج عورت اپنے دامن پر بیٹھنے کی محتاج ہے میں اس سے زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔

۲۰۷۲۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ اللہ کا نام گدھے اور کتے کے پاس لیا جائے، جیسے کوئی اپنے کتے یا بکری سے کہے: اللہ تجھے رسوا کرے اور اللہ تجھے ایسا کرے۔

۲۰۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد محمد بن احمد جرحانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، ابو علیہ، اسحاق بن سدید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مطرف کو عبادت میں مشغول دیکھ کر ان کے والد مطرف فرمانے لگے: اے عبد اللہ! علم عبادت سے افضل ہے اور برائی دونیکوں کے درمیان ہوتی ہے۔

۲۰۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید۔ ثوری، ابوہ، ابوتیاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں افضل ترین جلد باز ہوگا اور آجکل برباد افضل ہے۔

۲۰۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب سختیانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب میرا دین مجھ پر تنگی لائے حتیٰ کہ میں کسی ایسے آدمی کے پاس جاؤں جسکی ملکیت میں ایک لاکھ تلواریں ہوں اور میں اس سے ایک بات کہوں جو مجھے قتل کر ڈالے اس وقت میرا دین زیادہ تنگی میں ہوگا۔

۲۰۷۶- ابو نعیم اصفہانی، اسحاق بن حسان، احمد بن ابی الحواری، عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا کہیں غائب ہو گیا انہوں نے جبہ پہنا اور ہاتھ میں عصا لے کر فرمانے لگے: میں اپنے رب کے لئے مسکینی اپناتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے میرا بیٹا واپس لوٹا دے۔

۲۰۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، یسار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ہماری یہ مجلس اللہ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے بہت اچھا ہے اگر اللہ نے ہمیں اپنی تقسیم کے مطابق عطا فرمایا تو ہماری تقسیم اچھی کی۔

۲۰۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، حسین بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنی تعریف کروں لامحالہ مجھے لوگوں سے بغض رکھنا پڑے گا۔

۲۰۷۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس تنگی، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے متعلق بدگمانی سے پرہیز کرو۔

۲۰۸۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، قرہ، خالد، یزید بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چیز یا پر بھی رحم و کرم فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ ان کے ہاتھ لگا اسے مخاطب کر کے کہنے لگے: میں آج تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا چنانچہ پرندے کو چھوڑ دیا۔

۲۰۸۱- سوال کرنے کی مذمت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، ابو بکر ازرق، حسن بن عرفہ، ابو بکر السہمی، شیخ ابو بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ بن مغیر نے اپنے کسی بھائی سے فرمایا: اے ابو فلاں! اگر تجھے مجھ سے کوئی ضروری کام ہو تو اس کے بارے میں مجھ سے بات مت کرو، لیکن اپنی ضرورت ایک رقعہ میں تحریر کر کے مجھے تمہارا چونکہ میں تمہارے چہرے میں سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا، شاعر کا قول ہے

لا تحسبن الموت موت البلی..... وانما الموت سؤال الرجال

موت ہرگز آزمائشوں کی موت نہ سمجھو۔ مردوں کا سوال کرنا حقیقت میں موت ہے۔

کلاھما موت ولكن ذا..... اشد من ذاک لدل السؤال

وہ دونوں ایک طرح کی موت ہیں لیکن سوال کی رسوائی کی وجہ سے وہ موت اس موت سے زیادہ سخت ہے۔

وقال شاعر ایضاً

ما اعتاض باذل وجهه بسؤاله..... عوضاً وان قال الغنى بسؤال
وہ اپنے چہرے کی رسوائی سے سوال کر کے اس کا بدلہ نہیں لینا چاہتا اگر چہ وہ سوال کر کے مالداری پالے۔

واذا السؤال مع النوال وزنته..... رجع السؤال وخف كل نوال
اور جب کسی سوال کا عطا کے ساتھ وزن کیا جائے تو سوال بھاری ہو جائے گا اور ہر عطا ہلکی ہوگی۔

فاذا ابتليت ببذل وجهك سائلاً..... فابذله للمتكرم المفضل
اور جب تجھے مجبوراً سوال کرتے ہوئے چہرے کو شرمندہ کرنا پڑے تو اپنے چہرے کو صاحب بخشش اور بڑے فضل کرنے والے کے سامنے پیش کر۔

۲۰۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن مکرم، مشرف بن سعید واسطی، حارث بن منصور، ایوب بن شعیب، اعمش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس غفلت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا ہے اللہ تعالیٰ اسی سے اپنے مخلوق پر رحمت کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں ان کی معرفت کے بقدر خوف ڈال دیتے تو ان کی زندگی خوشگوار نہ رہتی۔

مسانید مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ

مطرف رحمہ اللہ نے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد محترم عبد اللہ بن فحیر سے بھی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۰۸۳- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، عن جدہ محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن ثنی، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، مطرف بن عبد اللہ بن فحیر کے سلسلہ سند سے انکے والد عبد اللہ بن فحیر کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے دیگ کی سنناٹ کی سی آواز آرہی تھی۔

یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح نقل کی ہے۔ سری بن یحییٰ نے بھی یہ حدیث عبد الکرم بن رشید عن مطرف سے روایت کی ہے۔

۲۰۸۴- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن فحیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن فحیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور وہ سورت الہاکم التکالیف تلاوت کر رہے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ میرے لئے کیا ہے؟ جبکہ تیرے لئے تیرے مال میں سے کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کچھ تو نے کھا کر فنا کر دیا صدقہ کر کے اپنے لئے جاری کر دیا اور پائین کر پڑانا کر دیا۔

اس حدیث کو قتادہ سے سلیمان بنی، شعبہ، ہشام اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، ابو شعیبہ جرائی..... یحییٰ بن عبد اللہ کے والد عبد اللہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے ایک

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱

دوسرے آدمی کا ذکر کیا جو ہمہ وقت روزہ رکھتا تھا، ارشاد فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

یہ حدیث قتادہ سے شعبہ، حجاج بن حجاج، ہشام، ہمام اور سعید نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۸۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی و حسین بن اسحاق، ابو ہریرہ محمد، مسلم بن قتیبہ، عمران قطان، قتادہ، مطرف کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن فضالہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں نناوے موتیں کروٹیں لے رہی ہوتی ہیں اگر یہ موتیں اس سے چوک جائیں تو بڑھاپے میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بڑھاپے میں اسکی موت واقع ہو جاتی ہے۔

قتادہ سے عمران روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۰۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن عمرو بزار، عباد بن یعقوب، عبد اللہ بن عبد القدوس، اعمش، مطرف بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم کو فضیلت دینا عبادت کو فضیلت دینے سے زیادہ پسند ہے، نیز ورع اور تقویٰ تمہارا بہترین دین ہے۔

اس حدیث کو اعمش سے صرف عبد اللہ بن عبد القدوس نے متصل روایت کیا ہے جبکہ جریر بن عبد الحمید اعمش عن مطرف عن النبی ﷺ کے طریق سے حذیفہ کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔ نیز قتادہ بن ہلال نے مطرف کا قول قرار دے کر اسے روایت کیا ہے۔

یزید بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ میں سے یزید بن عبد اللہ بھی ہیں، یہ مطرف بن عبد اللہ کے بھائی ہیں مشہور عبادت گزار تھے۔ بعض لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم مسجد کی چھت درست نہ کریں؟ فرمایا: اپنے دلوں کو درست کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا نیز فرمایا کرتے تھے جہنمی وہ آدمی ہے جسے اللہ کا خوف کسی مخفی گناہ سے باز نہ رکھے۔

۲۰۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، حماد بن زید، بدیل بن میسرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں..... جبکہ مطرف رحمہ اللہ کے بھائی یزید بن عبد اللہ کہا کرتے تھے: یا اللہ ان میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اسکا میرے لئے فیصلہ فرما۔

۲۰۸۹- بہت اہم حکمت کی بات..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن حیان، ابو بکر بن مکرم، مشرف واسطی، عمرو بن سکین کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس تھا کہ ایک بغدادی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا: اے ابو محمد! مجھے مطرف رحمہ اللہ کے قول کے بارے

۱- صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، و سنن الترمذی ۷۶۷، و سنن ابی داؤد ۲۵۲۵، ۲۳۲۶، و سنن النسائی ۴/۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹، و المستدرک ۱/۳۳۵۔

۲- سنن الترمذی ۲۱۵۰، ۲۳۵۶، و مشکاة المصابیح ۱۵۶۹، ۳۳۸۳، و الحاف السادة المتقین ۱۰/۲۳۸۔

۳- مجمع الزوائد ۱/۱۲۰، و المصنف لابن ابی شیبہ ۸/۵۳۰، ۱۳/۲۵۰، و الترغیب والترہیب ۱/۹۳، ۲/۵۶۰، و كشف الخفاء ۲/۱۱۱، و العلل المتناهية لابن الجوزی ۱/۶۷۔

۴- طبقات ابن سعد ۷/۱۵۵، و تهذيب الكمال ۱۲/۷۰ (۱۷۵/۳۲)، و التاريخ الكبير ۸/۳۲۶۳، و الجرح والتعديل ۹/۱۱۵۳، و الجمع ۲/۵۷۵، و سير النبلاء ۳/۴۹۳، و الجمع ۵/۵۷۵، و الاصابة ۳/۹۳۵، و تهذيب ۱۱/۳۳۱۔

میں بتلائیے کہ ”مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں“ کیا آپ کو بھی یہی پسند ہے۔ یا ان کے بھائی کا قول کہ اے اللہ! میں اپنے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جسکو تو نے میرے لئے پسند کیا۔ سفیان بن عیینہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا: مطرف رحمہ اللہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس آدمی نے پوچھا وہ کیوں؟ حالانکہ دوسرے صاحب نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے! سفیان نے رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قرآن پڑھا اچانک مجھے سلیمان علیہ السلام عافیت کے عالم میں نظر آئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”نعم العبد انه او اب“ سلیمان علیہ السلام اللہ کے اچھے بندے تھے اور اسکی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ جبکہ ایوب علیہ السلام کو آزمائش کی حالت میں پایا ان کے متعلق بھی اللہ کا فرمان ہے ”نعم العبد انه او اب“ دونوں حالتیں برابر ہوئیں۔ سلیمان علیہ السلام کو عافیت ملی اور ایوب علیہ السلام کو ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا، میں نے شکر کو صبر کے قائم مقام پایا ہے جب دو حالتیں برابر ہوئیں تو عافیت مع شکر مجھے ابتلاء مع صبر سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۹۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن اسحاق، عبد اللہ بن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی دوران ابوالعلاء یزید بن عبد اللہ سے درخواست کی گئی کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں، کہنے لگے: کیا میں یہاں کوئی بات کروں؟ ثابت کہتے ہیں مجھے بڑا تعجب ہوا۔

مسئد یزید بن عبد اللہ رحمہ اللہ

۲۰۹۱۔ ابو نعیم اصفہانی، حسن بن حمویہ نخعی، ابراہیم بن ابی حصین وادعی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عباس بن فضل بصری، نصر بن حماد ثنی، مالک بن عبد اللہ ازدی، یزید بن عبد اللہ بن فحیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن فحیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنے مرض و فات میں سورت اخلاص پڑھی قبر میں وہ امن کے ساتھ رہے گا اور قبر کی جگہ سے بھی محفوظ رہے گا اور فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط عبور کرا کے جنت کی طرف لے جائیں گے۔

۲۰۹۲۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابوبکر احمد بن عمرو بزار، ازہر بن جمیل، سعید بن راشد جریری، ابوالعلاء یزید بن عبد اللہ بن فحیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن فحیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو رزق کی آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیسے عمل کرتا ہے اگر رضا مند رہا تو اس کے رزق و عمل میں برکت کی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں کی جاتی۔

احمد بن عمرو بزار کہتے ہیں ہم نے یہ حدیث اسناد مذکور کے ساتھ صرف ازہر سے سنی ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

(۱۷۹) صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز، عبادت گزار، متوحد اجلہ تابعین میں سے ہیں۔

۲۰۹۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوالفتح ابراہیم بن محمد بن حمزہ العللاء، احمد بن یحییٰ طوائی، سعید بن سلیمان، ابن شہاب، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل خانہ کے پاس آتا ہوں اور وہ میرے سامنے روٹی بڑھادیتے ہیں تو وہ

۱۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۳۵۔ الدر المنثور ۶/ ۴۱۲۔ وتفسیر القرطبی ۲۰/ ۲۴۹۔ والاحادیث الضعیفہ ۳۰۱۔

۲۔ النظر الحديث فی: الجامع الكبير ۵۰۲۱۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۲۷۔ والعارف الكبير ۳/ ۲۶۲۔ والجرح ۴/ ۱۸۵۳۔ وسیر النبلاء ۴/ ۲۸۶۔ والکاشف

۴/ ۲۴۲۵۔ والاصابة ۲/ ۴۱۵۰۔ والتعريب ۱/ ۳۶۸۔ وتهذيب التهذيب ۳/ ۲۳۰۔ والخلاصة ۱/ ۳۱۰۶۔

بھوک ختم کر دیتی ہے۔ (بس دنیا میں یہ کافی ہے اس کے علاوہ دنیا کیلئے ساری ہمتیں صرف کروینے والے) اہل دنیا کی طرف سے اللہ دنیا کو برا بدلہ دے۔

۲۰۹۲۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، ابو یعلیٰ موصلی، حسن بن ابی حماد، ابو معاویہ، عاصم، احول، عبد اللہ بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز جب یہ آیت ”وَمِيعْلَمُ الدِّينِ ظَلَمُوا اٰی مَنقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ“ (سورہ شعراء آیت ۲۲۷) عنقریب ظالم جان لیں گے کہ انہوں نے کس ٹھکانے کی طرف پلٹنا ہے، پڑھتے تو رو جاتے حتیٰ کہ میں سمجھتا شدت بکاء کی وجہ سے ان کے سینے کا بالائی حصہ پھٹ گیا ہے۔

۲۰۹۵۔ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے جسم کپکپا جاتے ہیں۔۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ بن شیرزاد، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز اور ان کے بھائی ایک جگہ اکٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے (اور انہیں رقت کی طرف چنداں کوئی دھیان نہیں تھا) کہنے لگے! اے صفوان اپنے تلامذہ کو حدیثیں بیان کرو۔ فرمایا: الحمد للہ۔ صرف اتنا ہی کہا تھا کہ لوگوں پر رقت طاری ہو گئی اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہنے لگے یوں لگتا تھا جیسے مشکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔

۲۰۹۶۔ صفوان کی کرامت۔۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز مازنی کا ایک بھتیجا گرفتار کر لیا، صفوان نے لوگوں سے اسکی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن وہ کسی کی بات نہ مانا، چنانچہ صفوان رحمہ اللہ نے اپنے مصلیٰ پر رات گزاری یعنی رات کو نماز پڑھتے رہے کہ اچانک مصلیٰ پر آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا اے صفوان! بیدار ہو اور اپنی حاجت مانگو۔ فرمایا: اچھا میں ایسا کرتا ہوں۔ چنانچہ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور دعا مانگی۔۔۔۔ اسی دوران ابن زیاد صفوان کی حاجت سے متنبہ ہو گیا اور کہنے لگا: صفوان کا بھتیجا میرے پاس لاؤ، چنانچہ چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر قید خانے گئے اور وہاں سے صفوان کا بھتیجا لے آئے، پوچھا کیا تو صفوان کا بھتیجا ہے؟ اس نے اقرار کیا، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ صفوان کو معمولی خبر بھی نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے دروازے پر دستک ہوئی پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں فلاں (یعنی آپ کا بھتیجا) ہوں۔ رات کے کسی پہر میں امیر کو غیب سے متنبہ کیا گیا پس چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر آئے اور جیل خانے کے دروازے کھولے اور مجھے اپنے ساتھ لائے اور اس نے مجھے بغیر کسی کی کفالت کے رہا کر دیا ہے۔

۲۰۹۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن سالم، ہناد بن سری، ابن ابی اسامہ، ابو ہلال، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے توبہ واستغفار کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا اس دن وہ فرماتے میں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ ایک مرتبہ صفوان نے اس دن کا ذکر کیا وہ مجلس درس میں تھے، بہت روئے حتیٰ کہ مغلوب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۰۹۸۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے ربیع کہتے ہیں کہ میں صفوان بن محرز کے پاس تھا اچانک ایک نوجوان ادھر آکھلا جس کا تعلق اہل بدعت سے تھا، اس نے صفوان سے کچھ بات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے نوجوان کیا میں تیری رہنمائی ایک خاص آیت کی طرف نہ کروں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو خاص کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ (مائدہ ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پر ہو گے تب تمہیں گمراہ آدمی کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔
۲۰۹۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن ابی یونس، حماد بن زید، محمد بن واسع کہتے ہیں میں نے صفوان بن محرز اور دیگر لوگوں کو مسجد میں دیکھا کہ وہ صفوان سے زور زور سے جھگڑ رہے تھے۔ صفوان رحمہ اللہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سب خارجی اونٹ ہو۔

۲۱۰۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، حماد، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز کا ایک جھونپڑا تھا اتفاقاً اس کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ انہیں مشورہ دیا گیا کہ اسے درست کر لیں فرمایا اسے یوں ہی رہنے دو کل میں ہی مر جاؤں گا۔

مسانید صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز نے بہت سارے صحابہ سے اکتساب حدیث کیا ہے تاہم عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ابو موسیٰ اشعری، عمران بن حصین اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم اجمعین سے خصوصاً فیض یاب ہوئے ہیں۔
چند ایک احادیث انکی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۱۰۱- مؤمنین کے ساتھ خدا کا پردہ پوشی کا معاملہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی عوام، عبد الوہاب بن عطاء خفاف، سعید بن ابی عروبہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمرؓ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے..... دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں نے ان کے گرد ہجوم بنا لیا۔ پوچھا اے ابو عبد الرحمن! آپ نے راز دارانہ گفتگو کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیسے ارشاد فرماتے سنا ہے! کہنے لگے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”قیامت کے دن مؤمن اللہ رب العزت کے قریب ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ ڈالیں گے وہ اقرار کرے گا اور کہے گا اے میرے رب میں جانتا ہوں۔ ارشاد ہوگا: میں نے دنیا میں بھی تیرے گناہوں کا پردہ کیا آج کے دن بھی پردہ کرتا ہوں جا میں نے تیری مغفرت کر دی، چنانچہ اسے نیکیوں بھرا اعمال نامہ تھما دیا جائے گا رہی بات کافروں کی اور منافقوں کی سویر عام ان کو آواز لگائی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔

قنادہ کہتے ہیں تم مخلوق میں کسی کو بھی نہیں پاؤ گے کہ ایک کی رسوائی دوسرے سے پوشیدہ ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے قنادہ سے یہ حدیث ان کے عام ظاہرہ روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ، اعش، جامع بن شداد، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو، ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، آپ ﷺ نے ہمیں ابتداءً آفرینش کے متعلق خبر دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا اور اللہ نے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا۔ عمران بن حصین فرماتے ہیں اتنی دیر میں ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا: اے عمران! تمہاری اونٹنی رسی سے کھل کر بھاگ گئی ہے۔ میں وہاں سے نکل پڑا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دور تک نکل چکی ہے چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا مجھے پتہ نہیں میرے بعد کیا ہوا۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۹۳۔ و صحیح مسلم، کتاب التوبۃ ۵۲۔

۲۔ صحیح البخاری ۹/۱۵۲۔ و فتح الباری ۸/۸۳۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ان کے عامہ اصحاب روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابوہ عبد الوارث، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: میں اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بری الذمہ ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ ہر اس شخص سے بری الذمہ ہیں (ممن خلق و سلق و خرق) جس نے خلق کرایا، زبان کے ساتھ کسی کو اذیت دی اور نوحراری میں کپڑے پھاڑے۔

یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کے مطابق ہے اور مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج بھی کی ہے اور داؤد بن ابی ہند اس میں متفرد ہیں۔
۲۱۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد زہری، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن یزید، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کرامؓ میں تشریف فرما تھے۔ اچانک صحابہؓ سے فرمایا: کیا جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہؓ کرامؓ بولے: ہم کچھ بھی نہیں سنتے۔ ارشاد فرمایا: بے شک میں آسمان سے نکلنے والی چڑچڑاہٹ کی آواز سن رہا ہوں اور اس آواز کے نکلنے پر آسمان ملامت کا سزاوار نہیں چونکہ آسمان پر ایک بالشت کے برابر بھی خالی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں ہے اور کوئی قیام کی حالت میں ہے۔
صفوان بن محرز کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۸۰) ابو عالیہ رحمہ اللہ

ابو عالیہ رحمہ اللہ عظیم الشان حالات والے بزرگ ہیں، لزوم اتباع کی ہمہ وقت وصیت کیا کرتے تھے، بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی ہمیشہ اتباع سنت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔
کہا گیا ہے تقسیم پر راضی رہنا اور نعمتوں پر سخاوت کرنا تصوف ہے۔

۲۱۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، حاجب بن ابی کثیر، محمد بن اسماعیل انسی، زید بن حباب، خالد بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا حالانکہ میرے اہل خانہ کو اس کا شعور تک بھی نہیں ہوا اور نہ ہی میرے کپڑوں میں کبھی سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔

۲۱۰۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ابو خالدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں سے پوشیدہ رکھے۔ ایک مرتبہ فرمایا: عبد الکریم ابو امیہ میری ملاقات کرنے آیا اور اس نے صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے کہا: یہ تو راہبوں کی ہیئت ہے مسلمان جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۱۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، نعیم، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ کے پاس جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۲۵۔ وصحیح ابن حبان ۴۸۴۔ وتفسیر الطبری ۱۰/ ۱۰۷۔

۲۔ تہذیب التہذیب ۳/ ۲۸۴۔ والتقریب ۱/ ۲۵۲۔ والتاریخ الکبیر ۳/ ۳۶۶۔ والجرح والتعذیل ۳/ ۵۱۰۔ وطبقات ابن

سعد ۱/ ۱۱۲۔ و اخبار اصحابہ للمصنف ۱/ ۳۱۴۔ والجمع ۱/ ۱۳۰۔ وسیر النبلاء ۳/ ۲۰۷۔ وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۶۱۔

والکاشف ۱/ ۳۱۲۔ والاصابة ۱/ ۵۲۸۔

۲۱۰۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں اطاعت پر عمل پیرا رہتا ہوں اور جو اس پر عمل کرنے سے محبت کرتا ہوں، معصیت سے بچتا ہوں اور جو معصیت میں گرفتار ہو اس سے عداوت رکھتا ہوں۔ اگر اللہ چاہے اہل معصیت کو معاف فرمائے چاہے انہیں عذاب دے۔

۲۱۰۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن علی بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن سوار، علاء بن عمرو الحکمی، حفص بن غیاث، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو نعمتوں میں سے کوئی نعمت افضل ہے، یہ کہ اللہ نے میری اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی یا مجھے بدعتوں سے عافیت بخشی۔

۲۱۱۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: اسلام کو اچھی طرح سیکھو اور دوسروں کو سکھلاؤ جب تم ایسا کرو گے تب تم اسلام سے منہ نہیں پھیرو گے، تم سیدھے رستے یعنی اسلام کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، اس سیدھے رستے سے دائیں بائیں مت مڑ جاؤ۔ نبی ﷺ کرام کی سنت مطہرہ کو ہاتھ سے مت چھوڑو اس سے پہلے کہ لوگ اپنے ساتھی کو قتل کریں اور وہ کچھ کریں جو انہوں نے پندرہ سال پہلے کیا۔ تم ان مختلف بدعتوں سے بچتے رہو چونکہ یہ بدعتیں بغض و عداوت پیدا کرتی ہیں۔

عاصم کہتے ہیں میں نے یہ تمام باتیں حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائیں فرمانے لگے ابو عالیہ نے سچ کہا اور خیر خواہی سے کام لیا۔
۲۱۱۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید سیکھتے رہو جب تک تم اسے سیکھتے رہو گے اس سے اعراض نہیں کرو گے۔ ان پھیلی ہوئی بدعات سے بچتے رہو چونکہ وہ بدعات تمہارے درمیان بغض و عداوت واقع کر دیں گی۔ تم اس دین کو مضبوط پکڑے رکھو جس پر صحابہ کرام قائم رہے، قبل اس کے کہ لوگوں میں تفرقہ پڑ جائے۔ چنانچہ ہم نے تمہارے مہربان فرمانروا عثمان کے قتل کئے جانے سے پندرہ سال پہلے قرآن پڑھا ہے۔ عاصم کہتے ہیں یہ حدیث میں حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائی انہوں نے فرمایا: ابو عالیہ نے بخدا! تمہیں نصیحت کی اور سراسر سچ بولا۔

۲۱۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، جوہری، ابو نعیم، ابو خلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نے ساٹھ یا ستر سال سے اپنا آلہ تاسل نہیں چھوا۔

مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں کھڑے کھڑے جس طرح عام لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس طرح نہیں ضرورت اور حاجت شدیدہ مثلاً استنجاء مستثناء ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، سوار بن عبد اللہ عنبری، ابوداؤد طیالسی، ابو خلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی قتال کا سانحہ رونما ہوا..... میں اس وقت نوجوان تھا، میں نے اچھی طرح سے اپنے بدن پر اسلحہ سجایا تاکہ میں بھی قتال میں حصہ لوں۔ چنانچہ میں لوگوں کے پاس آیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ دو مضیں باہم مقابل کھڑی ہیں جو حد نظر تک بڑھی جا رہی تھیں، میں نے فوراً سورہ نساء کی آیت تلاوت کی:

(وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) (نساء ۹۳)

اور جس نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں داخل رہے گا۔

اور پھر فوراً وہیں لوٹ آیا اور لوگوں کو وہیں چھوڑ آیا۔

۲۱۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، محمد بن کثیر، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یقیناً امید کرتا ہوں کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں کیا جاتا ایک وہ نعمت جس کے حصول پر وہ اللہ کا شکر ادا کرے دوسرا

وہ گناہ جس سے وہ استغفار کر لے۔

۲۱۱۵- اس کائنات میں اور جہان بھی ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی، محمد بن احمد بن ثنی، جعفر بن عوف، ابو جعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** (جاثیہ ۳۶) تمام تر جہانوں کا رب ہے اللہ ہے۔ کے بارے میں فرمایا: عالم جن اور عالم انسان کے سوا زمین پر فرشتوں کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں زمین کے چار کنارے ہیں، ہر کنارہ چار ہزار عالموں پر مشتمل ہے اور پانچ سو عالم اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔

۲۱۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم پچاس سال سے بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھو جو وہ حالت صحت میں کرتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اسکی روح قبض کر لوں یا اسکا رستہ (صحت) خالی کر دوں۔ پچاس سال تک ہم بیان کرتے رہے تھے کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں سو جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور جو عمل غیر اللہ کے لئے ہو فرماتے ہیں: اسکا ثواب اس سے طلب کرو جس کے لئے یہ عمل تم نے کیا ہے۔

۲۱۱۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابو خلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کو پانچ پانچ آیتیں کر کے سیکھو چونکہ یہ طریقہ حفظ و یادداشت کے زیادہ لائق ہے چنانچہ جبریل امین علیہ السلام قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں نازل کرتے تھے۔

۲۱۱۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی و جماعت محدثین، عبد اللہ بن محمد، علی بن جعد، ابو صفیر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا

میری آیات کو تمہیں قلیل کے ساتھ نہ بیچو

کے بارے میں فرمایا: اپنے علم پر اجرت مت لو چونکہ علماء حکماء اور علماء کی اجرت اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اپنے اجر کو تورات میں لکھا پاتے ہیں کہ: اے ابن آدم! علم دوسروں کو مفت سکھا، حطرح تو نے مفت سیکھا ہے۔

۲۱۱۹- حصول علم کیلئے صحیح استاد کی پہچان..... ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد جر جانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کئی دن کی مسافت کا سفر طے کر کے کسی آدمی کے پاس حصول علم کی خاطر جاتا ہوں، پہلی چیز جسکی میں خصوصیت کے ساتھ جانچ پڑتال کرتا ہوں وہ اسکی نماز ہے، اگر وہ نماز کا من و عن اہتمام کرتا ہے تو میں اس کے پاس اقامت اختیار کرتا ہوں اور اس سے حدیث بھی سنتا ہوں۔ اگر اسے نماز ضائع کرتے ہوئے پاؤں تو میں واپس لوٹ آتا ہوں اور اس سے حدیث کا سماع نہیں کرتا ہوں اور یوں کہتا ہوں کہ یہ نماز کے علاوہ باقی امور دیدہ کو بطریق اولیٰ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲۱۲۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسین، ابو عبد اللہ قاضی، یوسف بن موسیٰ، جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حصول علم میں حیا کرنے والا اور تکبر محض علم نہیں حاصل کر سکتا۔

۲۱۲۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ لیث، عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مجھے نصیحت کی ہے غیر اللہ کے لئے عمل نہ کرو سو جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دیگا۔

۲۱۲۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن رجل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہؒ جب دن کے آخری حصہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو اسے شام تک مؤخر کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو صبح تک مؤخر کر دیتے۔

۲۱۲۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ کہتے ہیں: درائے نہر میں سب سے پہلے ابو عالیہ رحمہ اللہ نے اذان دی ہے۔

۲۱۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، علی بن انس عسکری، ابو عبیدہ حداد، سعید بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے مہاجر ابو خالد فرماتے ہیں کہ ابو عالیہ میرے پڑوسی تھے اور مجھے کہا کرتے: مجھ سے سوال کر لے اور مجھ سے علمی مسائل لکھ لے قبل اس کے کہ تو حصول علم کے لئے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جائے اور علم کو تو اس کے پاس نہ پاسکے۔

۲۱۲۵- طلبہ علم کی قدر..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابو خلدہ کہتے ہیں کہ ابو عالیہ کے پاس جب ان کے شاگرد آتے تو انہیں مرحبا کہتے اور پھر آیت کریمہ ”و اذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا“ جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں ”قل سلام علیکم“ السلام علیکم کہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کیلئے) اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے ”کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ“ (انعام ۷۴) تلاوت کرتے تھے۔

۲۱۲۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزق، معمر، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے ”لا الہ الا اللہ“ کے ساتھ کلام کرنے میں جلدی کرو۔ یعنی کثرت کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ کا ورد کرو۔

۲۱۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسین، حسین بن محمد، یوسف بن سعید، بن مسلم، علی بن بکار، ابو خلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا: خوبصورت آوازوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی تقدیس کیا کرو چونکہ اس طرح کی تقدیس کو اللہ تعالیٰ زیادہ سنتے ہیں۔

۲۱۲۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معمر بن ابی عالیہ نے کہا: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اپنے پیچھے اون کا ایک جہ، دو عدد موزے اور ایک عدد دکان جس سے پرندے شکار کرتے تھے چھوڑ دیے۔

۲۱۲۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن سعید بن ولید، عبد الرحمن بن محمد بن سلام، محمد بن مصعب، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لازم کر رکھا ہے کہ جو صدق دل سے اس پر ایمان لائے گا اسے ہدایت دے گا، اس امر کی تصدیق قرآن میں موجود ہے ”ومن یؤمن بالله یهدیہ“ جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت کے نور سے بھر دیتے ہیں۔ جو توکل علی اللہ کا دامن تھامے رکھے اللہ اسکی کفایت کرتے ہیں اسکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے فرمایا باری تعالیٰ نے: ”ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ“ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں اسکی تصدیق قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیرۃ“ جس نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دیا اللہ تعالیٰ اسے چند در چند بڑھا دیتے ہیں۔ جس نے اللہ کے عذاب

(تفرقہ) سے اس کی پناہ مانگی اللہ اسے پناہ دیتے ہیں اس کی تصدیق بھی کتاب اللہ میں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ”واعطصموا بحبل اللہ جمیعاً“ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسی طرح جو اللہ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرماتے ہیں اسکی تصدیق بھی قرآن میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة السالع اذا دعان“ جب مرے بندے میرے متعلق آپ سے پوچھیں گے تو میں ان کے بہت قریب ہوں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگیں۔

۲۱۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ربیع بن بدر، سیار ابی منہال کہتے ہیں میں نے ابو عالیہ کو وضو کرتے دیکھا میں نے کہا ”ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین“ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ فرمایا پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاکی حاصل کرنے والوں کو۔

مسانید ابو عالیہ رحمہ اللہ

ابو عالیہ نے ابو بکر صدیق، علی بن ابی طالب، سہل بن حنظلہ، ابی بن کعب اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے کتب حدیث کیا ہے۔

۲۱۳۱- ابو نعیم اصفہانی ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن حمید، حکام بن مسلم و ہارون بن مغیرہ، عنبسہ بن سعید، عثمان طویل، رفیع ابو عالیہ ریاحی کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ ہمیں خطاب کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے دو رکعتیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں ہیں۔ میری جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے۔ میں جب ذوالحلیفہ سے نکل جاتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں حتیٰ کہ واپس لوٹ آؤں۔ عنبسہ بن سعید اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۲۱۳۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، محمد بن احمد بن داؤد، ابو صفوان قاسم بن یزید عامری، یحییٰ بن کثیر ابونضر، عاصم احول، داؤد بن ابی ہند، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی کہ اچانک سوسلا دھار بارش نے انہیں گھیر لیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اچانک بلندی سے ایک سل لڑھکی جس سے غار کا دھانہ بند ہو گیا۔ حدیث غار پوری ذکر کی۔

ابو داؤد بن ابی ہند کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو مروی غار روایت کرنے میں داہر بن نوح متفرد ہیں۔

۲۱۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہودہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، زیاد بن حصین، ابی عالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ عقبہ کی صبح سواری کی حالت میں مجھے کہا: قطلاؤ میں نے کنکریاں چن کر آپ ﷺ کے کھ پر رکھ دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کے بہت اچھے امثال ہیں تین مرتبہ یہی فرمایا۔ غلو سے بچو تم سے پہلی امتیں غلو کی وجہ سے ناک ہوئیں اور انہوں نے دین میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

۲۱۳۴- الکامل لابن عدی ۳/ ۲۶۱۰ و کنز العمال ۱۸۷، ۲، ۲۲۶۹۳۔

۲۱۳۵- النظر للحديث فی فتح الباری ۱۱/ ۵۳۰۔

۲۱۳۶- سنن النسائی ۵/ ۲۶۸، ۲۶۹۔ والمستدرک ۱/ ۳۶۶۔ ومسنن الامام احمد: وصحيح ابن خزيمة ۲۸۶۷۔ صحيح

۲۱۳۷- ابن حبان ۱۰۱۱ (موارد) والاعراف السادة المتقين ۳/ ۳۹۱۔ والدر المنثور ۱/ ۲۳۵۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/ ۱۵۶۔

۲۸۹/ ۱۸

۲۱۳۴- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر عطار، یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ہشام، قتادہ، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت دعا کرتے اور یوں فرماتے: ”لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا رب العالمین رب العرش الکرم، لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم“۔

۲۱۳۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب وعفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ وادی ازرق میں تشریف لائے اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا یہ کنسی وادی ہے؟ جواب دیا گیا یہ وادی ازرق ہے۔ ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں در آنحالیکہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے رب کے سامنے گزر رہے ہیں، پھر ایک گھائی سے گزرے پوچھا یہ کنسی گھائی ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: فلاں گھائی ہے۔ فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ میاں لے رنگ کی اونٹنی پر تشریف فرما ہیں اونٹنی کی لگام چھال کی ہے اور یونس علیہ السلام نے صوف کا جبہ پہن رکھا ہے۔

(۱۸۱) بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تابعین کرام میں سے ایک بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ نے اللہ پر بھروسہ رکھا آپ خیر خواہ کی اور عبادت گزار شخص تھے۔

۲۱۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن حسن آجری، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، معاویہ بن عبد اللہ بن الفضل الشعمی کہتے ہیں میں نے بکر بن عبد اللہ المزنیؓ کو جمعہ کے دن لوگوں سے اٹی پڑی مسجد میں فرماتے سنا: اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں جو سب سے بہتر ہوا ہے پکڑو تو میں کہوں گا اس آدمی کے متعلق رہنمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ہو۔ کیونکہ وہی شخص سب سے زیادہ اچھا ہے۔ اور میں بھی ایسے ہی شخص کو ترجیح دوں گا۔ اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے بدتر کو پکڑو تو میں پوچھوں گا کہ مجھے وہ آدمی بتلاؤ جو عامۃ الناس کو دھوکہ دینے والا ہو اور اگر کوئی منادی آسمان سے آواز لگائے کہ تم میں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر ایک آدمی، تو ہر انسان کو ڈرنا ہوگا کہ وہ ہی اس پکار کا مطلوب ہو۔

۲۱۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابوالحق فراوی، اسماعیل، معمر، بکر مزنی نے فرمایا: اگر میں مسجد تک پہنچ جاؤں اور مسجد لوگوں سے کچا کھج بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ان میں سے بدترین کون ہے؟ میں اس کو جواب دوں گا کہ جماعت کو زیادہ دھوکہ دینے والا کون ہے؟ جب وہ کہے کہ یہ ہے۔ میں کہوں گا یہی بدترین ہے۔ اور میں ان کے بہتر پر گواہی نہیں دیتا کہ وہ کامل ایمان مؤمن ہے کیونکہ تب تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔ نہ ہی میں ان کے بدتر پر گواہی دیتا کہ وہ منافق اور ایمان سے بُری ہے کیونکہ تب تو میں نے گواہی دے دی کہ وہ جہنمی ہے۔ لیکن مجھے ان کے نیکو کار (کے بتلائے عصیان ہونے) کا خوف ہے اور گناہگار (کے رجوع الی التوبہ ہونے) کی امید ہے۔ بتلائیے! مجھے تو ان کے نیکو کار کا خوف ہے تو گناہگار کے

۱۔ صحیح البخاری ۸/۹۳، ۹/۵۴، ۱۵۵۔ ۱۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب ۲۱ ومسند الامام احمد ۲۲۸، ۲۵۹، ۲۸۰، ۲۸۳، ۳۳۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴، والمصدر ک ۲/۳۳۳، ۵۸۴۔

۳۔ تہذیب الکمال ۷/۴۱۶ (۲/۳۱۶) وطبقات ابن سعد ۷/۲۰۹، والتاریخ الکبیر ۲/۱۰۹، والجرح ۱/۳۸۸ والجمع ۱/والکاشف ۱/۱۶۲، وسیر النبلاء ۲/۵۳۲، وتہذیب التہذیب ۱/۲۸۳۔

بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟۔

۲۱۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن ادریس، حصین، بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ طمع و غصہ کو ختم نہ کر دے۔

۲۱۳۹- تقدیر کے متعلق جھگڑنے والوں کے ساتھ رویہ..... ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ تمہارے والد صاحب تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑنے والے آدمیوں کی بات نہیں سنتے تھے بلکہ فوراً کھڑے ہو جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۱۴۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، عمر بن غیلان، داؤد بن عمرو، فضیل بن عیاض، اسلم بن عبد الملک..... ابو حرہ کہتے ہیں ہم بکر بن عبد اللہ مزنی کے پاس ان کے مرض و وفات میں عیادت کرنے گئے۔ انہوں نے سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کو قوت (صحت) عطا کی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرے اور جس پر بیماری مسلط کی یہ بھی اس کا انعام ہے تاکہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۱۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ علی بن مسلم سیار، جعفر، کہس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی نے فرمایا: تمہاری دنیا سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے تمہارے لئے قناعت کا سامان ہو سکے اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ یاد رکھ! جب بھی کوئی چیز تیرے اوپر دنیا کا دروازہ کھولے گی تو تیرا نفس غم و غصہ میں بڑھتا جائے گا۔

۲۱۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے خزانے کھول دے پھر اس کے بعد ہمیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں عذاب دے اور اپنے وسیع فضل و کرم سے رزق حلال عطا فرما پھر اس کے بعد ہمیں رزق کا اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ہمیں ان دونوں کے بدلے میں زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما فقر و فاقہ میں ہمارا سوال تجھی سے ہے اور تیرے سوا ہر کسی سے بے نیازی برتتے ہیں۔

۲۱۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسین بن محمد، ہبل بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو کہتے یہ مجھ سے افضل ہے اور مجھ سے پہلے اللہ کا بندہ ہونے کا مستحق ہوا ہے اور جب کسی نوجوان کو دیکھتے تو کہتے یہ بھی مجھ سے بہتر ہے چونکہ میں نے اس سے زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تم ایسی سوچ کو لازمی پکڑے رکھو اگر اسکو بجالاؤ تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر تم سے خطا ہو جائے گناہ گار نہ ہو اور ایسے امر سے بچو کہ اگر اسے بجالاؤ تو گناہ نہ کرتے ہوئے بھی گناہ لازم ہو جائے۔ پوچھا گیا وہ کیا ہے جواب دیا لوگوں سے بدگمانی رکھنا سوا اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر ثواب نہیں ملے گا اور اگر گمان غلط ثابت ہوا تمہیں گناہ ہوگا۔

۲۱۴۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن ذکریا، اسحق بن فیض، قسیم بن شریح، کنانہ، ہبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہیں اطمینان پیش آ جائے اور کہے کہ تمہیں فلاں پر فضیلت حاصل ہے سو دیکھو اگر وہ آدمی

تم سے بڑا ہے تو کہو کہ یہ ایمان لانے میں مجھ پر سبقت لے گیا اور اگر تم سے چھوٹا ہو تو کہو کہ میں نافرمانی اور گناہ میں اس پر سبقت لے گیا دریں اثناء عقوبت و سزا کا مستحق ہوا، سو دنیا میں جسے بھی تو جانتا ہے وہ یا تو تجھ سے بڑا ہو گا یا چھوٹا۔ اگر تو اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے ساتھ اکرام، عظمت اور صلہ رحمی پر کار بند دیکھے تو کہہ کہ یہ فضیلت ان کے حصہ میں آئی اور اگر ان کی طرف سے جفا و سرکشی دیکھنے میں آئے تو کہہ لے کہ کوئی گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

۲۱۴۵۔ کسی کو حقیر سمجھنے کی سزا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حکیم، ابو حاتم، محمد بن حنبل، محمد بن حسین، فہد بن حیان، ابو سلمہ ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کا اپنے بھائیوں کے سامنے عاجزی و انکساری کرنا دراصل ان کے ہاں اسکی عظمت ہے

(۲۱۴۶)۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد احمر، زید عکلی، معاویہ بن عبد الکریم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو اسرائیل کا ایک آدمی جب کسی منزل تک جاتا تو لوگوں میں چلا بائیں طور کہ بادل اس پر سائبان بنائے رکھتے۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت آدمی ایک دوسرے آدمی کے پاس سے گزرا کہ بادلوں نے اس پر سائبان کیا ہوا تھا اس آدمی نے اس صاحب کرامت کو بڑی عظمت والا سمجھا بوجہ اس کرامت کے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوئی تھی۔ لیکن صاحب کرامت نے اس (عام) آدمی کو حقیر سمجھا۔ چنانچہ بادلوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کے سر کے اوپر سے ہٹ کر اس عام آدمی کے سر پر سائبان بنالیں جس نے اللہ تعالیٰ کے امر کو عظیم سمجھا تھا۔

۲۱۴۷۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد الوارث بن ابراہیم عسکری، عبد الملک بن مروان حذاء، یزید بن زریع، حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے جوڑے کی قیمت چار ہزار درہم لگائی تھی۔

۲۱۴۸۔ ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نصر قرشی، عمرو بن علی، معمر کے سلسلہ سند سے حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبد اللہ مازنی کے کپڑوں کی قیمت چار ہزار درہم تھی جبکہ وہ خود فقراء اور مساکین کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ان کے ساتھ مل بیٹھنا انہیں عجیب لگتا ہے۔

۲۱۴۹۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، عمرو بن ابی وہب، بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ عمدہ کپڑے پہنتے اور کم قیمت کپڑے پہننے والوں کو طعنہ بھی نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح نہ پہننے والے پہننے والوں کو بھی طعنہ نہیں دیتے تھے۔

۲۱۵۰۔ زندگی ثروت میں موت غربت میں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اغنیاء کی سی زندگی بسر کرتا ہوں حالانکہ فقراء کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مبارک بن فضالہ کہتے ہیں کہ جب انکی وفات ہوئی تو ان پر کچھ قرض بھی تھا۔

۲۱۵۱۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، محمد بن قاسم، مساور، عفان، احمد بن ابی اسحق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابو ہلال کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے اور وہ مریض تھے بلوگوں نے داخل ہونا اور باہر نکلنا شروع کیا اور وہ تعجب کرنے لگے پھر فرمایا: مریض کی تو عیادت کی جاتی ہے نہ کہ ملاقات۔ عفان کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی جاتی ہے اور صحت مند آدمی سے ملاقات۔

۲۱۵۲- ایک بادشاہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ابن سلمہ، ثابت وحید، حلیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزی نے فرمایا: ایک بادشاہ تھا جو کہ سخت سرکش تھا، مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور اسے زندہ صحیح سالم گرفتار کر لیا۔ مسلمان آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہم اسکو کس چیز کے ساتھ قتل کریں؟ سب نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ سب مل کر ایک بڑی دیگ لگاتے ہیں اور اس کے نیچے خوب آگ جلائیں اسکو اس وقت تک قتل نہ کریں جب تک یہ اس عذاب کا ذائقہ چکھ نہ لے چنانچہ مسلمان اس کے ساتھ ایسا کر گزرے اور اس نے اپنے ایک ایک معبود کو باری باری مدد کے لئے پکارا اور واسطے دیے کہ میں تیری عبادت کرتا تھا، تیرے آگے سجدے کرتا تھا اور تیرے چہرے کو صاف کرتا تھا لہذا مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے معبود بالکل توجہ نہیں کر رہے اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہنے لگا ”لا الہ الا اللہ“ پھر اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے اسی لمحے آسمان سے پانی نازل کیا جس نے آگ بجھادی اور تند و تیز ہوا آئی جس نے دیگ فضاء میں اٹھالی چنانچہ دیگ آسمان اور زمیں کے درمیان فضا میں گھومنے لگی اور وہ لگاتار ”لا الہ الا اللہ“ کا ورد کئے جا رہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسی قوم میں پھینکا جو اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی اور وہ برابر کلمہ طیبہ کا ورد کئے جا رہا تھا۔ اس قوم نے اس بادشاہ کو دیگ سے باہر نکالا اور پوچھا تیرا نامس ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا میں فلاں قوم کا بادشاہوں الغرض سارا قصہ ہو ہو سنا ڈالا چنانچہ وہ قوم دولت ایمان سے بہرہ مند ہو گئی۔

۲۱۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حنفیہ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو مصائب کے کڑوے گھونٹ پلاتا رہتا ہے تاکہ اس سے مومن کی عاقبت درست ہو جائے پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ عورت کو بچے کی ولادت اور دیگر امور پر صبر کرنے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔

۲۱۵۴- چغل خور کی سزا، ایک بادشاہ کا قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، محمد بن حمزہ، علی بن سہل، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اسکا ایک دربان تھا جسے وہ ہمہ وقت اپنے قریب رکھتا۔ دربان بادشاہ سے کہا کرتا تھا: اے بادشاہ سلامت! نیکو کار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں چونکہ اسکی برائی نے آپکو اس کے ساتھ اچھائی کرنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو اس پر حسد ہو گیا کہ یہ بادشاہ کے استقرب قریب کیوں ہو گیا۔ اس نے بادشاہ کے سامنے دربان کی پھنسی کر دی کہا: بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی ہے کہ آپکے منہ سے بد بو آتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہو سکتا ہے؟ جواب دیا: وہ اس طرح کہ جب وہ آپ کے پاس آئے آپ اسے قریب بلائیں تاکہ آپ اس سے کوئی بات کر سکیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔

چنانچہ چغلخو ر آدمی نے دربان کی دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار حد سے زیادہ بڑھا دی۔ صبح کو جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے بات کرتے کے لئے اپنے قریب بلایا تو دربان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اس کے منہ کی بد بو بادشاہ کو نہ پہنچے۔ بادشاہ نے کہا: دور ہو جا پھر فوراً قلم دوات منگوائی۔ خط لکھ کر مہر زدہ کیا اور دربان کو تھمتے ہوئے کہا اس خط کو فلاں آدمی کے پاس لے جاؤ اور اس پر اسکا ایک لاکھ انعام بھی مقرر کیا۔ دربان جو نئی بادشاہ کے پاس سے نکلا۔ چغلخو ر نے گر مجوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا یہ خط مجھے بادشاہ سلامت نے دیا ہے۔ چغلخو ر نے خط مانگا اور دربان نے اسے دے دیا اور وہ خط لے کر خود مکتوب الیہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ مکتوب الیہ نے خط پڑھ کر جلا دلوگوں کو بلایا۔ اس نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو یہ غلط حکم

ہے جسکا وبال مجھ پر پڑ گیا، تم اپنے امیر کی بات نہ مانو بلکہ بادشاہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ بولے کہ بادشاہ کے پاس واپس جانا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خط میں لکھا تھا کہ جب حامل خط تمہارے پاس آئے اسے ذبح کر دو اور اسکی کھال اتار کر بھوسہ بھر دو اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ انہوں نے چغلخو رکودنچ کیا اور کھال اتار کر بادشاہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ بادشاہ نے جب یہ مضحکہ خیز واقعہ دیکھا تو اس پر تعجب کی انتہا نہ رہی۔ بادشاہ نے اپنے دربان سے کہا: ادھر آؤ اور مجھے سچ سچ واقعہ سناؤ کہ جب میں نے تمہیں اپنے پاس بلایا تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا؟ کہنے لگا اے بادشاہ سلامت! اس چغلخو نے میری دعوت کی اور سالن میں لہسن کی مقدار بڑھادی جب آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا..... تو میں سمجھا کہیں آپکو لہسن کی بدبو محسوس نہ ہونے لگے تب میں نے اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ کہا: اپنے عہدے پر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے کام میں مصروف رہو پھر بادشاہ نے دربان کو مال عظیم سے نوازا۔

۲۱۵۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ غلابی، عبید اللہ بن عبد الرحمن، ابو حرہ کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے..... پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لئے نکل رہے تھے۔ ہم ادھر ہی گھر میں اتنی دیر بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دو آدمیوں کے سہارے واپس لوٹے، ہمیں سلام کیا اور ہماری طرف نظر کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جسے قوت و طاقت عطا کی گئی ہو اور وہ اللہ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہو اور اس پر بھی رحم فرمائے کہ کمزوری جس کے عمل کو مختصر کر دے اور وہ کم از کم اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا رہے۔

۲۱۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مرنی نے فرمایا: جو ہنستے ہوئے گناہ کا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں روتے ہوئے داخل ہوگا۔

۲۱۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر، سیار، جعفر، ابراہیم بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مرنی نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے جیسا کون ہو سکتا ہے؟ تیرے اور خدا کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے جب تو چاہتا ہے اپنے رب کے پاس آ جاتا ہے۔ تیرے درمیان اور تیرے رب کے درمیان کوئی پردہ جائل نہیں ہے اور نہ ہی کسی ترجمان کی ضرورت ہے، یہ نمکین پانی (آنسو) مومنین کی خوشبو ہے۔

۲۱۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد جرجانی، ابو خلیفہ، ابو عمرو حوضی، یزید بن یزید، حبیب ابو محمد..... بکر بن عبد اللہ اسناد کور کے ساتھ فرماتے ہیں آدمی کے وہ اخراجات جو وہ اپنے اہل خانہ پر صرف کرتا ہے قیامت کے دن میزان کے دائیں پلڑے میں ہوں گے اور یاد رہے دایاں پلڑہ جنت ہے۔

۲۱۵۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابو یزید خالد بن نصر، نصر، عمرو بن علی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مرنی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔

۲۱۶۰- توبہ کی اہمیت، ایک گناہگار کا قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسن بن صباح، یزید بن حباب، محمد بن خثیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مرنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک قصاب اپنی کسی پڑوسی کی لونڈی پر عاشق ہو گیا اور اسے اپنے دام و فریب میں پھنسانا چاہا۔ وہ کہنے لگی: ایسا نہ کر میں تجھ سے زیادہ محبت کرتی ہوں بہت تیرے۔ لیکن مجھے خوفِ خدا دامن گیر ہے۔ کہنے لگا: تو اللہ سے ڈرتی ہے میں تو اس سے نہیں ڈرتا ہوں۔ اس بات کا قصاب پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ تائب ہوا اور واپس لوٹ گیا۔ اسی دوران اسے شدید پیاس لگی بہت تلاش کی مگر پانی نہ ملا۔ اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کے ایک قاصد سے اسکی ملاقات ہو گئی۔ قاصد نے اسے سرگرداں دیکھ کر پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: مجھے شدت پیاس نے

تنگ کر دیا ہے۔ قاصد نے کہا آؤ ہم دونوں دعا کریں حتیٰ کہ بادل ہمارے سروں پر سائیاں بنا ڈالے اور اس طرح ہم بستی میں داخل ہو جائیں۔ قصاب نے کہا میرا کوئی نیک عمل نہیں جسکے سہارے میں دعا کر سکوں! قاصد نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہتے رہو..... چنانچہ قاصد نے دعا کی اور قصاب آمین کہتا رہا۔ بالآخر بادلوں کے ایک ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا حتیٰ کہ وہ چلتے ہوئے بستی میں داخل ہو گئے بستی میں پہنچ کر قصاب اپنے رستے پر ہولیا اور بادل بھی اسی کے سر پر منڈلاتے ہوئے اس کے ہمراہ چل پڑے۔ قاصد نے کہا اے قصاب تو تو کہتا تھا میرا کوئی عمل نہیں تب میں نے دعا کی تو نے اس پر آمین کہی پھر بادلوں نے ہمیں ڈھانپ لیا اور بالآخر وہ تیرے سر پر منڈلاتے ہوئے چل پڑے۔ بخدا! حقیقت حال سے مجھے ضرور آگاہ کر۔ قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا قاصد نے کہا: اللہ کے حضور توبہ کرنے والا اتنے بلند مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

۲۱۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون عجبی، یونس بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مرنی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کثرت سے گناہ کرتے ہو لہذا کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ جب آدمی اپنے صحیفہ میں کثرت کے ساتھ استغفار پاتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔

مسانید بکر بن عبد اللہ مرنی رحمہ اللہ

بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے انس بن مالک، ابن عمر، جابر اور عبد اللہ بن معقل بن یسار رضی اللہ عنہم اجمعین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۲۱۶۲- بچوں کی وجہ سے والدین بھی خدا کی رحمت پالیتے ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبد الرحمن بن فضالہ، بکر بن عبد اللہ مرنی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ ایک سائل عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اسے تین کھجوریں تمھاری عورت نے ایک ایک کھجور دونوں بچوں کو دے دی چنانچہ بچوں نے جب اپنی اپنی کھجور کھالی تو پھر ماں کی طرف لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اس نے تیسری کھجور کے دو حصے کئے اور دونوں بچوں کو نصف نصف دے دی، اسی اثناء میں نبی ﷺ تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے اس واقعے سے کیا تعجب ہو رہا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا ہے بوجہ اسکے بچوں پر رحم کرنے کے۔

بکر بن عبد اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز مسلم بن ابراہیم مفرد ہیں۔

۲۱۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن ابی عاصم، ابوہ ابو عاصم، کثیر بن فائد، سعید بن عبید السماک، بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرے میں ضرور تیری مغفرت کزدوں گا اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔ ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر کثیر گناہ لے کر آئے اور پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے سعید بن عبید مفرد ہیں۔

۲۱۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حنیب، ابو داؤد، ہمام، قتادہ، بکر بن عبد اللہ و بسر بن عائذ ہلالی کے سلسلہ سند سے ابن

عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم وہی آدمی پہنتا ہے جسکا آخرت میں (جنت کا) کچھ حصہ نہ ہو۔
بکر بن عبد اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ صرف قتادہ ان دونوں سے اکٹھے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، احمد بن حسن مرقی، ابو عاصم، عیسیٰ بن میمون، بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے جسکا پتہ نہیں ہوتا کہ اسکا اول حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔

۲۱۶۶- دو واجب کرنے والی چیزیں..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالہ، بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دو واجب کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی در آنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اللہ کی ملاقات کی در آنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۱۸۲) خلید بن عبد اللہ عصری رحمہ اللہ

خلید بن عبد اللہ رحمہ اللہ متفکر فی اللہ، مشغول فی ذکر اللہ اور راتوں کو بیدار رہنے والے تھے۔

۲۱۶۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس بن ماہان، محمد بن داؤد غفاری، عفان، عمر بن نبھان، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے خلید عصری کو جامع مسجد میں فرماتے ہوئے سنا: ہر محبت اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے، سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

جعفر بن سلیمان نے بھی عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۱۶۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، سیار، جعفر بن عمر بن شہاب، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خلید عصری جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کے دونوں دڑے پکڑ کر فرمایا اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب سے ملے سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسکی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

۲۱۶۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ہمام، قتادہ..... خلید بن عبد اللہ عصریؓ فرماتے ہیں: مؤمن سے تم تین حالتوں ہی میں ملاقات کرو گے یا تو وہ مسجد میں ہوگا اس کو آباد کر رہا ہوگا یا اپنے گھر میں عافیت کے ساتھ پڑا ہوگا یا اپنی دنیا کے کسی جائز معاملہ میں مشغول ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ گھر میں جھاڑو مرواتے پھر دو ٹکے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور کہتے: میرے رب

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۹۴، ۸/ ۲۸، صحیح مسلم، کتاب اللباس ۶/ ۱۰۷، وفح الباری ۱۰/ ۲۸۵۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۶۹، و مسند الامام احمد ۳/ ۱۴۳، و صحیح ابن حبان ۷/ ۲۳۰، وفح الباری ۷/ ۶، و مجمع الزوائد

۱۰/ ۶۸، و المطالب العالیہ ۱۶/ ۴۲۔

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۴۴، و صحیح مسلم کتاب الايمان ۱۵۲، و مسند الامام احمد ۳/ ۱۵۷، ۴۴۴، ۳۲۵، ۳۷۳، ۳/ ۱۵۲۔

۱۵۲، ۲۶۰، ۲۸۵، و المستدرک ۳/ ۲۴۷، ۳/ ۳۵۱۔

۴۔ العاریع الکبیر ۳/ ۶۷۳، و الجرح والتعديل ۳/ ۱۷۵، و تاریخ بغداد ۸/ ۳۴۰، و الکاشف ۱/ ۲۸۳، و تہذیب

الکمال ۱۷۱، ۱۷۲ (۳۰۹/ ۸)

کے فرشتوں کو خوش آمدید، بخدا! میں تمہیں ضرور آج بھلائی پر گواہ بناؤں گا۔ پھر اللہ کا نام تسبیح، تحمید اور تہلیل، وتکبیر کہتے رہتے۔ ہر دن اسی طرح کرتے..... حتیٰ کہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے یا نیند کا غلبہ ہو جاتا۔

۲۱۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن عقیل، عبید اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریر، محمد بن مہزم، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

۲۱۷۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن سے عاجزی و انکساری کے ساتھ ملاقات کرو، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو اور لوگوں میں سب سے کم تمہاری مشقت ہو۔

۲۱۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم مومن سے ملو عقیف و سوا لی بن کر۔ مومن سے ملو غنی و فقیر بن کر۔ پھر تشریح کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں سے عقیف، خدا سے سوا لی اور فقیر، اپنے آپ میں عزت دار، لوگوں سے بے نیاز بن کر ملو۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ مومن کے اخلاق آسان اور بغیر مشقت والے ہیں۔

۲۱۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، سلام بن مسکین، ابو سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: ہر گھر کی ایک زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہیں جو ذکر اللہ کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔

۲۱۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، محمد بن فرج، یوسف بن فرق، سلام بن مسکین، عقبہ بن ابی بیت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت یہ ہے کہ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے جمع ہو جائیں۔

خلید عصری رحمہ اللہ کی چند مسانید

۲۱۷۶- ہر روز دو فرشتوں کا اعلان..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن حسین، محمد بن یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، خلید عصری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور انکی آواز جن والہ کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے وہ فرشتے اعلان کرتے ہیں: اے اللہ دولت خرچ کرنے والے کو فوراً بدلہ عطا فرما اور دولت روکنے والے بخیل کو دولت کا ضیاع دیدے۔ جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن والہ کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے وہ اعلان کرتے ہیں جو چیز تھوڑی اور کفایت کرنے والی ہو بہتر ہے کثیر ہلاکت میں ڈالنے والی سے۔

قتادہ سے یہ حدیث سلیمان بن تمیمی، ابو عوانہ، شیبان، سلام بن مسکین، عباد بن رشد اور حکم بن عبد اللہ نے بھی روایت کی ہے۔
۲۱۷۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عقیل، عبید اللہ بن عبد المجید حنفی، عمران قحطان، قتادہ و ابان بن ابی عیاش، خلید عصری کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ بجالائیں وہ جنت میں داخل ہوگا..... جس نے اچھی طرح وضو کیا اور رکوع سجدہ اور وقت کی رعایت کر کے پانچ نمازوں کی پابندی کی، رمضان کے روزے رکھے، استطاعت کے مطابق بیت اللہ کا حج کیا، دلی رضامندی سے زکوٰۃ ادا کی اور امانت اچھی طرح سے ادا کر دی۔ کسی نے پوچھا: اے

ابوالدرداء! امانت کیا ہے؟ جواب دیا، غسل جنابت امانت ہے۔ اللہ عزوجل نے ابن آدم کو اس کے دین میں سے اس کے سوا کسی شے کی امانت سپرد نہیں کی۔

نعمان نے یہ حدیث عبدالسلام عن عمران قطان عن قتادہ کی اسناد سے بمثل بالا روایت کی ہے اور ابان بن ابی عیاش کا ذکر نہیں کیا۔
۲۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، عمران کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

(۱۸۳) مرق عجل رحمہ اللہ

مرق بن مشرخی عجل رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ عبادت گزار، حق کا بول بالا کرنے والے اور ہمیشہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی رہنے والے تھے۔

۲۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلیٰ بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مرق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بات بھی مجھے پہنچی اپنے ال خانہ کی موت سے بڑھ کر کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ (جس پر میں نے صبر کر کے خدا کے ہاں بلند درجات پائے۔)

۲۱۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن حسان، حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مرق عجل رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لاتے میں ان سے ان کے ال خانہ اور بچوں وغیرہ کا حال پوچھتی تو وہ جواب دیتے: ائخذ اوہ تو زیادہ ہوتے جارہے ہیں، میں پوچھتی کہ ایسا کیوں ہے؟ تو (اس کے جواب کے بجائے) فرماتے کہ مجھے ڈر ہے کہیں وہ میری ہلاکت کا سامان اکٹھا نہ کر رہے ہوں۔ فرمایا کرتے تھے: زمین میں کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو اور میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔

۲۱۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مرق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مؤمن کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی اچھی مثال نہیں دیکھی کہ وہ ایک لکڑی پر بیٹھا دنیا میں بہتا جا رہا ہو اور زبان سے کہتا جا رہا ہو، اے میرے رب میری مدد کر! اے میرے رب میری مدد کر! کیا بعید اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے۔

۲۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوکامل، حماد بن سلمہ و حماد بن زید و سعید بن زید، ابو تیاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مرق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت بجالانے والا جبکہ لوگوں نے اس اطاعت سے منہ پھیر لیا ہو ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگ کر دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔

۲۱۸۳- غصہ ہمیشہ پچھتاوے کا سبب ہے۔ ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابویوب، یزید ثنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مرق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بہت کم غصہ آتا ہے، کم از کم جب بھی مجھے غصہ آیا پر سکون ہونے کے بعد مجھے سخت ندامت ہوئی۔ ایک آدمی نے کہا: میں آپ سے اپنے سنگدل ہونے کی شکایت کرتا ہوں اور میں صوم و صلوٰۃ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں؟ مرق رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا اگر تم کو بھلائی کرنے میں کمزوری کا سامنا ہے تو برائی سے زیادہ سے زیادہ بچو۔ مجھے بھی

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۲۹/۲۵۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۲۵/۲۵۔ ومجمع الزوائد ۴۷/۱۸۹۔ وتاریخ اصفہان للمصنف ۱۸۹/۲۔

والدر المنثور ۲۹۶/۱۔ والقریب والقریب ۲۳۱/۱۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۲۳/۱۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۲۱۱/۲۱۱۔ والجرح ۸/۱۸۵۱۔ والکاشف ۳/۵۷۶۸۔ وسیر

النبلہ ۳/۳۵۳۔ ولہذیب التہذیب ۳۳۱/۱۰۔ والقریب ۲۸۰/۲۸۰۔ والعلاصۃ ۳/۷۴۴۲۔

جب غیند میں فرحت ملتی ہے سو جاتا ہوں۔ (اس سے بھلائی تو نہیں ملتی لیکن برائی سے تونج جاتا ہوں)۔

۲۱۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، علی بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موزق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دس سال میں خاموشی سیکھی اور میں نے حالت غضب میں جب بھی کوئی بات کہی اس پر بعد میں نادم ہوا۔

۲۱۸۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، ابو عبیدہ، ہشام، موزق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں نے حالت غصہ میں کوئی بات کی راضی ہونے کے بعد مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۲۱۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معطل بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موزق عجل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے بیس سال سے فلاں فلاں حاجت کا سوال کرتا رہا لیکن وہ مجھے نہیں عطا کی گئی اور نہ ہی میں اس سے ناامید ہوا ہوں، ان کے اہل خانہ کے کسی فرد نے پوچھا کہ وہ کیا حاجت ہے؟ جواب دیا: کہ میں لایعنی باتیں کرنا چھوڑ دوں جعفر بن سلیمان نے بھی یہ حدیث سلیمان معطل سے روایت کی ہے۔

۲۱۸۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ابواشہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موزق رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال زکوٰۃ کبھی نہیں پایا گیا۔

۲۱۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، جعفر بن بعض الشیوخ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موزق رحمہ اللہ تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کثیر نفع حاصل ہوتا تھا، لیکن ہفتہ نہیں گزرتا تھا اس حال میں کہ ان کے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہو۔ کسی بھائی سے ملے اسے تین ہزار چار ہزار پانچ ہزار عطا کر دیتے اور فرماتے انہیں اپنے پاس رکھ لو حتیٰ کہ تمہیں اس کی ضرورت پیش آئے۔ تھوڑی مدت کے بعد پھر اس سے ملے اور (مزید رقم لے جا کر) فرماتے: تمہیں اس رقم میں بھی اختیار ہے بھائی کہتا: مجھے اس کی چنداں ضرورت نہیں فرماتے: بخدا! ہم اسے واپس کبھی نہیں لیں گے، جہاں چاہو اسے خرچ کرو۔

یہ حدیث حماد بن زید نے جمیل عن موزق کے طریق سے بمثل بالا روایت کی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ کسی کو بطور صدقہ دینے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۲۱۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، سیار، جعفر، سعید جریری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موزق عجل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہمارے خاندان والوں کو معلوم ہیں تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہ کریں۔

۲۱۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوالعباس الطہرانی، اسماعیل بن ابی الحارث، اخضر، ابن مہدی، حماد بن زید، عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت موزق اپنا خرچہ سر کے نیچے پالیتے تھے۔

مسانید موزق عجل رحمہ اللہ

موزق عجل نے بہت ساری احادیث مرسل روایت کی ہیں جبکہ ابو ذرؓ اور سلمانؓ سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔

انکی سند سے مروی چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۱۹۱- حضور ﷺ کی خشیت کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر طحی، عبید بن غنم، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوہ ابوشیبہ، ابراہیم بن محمد حسن، علی

بن محمد کوئی، عبد اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، موزق عجل رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چڑ چڑا رہا ہے اور وہ چڑ چڑانے کا سزاوار بھی ہے۔ چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی خالی جگہ نہیں مگر فرشتے اللہ کے حضور پیشانی ٹیکے سجدے میں پڑے ہوئے ہیں کاش جو کچھ میں جانتا ہوں وہ کچھ اگر تم جانتے تو ہستے کم روتے زیادہ، اپنے بستروں پر غورتوں سے لذات بھی نہ حاصل کر پاتے، بخدا! تم بلند مقامات کی طرف نکل پڑتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑاتے، بخدا! میں پسند کرتا ہوں، کہ کاش میں جنت کا کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

۲۱۹۲۔ سلمان فارسیؓ کے آخری وقت کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، زکریا بن محی الساجی، ہد بہ بن خالد، حماد بن سلمہ، حبیب، حسن و حمید، مورق عجل رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلمانؓ بوقت وفات رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا ایک عہد مجھ زلارہا ہے جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ”دنیا میں تمہارا گزر بسر کا سامان صرف اتنا ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے“

مورق عجل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سلمانؓ وفات پا گئے لوگوں نے ان کے گھر جا کر دیکھا صرف ایک پالان، معمولی بستر اور کچھ ہلکا پھلکا سامان جسکی قیمت بیس درہم کے لگ بھگ ہوگی پایا۔

۲۱۹۳۔ ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی و سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، داؤد بن شیب، ہمام بن منک، قتادہ، مورق عجل، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ۳

(۱۸۴) صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ

ابوصہبہ صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، کتاب اللہ پر عمل پیرا، اللہ کے بندوں کے محبوب، حوادث پر صابر اور تاریک راتوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۱۹۴۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، رزیک صاحب الطعام..... ابو سلیل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ صلہ عدوی کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے علم سکھائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے۔ فرمایا: تم نے آج میری طرح سوال کیا ہے جس طرح کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے پاس گیا اور ان پر گزیدہ ہستیوں سے کہا: مجھے علم سکھاؤ جو اللہ عزوجل نے تمہیں سکھلایا ہے انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی خیر خواہی قبول کرو، مسلمانوں کے لئے خیر خواہ رہو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، فتنوں میں حصہ مت لو اور نہ ہی فتنوں میں پڑ کر مقتول بنو اور تم اس قوم سے بچتے رہو جو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ ایمان سے کوسوں دور ہیں اور وہ خوارج ہیں۔

۲۱۹۵۔ صلہ بن اشیمؓ کی نصیحت کا اثر ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن ثنی، عفان، حماد بن یزید، ثابت کے سلسلہ

۱۔ سنن العرمذی ۲۳۱۲۔ و سنن ابن ماجہ ۲۱۹۰ والمستدرک ۵۱۰/۲۔ ۵۳۴/۳۔ و مسند الامام احمد ۱۷۳/۵۔

۲۔ دلائل النبوة للمصنف ۱۵۸۔ و مشکاة المصابیح ۵۳۴/۵۔ ۲۶۵/۳۔ والدر المنثور ۲۹۴/۶۔ ۲۹۷/۶۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۶۶/۱۔ ۶۵/۱۔ و التحف السادة المعظین ۹۴/۱۰۔ و تخریج الاحیاء ۱۰۴/۳۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲۶۳/۲۔ ۳۹۶/۲۔ و فتح الباری ۳۹۹/۸۔

سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم اور ان کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان اپنے کپڑے گھسیتا ہوا گزرا صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ نے چاہا کہ زبانی کلامی اس کی اچھی طرح خبر لی جائے۔

لیکن صلہ رحمہ اللہ فوراً بول اٹھے اور فرمایا: اے بھتیجے تھوڑی دیر کے لئے رک جاؤ! مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے پوچھا: کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی تہ بند اوپر کر لو، کہا: جی ہاں، اس نے فوراً اپنی تہ بند ٹخنوں سے اوپر کر لی۔ صلہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: یہ طرزِ تنبیہ افضل ہے اگر تم اسے برا بھلا کہتے وہ بھی جواب میں تمہیں برا بھلا کہتا۔

۲۱۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن، حماد بن سلمہ، ثابت، معاذہ کہتی ہیں کہ صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ جب آپس میں ملتے ایک دوسرے کے ساتھ معافہ کرتے تھے۔

۲۱۹۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبد اللہ، معیار، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ ہمیشہ بیاباں کی طرف چلے جاتے اور وہاں جا کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے، رستے میں چند نوجوان کے پاس سے گزرتے جو لہو لعب میں مشغول ہوتے آپ ان سے کہتے: مجھے ایسے لوگوں کے متعلق تلاؤ جو کہیں سفر کے ارادے سے نکلے ہوں۔ دن کے وقت سیدھے راستے سے ہٹ جاتے ہوں اور رات کو بے غم سو جاتے ہوں وہ کب تک سفر قطع کر کے منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ یوں وہ روزانہ ان نوجوانوں کے پاس سے گزرتے اور انہیں نصیحت کر جاتے۔ ایک دن ان کے پاس سے گزرے اور یہی مقولہ انہیں دہرایا۔ ایک نوجوان کی سمجھ میں بات آگئی اور کہنے لگا: اے ساتھیو! ان کی بات کا مقصود صرف ہم ہیں کوئی اور نہیں ہے ہم دن کے وقت لہو لعب میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو بے غم سو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے سب کچھ ادھر ہی چھوڑا اور صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ ان کے ساتھ بیاباں تک پہنچ گیا اور مرنے تک ان کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔

۲۱۹۸- موت سے پہلے موت کی خبر..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کھانا تناول فرما رہے تھے، اس نے کہا: آپ کا بھائی قتل کیا جا چکا ہے، آپ نے اس سے کہا: تب کھانا کھا لو میرے بھائی کی موت کی خبر ایک زمانے سے دی جا رہی ہے۔ سو اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”انک میت وانہم میتون“ آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمرہ ۳۰)

۲۱۹۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا بھائی انتقال کر گیا، ان کے پاس بھائی کی موت کی خبر دینے ایک آدمی آیا اور وہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے فرمایا آؤ کھانا کھا لو سو ہمیں تم سے پہلے ہی بھائی کی موت کی خبر دی جا چکی ہے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔ اس نے پوچھا: آپ کو کسی نے خبر دی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”انک میت وانہم میتون“ آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (زمرہ ۳۰)

۲۲۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا فرمانے لگے: اے بیٹے! آگے بڑھو اور خوب قتال کرو حتیٰ کہ میں تمہاری بہادری کو ہاضمہ اجرو ثواب سمجھوں، چنانچہ بیٹے نے پلٹ کر خوب حملہ کیا حتیٰ کہ شہادت سے سرفراز ہوا۔ عورتیں تعزیت کرنے ان کی بیوی معاذہ عدویہ کے پاس جمع ہوئیں۔ ان کی بیوی کہنے لگیں: خوش آمدید! اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک دینے آئی ہو تو میں تمہیں مرحبا کہتی ہوں اور اگر تم کسی اور مقصد کے لئے میرے پاس آئی ہو تو فوراً واپس لوٹ جاؤ۔

۲۲۰۱۔ صلہ کے صبر کی کرامت ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نہر تیری کی ایک بستی میں نکلے۔ میں گھوڑے پر سوار تھا یہ سیلاب کا موسم تھا۔ میں نہر کی پگڈنڈی پر پورا دن چلتا رہا مجھے کھانے کو کوئی چیز نہ ملی بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا، راستے میں مجھے ایک مضبوط غلام ملا۔ اس نے کاندھے پر کوئی چیز اٹھا رکھی تھی، میں نے اسے نیچے دیکھے کو کہا اس نے وہ بوجھ نیچے رکھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ وہ روٹیاں ہیں۔ میں نے کہا: مجھے ان میں سے کچھ کھلاؤ! کہنے لگا: میں نے فلاں فلاں آدمیوں کا زور اٹھا رکھا ہے، اگر آپ پسند فرمائیں تو کھالیں لیکن ان میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے میں نے اسے چھوڑ دیا اور آگے چل دیا۔ پھر مجھے ایک دوسرا غلام ملا اس نے کاندھے پر کھانا اٹھا رکھا تھا، میں نے اسے کہا: اس کھانے سے مجھے بھی کچھ کھلاؤ! کہنے لگا: میں نے فلاں فلاں آدمیوں کا زور اٹھا رکھا ہے، اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو آپ مجھے تکلیف پہنچائیں گے اور پریشان کریں گے۔ میں نے اسے بھی چھوڑ دیا اور خود آگے چل پڑا بخدا! اچانک میں نے اپنے پیچھے آواز سنی جس طرح پرندہ پھڑ پھڑا کر گرتا ہے، میں اس کی طرف متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ کتاب کے خوبصورت کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی ہے، میں گھوڑے سے اتر کر اس کی طرف گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ کپڑے میں رطب (تروتازہ) کھجوروں کی زنبیل لپٹی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ موسم رطب کھجوروں کا نہیں تھا۔ میں نے اس زنبیل سے سیر ہو کر کھجوریں کھائیں۔ بخدا! میں نے اس سے پہلے کبھی اتنی عمدہ رطب کھجوریں نہیں کھائیں اور نہ ہی ایسا پانی پیا۔ پھر میں نے باقی ماندہ کھجوریں لپیٹ کر رکھ لیں اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنے ساتھ کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں اور باقی ماندہ کھجوریں اٹھالایا۔

جریر بن حازم کہتے ہیں مجھے اونی بن دلہم نے بتایا ہے کہ میں نے کتان کا وہ خوبصورت کپڑا ان کی بیوی کے پاس دیکھا ہے اس میں انہوں نے قرآن مجید لپیٹا ہوا تھا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کپڑا مفتود ہو گیا۔ گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں آیا کہیں چوری ہو گیا یا کہیں چلا گیا اس کے ساتھ کیا ہوا؟

۲۲۰۲۔ صلہ بن اشیم کے آگے شیر کا رام ہونا ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، مسلم بن سعید واسطی، حماد بن جعفر بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر بن زید کہتے ہیں: ہم کابل کی طرف جہاد پر گئے اور لشکر میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ چنانچہ ان کا معمول تھا کہ رات کے تاریک ہوتے ہی لوگوں کو ادھر چھوڑ کر کہیں چلے جاتے، میں ان کی ٹوہ میں لگ گیا تاکہ میں ان کی عبادت کو دیکھوں جس کا چہ چالوگوں میں عام ہے۔ چنانچہ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چمکا دینے کے لئے تھوڑی دیر لیٹ گئے اور لوگوں کی غفلت کے متلاشی ہو گئے جب تقریباً لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو انہوں نے چھلانگ لگائی اور نچلی جگہ میں داخل ہو گئے میں چپکے سے ان کے پیچھے ہولیا۔ پس انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے اسی لمحے ایک شیر رونما ہوا اور ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک درخت پر چڑھ گیا، میں سمجھا ابھی ان کو پھاڑ کھائے گا۔ مگر وہ تھے کہ انہیں شس سے مس نہیں ہوئی۔ بلکہ انہوں نے آرام و سکون کے ساتھ نماز پڑھی اور سلام پھیرا پھر فرمایا: اے درندے! کہیں اور اپنے رزق کو تلاش کر۔ شیر وہاں سے چٹکھاڑتا ہوا واپس لوٹ گیا میں اسکی زوردار بھبک سے سمجھا کہ جیسے پہاڑ پھٹ گئے ہوں۔ آپ رحمہ اللہ برابر صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح ہوئی تو حمد و ثناء کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے شاذ و نادر ہی ایسی دلکش حمد و ثناء سنی ہوگی پھر کہنے لگے: اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے، کیا میرے جیسا تجھ سے جنت مانگنے کی جرات کر سکتا ہے؟ پھر آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ صبح ہوئی تو یوں لگا جیسے انہوں نے اطمینان کے ساتھ پہلو کے بل سو کر رات کر دی ہو۔ حالانکہ میں رات کو بیدار رہنے کی وجہ سے نڈھال سا ہو گیا تھا، واللہ اعلم۔

۲۲۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن ضیق، نجدۃ بن مبارک، مالک بن مغول کہتے ہیں کہ بصرہ میں تین پائے کے عبادت گزار تھے صلہ بن اشیم، کلثوم بن اسود اور ایک اور بزرگ۔ صلہ رحمہ اللہ جو نہی رات ہوتی ایک جھاڑی کی طرف چلے جاتے اس جھاڑی میں اللہ کی عبادت کرتے رہتے، ان کی ٹوہ میں ایک آدمی لگ گیا اور ایک اونچے نیچے پر جا بیٹھتا کہ ان کی عبادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اچانک ایک درندہ آیا جسے صلہ رحمہ نے دیکھ لیا آپؐ نے فرمایا اے درندے! کھڑا ہو جا اور یہاں سے چلا بن، کہیں اور اپنے رزق کی تلاش کر۔ درندے نے انگڑائی لی اور چل پڑا۔ پھر آپؐ عبادت میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ صبح ہو گئی فرمایا: اے میرے اللہ! بے شک صلہ جنت مانگنے کا اہل نہیں ہے لیکن جہنم کی آگ سے پردہ مانگتا ہے۔

۲۱۰۲- دن دن کے رزق پر قناعت..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود و روح، حماد بن زید، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں نہیں سمجھتا کہ میں کس دن زیادہ خوش ہوتا ہوں؟ آیا اس دن کہ جس دن میں صبح سویرے ہی سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤں یا اپنے کسی کام میں مصروف ہونا چاہوں لیکن اللہ کا ذکر آڑے آ جائے۔

۲۲۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ رستہ، شبان، ابو ہلال، حسن، ابوصہبہ صلہ بن اشیم کہتے ہیں، میں نے جب مال کو مال سمجھ کر طلب کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا، مگر دن دن کارزق نہیں تھکاتا، میں نے سمجھ لیا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ حسنؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! جس آدمی کو دن دن کارزق عطا ہوتا ہو اور وہ نہ سمجھتا ہو کہ یہ اس کیلئے خیر اور بہتر تو وہ صرف غبی الرائے اور عاجز ہی ہو سکتا ہے۔

۲۲۰۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، یونس، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوصہبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا حلال جگہوں سے طلب کی ہے اور میں اس سے صرف اتنا ہی حاصل کرتا تھا جس سے وقتی گزارا چل سکے۔ رہی میری بات تو میں طلب دنیا میں اپنے آپ کو تھکا تا نہیں ہوں۔ رہی بات دنیا کی سو وہ مجھ سے چوک کر آگے تجاوز نہیں کر سکتی، جب میں اس سوچ کو پاتا ہوں تو اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہوں: اے میرے نفس! تیرے لئے اتنا رزق رکھا گیا ہے جس سے تیری کفایت ہو سکے پس راضی رہ چنانچہ میرا نفس راضی ہو جاتا ہے۔

۲۲۰۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بھائی وفات پا گیا نماز جنازہ کے بعد قبروں میں رکھ دیا گیا اور کپڑا وغیرہ کھینچ لیا گیا اتنے میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ آگئے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑا اور پھر آواز بلند کی۔ اے فلاں! اے فلاں!

فان تنج منها نج من ذی عظیمۃ..... والا فانی لا اخالک ناجیاً۔

اگر تو پیش آنے والی ہولناکی سے نجات پا گیا تو بے شک بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔ پھر صلہ بن اشیمؒ خود بھی رو پڑے اور لوگوں کو بھی رلایا۔

۲۲۰۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں صلہ نامی ایک آدمی ہوگا اسکی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۲۰۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن مسلم، عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن خالد بن خدش، ابوہ خالد بن خدش، حماد بن زید، ابن عون

کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے صلہ بن اشیم سے کہا: میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں باقی (زندگی) میں (نیکی کی) رغبت دے، جس شے سے بے نیاز کرتا ہے اس میں تم کو کنارہ کشی عطا فرماتے، تجھے ایسا یقین عطا فرمائے جسکا حاصل اللہ ہی ہو اور دین کامآل کا تیرے حق میں ہو۔

مسانید صلہ بن اشیم

شیخ فرماتے ہیں کہ صلہ کی ملاقات کافی صحابہؓ سے ہوئی اور ان سے علم سیکھا خصوصاً ابن عباسؓ سے خوب اکتساب حدیث کیا۔ ۲۲۱۰۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن نصر، معاویہ بن عمرو، زائدہ، منصور، حکم، یحییٰ جزار، ابوصہباء صلہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور میرے پیچھے بنو مطلب کا ایک آدمی بھی سوار تھا۔ نبی ﷺ کھلی فضاء میں زمین پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم گدھے سے اتر کر آئے اور نبی ﷺ کے زیر امامت نماز پڑھنے لگے، گدھے کو میں نے ان کے سامنے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اسکی پرواہ نہیں کی۔ تھوڑی دیر کے بعد بنو مطلب کی دو لڑکیاں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑی ہوئی آگئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگئیں اور آپ ﷺ اس جگہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لڑکیاں الگ الگ ہو گئیں آپ ﷺ نے اسکی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔

بچہ چلا نمازی کے سامنے جانور یا عورت وغیرہ آجائے تو اسکی نماز منقطع نہیں ہوتی، مترجم۔ شیخ کہتے ہیں کہ ابوصہباء اور صلہ ایک ہی شخصیت ہیں یا الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں؟ ہمیں ذیل کی اسناد سے شواہد ملے ہیں کہ ابوصہباء صلہ ہی ہیں۔ ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، یحییٰ جزار، رجل بصری، ابن عباسؓ سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے بعض کا قول ہے کہ ابوصہباء صہیب کی کنیت ہے۔

(۱۸۵) علاء بن زیاد رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک علاء بن زیاد بھی ہیں غمگین، پوئیدہ عبادت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہر وقت تیار اور لوگوں سے الگ تھلک رہنے والے تھے۔

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ تصوف ہمہ وقت تیار رہنے، جہد مسلسل، انقیاد کی ذلت اور اعتماد کی عزت تصوف ہے۔

۲۲۱۱۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبارک بن فضالہ، حمید بن ہلال کہتے ہیں: میں حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ علاء بن زیاد عدویؓ کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ کی وہ غمگین رہ رہ کر لاغر ہو چکے تھے۔ ان کی ایک ہمشیرہ تھیں جو صبح و شام ان کے پاس روئی دھنتی رہتی تھی۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے علاء! آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ حزن پر حزن ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے لوگوں کو فرمایا: ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ، ان پر استقلال حزن کی انتہا ہو گئی ہے۔

۲۲۱۲۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، سعید، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء فرماتے ہیں: ایک آدمی تھا جو عمل بھی کرتا اس کا مقصد اس سے محض ریاکاری ہوتا لہذا کپڑے اوپر کر لیتا، جب بھی قرأت کرتا آواز بلند کر لیتا، کسی سے ملتا تو لعن، طعن اور گالیوں کے سوا بات نہیں کرتا تھا..... پھر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے یقین و خلوص کی دولت

سے سرفراز کیا۔ اس نے آواز دھیمی کر لی، نماز خالصۃً للہ پڑھنے لگا اس کے بعد جب بھی کسی کے پاس آیا اسے دعا دی اور اچھے کلمات سے اسے پکارا۔

۲۲۱۳- علاء بن زیاد کا ترک دنیا..... ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلام، ہشام، ابن حسان، اوئی دہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کے پاس مال و دولت اور غلاموں کی کافی ریل پیل تھی۔ کچھ غلام آزاد کر دیے، کچھ رشتے داروں کو دے دیے، کچھ بیچ دیے اور ایک یا دو غلام اپنے پاس حسب سابق روک لئے جنگی کمائی سے گزر بسر کرتے تھے۔ عبادت کرتے اور ہر دن دو روٹیاں کھاتے تھے، لوگوں کے ساتھ مجالست ترک کر دی تھی، کسی کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ آتے۔ جمعہ پڑھتے پھر اہل خانہ کے پاس لوٹ آتے۔ جنازہ کے ساتھ بطور مشایعت کے چلتے پھر اہل خانہ کے پاس گھر واپس لوٹ آتے۔ ہتھکڑی عمر کمزور پڑ گئے تو ان کے بھائیوں اور دوستوں کو خبر ہوئی۔ انس بن مالک، حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا، اب اس مجاہدے کی گنجائش نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے بات کی لیکن وہ برابر خاموش رہے جب کلام سے فارغ ہوئے فرمایا: میں عاجزی و انکساری اللہ کے لئے کرتا ہوں تاکہ مجھ پر رحم فرمائے۔

۲۲۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، یحییٰ بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کا گزروقت صرف ایک دن میں ایک روٹی ہوتی تھی، دائمی روزہ رکھتے تھے جسکی وجہ سے ان کا جسم سبز پڑ گیا تھا، طویل رکعتوں والی نماز پڑھتے حتیٰ کہ گر جاتے۔ ان کی عیادت کرنے انس بن مالک اور حسن بن بصری رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو اس مجاہدہ کا حکم نہیں دیا؟ جواب دیا: میں بندہ مملوک ہوں جس عمل کو بہتر سمجھتا ہوں بجالاتا ہوں۔

۲۲۱۵- دنیا کی اصل شکل..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن جریر، ابوہ جریر، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھی، بڑی عمر والی، ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک آنکھ سے محروم بھنگی عورت ہے اور اپنے اوپر خوب زیور سجا کر سنوری ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تیرا بغض عطا فرمائے کہنے لگی: جی ہاں اگر مجھ سے بغض وعداوت رکھنی ہے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس ہراج، ہارون بن عبداللہ، سیار، حارث بن نبھان، ہارون بن ریاب اسدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں قبیح المنظر عورت دیکھی اس نے ہر طرح کی زیب و زینت سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کی دشمن تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگی میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بغض وعداوت رکھو اور اللہ تمہیں مجھ سے پناہ دے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۷- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتمر، اسحاق بن سوید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنی نظر عورت کی چادر پر بھی نہ ڈال چونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

۲۲۱۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ہشام بن زیاد، اخ العلاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ شب جمعہ کو پوری پوری رات بیدار رہتے اور عبادت میں مشغول رہتے چنانچہ ایک رات ان پرستی و کمزوری کا حملہ ہوا۔ بیوی سے کہنے لگے: اے اسماء! میں کچھ سستی و کمزوری پاتا ہوں جب تو ایسا ایسا ہوتا دیکھے

تو مجھے جگا دینا۔ کہنے لگی! جی ٹھیک ہے۔ اسی اثناء میں ان کی آنکھ لگی تھی کہ اچانک خواب میں ایک آدمی آیا اور پیشانی سے پکڑ کر کہا: اے ابن زیاد! کھڑے ہو جائیے اور اللہ کا ذکر کیجئے اللہ بھی آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے اور پیشانی کے وہ بال جن سے آنے والے نے پکڑ کر جگایا تھا مرتے دم تک باقی رکھے۔

۲۲۱۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اتار لے یہ سمجھ کر کہ اسے موت آ چکی ہے اور اپنے رب سے اقبالہ (توبہ) کی درخواست کرے اور اللہ سے اقبالہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے۔

۲۲۲۰- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن سلیمان، علی بن صدقہ جبلائی، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان نے کہا کہ میں ایک مرتبہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے پیچھے چل رہا تھا اور مٹی گارے سے بچنے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا، انہیں کسی آدمی کا دھکا لگا جس سے ان کا پاؤں کیچڑ میں گھس گیا، جب گھر پہنچے مجھے کہا اے ہشام کیا دیکھ لیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: اسی طرح مسلمان آدمی گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور جب گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو پھر اچھی طرح سے ان میں گھستا چلا جاتا ہے۔

۲۲۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن مصعب، مخلد بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد سے ایک آدمی کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں ہیں، آپ اس سے فرمانے لگے: تیرا ناس ہو گیا۔ شیطان کو میرے اور تیرے علاوہ کوئی اور مذاق کے لئے نہ ملا۔

۲۲۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد نے فرمایا: ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جہنم میں لا رکھا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہمیں نکال لے اس طرح ہم نکالے جاسکتے ہیں۔

۲۲۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، جریر بن عبید عدوی، ابو عبید عدوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبید فرماتے ہیں علاء بن زیاد سے میں نے کہا کہ جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی سمجھ نہیں آتی، فرمایا: تجھے خوشخبری ہے کہ یہی علم خیر ہے۔ کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کھنڈر کے پاس سے گزرتے ہیں اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور جب آباد گھر کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں کوئی ساز و سامان دیکھ لیں فوراً اس کی تلاشی لینا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ کچھ نہ کچھ اس گھر سے لے اڑتے ہیں۔

۲۲۲۴- علاء بن زیاد کو جنت کی خوشخبری کا واقعہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد عدوی، سیار، جعفر کہتے ہیں میں نے مالک بن دینار کو ہشام بن زیاد عدوی سے اس قصہ کے بارے میں سوال کرتے سنا؟ چنانچہ ہشام بن زیاد نے ہمیں ساری بات سنائی کہا: اہل شام کے ایک آدمی نے ساز و سامان تیار کیا تاکہ حج کرنے جائے کہ خواب میں اس کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا: عراق جاؤ پھر بصرہ جاؤ پھر قبیلہ بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس جاؤ۔ ان کے سامنے والے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ چنانچہ وہ آدمی سمجھا محض برائے نام ڈھکوسلا خواب ہے۔ حتیٰ کہ جب دوسری رات آئی پھر ایک آنے والا آیا اور کہا: کیا تو عراق نہیں گیا اور گزشتہ رات والی ساری بات دہرائی، حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آنے والا دھمکی دیتے ہوئے آیا کہ تو عراق کیوں نہیں گیا پھر بصرہ اور پھر بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس کیوں نہیں گیا؟ علاء بن زیاد میاں نے قد والے ہیں سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور مسکراتے رہے ہیں انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔

چنانچہ اس نے صبح ہوتے ہی زادِ سفر اور دیگر ضروری سامان تیار کیا اور عراق کی طرف کوچ کر گیا۔ جب اپنے محلے کے گھروں سے نکلا اچانک دیکھتا ہے کہ وہ آدمی جو خواب میں آتا رہا تھا اس کے سامنے چلتا جا رہا ہے۔ جب وہ آدمی اپنے گھوڑے سے نیچے اترتا آگے چلنے والا غائب ہو جاتا اسی شش و پنج کے عالم میں کوفہ پہنچ گیا اور وہاں جا کر اسے غائب پایا۔ چنانچہ جب کوفہ سے مطلوبہ سامان لے کر چل پڑا، پھر اسے اپنے سامنے چلتا دیکھا حتیٰ کہ بصرہ آ گیا اور قبیلہ بنو عدی میں علاء بن زیاد کے گھر میں داخل ہوا دروازے پر تھوڑی دیر توقف کے بعد سلام کیا۔ ہشام کہتے ہیں میں اندر سے باہر آیا، مجھے دیکھ کر پوچھنے لگا کیا آپ علاء بن زیاد ہیں، میں نے نفی میں جواب دیا اور کہا اے اللہ کے بندے! اللہ تم پر رحم کرے اترو اور اپنا سامان بھی اتار کر ادھر رکھو کہنے لگا نہیں، علاء بن زیاد کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وہ مسجد میں ہیں، (علاء بن زیاد مسجد میں بیٹھتے تھے دعائیں مانگتے اور حدیثیں سناتے رہتے تھے)۔

ہشام کہتے ہیں میں علاء کے پاس مسجد میں گیا انہوں نے حدیث میں کسی قدر تخفیف کی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اس آدمی کے پاس آئے، جب مسکرائے تو ان کے سامنے کے دو دانت (ٹوٹے ہوئے) ظاہر ہو گئے۔ وہ آدمی کہنے لگا بخدا! یہی آدمی میرا صاحب اور میرا مطلوب ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ علاء نے مجھے کہا: تو نے اس آدمی کا سامان کیوں نہیں اتارا؟ جواب دیا: میں نے اس کو کہا تھا مگر نہ مانا۔ علاء نے کہا: نیچے اترو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اس آدمی نے کہا: میں آپ سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ علاء رحمہ اللہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور بیوی سے کہا: اے اسماء! تو دوسرے کمرے میں چلی جا، وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اور وہ آدمی علاء کے پاس کمرے میں داخل ہو گیا اور اپنے خواب کی خوشخبری انہیں کہہ سنائی، پھر باہر نکلا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور واپس چلتا بنا۔ ہشام کہتے ہیں علاء نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور مسلسل تین دن (یا سات دن تک) روتے رہے ان دنوں میں کھانا چکھا اور نہ ہی پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

ہشام کہتے ہیں میں ان کے رونے کے دوران سنتا وہ کہتے: کیا میں.....؟ کیا میں.....؟ ہم ان کے بارے میں ڈرتے رہے کہ کہیں وہ وفات نہ پا جائیں۔ حسن بصریؒ اسی دوران تشریف لائے، میں نے ان سے سارا واقعہ ذکر کیا نیز میں نے کہا: میں انہیں مردہ تصور کرتا ہوں چونکہ نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ ہی پانی پیتے ہیں، بس انہیں صرف رونے سے آسرا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دروازہ کھولیں اے میرے بھائی! جب انہوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی بات سنی..... اٹھے اور دروازہ کھولا۔ حسن بصریؒ نے انہیں تکلیف زدہ پایا اور ان سے بات کی اور کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے ان شاء اللہ آپ اہل جنت میں سے ہیں تو کیا پھر آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟ ہشام کہتے ہیں: علاء رحمہ اللہ نے بذات خود ہمیں اس آدمی کے خواب کا پورا واقعہ سنایا پھر ہمیں تاکید کیا: جب تک میں زندہ ہوں تب تک کسی سے نہ کہنا۔

۲۲۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم محمد بن عمرو سلیمان بن احمد، ابو شعیبہ حسانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن فلسطینی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں موجود ہو کہ تم میں سے کمتر درجے میں وہ ہے جس کے دین کا دسواں حصہ بھی ضائع ہوا ہو، عنقریب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کمتر درجے کا وہ آدمی ہوگا جسکے دین کا دسواں حصہ باقی ہوگا۔

۲۲۲۶- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نحیری، حسن بن ثنی، عفان، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: جو چیز تیرے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی مسلمان پر اس کے کافر ہونے کی گواہی دے، تو اگر اسے قتل کر دے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

الهداية - AlHidayah

شریک بنائے، فرمایا: اے اللہ عکاشہ کو ان کا شریک بنادے۔

اتنے میں ایک اور صحابی کھڑے ہو گئے کہنے لگے میرے لئے بھی دعا کیجئے تاکہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان میں سے بنائے۔ ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ پھر صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم استطاعت رکھو تو ستر ہزار والوں میں سے ہونے کی کوشش کرو اور اگر عاجز آ جاؤ یا نکل میں کوتاہی برتو تو پھر اصحاب ظراب (ٹیلے والوں) میں سے ہونے کی کوشش کرو اگر ان کے شریک ہونے سے بھی عاجز ہو جاؤ اور کوتاہی کر بیٹھو تو پھر کم از کم افق والوں کے شریک ضرور بنو، یقیناً میں نے بہت سارے لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا ہے، پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میری اتباع کرو گے تو تم اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے۔ صحابہؓ نے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں تم اہل جنت کا ایک بڑا حصہ ہو گے۔ صحابہ کرامؓ نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا، آپ ﷺ نے پھر سورہ واقعہ کی آیت ”ثَلَاثَةَ مِائَةِ مِّنَ الْاَوَّلِينَ وَ قَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ“ ایک بڑی جماعت اولین میں سے ہوگی اور ایک قلیل جماعت آخرین میں سے، تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد صحابہ کرامؓ باہم مذاکرہ کرنے لگے کہ یہ ستر ہزار (جنتی) کون لوگ ہوں گے؟ بعض صحابہ کرامؓ کہنے لگے: وہ لوگ ہیں جو چوری نہیں کرتے، بدفالی نہیں نکالتے، اپنے جسموں کو آگ سے داغے نہیں اور اپنے رب پر بھرپور توکل رکھتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عدی نے سعید بن ابی عمرو بن قتادہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ امیہ حبلی نے بھی قتادہ سے علاء بن زیاد کے واسطے سے بدون ذکر حسن کے روایت کی ہے۔ معمر اور ہشام نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۰۔ ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی و حبیب بن حسن، ابو مسلم کشتی، عمرو بن مرزوق، عمران قطان، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی۔

۲۲۳۱۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن خندان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، علاء بن زیاد عبدوی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور جنت کی مٹی زعفران کی اور گارامشک کا ہوگا۔

یہ حدیث معمر نے قتادہ، علاء، ابی ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے اس کے درجات (گھر) یا قوت اور لولو کے ہونگے اس کی نہروں کے کنارے لولو کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔

۲۲۳۲۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، ابو رجیع حسین بن نثم مہری، ہشام بن خالد، ابوخلید عتبہ بن حماد، (دمشق میں ان سے بڑھ کر کتاب اللہ کا بڑا حافظ اور کوئی نہیں تھا) سعید بن بشیر، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہش نفس سے جہاد کرے یہ افضل ترین جہاد ہے۔

اسی طرح قتادہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ سعید بن بشیر ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ جبکہ سود بن حجیر قتادہ سے مختلف طریق سے یوں روایت کرتے ہیں عن العلاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔

۲۲۳۳۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن طاہر بن یحییٰ بن قبیصہ، ابوہ طاہر بن یحییٰ بن قبیصہ، حجاج بن حجاج، سوید بن حجیر، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ترین ہے؟ فرمایا جو مجاہد صرف اللہ کی ذات کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے وہ افضل ترین مجاہد ہے۔ اس آدمی نے پلٹ کر پوچھا یا عبد اللہ بن عمرو! کیا یہ

۱۔ المستدرک ۵۷۷/۳۔ ومسند الامام احمد ۴۰۷/۱۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۵۱۹۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۱۔

۲، ۵۔ مجمع الزوائد ۴۰۷/۱۔ و تحاف السادة المتقين ۵۶۷/۱۰۔

۳، ۲۔ مجمع الزوائد ۳۹۶/۱۰۔ و تحاف السادة المتقين ۵۳۰/۱۰۔ و كنز العمال۔

آپ کا اپنا قول ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے؟ فرمایا: بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

(۱۸۶) ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں جو سوزِ قلب کے مالک، تلہیت سے سرشار، نفس کو مجاہدات سے مشقت میں رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف وجد اور محبت میں ہیجان کا نام ہے۔

۲۲۳۴۔ ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عبید اللہ بن معاذ، ابوہ معاذ، بسطام بن مسلم، ابویہا کہتے ہیں کہ میں نے ابو السوار عدویؒ کو فرماتے سنا انہوں نے سورۃ اسراء کی آیت ”وکل انسان الزمنا طائرہ فی عنقہ“ اور ہم نے ہر انسان کے گلے میں اسکا پروانہ لازم کر دیا ہے، تلاوت کی اور پھر فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفہ اعمال کھلا پڑا ہے اس کے متعلق تجھے اختیار ہے جو چاہے عمل کرے جب تو مر جائے گا بند کر دیا جائے گا ”اقرا کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسبا“ اے بندے! اپنا نامہ اعمال پڑھ لے، آج کے دن یہ تیرا حساب لینے والا کافی ہے۔ (اسراء: ۱۳)

۲۲۳۵۔ کوڑوں کی سزا میں امام احمد بن حنبل کے سرخیل ورہنما..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو جعفر محمد بن فرج، علی بن عاصم، بسطام بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس امت کے ایک سرکش نے ابو السوار عدوی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلا کر دینی امور کے متعلق کچھ پوچھا: ابو السوار نے اپنے علم کے مطابق اسے مناسب جواب دیا اور کہا اگر ایسا کرو تو فیہا در نہ تم دین اسلام سے بری الذمہ ہو۔ سن کر وہ غصہ میں آ گیا اور ابو السوار رحمہ اللہ کو چالیس کوڑے لگوائے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا اس کے کوڑے ختم نہیں ہو گئے۔ ابو جعفر کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کوڑوں کی بارش بر سائی گئی اور انہیں بے جا قید و بند میں رکھا گیا مجھے دلی طور پر سخت قلق و بے چینی ہوئی۔ چنانچہ ایک رات خواب میں مجھ سے کہا گیا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل اللہ تعالیٰ کے حضور ابو السوار عدوی کے مرتبے پر فائز ہوں؟ میں ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا انہوں نے (إنا لله وانا الیہ راجعون) پڑھا۔

۲۲۳۶۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، مخلد بن حصین کہتے ہیں کہ ابو السوار عدوی رحمہ اللہ کو ایک آدمی نے سخت اذیت پہنچائی حتیٰ کہ ابو السوار اپنے گھر کے قریب پہنچ گئے فرمایا تجھے اتنا کافی ہے؟ یا اگر کوئی کسر باقی رہتی ہو وہ بھی پوری کر لو تا کہ پھر میں گھر میں داخل ہو جاؤں۔

۲۲۳۷۔ ابونعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن ثنی، سالم بن نوح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یونس نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن عوف کا حال پوچھا؟ عوف نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ ابو السوار عدوی رحمہ اللہ سے ان کا حال پوچھا گیا کہ کیا آپ کا حال درست ہے؟ جواب دیا! ممکن ہے دسواں حصہ درست ہو۔

۲۲۳۸۔ ابوالسوار کی معاذہ عابدہ کو مسجد آنے سے ممانعت..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن علی، ابو داؤد، ابو خلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو السوار عدوی نے معاذہ عدویہ سے مسجد بنو عدی میں کہا: تم میں سے کوئی عورت

مسجد میں آتی ہے اپنا سر نیچے رکھتی ہے اور سرین اوپر بلند کر لیتی ہے۔ کہنے لگی آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو نیچے مٹی پر جمائے رکھا کرو اور پرندہ دیکھا کرو۔ فرمایا: میں حتی الوسع کوشش کے باوجود دیکھ ہی لیتا ہوں۔ پھر اس نے عذر بیان کیا اور کہنے لگی۔ اے ابوسوار! میں جب گھر میں ہوتی ہوں بچے مجھے شش و پنج میں مشغول رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں اپنے اندر نشاط پاتی ہوں فرمایا: اسی نشاط کا مجھے تمہارے اوپر خوف ہے۔

مسند ابوسوار عدوی

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوسوار عدوی نے عمران بن حصین اور بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

- ۲۲۳۹- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابونعیم عدوی، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سر اپنا خیر ہے۔
- ۲۲۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن رباح قیسی، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سر اسر خیر ہی خیر ہے۔
- ۲۲۴۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء انجام کار بھلائی لاتی ہے۔
- ۲۲۴۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن علی عمری، محمد بن بکار عیسیٰ، محمد بن سوار، شعبہ، قتادہ، ابوسوار کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشیں نو جوان لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا اظہار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو جاتا تھا۔

(۱۸۷) حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ

تابعین کرام رحمہ اللہ میں سے ایک حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ فقیہ بے مثال، لوگوں سے کنارہ کش، علم کے طالب و مطلوب، علمی میدان میں نمایاں کردار کے مالک اور میدان تحقیق میں گہرائی رکھتے تھے۔

۲۲۴۳- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی، عبداللہ بن سعید، حسن بن موسیٰ، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علماء و فقہاء میں حمید بن ہلال رحمہ اللہ کا ایک بلند مقام ہے، وہ مذاکرہ کرتے اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے تھے لیکن ایک جگہ کنارہ کش ہو کر بیٹھے رہتے تھے۔

۲۲۴۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سراج، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال کے سلسلہ سند سے

۱. صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۱، و مسند ابی داؤد ۴۷۹۶، و مسند الامام احمد ۸۴۲۶/۳، ۴۳۶، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۵، ۴۴۶، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۷۱، ۲۰۲، ۲۰۵، ۲۲۲، و الصغیر ۸۵/۱، و الترغیب والترہیب ۳/۳۹۸، و امالی الشجرۃ ۲/۱۹۶.

۲. المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۱۹، و منحة المعبود ۲۰/۷۳، و کنز العمال ۵۷۸۳.

۳. تہذیب الکمال ۵۴۲ (۵۰۳/۷)، و طبقات ابن سعد ۲/۲۳۱، و تاریخ الکبیر ۲/۲۷۰۰، و الجرح ۳/۱۰۱۱، و الجمع ۱/۹۰، و الکاشف ۱/۲۵۸، و المیزان ۱/۲۳۳۵، و تہذیب التہذیب ۳/۵۱، و الخلاصۃ ۱/۱۶۶۳.

مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ کہتے تھے: مصریوں میں حمید بن ہلال سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ چنانچہ قتادہ حسن اور محمد کو بھی مستثناء نہیں کرتے تھے۔ ۲۲۳۵- بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، ابو ہلال خالد بن ایوب کی سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں: بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سرسبز و شاداب درخت سوکھے ہوئے درختوں میں ہو۔

۲۲۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بصری، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن اسماعیل، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی نیک آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اسے اہل جنت کی سی صورت میں ڈھالا جاتا ہے، اسے اہل جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے اور اسے اہل جنت کے زیورات سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ جنت میں اپنی ازواج، خدام اور اعلیٰ درجے کی رہائش گاہیں دیکھتا ہے۔ ایسے لمحے اسے بیش قیمت کنگن کی مسرت پکڑ لیتی ہے۔ صرف اس کی فرحت و مسرت میں وہ مرنا چاہے تو مر سکتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: کیا آپ نے اپنی فرحت و مسرت دیکھ لی؟ یہ فرحت آمیز لمحات تیرے لئے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

۲۲۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اس آیت پر پہنچے: ”و یقسی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام“ اور جلال و شرافت والے کی ذات باقی رہے گی، اور پھر وہ اس باقی رہنے والی ذات کریم سے سوال کرے۔

۲۲۳۸- اللہ کی کتاب میں تین عظیم چیزیں..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کعبؓ نے فرمایا: تین چیزیں میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بڑی عظمت کی حامل پاتا ہوں جس نے ان پر پابندی کی وہ اللہ کا سچا بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کر دیا وہ اللہ کا دشمن ہے وہ تین چیزیں نماز، روزہ، اور غسل جنابت ہیں۔

۲۲۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے کعبؓ کے ساتھ سفر کیا اور دن رات سفر میں مشغول رہے حتیٰ کہ غنیمت سے غافل ہو گئے اور انہوں نے کعبؓ سے مشقت آمیز سفر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی کے ٹھکانے کو نہیں پایا۔ (یعنی اس وقت کی شدت کو یاد کرو تو یہ شدت بھول جاؤ گے)

۲۲۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن قسطل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سقیان، یونس، حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت مارے ایسے تور ہوں گے جن کی تنگی نیزے کی شام کی سی ہوگی۔ جہنم لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوگی۔

مسند حمید بن ہلال رحمہ اللہ

حمید بن ہلال نے کئی صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عبد اللہ بن مغفل، انس بن مالک، ہشام بن عامر اور ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔

۲۲۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نعیر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مغفل

کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے چربی کے چڑے کا تھیلا لٹکا ہوا ملا۔ میں اس کے ساتھ چٹ گیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اسی گفتش میں میں نے التفات کیا کہ اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کھڑے (میرے فعل پر) مسکرا رہے ہیں پس مجھے آپ ﷺ سے حیا آگئی۔

یہ حدیث تھکی بن سعید قطان نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت کی ہے اور سفیان رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اہل بصرہ کے پاس اس حدیث سے بہتر سند اُحدیث کوئی نہیں شعبہ نے بھی حمید بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد جرجانی، عبد اللہ بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، نصر بن شموئیل، شعبہ، حمید بن ہلال عدوی کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور مذکورہ بالا کے مثل حدیث ذکر کی۔

۲۲۵۳- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جعفر، زید بن حارثہ اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر دی گئی جبکہ آپ ﷺ نے انہیں یہ خبر شہادت سے پہلے ہی دیدی تھی۔ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں۔

۲۲۵۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خلق آدم اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ یہ حدیث ایوب سختیانی نے حمید سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

(۱۸۸) اسود بن کلثوم رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک اسود بن کلثوم بھی ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں ڈھانٹا باندھے شہید ہوئے۔ زندگی کے ایام کم دیکھے مگر ان کی عظمت و کرامت بھرپور دیکھنے میں آئی۔

۲۲۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے درمیان ایک آدمی موجود ہوتے تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب رستے میں چلتے ان کی نظر قدموں سے آگے متجاوز نہیں ہوتی تھی، اسود عورتوں کے پاس سے گزرتے اس زمانے میں دیواریں نسبتاً کم بلند ہوتی تھیں، بسا اوقات کوئی عورت اپنے کپڑے یا چادر اتار دیتی تھی، جب عورتیں انہیں دیکھتیں وہ انہیں ڈراتے دھمکاتے۔ عورتیں کہتیں ہر گز نہیں، یہ تو اسود بن کلثوم ہیں۔

اسود کا شوق شہادت ایک مرتبہ غزوہ میں لٹکے اور کہا: اے اللہ! میرا نفس نرمی، راحت و آرام میں تیری ملاقات کا خواہاں ہوتا ہے اگر یہ واقعہ سچا ہے تو اسے سچ مانج اپنی ملاقات نصیب فرما اور اگر یہ تیری ملاقات کو ناپسند کرے تو زبردستی اسے اپنی ملاقات پر مجبور کر دے اور پھر میرا گوشت پوست درندوں اور پرندوں کی خوراک بنادے۔ چنانچہ وہ کچھ شہسواروں کے ہمراہ چل پڑے ایک باغ میں داخل ہوئے (جس میں دشمن موجود تھے) دشمنوں نے انہیں کافی ڈرایا دھمکایا۔ لیکن مسلمان باغ کی دیوار میں سوراخ کر کے داخل ہو گئے اسود اپنے گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور زوردار حملہ کیا، پھر واپس آتے ہی وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر کہنے لگے کہ عجی کہتے ہیں: عرب جب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں، پھر حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا، پھر کچھ دیر کے بعد لشکر کا ایک بڑا حصہ باغ کے پاس سے گزرا، لوگوں نے اسود کے بھائی سے کہا اگر آپ اس دیوار سے اندر داخل ہو کر دیکھیں شاید آپ کے

بھائی کا گوشت اور ہڈیاں کچھ باقی رہی ہیں کہ نہیں۔ چنانچہ اسود کے بھائی اندر گئے واپس آ کر بتایا کہ گوشت ہڈیوں میں سے کچھ باقی نہیں رہا اور میرے بھائی اسود رحمہ اللہ نے بہت ساری دعائیں کی تھیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ذکر کروں۔

(۱۸۹) شولیس بن حیاش رحمہ اللہ

شیوخ بنی عدی میں سے ایک ابوالرقاد شولیس بن حیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے۔ نبی ﷺ کا عہد مبارک پایا اور عمر سے عطیات پائے۔

۲۲۵۶- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، ابوہ علی، ابوخلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابوعالیہ نے مجھ سے پوچھا کہ قبیلہ بنی عدی کے شیوخ میں سے کون باقی رہا ہے؟ میں نے جواب دیا ابوسوار، ابوعالیہ نے فرمایا وہ تو نو جوان ہیں میں نے کہا: ابوسوار کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں۔ فرمایا نہیں بہر حال وہ نو جوان ہیں، میں تو تجھ سے شیوخ کا پوچھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: اچھا شولیس عدوی! فرمایا: ہاں یہ وہی ہیں جو عمر کے عہد میں دو درہم لیتے تھے۔

۲۲۵۷- رحمت خداوندی..... ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن عباس سعید عامر، حمر ابو جعفر، ابو مسعود جریری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شولیس عدوی دو درہم لینے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے فرمایا: دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر امین ہے۔ جب آدمی کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ لکھتا چاہتا ہے تو فوراً دائیں طرف والا فرشتہ اسے روک دیتا ہے کہ جلدی نہ کر شاید نیکی کرنے یہ اتر آئے اور گناہ کا ارادہ ترک کر دے اور جب آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے حتیٰ کہ دس گنا بڑھا کر اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ شیطان دیکھ کر کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت! کون ہے جو ابن آدم کے دگنے ثواب کو پا سکے۔

۲۲۵۸- ابونعیم اصفہانی، عمرو بن محمد بن حاتم، (جدہ) محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان، سلیمان بن مغیرہ..... ثابت کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عدی کے ایسے مردوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نماز کو (پابندی اور جماعت کے ساتھ) پڑھتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر سرینوں کے بل گھسٹ کر پہنچے۔

مسانید شولیس رحمہ اللہ

شولیس رحمہ اللہ نے عتبہ بن غزو ان سے حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۵۹- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ابونعامہ عدوی، خالد بن عمیر و شولیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عتبہ بن غزو ان نے ہمیں خطاب کیا: خبردار ادنیٰ نے اپنے تعلق کی رسی کاٹنے کی اجازت دیدی ہے اور جلدی سے بھاگنا چاہتی ہے نیز دنیا صرف اتنی باقی رہی ہے جتنا برتن کی تلچھٹ باقی بچ جاتی ہے۔

تم ایسے گھر کے رہائشی ہو جس سے تم مرنے آخرت کے لئے فتنل ہو جانا ہے۔ پس بھلائی کو لے کر فتنل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سا تو ان بھر پایا ہے ہمارے پاس کھانے کو طعام نہیں ہوتا تھا اور ہم صرف درختوں کے پتے کھاتے تھے جنہیں چبا چبا کر ہمارے جڑے زخمی ہو چکے تھے۔

(۱۹۰) عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابو فراس عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو فراس عبادت گزار، دنیا سے کنارہ کش اور طلب آخرت کے سچے مشتاق تھے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا سے بھاگنا اور عاقبت و آخرت کی طلب صادق رکھنا تصوف ہے۔

۲۲۶۰- عبد اللہ بن غالب کی کثرت عبادت..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، ابو عباس ثقفی، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ گھر سے ایک میں وہ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور دوسرے میں ان کے اہل و عیال رہتے تھے اور وہ دو طرح کے ورد پڑھتے تھے ایک دن کو اور دوسرا رات کو۔

۲۲۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عون بن ابی شہاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب چاشت کے وقت سو رکعات نماز پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۲۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عمرو ازدی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک دن حسن بصری رحمہ اللہ ان کے قریب سے گزرے تو کہنے لگے: تو نے اپنے مریدوں کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے۔ فرمایا: میں ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی اور ان کی کمریں جھکی ہوئی دیکھ رہا ہوں..... اے حسن! اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسکا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں اور آپ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کم کریں۔ ہرگز نہیں! ایسے ہی شخص کے متعلق فرمان الہی ہے: اسکی اطاعت مت کرو سجدہ کرو اور اللہ کے قریب تر ہو جاؤ (سورہ علق الآیہ)۔ پھر عبد اللہ بن غالب نے سجدہ کیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بخدا! مجھے آج سمجھ میں نہیں آیا کہ میں سجدہ کروں یا نہ کروں؟

۲۲۶۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، محمد بن حارث، سیار..... جعفر کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن غالب کو دعا کرتے ہوئے پوچھا: اے اللہ! ہم اپنی کم عقلی کا، عمل کی کمی کا، آجال (آخری وقتوں) کے قریب آنے کا اور بزرگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا شکوہ بھیجیے کرتے ہیں۔

۲۲۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو عمرو ازدی، مسلم بن ابراہیم، نوح بن قیس، نصر بن علی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن غالب صبح کرتے تو یوں کہتے: اللہ نے مجھے خیر بھری رات نصیب فرمائی میں نے اس قدر قرآن پڑھا اور اتنی رکعات نماز پڑھی، اتنا ذکر کیا اور فلاں نیک عمل کیا۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابو فراس! آپ جیسے لوگ اس طرح اپنے عمل کو نہیں گنتے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”اما بنعمة ربك فحدث“ اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ اللہ کی نعمت کو بیان نہ کرو۔

۲۲۶۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد، غسان، سعید بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن غالب نے سجدہ کیا اور ان کے قریب سے ایک آدمی گزرا۔ وہ کہیں پل کے پاس سے چارہ خریدنے جا رہا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گیا لیکن عبد اللہ بن غالب برابر سجدے میں سر رکھے ہوئے تھے۔

۲۲۶۶- عبداللہ بن غالب کی شہادت کیلئے بے تابی..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد و محمد بن الحارث، سیار، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں: واقعہ زاویہ میں عبداللہ بن غالب کہنے لگے: میں یہ ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھے صبر نہیں ہو رہا۔ ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو، سو انہوں نے تلوار کا نیام توڑ ڈالا آگے بڑھے زوردار حملہ کیا حتیٰ کہ شہادت سے سرفراز ہو گئے اور ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

۲۲۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابو یحییٰ کہتے ہیں واقعہ زاویہ میں نے عبداللہ بن غالب کو دیکھا کہ انہوں نے پانی مانگا اور اپنے سر پر انڈیل دیا آپ روزے کی حالت میں تھے اور سخت گرم دن تھا، ان کے ارد گرد ان کے تلامذہ اور مریدین تھے، پھر انہوں نے تلوار کا نیام توڑا اور کہا ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو۔

عبدالملک بن مہلب نے آواز دی کہ اے ابوفراس! تو صاحب ایمان ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے اسکی طرف چند ان توجہ نہ کی آگے بڑھے تلوار سے پے در پے وار کیے اور بالآخر شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں دفن کیا ان کی قبر سے خوشبو پھوٹ پڑی۔ لوگ مشک سمجھ کر اس مٹی کو اپنے کپڑوں پر لگاتے تھے۔

مسانید عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ

عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۶۸- ابو نعیم اصفہانی، عبدالعزیز بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابو محمد بن حسن، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، صفد بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب حدانی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں بخل اور بد خلقی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

(۱۹۱) زرارة بن اوفی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک زرارة بن اوفی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ رقیق القلب، رحمدل، عبادت گزار، لوگوں اور دنیا سے کنارہ کش اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل و دماغ کو سرشار رکھنے والے تھے۔

۲۲۶۹- زرارةؓ کی خشیت..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد کے سلسلہ سند سے عون بن ذکوان کہتے ہیں کہ زرارة بن اوفی نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور سورت مدثر نماز میں قرات کی جب ”فَاذْأَنْقُرْ فِي السَّاقُورِ“ سو جب صور پھونکا جائے گا، پر پہنچے تو غش کھا کر نیچے گر پڑے اور روح پرواز کر گئی ان کو گھراٹھا کر لانے والوں میں بھی شامل تھا۔

۲۲۷۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، روح بن عبدالمومن، غیاث بن ثنیٰ قشیری، بہز بن حکیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زرارة بن اوفی نے ہمارے ساتھ بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھی، جب آیت فَاذْأَنْقُرْ فِي السَّاقُورِ تلاوت کی تو غش کھا کر گر پڑے اور روح پرواز کر گئی اور انہیں گھراٹھا کر لایا گیا۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۶۲۔ و التحاف السادة المتقين ۸/۱۸۳۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۱۵۰۔ و التاريخ الكبير ۳/۱۲۶۱۔ و الجرح ۳/ت و تهذيب الكمال ۷/۱۹۷۔ (۳۳۰/۹)

و الخلاصة ۱/ت ۲۱۳۱۔

آپ اپنے گھر ہی میں حدیثیں بیان کرتے تھے۔ حجاج جب بصرہ آیا، وہ اپنے گھر میں درس حدیث دے رہے تھے۔

(مسانید زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ)

زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۲۷۱- وساوس اور ناجائز عشق کب تک معاف ہیں؟ ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد مغلہ، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید بن ہارون، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسے سے معاف کر دیے ہیں..... جب تک ان پر عملی اقدام نہ کریں یا ان وساوس کو موضوع گفتگو نہ بنائیں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ قتادہ سے شعبہ، ہمام، ہشام، ابان، شیبان، ابو عوانہ، حماد بن سلمہ، عمران بن خالد، قاسم بن ولید اور مجاہد بن زبیر روایت کرتے ہیں۔ اور زرارہ عمرانؓ سے بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن حسن بغدادی، میتب، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشق کا عشق اسے معاف ہے جب تک اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے یا موضوع گفتگو نہ بنائے۔

۲۲۷۳- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عبید اللہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کے بستر کو چھوڑ دے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں! یہ حدیث ثابت ہے۔ اس کو قتادہ سے شعبہ، مسعر اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۴- امت کا برا طبقہ..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے پھر وہ جوان کے بعد آنے والے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آنے والے ہیں۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور انہیں امانت کی پاسداری کا ذرا خیال نہ ہوگا، خود (جھوٹی) گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹا پا خوب پھیل جائے گا۔

۲۲۷۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اس میں ماہر ہے وہ لکھنے والے نیک فرشتوں کی معیت میں ہوگا اور جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہوں درآنحالیکہ اسے قرآن مجید پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو اس کے لئے دواجر ہیں۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ قتادہ سے پوری ایک جماعت یہ حدیث روایت کرتی ہے ان میں سے روح بن قاسم، سعید بن ابی عروبہ اور ابو عوانہ بھی ہیں۔

۱۔ مشکاة المصابیح ۶۳۔ وشرح السنة ۱۰۸/۱۔ ۲۱۳/۹۔ و مسند الحمیدی ۱۱۷۲۔ والدرا المنصور ۱/۳۷۶۔

۲۔ انظر الحديث في المسند للإمام أحمد ۲/۳۳۸۔

۳۔ صحيح البخاري ۲۰۶/۶۔ وصحيح مسلم ۱۹۵/۲۔

۲۲۷۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، معاذ بن شنی، ابراہیم بن ابی سوید، صالح بن مری، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: حال مرتحل، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! حال مرتحل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ صاحب قرآن جو اول سے پڑھتا ہوا آخر تک پہنچ جائے پھر آخر سے شروع کی طرف لوٹ آئے۔

زرارہ کی یہ حدیث غریب ہے زرارہ سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۷۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن جریر، سعید بن عثمان تنوخی، ابن ابی سری، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، سعد بن ہشام کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور مافیہا دونوں سے دور بھاگو۔

یہ حدیث تنوخی نے اسی طرح ابن ابی سری سے روایت کی ہے اگر یہ حدیث محفوظ ہے تو غریب ہے اور درست حدیث وہ ہے جو سلیمان بن یحییٰ اور ابو عوانہ نے قتادہ سے اسکی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ ”فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں“۔

(۱۹۲) عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ

عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ داعی، شاکر، غم اور خوشی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۲۷۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، ثابت..... عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموشی میں دعا کرنا ستر مرتبہ علانیہ دعا کرنے سے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علانیہ نیک عمل کرتا ہے اور پھر پوشیدگی میں بھی اسی جیہ عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

۲۲۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد، حمید، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عقبہ بن غافر کہتے ہیں: عشاء کی نماز باجماعت ایک حج کی طرح ہے اور فجر کی نماز باجماعت ایک عمرے کی طرح ہے۔

۲۲۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن عبید طنافسی..... وائل بن داؤد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن غافر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں کناروں پر دو قرشتے آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے علاوہ اہل زمین سب سنتے ہیں وہ کہتے ہیں: اے میرے اللہ خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور اپنے پاس دولت جمع کرنے والے کی دولت کو تلف کر دے۔

مسانید عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ

عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ نے ابو سعید خدریؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں اور انہی سے سماع حدیث بھی کیا۔

۲۲۸۱- خوف خدا کا ایک واقعہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن سہل بن عبد اللہ تستری، حسین بن اسحق تستری، عبید اللہ بن معاذ، معتز بن

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۲ / ۱۶۸۔ و سنن الدارمی ۲ / ۴۶۹۔ و کنز العمال ۴۱۲۹۔

۲۔ کنز العمال ۶۱۵۰۔

۳۔ تہذیب الکمال ۸ / ۱۲۰۸۔ و تہذیب التہذیب ۹ / ۲۱۴۔ و التقریب ۲ / ۱۶۹۔ و التاریخ الكبير ۱ / ۹۰۔ والجرح

والتعديل ۷ / ۲۸۰۔ و طبقات ابن سعد ۷ / ۱۹۳۔

سلیمان تیمی، ابوہ سلیمان تیمی، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا۔ جب وہ مرنے لگا اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بیٹوں نے جواب دیا تو ہمارا اچھا باپ تھا۔ کہا میں نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کر رکھی۔ اللہ چاہے تو مجھے عذاب دے گا۔ سو جب میں مر جاؤں، مجھے دھکتی آگ میں جلانا، جب میں راکھ بن جاؤں مجھے جمع کر لینا اور پھر جب تند و تیز ہوا چلے تو میری راکھ اس ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے بیٹوں سے ایسا کرنے پر پختہ عہد لیا چنانچہ جب وہ مرا تو بیٹوں نے حسب وصیت اس کی میت کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی راکھ کو حکم دیا تو وہ جیتا جاگتا انسان بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی، جواب دیا: اے میرے رب! میں نے یہ وصیت اپنے بیٹوں کو محض تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے۔

یہ حدیث ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۲۸۲۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے ابو سعیدؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال پیدا ہوا۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صحیح مسلم ہی روایت کرتے ہیں۔

۲۲۸۳۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن محمد، ہشام بن عمار، مدبہ بن عثمان، خلید بن دعلج، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جہنم کی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے زندگی میں کبھی بھی ”لا الہ الا اللہ“ پڑھا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان موجود ہو۔ یونہی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے ”لا الہ الا اللہ“ صدق دل سے پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ آگ میں کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا جس نے اس میں کوئی خیر و بھلائی پائیں گے تو اسے نکال لیں گے۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) ابن سیرین رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابو بکر محمد بن سیرین رحمہ اللہ بھی ہیں۔ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، ملاقاتیوں اور بھائیوں کو

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۳۶۶۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/ ۱۰۹۔ والمعجم الصغير للطبرانی ۱/ ۲۲۱۔ ومشكاة

المصابيح ۵۶۱۲۔ وفتح الباری ۸/ ۵۱۵۔ واتحاف السادة المتقين ۸/ ۵۶۸۔ ۱۰/ ۵۳۵۔ ومسند الحمیدی ۱۱۳۳۔

۲۔ فتح الباری ۱۱/ ۳۴۰، ۱۳/ ۳۹۳۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۹۳۔ والتاریخ الکبریٰ ۱/ ۲۵۱۔ والجرح ۷/ ۱۵۱۔ وتاریخ بغداد ۵/ ۳۳۱۔ والجمع ۲/

۳۳۹۔ وسیر النبلاء ۳/ ۶۰۶۔ والکاشف ۳/ ۳۹۷۔ وتاریخ الاسلام ۳/ ۱۹۲۔ وتهذيب التهذيب ۹/ ۲۱۳۔

والتقريب ۲/ ۱۶۹۔

کو خوب کھانا کھلانے والے، گناہگاروں کی ڈھارس بندھانے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ بنانے والے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بھلائی میں خرچ کرنا دوسروں کو کھانا کھلانا اور انعام کرنا ہے۔

۲۲۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوبکر! ایک حدیث نے آپ کی غیبت کی ہے اب اسکی غیبت کرنا آپ کے لئے حلال ہوگئی ہے۔ فرمانے لگے: میں اس چیز کو حلال نہیں سمجھتا ہوں جسکو اللہ نے حرام کر دیا ہے۔

۲۲۸۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر، ضمرہ، سری بن یحییٰ نے ابن سیرینؒ سے کہا میں نے آپکی غیبت کی ہے سو میرے لئے اب اس کو حلال سمجھیں۔ (یعنی آپ بھی غیبت کر کے بدلہ لے لیں) فرمایا: میں مکروہ سمجھتا ہوں اس چیز کو حلال سمجھنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو۔

۲۲۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمر رسیدہ آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا بہر حال انہوں نے اس کا بہتر جواب دیدیا۔ سائل نے کہا اے ابوبکر بخدا! آپ نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے اور صحابہ کرام بھی اس سے زیادہ کسی کو اچھا فتویٰ نہیں دے سکتے تھے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمانے لگے: اگر ہم صحابہ کرام کی فقہ کا ارادہ کر لیں، ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر ہوں گی۔

۲۲۸۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تجارت کے لئے سفر کرنے والے سے کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تقدیر میں جتنا حلال تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے بس اسی کو طلب کرو اور اگر تو نے حلال کے علاوہ کچھ اور طلب کیا تو تب بھی تیرے لئے اتنا ہی ہوگا جتنا تیرے مقدر میں لکھ دیا گیا۔

۲۲۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کسی چیز کے متعلق کچھ فرما رہے تھے میں نے اس میں مراجعت چاہی تو کہنے لگے: میں تجھ سے ایسی بات نہیں کہہ رہا جس میں کوئی حرج ہو۔ میں تو تجھ سے وہ بات کرتا ہوں جس کے متعلق جانتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے۔

۲۲۸۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، سلیمان بن حرب، حصن بن ابی بکرہ باہلی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضعی، قاسم بن امیہ حذاء و حکم بن سنان..... یحییٰ بن عقیق کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ: لوگ جنازے کے ساتھ ثواب سمجھ کر نہیں جاتے بلکہ اس کے اہل و عیال سے حیاء کے مارے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں کیا اس کیلئے اس میں اجر و ثواب ہے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ایک اجر نہیں بلکہ اس کے لئے دواجر ہیں ایک نماز جنازہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

۲۲۹۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرما دیتے ہیں جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔

۲۲۹۱- فتویٰ دینے میں خوفِ خدا..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن فضل، محمد بن عبد اللہ انصاری، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب فقہ کا کوئی مسئلہ حلال و حرام کے متعلق پوچھا جاتا تو ان کے چہرے کا

رنگ متغیر ہو جاتا یوں لگتا گویا خوش طبعی ان کے قریب ہی نہیں پہنکتی۔

۲۲۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مشقت میں پڑ کر اپنے بھائی کا اکرام نہ کر۔

۲۲۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، حمزہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے پیغام بھیج کر محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا۔ ابن ہبیرہ نے پوچھا آپ نے اہل شہر کو کس حال میں چھوڑا ہے فرمایا: میں نے انہیں چھوڑا تو وہ ظلم و ستم کی بھینٹ چڑھے ہوئے تھے۔

ابن عون کہتے ہیں! وہ سمجھتے تھے کہ یہ شہادت ہے لیکن اس کا چھپانا مکروہ سمجھا۔

۲۲۹۴- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق مخزومی، مسلم بن ابراہیم، شعیب بن شیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام ظریف الطبع آدمی کے جھوٹ بولنے سے وسیع تر ہے۔

۲۲۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، محمد بن یونس، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں بات کی میں نے کہا اے ابوبکر! وہ آدمی اہل علم میں سے ہے۔ صبح کو میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس واپس لوٹا پوچھا کہ آپ نے اس آدمی کو کیسا پایا؟ فرمایا: جیسا تم پاتے تھے اس سے کوسوں دور ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جتنا وہ جانتا ہے پس علم اتنا ہی ہے اور جو علم کی باتیں اس نے نہیں سنیں ان کے متعلق کہتا ہے: میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔

۲۲۹۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، ابو حرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ جو آدمی قرآن پڑھے اور پھر غش کھا کر گر پڑے اسکی کیا حقیقت ہے؟ جواب دیا میرا ایسے لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ یہ لوگ کسی دیوار پر بیٹھیں اور پھر قرآن مجید شروع تا آخر ان کے روبرو پڑھا جائے اگر وہ گر جائیں تو سمجھ لو کہ انہوں نے سچ بولا۔

۲۲۹۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابو حرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ حائضہ عورت کے لئے ”طمثت“ کا لفظ استعمال کیا جائے جبکہ حاضت کا لفظ بولنے کی ترغیب دیتے تھے۔

۲۲۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوالاحمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ..... محمد بن سلام کہتے ہیں کہ سلم بن قتیبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بردون (ترکی گھوڑے) پر آیا کرتے تھے؟ پھر پیدل آنا شروع کیا، ابن سیرین بنے پوچھا: تمہارے بردون کے ساتھ کیا ہوا؟ جواب دیا: میں نے اسے بیچ دیا ہے: پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس کا زیادہ خرچہ ہونے کی وجہ سے۔ فرمایا کیا تم اس کے رزق کے بعد اسے اپنے پاس دیکھے ہو؟

۲۲۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوالاحمد محمد بن احمد، محمد بن جشم، ابوسعید اشج، عمر بن ہارون، قرہ بن خالد..... ابن سیرین ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

انک ان کلفتی مالہم اطلق..... ساء ک ماسرک منی من خلق

جس چیز کی میں طاقت نہیں رکھتا تو نے اگر اس کا مجھے مکلف بنایا تو میرا وہ اخلاق برا ہے جو تجھے خوش کرے۔

۲۳۰۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب، محمد بن سلام جی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن ابی عطار د سے ملا وہ اس وقت بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ میں نے ان سے کہا آپ نے ابن سیرین کے بارے میں اپنے باپ کی سند سے کیا کچھ یاد کر رکھا ہے؟ کہنے لگے: مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو تمہارے ہاتھ میں دیکھتی ہو ایسی عورت سے شادی نہ کرو جسکے ہاتھ میں تو دیکھتا ہو۔

۲۳۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی وفات کا وقت ہوا اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے! میری طرف سے میرا قرضہ ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا، بیٹے نے جواب دیا اے ابا جان! کیا میں آپ کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ مجھے اور تجھے ہمارے عمل کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

۲۳۰۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابولہلال، غالب، بکر بن عبداللہ مرنی کہا کرتے تھے: جو آدمی اس زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ کو دیکھنا پسند کرتا ہو وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لے۔ بخدا! ہم نے ان سے بڑا متقی کسی کو نہیں دیکھا۔

۲۳۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید، عاصم احول، مہر قحجلی کہتے تھے میں نے کسی آدمی کو تقویٰ میں افتقہ اور فقہ میں اور ع کسی کو نہیں پایا سوائے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے۔

۲۳۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن عمر باہلی، سفیان بن عیینہ کہتے تھے ورع و تقویٰ میں ابن سیرین جیسا کوئی بصری ہے اور نہ کوئی کوئی۔

۲۳۰۵- ابن سیرین کا تقوی ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابوشہاب، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک بیچ کی جس میں انہیں اسی ہزار درہم کا منافع ہوا لیکن اس کے متعلق ان کے دل میں کچھ سود کا خلجان سا پیدا ہو گیا انہوں نے اس بیچ کو ترک کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ بیچ میں سود کا شائبہ تک نہیں تھا۔

۲۳۰۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابواسحاق طالقانی، ضمیرہ، سری بن تہجی کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے چالیس ہزار درہم کا نفع ایک بیچ میں چھوڑ دیا تھا انہیں اس کے متعلق کچھ شبہ تھا، سلیمان جیجی کہتے ہیں انہیں ایسی چیز کا شبہ پیدا ہوا تھا جس کا علماء میں کچھ اختلاف نہیں۔

۲۳۰۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین کو جب کسی ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے اور اہل خانہ سے کہتے مجھے ایک آدھ گھونٹ ستو کی پلا دو گھر والے کہتے: آپ ولیمہ میں جا رہے ہیں اور ستونوش فرما رہے ہیں؟ فرماتے: میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک لوگوں کے کھانے پر جا کر نکالوں۔

۲۳۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب بن شہید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ غسل دیں۔ اتفاق سے محمد بن سیرین ان دنوں قید خانے میں محبوس تھے جب انہیں وصیت کا کہا گیا تو کہنے لگے میں کیسے غسل دے سکتا ہوں میں تو محبوس ہوں؟ لوگوں نے کہا ہم امیر سے اجازت لے لیتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے امیر سے اجازت لی، فرمانے لگے مجھے امیر نے محبوس نہیں کیا مجھے تو صاحب حق نے محبوس کیا ہے، چنانچہ صاحب حق نے اجازت دی وہ قید خانے سے باہر تشریف لائے اور غسل دیا۔ (انہیں قرضے کے سلسلے میں قید کر لیا گیا تھا۔ تنوکی)

۲۳۰۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، احمد بن تہجی بن نصر، عبید اللہ بن معاذ، ابوہ معاذ، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین کسی کے ہاں کھانا تناول نہیں فرماتے تھے انہیں جب ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جاتی دعوت قبول فرما لیتے لیکن کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور اپنے مال سے کھوٹے دراہم نکال دیا کرتے تھے۔

۲۳۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن ثنی، ابوربیع، حماد بن زید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے

تھے: آجکل تو مسلمان درہم و دینار کا بندہ ہے۔

۲۳۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ازہر..... ابن عون کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ موجودہ رائج الوقت دیناروں اور درہموں کے ساتھ بیع و شراء کرنا مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ان پر اللہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ کہا کرتے: مسلمان درہم کا بندہ ہے،

۲۳۱۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوخلید بن جبلة، محمد بن اسحق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید..... ایوب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو قلابہ کے پاس محمد بن سیرین کا ذکر کیا گیا کہنے لگے: ہم میں سے کون محمد بن سیرین کی بنی طاقت رکھتا ہے محمد بن سیرین تیروں کی دھار پر سوار ہوتے ہیں

۲۳۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر، سفیان بن عیینہ، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ اپنے ساتھ کسی کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل اس کے خلاف علماء کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کے جلو میں چلتے ہیں۔ اصغر)

۲۳۱۴- فتویٰ دینے میں ابن سیرینؒ کی احتیاط..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، نجم بن بشر، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احوال کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! فلاں مسئلہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا: مجھے اس کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ ہم نے ان سے کہا: آپ اپنی رائے سے کچھ جواب دے دیں۔ کہنے لگے: ابھی اپنی رائے سے کچھ کہہ لوں اور بعد میں رجوع کرتا رہوں بخدا! ایسا نہیں کروں گا۔

۲۳۱۵- امیر ابن ہبیرہ کا چار بزرگوں کی دعوت کرنا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن حسین بن معبد، عبد اللہ بن سعد اشج، محارب، جعفر بن مرزوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے محمد بن سیرین، حسن بصری اور امام شعبی رحمہ اللہ کو بلایا جب تینوں حضرات اس کے پاس تشریف لائے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہنے لگا: یا ابابکر! جب سے آپ ہمارے دروازے کے قریب ہوئے آپ نے کیا محسوس کیا؟ فرمایا: میں نے بے انتہا ظلم و ستم دیکھا ہے۔ ابن سیرین کے بھتیجے نے انکا کامدھا دبا کر انہیں چپ رہنے کی تلقین کی۔ ابن سیرین اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے سوال مجھ سے کیا گیا ہے تجھ سے تو نہیں۔

بعد میں ابن ہبیرہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کو چار ہزار درہم، ابن سیرین کو تین ہزار اور امام شعبی رحمہ اللہ کو دو ہزار درہم بھجوائے ان دو حضرات نے تو قبول فرما لیے لیکن ابن سیرین رحمہ اللہ نے انکار کر دیا۔

۲۳۱۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز جروی، ضمیرہ..... حازم بن رجاہ بن ابی سلمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یونس بن عبید حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ کے اوصاف بیان کرنے لگے کہا: رہی بات ابن سیرین رحمہ اللہ کی انہیں جب بھی ایک لخت دین کے معاملے میں دو امور پیش آئے ان میں سے جو زیادہ قابل اعتماد ہوتا آپ اسے اختیار کرتے تھے۔

۲۳۱۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، جریر بن حازم کہتے ہیں میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ مجھ سے کہہ رہے تھے: کیا تم نے اس کا لے آدمی کو دیکھا؟ پھر فوراً بولے: استغفر اللہ! میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس آدمی کی غیبت کر دی۔

۲۳۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن عامر بزار، احمد بن عبد المجید، حماد بن زید، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے بہت سارے رہائشی مکان تھے جو لوگوں کو رہائش کے لئے مفت دے رکھے تھے اور کرایہ صرف ذمیوں سے لیتے تھے۔ جب ان سے کرایہ نہ لینے کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ

کسی مسلمان کو ڈراؤں۔

۲۳۱۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا ان کے سامنے شہد رکھا ہوا تھا کہنے لگے آؤ کھانا کھاؤ چونکہ کھانا اس لائق نہیں کہ اسکو تقسیم کیا جائے۔

۲۳۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلیہ، محمد بن اسحق، احمد بن منصور، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرہ بن خالد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن سیرین کے گھر میں کھانا کھایا میں ابھی سیر نہیں ہوا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور رومال اٹھالیا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے: حسن بن علیؑ نے فرمایا: کھانا تقسیم سے بالاتر ہے۔

۲۳۲۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، بکار، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عون کہتے ہیں: ہم جب بھی محمد بن سیرین کے پاس آئے انہوں نے ہمیں حلوہ اور فالودہ ضرور کھلایا۔

۲۳۲۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابوخلدہ کہتے ہیں میں، ابن عون اور سہم فرائض ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گئے۔ کہنے لگے: میں نہیں جانتا کہ تمہیں تحفہ میں کیا کھلاؤں گوشت روٹی یا کچھ اور؟ لونڈی کو آواز دی اے کنیر! شہد لے آؤ چنانچہ لونڈی شہد لائی اور اپنے ہاتھ سے ڈالنے لگے ہم مزے سے کھاتے رہے۔

۲۳۲۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن وہب الغزالی، محمد بن ابی سری، ضمیرہ، رجاء بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابن سیرین کے اہل خانہ میں خوشی کا موقعہ آیا۔ انہیں مبارک باد دینے کیلئے ان کے ہاں فرقد خنی آئے اہل خانہ نے فرقد کو خبیص (حلوہ جو گھی، شہد اور روٹی سے بنتا ہے) پیش کیا لیکن فرقد نے کھانے سے انکار کر دیا، اہل خانہ نے گھی، شہد اور تازہ روٹی پیش کی۔ فرقد نے کھانی شروع کر دی۔ انہیں دیکھ کر ابن سیرین کہنے لگے: جس چیز کا تم نے کھانے سے انکار کیا ابھی وہی کھار ہے ہو۔

۲۳۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلیہ، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، ابراہیم بن حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن شہید کہتے ہیں: میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ اس دن سخت گرمی تھی انہوں نے میرے چہرے میں کمزوری کے اثرات دیکھ کر کہا: اے جاریہ! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا لیتی آؤ حتیٰ کہ کٹی بار کہا: میں نے کہا مجھے کھانے کی ضرورت نہیں چنانچہ جب لونڈی نے کھانا پیش کیا میں نے پھر کہا مجھے ضرورت نہیں فرمایا: ایک لقمہ لے لو پھر تمہیں اختیار ہے جب میں نے ایک لقمہ لیا تو میرے اندر کھانے کا نشاط پیدا ہو گیا اور میں نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔

۲۳۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب، ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا اسے ضرور کھانا پیش کرتے تھے حتیٰ کہ جب کھانا ختم ہو جاتا اور کوئی آدمی آتا تو بازار سے کھجوریں خرید کر لاتے اور وہ پیش کرتے۔

۲۳۲۶- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابوروق، عبد اللہ بن فضل، اصمعی، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین مقروض ہو جاتے کھانے کی مقدار میں تخفیف کر دیتے حتیٰ کہ اس حالت میں ان کے پاس جاتا تو انکا سالن ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۲۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، محمد بن سلام، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابوہلال راسی کہتے ہیں محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ہمیں دو پہر کے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ ان کا سالن ایک چھوٹی مچھلی تھا ہم میں سے صرف ابو عطار د کھانا کھانے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۳۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عمرو بن زرارہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، یعقوب دورقی، ابن علیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں میں نے موحدین کے لئے امید بہار رکھنے والا ابن سیرین سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ ذیل کی آیات تلاوت کرتے تھے:

انہم کانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون: (الصافات ۳۵)

جب ان سے توحید کے اقرار کی تلقین کی جاتی ہے وہ آگے سے انکار کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں۔

ماسلکم فی سقر قالوالم نک من المصلین (مدثر ۴۲)

تمہیں کیا چیز جہنم میں لے گئی وہ جواب دیں گے ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

لا یضلاھا الا الشقی الذی کذب وتولى: (یل ۱۵)

جہنم میں وہی آدمی پڑے گا جو سخت بد بخت ہوگا جس نے توحید کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا۔

۲۳۳۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن ثنی، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی اطاعت ہے یا آگ اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی رحمت ہے یا آگ۔

۲۳۳۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ (کفار) لوگ موقوف شے کی امید رکھتے تھے حتیٰ کہ مان کے پیٹ میں پڑے حمل (کو بھی بیچ ڈالتے)۔

۲۳۳۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحق، احمد بن علی بن نصر، عبید اللہ بن معاذ، معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیت ”لئن لم ينته المنافقون والذين في قلوبهم مرض“ تلاوت کی ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: منافقین کے لئے اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت امید درجاء نہیں سو آپ ﷺ تادم و نوات منافقین کو ایمان پر اکساتے رہے۔

۲۳۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو عثمان بن محمد العثماني، نعمان بن احمد، محمد بن عبد الملک، یثیم بن عدی، سہیل کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حجاج کو گالیاں دے رہا تھا، اس سے کہا اے آدمی! رک جا اس لئے کہ دنیا میں تو نے جو صغیرہ گناہ کیا ہوگا وہ تجھے آخرت میں حجاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہ سے بھی بڑا لگے گا اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ حاکم عادل ہے اگر حجاج سے اس کے ظلم کا بدلہ لے گا تو حجاج پر جس نے ظلم کیا ہوگا اس کا بدلہ بھی اس کو دلوائے گا لہذا اپنے آپ کو کسی کو گالیاں دینے میں مشغول مت کرو۔

۲۳۳۴- چالیس سال قبل کہے ایک الفاظ کی سزا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن حسن باہلی، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو جاتے تو سخت مغموم ہو جاتے اور کہا کرتے میں جانتا ہوں کہ یہ غم مجھے چالیس سال سے ایک گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے.....

۲۳۳۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، عبد اللہ بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک میں اس گناہ کو باخوبی جانتا ہوں جسکی وجہ سے مجھے قرضے کی پریشانی سے دو چار ہونا پڑتا ہے چنانچہ میں نے ایک آدمی کو چالیس سال قبل یا مفلس کہا تھا۔

۲۳۳۶- ابو نعیم اصفہانی کہتے ہیں ابن سیرین نے یہ بات ابو سلیمان دارانی کو سنائی اور کہا حضرات تابعین کرام کے گناہ بہت قلیل ہوتے تھے لہذا وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوئے جبکہ آجکل لوگ کثرت سے گناہ کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ مصائب کہاں سے ہم

پر ٹوٹ رہے ہیں۔

۲۳۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، احمد بن محمد بن ابی نصر النمار، جدو ابونصر، حماد بن سلمہ..... ثابت کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا اے ابو محمد! مجھے تمہارے ساتھ مجالست سے صرف شہرت کے خوف نے باز رکھا ہے میں مسلسل آزمائشوں کا شکار رہتا ہوں حتیٰ کہ چبوترہ میں میں اقامت اختیار کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن سیرین ہے لوگوں کے اموال کھاتا ہے۔ جبکہ ان پر لوگوں کا بہت قرضہ تھا۔

۲۳۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبد اللہ، عبد الملک بن قریب، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو گئے انہوں نے کھانے وغیرہ میں تخفیف کردی حتیٰ کہ ایک مرتبہ میں نے ہی انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا اور ان کا سالن فقط ایک چھوٹی سی مچھلی ہوتا تھا۔

۲۳۳۹- ابن سیرین کا تقویٰ و عبادت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، انس بن سیرین کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے سات وظیفہ (ورد) ہوتے تھے جنہیں وہ دن دن میں پڑھتے تھے اگر کوئی وظیفہ فوت ہو جاتا تو رات کے وقت پڑھتے۔

۲۳۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ موصلی، محمد بن حسن، ازہر، ابو عون، یوسف، عبد اللہ بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین عشاء کے بعد تھوڑا سو جاتے جب عشاء کا وقت گزر جاتا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے۔

۲۳۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے جس دن افطار کرنا ہوتا صرف صبح کا کھانا تناول فرماتے شام کا نہیں، پھر سحری کھا لیتے اور یوں صبح روزے کی حالت میں کرتے۔

۲۳۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، نصر بن علی، بشر بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان کی بیوی ام عباد کہتی ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے گھر مہمان بن کر آتے رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت ہم انہیں روتے ہوئے دیکھتے اور دن کو ہشتے ہوئے۔

۲۳۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، خلیفہ بن خیاط، سیدان، یزید بن زریع..... ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ بازار میں چلتے دیکھا، جو بھی انہیں دیکھتا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

۲۳۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی..... موسیٰ بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دوپہر کے وقت بازار میں آتے دیکھا چنانچہ وہ تکبیر و تسبیح اور ذکر اللہ میں مشغول تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا اے ابوبکر! آپ اس وقت بازار میں تشریف لائے؟ فرمایا: یہ غفلت کی گھڑی تھی اسی میں بازار آنا مناسب سمجھا۔

۲۳۴۵- ابو علی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحق حربی، اسحق بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، زہیر قطع کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب موت یاد کرتے تو ان کے جسم کا ہر عضو بے حس ہو جاتا تھا۔

۲۳۴۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن اسحق، مہدی بن میمون، جریر کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھے جب ہم اٹھنے لگے تو ہم نے کہا اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرما دیجئے چنانچہ دعا کرنے لگے ”اے اللہ

ہمارے اچھے اعمال قبول فرما اور اہل جنت کے لئے جو صدق و سچائی کے وعدے کئے گئے ہیں ان پر ہمیں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمایا۔
۲۳۴۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، شیبان، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے تھے جب بندہ بیداری میں اللہ سے ڈرتا ہے تو نیند میں دیکھنے والا خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۳۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد بن اسحق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، وہب بن جریر، جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھتا: فرماتے بیداری میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو نیند میں خواب تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۲۳۴۹- راہ سے تکلیف دہ شئی ہٹانے کا اجر..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن ہارون، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن عبد اللہ بن کر دوس، عبد اللہ بن کر دوس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے اپنا خواب بیان کیا کہ نیند میں میں نے ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا کہ اسکی پنڈلیاں سونے کی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی، مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھے گوشت پوست کی پنڈلیوں کی بجائے سونے کی دو پنڈلیاں عطا فرمائیں جن سے میں جنت میں جہاں چاہتا ہوں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پوچھا تجھے یہ انعام کس چیز کے بدلے میں ملا؟ کہا: میں رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا تھا۔

۲۳۵۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، علی بن حسن قطان، محمد بن زیاد زیاد، حماد بن زیاد، ہشام بن حسام کہتے ہیں مجھے ابن سیرین کے خاندان کے کسی فرد نے بتایا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب بھی والدہ کے ساتھ بات کرتے تو نہایت عاجزی و انکساری سے بات کرتے۔

۲۳۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور وہ اس وقت اپنی والدہ کے پاس موجود تھے۔ وہ آدمی (ان کی پریشانی دیکھ کر) بولا: محمد کا کیا حال ہے؟ کیا انہیں کسی تکلیف اور مرض وغیرہ کی شکایت تو نہیں؟ تلامذہ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ جب بھی اپنی والدہ کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں ان پر یہی (عاجزی و انکساری کی) کیفیت چھائی رہتی ہے۔

۲۳۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگل میں ایک درخت تھا جسکی لوگ عبادت کرتے تھے ایک آدمی نے کلباڑا لیا اور درخت کاٹ دیا اس فعل پر اسکی مغفرت ہو گئی۔

۲۳۵۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن حسن بن عبد الجبار، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ دین میں مدد کرنے کو حسن خلق سمجھتے تھے۔

۲۳۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد بن احمد جر جانی، ذکریا ساجی، عباس الباکسانی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: صحابہ کرامؓ شک و تہمت سے پاک عشق کرتے تھے۔

۲۳۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مشاور، خالد بن خدش، مہدی بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بعض اوقات اشعار بھی پڑھتے تھے، لطیفے بیان کرتے اور اس پر ہنستے بھی تھے حتیٰ کہ جب سبت نبوی ﷺ کے متعلق کوئی حدیث شریف آتی تیوری چڑھ جاتی اور خود بھی سکڑ جاتے۔

۲۳۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمرہ، سری بن یحییٰ و ابن شوذب کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ گدی کے بل چٹ لیٹ جاتے اور ایڑیاں رگڑنے لگتے۔

۲۳۵۷- ابن سیرین کی خوش دلی اور بذلہ سخی..... ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، مقوم یحییٰ بن حکیم، قریش بن انس، حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ آزمائشوں سے پریشان نہیں ہوتے تھے بسا اوقات اسقدر ہنستے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔

۲۳۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمرو بن رستہ، ابوہل یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ زیادہ مزاح کرتے اور زیادہ ہنستے تھے۔

۲۳۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی، ابار، ابن حیان، ضمرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے تلامذہ کے ساتھ ہنسی مزاح کیا کرتے تھے۔ اور کہتے مدرسین کو خوش آمدید یعنی تم جنازوں کے پاس حاضری دیتے ہو اور مردوں کو اٹھاتے ہو۔

۲۳۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، علی بن محمد بن حاتم، حامد بن محمد، محمد بن عباد، حسن بن اسحاق بصری، سعید بن ابی عروبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: انار پھلوں کے درمیان ایسی فضیلت کا حامل ہے جس طرح جبریل فرشتوں کے درمیان۔

۲۳۶۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ فضی، نصر بن علی، اصمعی..... جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا: میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی لونڈی خریدی ہے۔ کہنے لگے پھر مرے سے اس کے بوسے لو۔

۲۳۶۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، حسن بن علی خلوانی، ابو عاصم، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا صحابہ کرام بھی آپس میں مزاح کیا کرتے تھے؟ جواب دیا: وہ بھی تو ہم جیسے لوگ تھے (یعنی بشری تقاضوں سے منسلک) چنانچہ ابن عمرؓ مزاح کرتے اور ذیل کے اشعار پڑھتے تھے۔

یحب الخمر من کیس التدامی..... ویکرہ ان تفارقه الفلوس

شراب کے ہم جلیسوں میں سے عقلمند آدمی شراب پسند کرتا ہے..... لیکن روپیہ پیسا اپنی جیب سے نکالنا پسند کرتا ہے۔

۲۳۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طحی، احمد بن سفیان، عبد القوس بن محمد بن شعیب بن حجاب، صالح بن عبد الکبیر، ابو بکر بن شعیب کہتے ہیں: میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور ان سے اس شعر کے متعلق کچھ پوچھنے لگا چنانچہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے:

کان المدامة والزنجیل..... وریح الخزامی وذوب العسل

شراب اور کنز و جسم والا مرد..... گویا کہ خزامی بوٹی کے پھول کی خوشبو اور شہد کا پگھلنا

یعدل به بردانیابھا اذا النجم وسط السماء اعتدل

یہ چیزیں معشوقہ کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں اس وقت جبکہ ستارہ آسمان کے وسط میں معتدل ہو۔

یہ اشعار پڑھنے کے بعد ابن سیرین رحمہ اللہ نے نماز کے لئے تکبیر تحریر کہہ لی۔

۲۳۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طحی، احمد بن حماد، ابراہیم جوہری، یحییٰ بن خلیف بن عقبہ..... خلیف بن عقبہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی شعر پڑھ سکتا ہے اس طرح کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کے شعر

پڑھے۔

نبئت ان فتاة كنت اخطبها.....وقوبها مثل شهر الصوم في الطول

مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ بے شک ایک دوشیزہ جسے میں نکاح کا پیغام دیتا ہوں اسکی مصیبت طول میں روزوں کے مہینے کی سی ہے۔

اسنانها مائة اوزدن واحدة.....سائر الخلق منها بعد ممطول

اسکی عمر سو سال سے ایک آدھ سال اوپر ہوگئی ہے ساری مخلوق اس سے ٹال مٹول میں ہے۔

پھر ابن سیرین رحمہ اللہ نے تکبیر تحریر یہ کہہ کر نماز شروع کر دی۔

۲۳۶۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خدّاش، حماد بن زید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو جوتے اتارے بغیر بیٹھ جائے اس سواری کی طرح ہے جس کے اوپر سے بوجھ اتار لیا جائے اور پالان جوں کا توں اس پر رہنے دیا جائے۔

۲۳۶۶- ابو نعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصر، ابو عمر عثمانی، ابو عباس بن مسروق، محمد بن شان، عمر بن حبیب، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کو فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی اجنبیت نہیں ہوتی حسن ادب، تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور شک و تہمت سے علیحدگی۔

۲۳۶۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: دو آدمی آپس میں زمین کے معاملہ میں جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جس سے وہ بول اٹھی کہ اے مسکینو! بد بختو! تم دونوں میرے متعلق جھگڑ رہے ہو حالانکہ صحیح لوگوں کو چھوڑ کر ایک ہزار اندھے میرے مالک بن چکے ہیں۔

۲۳۶۸- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن زید ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسین بن علی کے قتل سے پہلے آسمان کے کناروں پر سرخی نہیں دیکھی گئی اور حضرت عثمان کے قتل سے پہلے غزوات میں چتکبرے گھوڑے گم نہیں پائے گئے۔

۲۳۶۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، محمد بن علی بن حمیش، احمد بن قاسم بن مشاور، احمد بن محمد صفار..... مرحوم بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ جب یزید بن ملہب کا فتنہ برپا ہوا میں اور ایک آدمی ابن سیرین کے پاس گئے۔ ہم نے کہا آپ اس فتنہ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ فرمایا: لوگوں میں جو زیادہ سعادتمند ہوا اس کو دیکھو (یعنی حضرت عثمان کا قتل)۔ پھر اسکی اقتداء کرو، ہم کہتے تھے کہ یہ ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

۲۳۷۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، عبد اللہ بن عون، ابو یحییٰ حمّانی، قطبہ بن عبد العزیز، یوسف صباغ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

خوابوں کی تعبیر (از ابن سیرین)

۲۳۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعد بن میسع..... خالد بن دینار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابو بکر! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک کوزے سے پانی پی رہا ہوں اور اس کی دو ٹونیاں ہیں۔ ایک ٹونٹی سے میٹھا پانی آرہا ہے جبکہ دوسری سے کھاری پانی، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، تیری اپنی بیوی موجود ہے جبکہ تو اسکی بہن کو اپنے دام میں پھنسانا چاہتا ہے۔

۲۳۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبد اللہ، عفان، حماد بن زید و وہب، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی اور کہا: میں نے خواب دیکھا کہ پیشاب کے رستے مجھے خون نکل رہا ہے فرمایا: تم اپنی بیوی سے حائضہ ہونے کی حالت میں صحبت کرتے ہو، کہنے لگا جی ہاں، فرمایا: اللہ سے ڈرو اور آئندہ پھر نہیں کرنا۔

۲۳۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعد، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا گویا کہ اس کے حجرے میں ایک بچہ چیخ رہا ہے، اس آدمی نے اپنا خواب ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کیا، جواب دیا اللہ تعالیٰ سے ڈرو چھڑی کے ساتھ مت مارو۔

۲۳۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، مروان، مسعد، سلیمان، حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا دودھ دودھ رہی ہے اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی، جواب میں فرمایا: دودھ فطرت ہے اور سانپ دشمن ہے اسکا فطرت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہذا اس عورت کے پاس اہل بدعت نشست و برخاست رکھتے ہیں۔

۲۳۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، احمد بن عمرو بن ضحاک، ابو ہشام رفاعی، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو جوڑیں اس کے پاس آئیں ایک اس نے پکڑ لی جبکہ دوسری اس کے ہاتھوں سے نکل گئی حجاج نے خواب عبد الملک کو لکھ بھیجا عبد الملک نے جواب لکھا کہ یہ مبارک خواب ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ کو پتہ چلا فرمانے لگے: بلکہ اس کی سرین گڑھے سے چوک گئی۔ یہ دو کنویں ہیں ایک کو اس نے پالیا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ سے نکل گیا چنانچہ اس نے ایک کنواں پایا اور دوسرا خطا ہو گیا۔

۲۳۷۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، احمد بن عمرو، ہشام، ابو بکر، مغیرہ کہتے ہیں ابن سیرین رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ جوزاء ستارہ ثریا سے آگے بڑھ گیا ہے اور ثریا اس کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔ فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ وفات پائیں گے اور ان کے بعد میری موت واقع ہوگی اور وہ مجھ سے افضل ہیں۔

۲۳۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، حارث بن مشقف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی کہا: میں نے دیکھا گویا میں جوہر کے جام سے شہد چاٹ رہا ہوں، فرمایا اللہ سے ڈرو قرآن مجید کو دہرانے کی عادت بنا لو تم نے قرآن مجید پڑھا اور پھر اسے بھلا دیا ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں زمین میں اُل چلا رہا ہوں لیکن اس سے کچھ اگتا نہیں فرمایا: تو اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے۔ (یعنی دوران صحبت انزال بیوی کے رحم سے یا ہرگز کرتا ہے)۔

۲۳۷۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن یمان، مبارک بن یزید بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں کپڑا دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہونے پاتا؟ فرمایا: تو نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کر رکھی ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں فضاء میں اڑ رہا ہوں؟ جواب دیا تو بے شمار آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔

۲۳۷۹- ایک خواب اور اس کی فوری تعبیر..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا میں وہاں ان کے پاس موجود تھا کہنے لگا: میں نے خواب

میں دیکھا کہ میرے سر پر سنہری تاج رکھا ہوا ہے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: اللہ سے ڈرو! تمہارا باپ وطن سے دور کہیں پردیس میں پڑا ہے اس کی آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تو فوراً اس کے پاس جائے۔

ہشام کہتے ہیں آدمی نے ابھی تک ابن سیرین کو بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اس نے ہاتھ تہبند کے جزہ (نیفہ) میں ڈالا اور باپ کا خط نکالا۔ واقعہ اس میں باپ کی بصارت ختم ہونے اور وطن سے دور پردیس میں بے یار و مددگار پڑے ہونے کا ذکر تھا نیز اسے اپنے پاس آنے کا حکم بھی لکھا تھا۔

۲۳۸۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم دین ہے لہذا خوب اچھی طرح سے غور کر لیا کرو کہ یہ دین تم کس سے حاصل کر رہے ہو۔

۲۳۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی، محمد بن احمد بن شعیب، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ سے استاد کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تھا چنانچہ جب فتنہ برپا ہوا (یعنی فتنہ اہل بدعت، خوارج اور معتزلہ وغیرہ) تو محدثین کہنے لگے کہ اپنے رجال کا ہمارے سامنے نام لو تا کہ ہم اہل سنت کی حدیثوں کو ہاتھوں ہاتھ لیں اور اہل بدعت کی حدیثوں کو رد کر دیں۔

مسانید محمد بن سیرین رحمہ اللہ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً ابو ہریرہؓ، ابو سعید خدریؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، عمران بن حصینؓ، ابوبکرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم چند ایک احادیث ان کی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۳۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہودہ بن خلیفہ، عوف، محمد و خلاص کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی ایک دن روزہ رکھے اور پھر بھول کر کچھ کھاپی لے لے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔

۲۳۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو روزہ دار بھول کر پانی پی لے اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے تابعین کرام قتادہ، ایوب سختیانی، خالد حذاء اور حبیب بن شہید روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر بن بکار، ابن عون..... محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس کے موافق ہو جائے اور اللہ سے بھلائی مانگے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس گھڑی کی

۱- مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۵۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/ ۲۲۹

۲- صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱/ ۱۷۱۔ مشکاة المصابیح ۳/ ۲۰۰۔ ونصب الراية ۲/ ۴۴۵

مقدار قلیل بتا رہے تھے۔

۲۳۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج بن محمد، شعبہ، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث نبی ﷺ سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔ مذکورہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زبیر، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ کہا کہ میں آج رات اپنی سو بیویوں کے پاس (ہمبستری) کرنے جاؤں گا، تاکہ ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دے اور وہ جوان ہو کر میدان جہاد میں تلوار کے جوہر دکھلائیں چنانچہ سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہنا بھول گئے انہوں نے اپنی سو بیویوں پر رات کو چکر لگایا اور ہمبستری کی لیکن صرف ایک عورت نے انسانی جسم کا نصف حصہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے ہر عورت ایک ایک لڑکا جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں تلوار کے جوہر دکھاتا۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۲۳۸۷- خرچ کرو، عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، وفاروق خطابی، ابو مسلم کشی، بکار سیرینی، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلالؓ کے ہاں تشریف لائے اور بلالؓ کے پاس اس وقت کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ پوچھا: اے بلالؓ یہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ کچھ کھجوریں میں نے جمع کر رکھی تھیں ارشاد فرمایا: اے بلالؓ! تمہارا ناس ہو: کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن یہ دوزخ کی آگ کی بھانپ ہوں، اے بلالؓ خرچ کرو اور عرش والے کی جانب سے کم ہونے سے نہ ڈرو۔

یہ حدیث غریب ہے، ہشام بن حسان بھی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم، حافظ، جعفر بن محمد فریابی، بشیر بن سیمان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلالؓ! خرچ کرو اور عرش والے سے کمی کا خوف اور ڈر نہ رکھو۔

۲۳۸۹- ابو نعیم اصفہانی، قاضی محمد بن اسحق بن ابراہیم ابو ازی، محمد بن نعیم، ابو عاصم، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نو مولود پر اسکی قبر کی مٹی میں سے کچھ مٹی چھڑکی جاتی ہے۔ ۵۔ ابو عاصم کہتے ہیں: تم ابو بکرؓ و عمرؓ کی اس جیسی فضیلت نہیں پاؤ گے کہ ان دونوں کی قبر کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی مٹی ایک ہے۔

- ۱۔ صحیح مسلم: کتاب الجمعة ۱۴، ۱۵، وسنن النسائی ۳/ ۱۱۵، ۱۱۶، وسنن ابن ماجہ ۱۱۳۷، ومسند الامام احمد ۲/ ۱۶۳، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۳، ۳۰۱، ۳۸۱، ۳۸۹، ۳۹۸، ۶۵/۳، ۶۵/۵، ۳۵۳/۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۹، وصحیح ابن خزيمة ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱

ابن عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہم نے صرف ابو عاصم نبیل کے واسطے سے لکھی ہے۔

۲۳۹۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، محمد بن بکر، محمد بن جامع، معلى بن میمون، حجاج اسود، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فِجْزَاءَ ۵ جَهَنَّمَ“ جس نے جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر اس کو اللہ تعالیٰ بدلہ دے۔ (تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں پڑا سزاوار ہے گا۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے (تاکہ عوام کے علم میں آجائے)۔

۲۳۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحق بن محمد بن حمزہ، محمد بن خلف وکیع، محمد بن ابراہیم مریم، سعید بن اسد بن موسیٰ، ابو عوام قطان، قتادہ، مطر البوراق، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل یمن کا ایمان بہت اچھا ہے یہاں تک کہ قبیلہ نخم اور جذام کا بھی، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں قبیلہ جذام پر جو خوب بڑھ چڑھ کر اللہ کے راستے میں کفار کا قتل عام کرتے ہیں۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ قتادہ بھی تابعی مطر بھی تابعی ابن سیرین بھی تابعی ہیں اور ابو عوام مفرد ہیں۔

۲۳۹۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن مکی، محمد بن عمرو بن ہشام، احمد بن یوسف، عمر بن عبد اللہ بن رزین، محمد بن فضل تیمی، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتی ہیں۔ زمین بارش سے عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور عالم علم سے۔

محمد اور تیمی کی حدیث غریب ہے اور تیمی وہ سلیمان بن طرخان تیمی ہے جو محمد بن فضل سے مفرد ہے۔ اور محمد بن فضل محمد بن عطیہ سے ہے۔

۲۳۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، احمد بن علی خزازی، سعید بن سلیمان، سلام طویل، زید غمی، منصور بن زاذان، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو بنی آدم کا بنی آدم کے ساتھ عمل دیکھتے ہیں پس یہ فرشتے جب بندے کو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کا آپس میں ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں آدمی آج رات کامیاب رہا اور جب کسی آدمی کو معصیت میں پڑا دیکھتے ہیں کہتے ہیں آج رات فلاں آدمی خسارے میں رہا اور ہلاک ہو گیا۔

۱- مسند الامام احمد ۲/ ۴۲۶، ۴/ ۳۸۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱/ ۳۸۶، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۸۷۔
۲- صحیح ابن حبان ۲۲۹۹ (موارد) وفتح الباری ۱۳/ ۷۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۴۱، ۵۵، ۵۶، والکنی للذولابی ۱/ ۱۶۳، وطبقات ابن سعد ۲/ ۲، والدر المنثور ۶/ ۲۰۸، والتاریخ الکبیر ۵/ ۸۷، وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۵۳۰، ۵۳۲، والطبری ۲۷/ ۱۲۷، ۳۰/ ۲۱۵، ومیزان الاعتدال ۶/ ۱۴۰۔

۲- اللالی المصنوعة ۱/ ۱۰۹، ومیزان الاعتدال ۷/ ۵۰۵۴، ولسان المیزان ۲/ ۱۲۳۳، ۱۳۷۳، والمجروحین ۱/ ۲۵۴، والفوائد المجموعة ۷/ ۲۷۲، وتنزیہ الشریعة ۲/ ۲۶۲، والاحادیث الضعیفة ۶/ ۷۶، وکنز العمال ۹۲، ۴۴، ومجمع الزوائد ۱/ ۱۳۵، وتذکرۃ الموضوعات ۲۱، والضعفاء للعقیلی ۲/ ۲۹۷، والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۲۳۵، والکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۶۷۔

۳- کنز العمال ۱۰۵۵، واتحاف السادة المتقین ۹/ ۱۲۶، ۱۰/ ۲۱۷۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور بن زاذان متفرد ہیں اور یہ واسطہ قریہ کے تابعی ہیں۔

۲۳۹۴- جھاڑ پھونک کی اصل..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحق بن ایوب، ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابو حرہ، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک سریہ کے ساتھ نکل گیا، لشکر کو سخت بھوک لگی چنانچہ مجاہدین نے ایک بستی میں پڑاؤ ڈالا ان کے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی ہمارے مرد اختلاف کرتے ہیں حالانکہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا آپ میں کوئی دم درود کرنے والا ہے؟ چنانچہ میں بستی میں چلا گیا اور سورت فاتحہ پڑھ کر اسکو دم کیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا، بستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا بھی کھلایا خیر ہم نے کھانا تو کھالیا لیکن بکری کھانے سے ہم ڈر گئے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہم واپس آئے انہیں واقعہ کی خبر دی فرمایا تمہیں کہاں سے پتہ چلا کہ سورہ فاتحہ دم بھی ہے؟ جواب دیا: بخدا! مجھے کچھ پتہ نہیں صرف میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا اور دم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری لے لو اور مجھے بھی اس سے حصہ دو۔

۲۳۹۵- ابو نعیم اصفہانی، علی بن حمید واسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، محمد بن فضل، زید العمی، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن فقیر ہو اور سوال کرنے سے بچتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۹۳) م۔ عبد اللہ بن زید البحری (المعروف ابو قلابہ رحمہ اللہ) ح

ابو قلابہ عبد اللہ بن زید رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، بلیب، ناصح، خطیب بے بدل، بخئی دل اور خوف خدا کو ساری عمر اپنا اوڑھنا، بچھونا بنائے رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نصیح فی الاشفاق (اڈرانے میں خیر خواہی) اور فتح فی الاخلاق (اخلاق میں کشادگی) کا نام ہے۔

۲۳۹۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ایوب! جب اللہ تعالیٰ نے تجھے علم کے لئے منتخب کیا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرنی چاہیے اور عوام الناس کی پیدا کردہ فضولیات میں تجھے دلچسپی نہیں لینی چاہیے۔

۲۳۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابابار، قاسم بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہے۔

۲۳۹۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو خیر یا شر کا طالب ہو مگر وہ اپنے دل میں ایک آمر پاتا ہے اور ایک زاجر، آمر بھلائی کا حکم دیتا ہے اور زاجر اسے برائی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۴۰۰۔ و سنن الدارقطنی ۳/ ۶۴۔

۲۔ فی المعجم الكبير للطبرانی ۱۸/ ۲۸۶۔ و کنز العمال ۹/ ۱۶۶۴۔ و الجامع الكبير ۶/ ۵۲۶۶۔

۳۔ تہذیب الکمال ۶۸۴۔ و تہذیب التہذیب ۵/ ۲۲۴۔ و التقریب ۱/ ۴۱۷۔ و التاریخ الكبير ۵/ ۹۱۲۔ و الجرح والتعديل

۵/ ۵۷ و طبقات ابن سعد ۷/ ۱۸۳۔

۲۳۹۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد اللہ بن عمر، عبد الوہاب بن عبد المجید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کرام کی مثال ان ستاروں جیسی ہے جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات کی سی ہے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ سو جب ستارے غائب ہو جاتے ہیں راہگیر حیران ہو جاتے ہیں اور جب ستاروں اور نشانات کا اعتبار چھوڑ دیں راستہ بھول جاتے ہیں۔

۲۴۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کی تین قسمیں ہیں، ایک عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق تو زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اور تیسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۲۴۰۱- ابو نعیم اصفہانی، علی بن ہارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، عبد الوہاب بن عبد المجید، ایوب، کینان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں اور ملکی فرمانروا کی مثال خیمے کی سی ہے کہ خیمہ بغیر ستون کے کھڑا نہیں رہ سکتا اور ستون بغیر کھونٹیوں کے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ جب بھی کسی کھونٹی کو اکھاڑ لیا جائے ستون کی کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۴۰۲- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف بن قاضی، ابوریح، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے اجر و ثواب میں کون بڑھ سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے عیال پر خرچ کرتا ہے انہیں ہاتھ پھیلانے سے روک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں نفع پہنچاتا ہے اور انہیں اس کی وجہ سے بے نیاز بنا دیتا ہے۔

۲۴۰۳- رحمن اور شیطان کا مکالمہ..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی، سوتا قیامت اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دیدی۔ ابلیس لعین نے کہا: اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی تب تک میں اس کے دل سے باہر نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ڈنکے کی چوٹ پر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی اس وقت تک میں اس کے لئے توبہ کے دروازے چوہٹ کھلے رکھوں گا۔

۲۴۰۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ اپنی نمازوں میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے حصول طیبات، ترک منکرات، مساکین سے محبت اور مجھ پر تیری عنایت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر موت دیدینا۔

۲۴۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن معاذ، معاذ، امین عون، ابوزجاء مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثناء میں قسامت کا تذکرہ چھڑ گیا میں نے انسؓ سے مروی قصہ عریضین بیان کیا۔ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اہل شام! تم اس وقت تک خیر و بھلائی پر کار بند رہو گے جب تک یہ عظیم الشان شخصیت تمہارے درمیان موجود رہے گی۔

۲۴۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوالفتح بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابوزجاء مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عنبسہ بن سعید نے ابو قلابہ رحمہ اللہ کے متعلق کہا کہ یہ لشکر اس وقت تک خیر پر باقی رہے گا جب تک یہ شیخ ان کے درمیان زندہ ہے۔

۲۳۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، عارم، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایوب کہتے ہیں: بخدا! ابو قلابہ عظیم فقہاء میں سے تھے۔ نیز ایوب رحمہ اللہ نے مسلم بن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اگر ابو قلابہ عجی ہوتے تو لا محالہ وہ عجمیوں کے قاضی القضاۃ ہوتے۔

۲۳۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم، عارم، ثابت بن یزید، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب انسان لوگوں کی نسبت اپنے نفس سے باخوبی واقف ہے تو وہ نجات پانے کے زیادہ قریب ہے اور جب لوگ انسان کے نفس سے نسبت خود اس کے زیادہ واقف ہوں تو وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۳۰۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ابو قلابہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا اچانک ایک قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں بلند ہوئیں ابو قلابہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: بے شک صحابہ کرامؓ سکون و آرام کی موت کو باعث عظمت سمجھتے تھے۔

۲۳۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، حمید طویل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تجھے تکلیف پہنچائے تو تو اپنی طرف سے اس کا کوئی عذر اور توجیہ تلاش کر! بالفرض اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تب بھی یوں کہہ کہ شاید میرے بھائی سے یہ بات سرزد ہوئی اس کو کوئی عذر ہوگا جو میں نہیں جانتا۔

۲۳۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن وعید، حماد بن زید، ایوب..... حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیز عطا کیں لیکن ان دونوں میں سے ایک بھی تیرے لئے نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ تو اپنی ملکیت میں بخل سے کام لیتا ہے حتیٰ کہ جب تیرا گلا گھونٹ کر تیری دار و گیری کی جاتی ہے وہ ملکیت تیرے غیہ کے لئے ہو جاتی ہے اور تیرا اس میں ایک حصہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ موت کی وجہ سے تیرے عمل کے منقطع ہو جانے کے بعد میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں، سو اس میں تیرا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۳۱۲- ابو قلابہ کا عہدہ حج سے فرار..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمرو بن زرارۃ، اسماعیل بن علیہ، ایوب..... عبد الرحمن بن اذنیہ کا انتقال ہوا تو ارباب اقتدار میں عہدہ قضاء کا بوجھ ابو قلابہ کے سر ڈالنے کا تذکرہ چھڑ گیا چنانچہ جب ابو قلابہ رحمہ اللہ کو علم ہوا تو وہ بھاگ کر شام آ گئے.....

۲۳۱۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابن حسان، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عہدہ قضاء سے دور بھاگنے والا ابو قلابہ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں پایا حالانکہ اس شہر میں میں نے قضاء کا بڑا عالم ابو قلابہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

۲۳۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، حاتم، عفان، وہیب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ غیلان بن جریر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے ابو قلابہ رحمہ اللہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ فرمایا: اگر تمہارا تعلق خوارج کے ساتھ نہیں تو داخل: وجہ۔

۲۳۱۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، عمر بن بہان، یزید رشک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی عرش کی جانب سے آواز لگائے گا: خوب کان کھول کر سن لو کہ اللہ کے اولیاء کو کوئی خوف ہے اور نہ ہی حزن۔ سو ہر آدمی اس آواز کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اپنا سراو پر اٹھائے گا، منادی کہے گا: اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، پس یہ سن کر منافق آدمی اپنا سر نیچے جھکا لے گا۔

۲۳۱۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: اس آدمی سے حدیث نہ بیان کرو جسے تم نہیں جانتے ہو چونکہ جسے تم جانتے نہیں ہو اسے حدیث بجائے نفع کے نا ضرر پہنچائے گی۔

۲۳۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر، ابن مبارک، معمر، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: خیر الامور واسطھا یعنی میانہ روی بہترین چیز ہے۔

۲۳۱۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ایوب سختیانی سے فرمایا: اے ایوب! اپنے بازار کو (تجارت وغیرہ کیلئے) لازمی پکڑنے رکھ چونکہ غنی عافیت میں سے ہے۔

۲۳۱۹- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، سہل بن بکر، وہیب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے دنیا کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی جب اس پر تو اللہ کا شکر ادا کر لے۔

۲۳۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوتحی رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، حارث بن عمیر، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وسعت رکھی ہے پس یہ دنیا تمہارے لئے نقصان دہ نہیں جب تم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

۲۳۲۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن حسن، رجاء بن جارود، زکریا بن یحییٰ، مبارک، صہیب، خالد حذاء کہتے ہیں میں نے ابوقلابہ رحمہ اللہ سے نماز میں رفع یدین کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ تعظیم ہے۔

۲۳۲۲- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ..... ایوب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوقلابہ نے ردی کھجوریں خریدتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمانے لگے میں تو سمجھتا تھا کہ ہمارے پاس بیٹھنے سے تم نے کوئی نفع اٹھایا ہے مگر لگتا نہیں ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ہر گھٹیا چیز سے اللہ تعالیٰ نے برکت کو کھینچ لیا ہے۔

۲۳۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک اسدی، شہاب بن عباد، حماد بن خالد حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اصحاب اکیسہ سے بچو (یعنی چادروں والوں سے جو بڑائی کی خاطر چادر ڈالتے ہیں)

۲۳۲۴- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، حاتم، عفان، بشر بن فضل، خالد حذاء کہتے ہیں جب ابوقلابہ ہمیں تین حدیثیں سنا دیتے تو کہتے میں نے بہت سنا دیں۔

۲۳۲۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، ابویزید خزازی، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: روح سے بڑھ کر زیادہ کوئی چیز بھی پاکیزہ نہیں چنانچہ جب کسی چیز سے روح نکال لی جاتی ہے وہ چیز بدبودار ہو جاتی ہے۔

۲۳۲۶- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن ابراہیم، زیاد بن یحییٰ، حاتم بن وردان، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قصہ گوئوں نے علم کو برباد کر دیا ہے۔ ایک آدمی کسی قصہ گو کے پاس سال بھر بیٹھا رہتا ہے۔ قصہ گو کے ساتھ اسے ذرہ برابر بھی تعلق پیدا نہیں ہوتا جبکہ ایک آدمی کسی ذی علم کے پاس لمحہ بھر کے لئے بیٹھتا ہے اٹھنے سے پہلے عالم کے ساتھ اسے گہرا تعلق ہو جاتا ہے۔

۲۳۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ عمر بن عبد العزیز کے پاس تشریف لائے۔ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابوقلابہ! ہمیں کچھ حدیثیں سناؤ۔ ابوقلابہ کہنے لگے: بخدا میں کثرت حدیث اور کثرت سکونت دونوں کو بکروہ سمجھتا ہوں۔

۲۳۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلدہ، محمد بن اسحق، حاتم بن لیث، شریح بن نعمان، مصعب بن حیان، مقاتل بن حیان کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بھی بدعت کو ایجاد کرتا ہے وہ تلواری کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے۔

۲۴۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ باتیں کرو چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم ان کے رنگ میں نہ رنگے جاؤ اور وہ تمہیں التباس و اشتباہ میں ڈال دیں گے۔

۲۴۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کی مثال منافقوں کی سی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں ان کے اس رویہ کا سارا دار و مدار گمراہی پر ہے چونکہ اہل بدعات بدعات میں مختلف ہوتے ہیں اور تلواری پر مجتمع ہو جاتے ہیں۔

مسانید ابی قلابہ رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔
۲۴۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلیٰ بن عبید، محمد بن اسحاق، ایوب سختیانی، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور یتیمہ کے لئے تین دن ہیں۔
ایوب سے ثوری، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، ابن علیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اور ابو قلابہ سے خالد حذاء اور قتادہ مثل مذکور کے نقل کرتے ہیں۔

۲۴۳۲- تین چیزیں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان کی وجہ سے دل میں ایمان کی مٹھاس پاتا ہے۔ یہ کہ آدمی محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے محبت کرے، یہ کہ اللہ اور اللہ کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نکالا ہو اب اسے کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا ایسا ہی ناپسند ہو جیسا اسے ناپسند ہے کہ آگ جلا کر اسی میں سے ڈالا جائے۔
یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو، عباد بن منصور، وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۴۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن المنظر، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، عبد الرحمن بن خالد بن نجیح، علی بن حسن، سفیان ثوری، ایوب بن ابی تمیمہ، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کو تہلیل، تقدیس، تحمید اور تکبیر کے ساتھ مزین کرو۔

ثوری، ایوب اور قلابہ کی حدیث غریب ہے۔ یہ سب اس کو علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ شامی ہیں لیکن مصر کے مقیم ہیں اور ثوری سے کئی روایات میں متفرد ہیں۔

تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا، تقدیس سبحان اللہ کہنا، تحمید الحمد للہ اور تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ تنوکی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷۔ و صحیح البخاری ۱/ ۱۰، ۱۲، ۲۵۔

۲۔ کشف الخفاء ۱/ ۵۳۶۔ و کنز العمال ۹۵، ۲۳۰۔

۲۳۳۲۔ ہم سب کیلئے سردار کی دعوت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن احمد ابو جعفر بغدادی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبد الرحمن بن سلام، ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، عطیہ کے سلسلہ سند سے ربیعہ جری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو فرشتوں کی طرف سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی آنکھیں سو جائیں، کان سنیں، اور دل بات سمجھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو گئیں کانوں نے سنا اور دل نے بات سمجھیں:

پس کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اس میں وسیع دسترخوان لگایا اور ایک داعی (دعوت دینے والا) کو بھیجا (جو لوگوں کو عمومی دعوت دے رہا ہے) سو جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا، گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کچھ کھالیا۔ سردار اس سے راضی ہو گیا، جس آدمی نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا، گھر میں داخل نہ ہوا اور دسترخوان سے کچھ نہ کھایا سردار اس سے ناراض ہوگا، پس اللہ تعالیٰ سردار ہے محمد داعی ہیں، گھر دین اسلام ہے اور چٹا ہوا دسترخوان جنت ہے۔

ایوب کی یہ حدیث غریب ہے صرف ریحان بن سعید عن عباد بن منصور سے ہم نے روایت کی ہے۔

۲۳۳۵۔ قرب قیامت اور حضور ﷺ کی دعا..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابی قلابہ، ابواسماء کے سلسلہ سند سے ثوبان کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا سو میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور میری امت کی ملکیت اس زمین میں اتنی ہوگی جتنی سمیٹ کر مجھے دکھائی گی مجھے دو خزانے سرخ و سفید (سونا چاندی) دیے گئے میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ اللہ! انہیں عمومی قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ کر دے، جو ان کے انڈے بچے کو مباح سمجھ کر انکا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں پھر وہ ملتا نہیں..... اگر انکے خلاف زمین کے کناروں سے لوگ جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قید کریں، ایک دوسرے کو مملوک بنائیں اور ایک دوسرے کو جلاوطن کریں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ فرمان رواؤں کا خوف ہے جب تلوار ان میں واقع ہوگی پھر انھیں کا نام نہیں لے گی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکین کے ساتھ نہ مل جائے اور میری امت کے قبائل بتوں کو پوجنا نہ شروع کر دیں اور میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی جو ان کی مدد نہیں کرے گا انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے۔

ایوب کی یہ حدیث ابو قلابہ سے ثابت شدہ ہے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صرف ثوبان نے نبی ﷺ سے روایت کی اور ان سے ابواسماء جسی نے اور پھر انہی الفاظ کے ساتھ ان سے ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔

(۱۹۴) مسلم بن یسار رحمہ اللہ (م ۱۰۴ یا ۱۰۳ھ)

تابعین کرام میں سے ایک شاہد، صاحب بصیرت، مجاہد، عبادت گزار ابو عبد اللہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی ہیں۔

- ۱۔ صحیح مسلم؛ کتاب الفتن ۱۹، و سنن ابی داؤد ۴۲۵۲، و سنن الترمذی ۲۱۷۶، و مسند الامام احمد ۱۲۳/۱۵، ۲۸۴، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۸۱/۹، و مشکاة المصابیح ۵۷۵، و المصنف لابن ابی شیبہ ۲۵۸/۱۱، ۲ طبقات ابن سعد ۳۰۳/۵، و التاريخ الكبير ۱۱۶۷/۷، و الجرح ۸/۸، و سير النبلاء ۵۱۴/۳، و الکاشف ۳/۵۵۲۸، و الميزان ۳/۸۵۰۹، و تهذيب التهذيب ۱۰/۱۴۱، و التقريب ۲/۲۴۸، و الخلاصة ۳/۲۹۹۲

کہا گیا ہے کہ تصوف حضور حق میں استغراق اور اس راہ کے خطرات سے تمٹنے کا نام ہے۔

۲۴۳۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، جعفر بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار سے نماز میں ان کی قلت التفات کا تذکرہ کیا گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا پتہ میرا دل کہاں جاتا ہے؟

۲۴۳۷- ابو مسلم کا استغراق فی الصلاة..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، حوثرہ بن اشرف، حماد بن سلمہ، حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انہیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔

۲۴۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معتمر، کہس، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد مسلم بن یسار ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ اچانک ایک شامی گھر میں داخل ہوا اور گھر والے گھبرا کر اس کے ارد گرد جمع ہو گئے جب گھر والے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے ام عبد اللہ ابو عبد اللہ کو کہنے لگیں: یہ شامی گھر میں داخل ہوا ہم لوگ گھبرا کر اس کے آس پاس جمع ہو گئے آپ کے کان پر جوں تک نہ رہی تنگی فرمانے لگے: مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔

معتمر کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسلم بن یسار اہل خانہ سے کہہ دیتے تھے: جب تمہیں کچھ ضرورت ہو تو آپس میں گفتگو کرتے رہو میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۴۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، معتمر، کہس، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو انہیں مریض تصور کیا۔

۲۴۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہونا چاہتے اہل خانہ سے کہتے: تم آپس میں باتیں کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۲۴۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوالاحمد محمد بن احمد جرجانی، عون بن موسیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ مسجد کی دیوار گر گئی اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ مسجد میں کھڑے برابر نماز پڑھتے رہے انہیں پتہ تک نہ چلا۔

۲۴۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن نصر غسال، حسین بن حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، میمون بن حیان کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التفات کرتے نہیں دیکھا نہ کم نہ زیادہ۔ بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہو گئی جس سے بازار والوں میں کھلبلی مچ گئی مگر مسلم بن یسار تھے کہ بے حال مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔

۲۴۴۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر والے سب خاموش ہو جاتے اور جب وہ نماز میں مشغول ہو جاتے گھر والے باتوں میں مشغول ہو جاتے اور خوب ہنستے۔

۲۴۴۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ، عفان، سلیمان بن مغیرہ، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں سمجھے جاتے گویا کہ وہ پڑا ہوا ایک بے حس و حرکت کپڑا ہے۔

۲۴۴۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ الحنزی، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی نماز سے ہا ہر بھی وہی کیفیت ہوتی جو نماز میں ہوتی تھی۔

۲۴۴۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن جعفر بن علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سفیان، عن رجل..... مذکورہ سلسلہ سند

سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے ایک طویل سجدہ کیا اور آپ رحمہ اللہ کے سامنے کے دو دانت گر پڑے۔ ابویاس ان کے پاس آئے اور تعزیت کرنے لگے لیکن مسلم بن یسار رحمہ اللہ ان سے اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرتے رہے۔

۲۳۴۷- مسلم بن یسار کے کثرت سجود کی وجہ سے دانت ٹوٹنا..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، خالد بن ابی یزید..... معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میں مسلم رحمہ اللہ کے پاس آیا فرمانے لگے: آپ میرے پاس آئے حالانکہ میں اپنے جسم کا کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں، معاویہ کہتے ہیں: مسلم بن یسار طویل سجدے کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دانتوں میں پیپ پڑ گئی اور سامنے کے دو دانت گر گئے جنہیں انہوں نے دفن کیا۔

۲۳۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ..... غون کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ یوں لگتے تھے جیسے وہ میخ ہوں۔ آپ قدموں پر مائل نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی ان کے کپڑے میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ معاذ کہتے ہیں: مسلم بن یسار رحمہ اللہ نماز میں ایک پاؤں پر سہارا نہیں لیتے تھے۔

۲۳۴۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ عنزی، موسیٰ بن اسماعیل، عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اپنے والد صاحب کو حالت سجدہ میں دیکھا وہ یوں کہہ رہے تھے: میں تجھ سے کب ملاقات کروں گا؟ درآں حالانکہ تو مجھ سے راضی ہو اور مسلسل یوں دعا کئے جا رہے تھے۔

۲۳۵۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبید اللہ، شیبان بن ابی، ابو ہلال، قتادہ..... مسلم بن یسار نے فرمایا: تو عام آدمی کی طرح عمل کر چونکہ عمل ہی آدمی کو نجات دیتا ہے اور اللہ پر توکل کر چونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور مل کر رہتا ہے۔

۲۳۵۱- ایمان کی کیفیت کا تقاضا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سفیان، عن رجل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں لگا رہتا ہے اور جو کسی کا خوف رکھتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آدمی کی امید کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی بلاؤ و آزمائش پیش آ جائے تو اس پر صبر نہیں کرتا بوجہ امید کرنے کے، اور میں نہیں جانتا کہ آدمی کے خوف کے موافق کیا ہے؟ کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے اسے چھوڑتا نہیں خدا سے ڈر کے مارے۔

۲۳۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جر جانی، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عفان، اسود بن عامر حماد، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آدمی کا کیسا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے ناپسند کرتا ہے اسے وہ چھوڑتا نہیں۔

۲۳۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، خالد بن ابی یزید، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں، صرف اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اسکا خوف دامن گیر رہتا ہے۔ فرمایا: ماشاء اللہ جو کسی چیز کا خوف رکھتا ہے اس سے کوسوں دور بھاگتا ہے اور جو کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسکی طلب میں سرگرم عمل رہتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ بندے کے خوف کے موافق یہ کیوں نہیں ہے کہ اسے کوئی نفسانی خواہش پیش آتی ہے پھر اسے وہ چھوڑتا نہیں اور اسے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور وہ امید کی خاطر اس پر صبر نہیں کرتا۔

۲۳۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، علی بن جبلة، ابن ابی اوریس عائد اللہ نے اپنے والد سے کہا کہ کیا آپ کو ابو عبد اللہ مسلم بن یسار کی طویل خاموشی تعجب میں نہیں ڈالتی؟ جواب دیا: اے بیٹے! بھلی بات کرنا خاموشی

سے بہتر ہے، مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل سے خاموشی اختیار کرنا باطل کے متعلق گفتگو کرنے سے بہتر ہے۔

۲۳۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں تمہیں حدیث قدسی سنارہا ہوں تو رک جایا کرو اور اس کے ماقبل اور مابعد کو اچھی طرح سے جان لیا کرو۔

۲۳۵۶- اللہ کیلئے محبت بے بدل ہے..... ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد حاتم، محمد بن عبید اللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اپنے ہر عمل کے بارے میں خوف رہتا ہے کہ اب میں کہیں ایسی چیز نہ بد اخلت کر دے جو اسے بگاڑ ڈالے، علاوہ حب فی اللہ کے سو میں صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۳۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عمرو بن مرزوق، عمران، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا میں اپنا کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جس پر میں اعتماد کر سکوں صرف اس کے کہ ایک قوم سے محض اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۳۵۸- ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان، مبارک بن فضالہ، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدیق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو اگر میں کسی چیز کو لعنت کرتا اسے میں اپنے گھر میں باقی نہ چھوڑتا۔

۲۳۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ عزری، داؤد، مبارک، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار اپنے ذکر (شرم گاہ) کو چھوٹا قطعاً مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: میں امید کرتا ہوں کہ اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔

۲۳۶۰- مسلم بن یسار کا مضبوط کردار..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو کریب ہمدانی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے حج کیا بخدا! وہ اپنے خیمہ میں بیٹھے کھانا پکا رہے تھے کہ اچانک ایک عورت آئی اور کچھ چیز مانگنے لگی چنانچہ انہوں نے اسے کچھ کھانا دیا۔ کہنے لگی میں آپ سے کھانا تو نہیں طلب کر رہی ہوں میں تو آپ سے وہ کچھ طلب کرتی ہو جو عورت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہے۔ مسلم بن یسار کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف پھینکا اور باہر نکل کر بھاگ گئے۔ نکلنے وقت کہا یا اللہ! میں اس لئے تو یہاں نہیں آیا ہوں۔

۲۳۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کپڑا زیب تن کرو اور تمہیں خیال گزرے کہ تم ان کپڑوں میں دوسرے کپڑوں کی نسبت اچھے لگتے ہو تو سمجھ لو یہ کپڑا تمہارے لئے بہت بُرا ہے۔

۲۳۶۲- مسلم بن یسار کی ایک گناہ سے توبہ کرنے میں الحاح و زاری..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کے سلسلہ سند سے مکحول کہتے ہیں: اے ال بصرہ! میں نے تمہارا ایک سردار دیکھا کہ وہ کعبہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دوستوں کے درمیان اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وہ سجدے میں اسقدر رویا کہ اس کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی چنانچہ میں نے اسے سنا وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور جو برا عمل اس سے پہلے کر چکا ہوں وہ بھی مجھے معاف

فرما، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مسلم بن یسار تھے۔ مگھول کہتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جنگ دیرِ جمجم میں شریک ہوئے تھے (یعنی اس جنگ میں شرکت کو فتنہ میں شرکت سمجھتے تھے اس لئے استغفار کرتے تھے)۔

۲۳۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، عون بن موسیٰ البیہی، ابوروح، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا ایک غلام تھا وہ نماز نہیں پڑھتا تھا والد صاحب اس پر اسے مارتے نہیں تھے میں انہیں کہتا کہ آپ اسے نماز پڑھنے کی تاکید کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیتے: میں نہیں جانتا کہ کیا کروں یہ مجھ پر غالب ہو گیا ہے۔

۲۳۶۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، حسین بن الکمیت، معالیٰ بن مہدی، حماد بن زید، محمد بن واسع سے مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار فرماتے تھے: تم بڑائی سے بچو! کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جو عالم کو بھی پھسلا دیتی ہے اور اسی کے ساتھ شیطان آدمی کو پھسلاتا ہے۔

۲۳۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، محمد بن حواری، عمر بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے تھے: لذت اٹھانے والوں کو خلوت میں اللہ عزوجل کی مناجات جیسی کوئی لذیذ چیز میسر نہیں۔

۲۳۶۶- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کسی صحابی کو مرض سے خلاصی ملتی ان سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔

۲۳۶۷- مسلم بن یسار کا موت کے بعد حال..... ابو نعیم اصفہانی، فہد بن ابراہیم، محمد بن ذکریا الغلابی، ولادۃ بنت ابراہیم، عن

امہا..... مالک بن دینار کہتے ہیں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے ایک سال بعد میں نے خراب میں دیکھا اور میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان سے سلام کا جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی؟ جواب میں فرمایا: میں تو میت ہوں سوال کا جواب کیسے دوں۔ میں نے پوچھا موت کے دن آپ کو کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑا؟ فرمایا: تمہیں ایک کریم ذات سے کیا توقعات وابستہ ہو سکتی ہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری نیکیاں قبول فرمائیں، برائیاں درگزر کیں اور ان کے بدلہ نیکیاں لکھ دیں۔

ولادۃ بنت ابراہیم کی والدہ کہتی تھیں: مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر یہ حدیث بیان کرتے اور بہت روتے تھے حتیٰ کہ سسکیاں لیتے لیتے بیہوش ہو جاتے کچھ ہی دنوں بعد وہ لا علاج مرض میں مبتلا ہو گئے۔ پھر اسی مرض میں انکا انتقال ہو گیا۔ ہم یہی سمجھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔

۲۳۶۸- خدا کی بے پایاں رحمت..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن حبیب بن الشہید،

عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن سوید کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں مسلم بن یسار کے ساتھ رہا میں نے ان کی زبان سے ایک بات بھی نہیں سنی جو انہوں نے کی ہو، حتیٰ کہ ہم ذات عرق تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ہمیں ایک حدیث سنائی۔ فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک گناہ گار بندہ لا کر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کے نامہ اعمال میں دیکھو! کیا اس کے پاس نیکیاں ہیں؟ چنانچہ نامہ اعمال بغور دیکھا جائے گا لیکن اس میں سے کوئی نیکی دستیاب نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ اسکی برائیاں دیکھو! چنانچہ اسکی برائیوں کا ایک طومار پایا جائے گا۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے چنانچہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی اثناء میں وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے میرے پاس واپس لے آؤ۔ پوچھیں گے تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ بندہ کہے گا: یا اللہ مجھے تو تیری رحمت سے یہ توقع نہیں تھی! اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے سچ کہا: چنانچہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

۲۳۶۹- ایوب علیہ السلام کی مثل ایک عورت سے مسلم بن یسار کی ملاقات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن محمد بن عثمان، ابن کرم، منصور بن ابی مزاحم، عثمان بن عبد الحمید بن لاحق بصری، عبد الحمید بن لاحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں تجارت کرنے بحرین اور یمامہ گیا وہاں لوگوں کو میں نے ایک گھر کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ چنانچہ میں بھی اس طرف چل پڑا چانک وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس نے موٹے دبیز کپڑے پہن رکھے ہیں۔ وہ غمگین، پریشان حال اور باتیں کم کرتی تھی۔ اس کے غلام نوکر چاکر بیٹے اور دیگر لوگ خریدنے بیچنے میں مشغول تھے۔ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور اس عورت کے پاس آ گیا: کہنے لگی: ہمیں تجھ سے ایک کام ہے کہ جب تم ادھر کا دوبارہ ارادہ کرو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔ میں واپس لوٹ آیا اور ایک عرصہ تک کہیں نہیں گیا۔

پھر اس کے شہر کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس عورت کے گھر کی طرف ارادہ کیا تا کہ جو کچھ شان و شوکت گزشتہ دیکھ چکا ہوں پھر اسے دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے اسکی وہ شان و شوکت نہ دیکھی۔ دروازے پر دستک دی اندر سے عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کچھ بات کر کے دروازہ کھولا۔ میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ وہ عورت گھر میں بیٹھی ہے اور اس نے باریک کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میں پھر اس کے ہنسنے اور کلام کو سننے لگا مگر اس کے پاس گھر میں کچھ نہ تھا۔ میں نے اس پر تعجب کیا نیز میں نے کہا: میں نے تجھے دو حالوں میں دیکھا ہے دونوں حالوں میں مجھے سخت تعجب ہوا۔ ایک تیرا حال وہ تھا جو مجھے پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے میں آیا اور دوسرا حال آج دیکھ رہا ہوں کہنے لگی پہلی حالت جو تو نے دیکھی وہ ہماری شان و شوکت تھی۔ سو مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوا۔ حالانکہ میں پسند کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے..... چونکہ وہ امتحان نہ لے تو مجھ کو وہ مجھ سے روٹھا ہوا ہے۔ میں امتحان کے لئے سخت غمگین رہتی تھی کہ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بہتری ہوتی تو مجھے اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالتے۔ سو اس لئے یہ حالت اب تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے اولاد، نوکر چاکر، غلام اور تجارت میں مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے سو تب مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور مجھے یاد کیا۔ اب میں خوش و خرم ہوں۔

مسلم بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور عبد اللہ بن عمرؓ سے میری ملاقات ہوئی میں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے اسکی اور ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں تھوڑا ہی فرق ہے۔

مسانید مسلم بن یسار رحمہ اللہ

مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کافی صحابہؓ سے ملاقات کی ہے اور ان سے مصلو و مرسل احادیث روایت کی ہیں۔ مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ابو قتادہ، محمد بن سیرین، قتادہ وغیرہم حضرات تابعین روایت کرتے ہیں۔

۲۳۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مسلم بن یسار، خمران بن ابان، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ صدق دل سے پڑھ لے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور وہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔

۱- المستدرک ۱/ ۲۷۱، ۳۵۱، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱

۲۳۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے پانی منگوا یا دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، بازو دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کیا پھر ہنسنے لگے۔ فرمایا: مجھ سے پوچھتے نہیں ہو کہ میں ہنستا کیوں ہوں؟ حاضرین نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنستے؟ فرمایا: میں اس لئے ہنسا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پانی منگوا یا جس طرح میں نے وضو کیا اسی طرح آپ ﷺ نے بھی وضو کیا اور پھر ہنسنے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسا یا ہے کہ بندہ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے اس کے سارے وہ گناہ جو اس کے چہرے سے صادر ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔ جب بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔ عمران سے راویوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ سعید بن بشر نے بھی قتادہ، ابو قلابہ، مسلم، حمران کے طریق سے روایت کی ہے۔

۲۳۷۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، محمد بن ہارون بن بکار، عباس بن ولید خلّال، مروان بن محمد، سعید بن بشر، قتادہ، ابو قلابہ، مسلم بن یسار، حمران، عثمانؓ کے سلسلہ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۲۳۷۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ کہتے ہیں میں شام میں ایک جماعت میں تھا جس میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی تھے۔ اتنے میں ابواشعث صنعانی آگئے اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ابواشعث! ابواشعث! میں نے کہا اپنے بھائی کو عبادہ بن صامت کی حدیث سناؤ۔ کہنے لگے ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جس میں ہمیں کثیر مال غنیمت حاصل ہوا، مال غنیمت میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ چاندی کے برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے حساب میں بیچ دیئے جائیں۔ حضرت عبادہ بن صامت کو اس کی خبر ہو گئی وہ اٹھے اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ وہ منع فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے میں، گندم کو گندم کے بدلے میں، جو کو جو کے بدلے میں، کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں بیچا جائے مگر مثل مثل کے بدلے میں برابر برابر ہو، جس نے زیادتی کی یا زیادتی کا مطالبہ کیا اس نے سود لیا۔ چنانچہ لوگوں نے جو کچھ لیا تھا فوراً واپس لوٹا دیا، ایک آدمی حضرت معاویہؓ کے پاس گیا اور انہیں ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے حدیثیں سناتے ہیں حالانکہ ہم آپ ﷺ کی صحبت میں رہے اور انہیں دیکھا ہم نے آپ ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی۔ پس فوراً عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے اور دوبارہ حدیث سنائی اور فرمایا: بخدا! ہم وہی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہیں اگرچہ معاویہؓ کا کچھ اور گمان کیوں نہ ہو۔ بخدا! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ میں اپنی زندگی میں ایک کالی رات بھی معاویہؓ کی صحبت میں نہیں رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں تواریخی کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۳۷۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، قرہ بن حبیب قنوی، یثیم بن قیس فایسی، عبد اللہ بن مسلم بن یسار، مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے ان کے دادا یسارؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے

تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات چاہیے۔
مسلم کی یہ حدیث غریب ہے، مرفوع روایت کرنے میں یثیم بن قیس متفرد ہیں۔

(۱۹۴) معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک دن کو مسکرانے والے اور راتوں کو رونے والے ابویاس معاویہ بن قرہ ہیں۔

۲۳۷۵- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن یونس عصفری، محمد بن عمر، روح، حجاج بن اسود کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رہنمائی کون کرے گا راتوں کو رونے اور دن کو مسکرانے والے پر۔

۲۳۷۶- تابعین کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے بدل چکا ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، تمام بن نجیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد عربی ﷺ کے ستر صحابہ کرام کو پایا ہے۔ بالقرض اگر وہ تمہارے پاس دنیا میں واپس آ جائیں تو تمہاری آذان کے سوا آج تمہاری کسی چیز کو بھی پہچان نہ سکیں گے جن پر تم عمل پیرا ہو۔

۲۳۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید ابو طلحہ راسی کے سلسلہ سند سے مذکور ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ایسے بیس صحابہ کرام کو پایا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی معیت میں دوسروں کو نیزہ مارا یا خود نیزے کا زخم کھایا۔ یا تلوار دوسروں کو ماری یا خود تلوار کا گھاؤ کھایا۔

۲۳۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، ابو ہلال، معاویہ بن قرہ نے فرمایا: میرے والد صاحب اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: اے بیٹو! جب تم نماز عشاء پڑھ لو سو جاؤ تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ رات کی بھلائی نصیب فرمائے۔

۲۳۷۹- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن محمد بغوی، عبید اللہ بن عمر، عون بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ کونسا عمل افضل ہے شرکاء مجلس نے اتفاق کر لیا کہ قیام الیل افضل عمل ہے۔ میں نے کہا: ترک محارم افضل عمل ہے، فرمایا: اس پر حسن بصری رحمہ اللہ کو تنبیہ ہوا اور فرمایا: ہاں پھر درجہ بدرجہ فلاں چیز اور پھر فلاں چیز۔

۲۳۸۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوبکر یب، محارب، عبد اللہ بن میمون بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو ایک دن میں مہینے بھر کا رزق عطا فرما دیتے ہیں بندہ اگر رزق کو درست استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ہاتھوں میں درستی پیدا کر دیتے ہیں وہ اور اس کا عیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتا ہے۔

۲۳۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر طحی، حسن بن جعفر قات، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، حجاج بن اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو نے صحابہ کرام کو رزق عطا فرمایا اور تو ان سے راضی رہا، ہمیں بھی اسی طرح رزق عطا فرماتا کہ ہم تیری طاعت میں عمل کر سکیں اور ہم سے راضی رہے۔

۲۳۸۲- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، یزید بن عبد الرحمن کاتب، محمد بن ثنی، معتمر بن سلیمان، سلیمان، مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک

مرتبہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ مجھے ملے میں موشیوں کے لئے چارے کا بندوبست کر کے واپس آ رہا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے اہل خانہ کے لئے فلاں فلاں چیز خریدنے گیا تھا۔ فرمایا: کیا یہ سب حلال طریقے سے حاصل کر کے لائے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: مجھے وہی دن زیادہ پسند ہے جسکی رات میں اللہ کی عبادت ہو اور دن کو روزہ رکھا ہو۔

۲۳۸۳- معاویہ بن قرہ کا خواب اور اس کی تصدیق میں آپ کی وفات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عباس بن حمدان، اسحاق بن ابراہیم شہید، قریش بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن قرہ سفر سے واپس تشریف لائے اور اپنے بیٹے ایاس بن معاویہ بن قرہ کے پاس گئے فرمایا: میرے لئے آج کے دن مناسب نہیں کہ میں زندہ رہوں چونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور میرے والد صاحب ہم دونوں مقررہ نشان تک پہنچنے کے لئے دوڑ لگائے جا رہے ہیں تاہم مقررہ نشان تک ہم دونوں اکٹھے پہنچے، سو آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچ چکا ہوں، چنانچہ معاویہ بن قرہ کو اسی دن گھر سے میت کی حالت میں نکالا گیا۔

۲۳۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد، محمد بن احمد جرجانی، اسحاق بن دیمہ، جوہری، یونس بن محمد، شیبہ بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قوم کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا کرو چونکہ دوسروں کی بے نسبت ان کی عقول پختہ اور کامل ہوتی ہیں۔

۲۳۸۵- چند روایات اور حکمت کی باتیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو علی حسین بن محمد زجاجی فقیہ طبری، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، محمد بن وسیم، منہال بن بکیر، شیبہ بن شیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں، جواب دیا: تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کریگا میں تمہارا پڑوسی ہوں اور نہ ہی تمہارے ساتھ کوئی قرابت ہے۔ (یعنی نفرت قرابت یا پڑوسی کی وجہ سے ہو جاتی ہے سو یہ دونوں چیزیں تمہارے لئے مجھ میں نہیں)۔

۲۳۸۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن بن طفیل، محمد بن ابی سری، رواد، ضمرہ بن ربیعہ، بقیہ بن ولید، خلید بن دعلج..... معاویہ بن قرہ نے فرمایا: لوگ درس و تدریس کی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کو ان کی عقلوں کے بقدر عطا ہوگا۔

۲۳۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عباس بن احمد بن محمد البرقی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عوام بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دین میں جھگڑے کھڑے کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۳۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن معمر، ہارون بن اسماعیل خزازی، علی بن مبارک کے سلسلہ سند سے معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے: اپنی عقلمندی کے ہوتے ہوئے بیوقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اپنی بے وقوفی کے ہوتے ہوئے علماء کے ساتھ مت بیٹھو۔

۲۳۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یوسف بن عرق، سوادہ بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو علم کو لکھتے نہیں ان کے علم کو علم نہیں شمار کیا جاتا۔

۲۳۹۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ثنی، عبدان بن بشار، ابو قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اس آدمی کو جو علم کو لکھے نہیں، عالم نہیں شمار کرتے تھے۔

۲۳۹۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبید اللہ بن معاذ، معاذ، بسطام بن مسلم کے سلسلہ سند سے معاویہ بن قرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں، قرہ نے فرمایا کہ اے بیٹا! جب تم کسی خیر و بھلائی کی مجلس میں بیٹھے ہو اور تمہیں اس مجلس سے اٹھنے کی

ضرورت پیش آجائے تو اٹھتے وقت السلام علیکم کہوتا کہ تو بھی اس مجلس کو ملنے والے ثواب میں شریک رہے۔

مسانید معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

معاویہ بن قرہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں، ان کی صحاح روایتیں عموماً انس بن مالک سے مروی ہیں اور یہ روایات متفق علیہ بھی ہیں جو ذیل میں ہیں:

۲۳۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر، شعبہ، ابویاس معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! صرف آخرت کی زندگی اصل ہے، انصار اور مہاجرین کو اچھا اور نیک بنا دے۔
۲۳۹۳- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابو عمر خوضی، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے جہین اقدس کو ذائیں ہاتھ سے پونچھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ الذی لا الہ الا هو الرحمن الرحیم اللہم اذهب عنی الهم والحزن

اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ رحمن و رحیم ہے اے اللہ! مجھ سے میرے غم و حزن کو دور کر دے۔

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے، معاویہ سے روایت کرنے میں زید العمی مفرد ہیں۔

۲۳۹۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوالحق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، علی بن فضل، یونس بن عبید، معاویہ بن قرہ اپنی اس سند سے اپنے والد کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جب میں کسی بکری کو لیکر ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر بھی رحم فرمائیں گے۔

معاویہ سے عبدالعزیز بن مختار، حجاج بن اسود اور زیاد بن مخراق بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۳۹۵- ابو نعیم اصفہانی، علی بن احمد واسطی، اسلم بن سہل، احمد بن محمد بن ابی حنیفہ، محمد بن ابی حنیفہ، حجاج بن اسود، عبداللہ بن مختار، معاویہ بن قرہ، قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لانا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری پر اگر تو نے رحم کیا اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحم فرمائیں گے۔

۲۳۹۶- ابو نعیم اصفہانی، بشر بن علی بن علی العمی انطاکی، عبداللہ بن نصر انطاکی، اسحق بن عیسیٰ الطباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق، معاویہ بن قرہ، قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے قرہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بکری ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے: ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرو گے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کریگا۔
مالک کی یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ، قرہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ عمرہ کیا ہمارے پاس کھانے کو صرف دو سیاہ چیزیں تھیں، پھر کہا: کیا تم جانتے ہو وہ دو سیاہ چیزیں

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۷، ۳/۶۱، ۵/۳۲، ۱۳۷، ۱۳۷، ۸/۱۰۹، وصحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷

کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے، کہا کھجور اور پانی۔

آئمہ حدیث نے یہ حدیث روح سے روایت کی ہے۔

۲۳۹۸۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد الحافظ، عمر بن عبد اللہ زیادی، اسحاق بن اسرائیل، جعفر بن سلیمان، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ مثل مذکورہ بالا کے اپنے والد قرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۹۹۔ بتوں کے پجاریوں کے ساتھ شیطان کا کھیل..... ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن لیشی، محمد بن جہضم، ازہر بن سنان، شیب بن محمد واسع، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے قرہ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا میں اسلام لانے کی نیت سے آیا۔ میں نے کہا شاید میں بھی اسلام میں دو یا تین آدمیوں کو داخل کر لوں۔ چنانچہ میں مدینہ میں ”مجمع الماء“ کی جگہ آ گیا اچانک میں نے بستی کے چرواہے کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: اے بستی والو! میں تمہاری بکریاں نہیں چراؤں گا چونکہ ہر رات بھیڑیا آتا ہے اور ایک بکری لے اڑتا ہے حالانکہ تمہارا بت سامنے کھڑا دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ ہی نفع اور اس میں تغیر آتا ہے اور نہ ہی وہ انکار کرتا ہے۔ قرہ کہتے ہیں بستی والے گڈریے کی باتیں سن کر واپس چلے گئے۔ جب صبح ہوئی گڈریا بھاگا بھاگا آیا اور کہہ رہا تھا: خوشخبری! خوشخبری! بھیڑیا تمہارے بت کے سامنے جکڑا پڑا ہے بغیر پھندے کے۔ بستی والے بھی وہاں پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا چنانچہ انہوں نے بھیڑیا قتل کیا اور اپنے بت کو سجدہ کیا! اور کہنے لگے! اے ہمارے خدا! تو اسی طرح کرتا رہ۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ ارشاد فرمایا: شیطان نے بستی والوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف شیب بن محمد سے لکھی ہے ازہر متفرد ہیں۔

۲۵۰۰۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضی، حفص بن عمر خوضی، سلام، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے معقل بن یسار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں بے نیازی سے تیرے دل کو بھردوں گا اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھردوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری نہ اختیار کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھردوں گا۔

۲۵۰۱۔ ابونعیم اصفہانی، علی بن احمد بن غسان بھری، محمد بن خالد راسبی، محمد بن احمد بن حکم، حکم بن مروان، سلام بن سلیم، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے معقل بن یسار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دن بھی ابن آدم پر آتا ہے اس میں اسے آواز لگائی جاتی ہے: اے ابن آدم! میں جدید مخلوق ہوں، تو جو بھی عمل کرے گا میں تجھ پر کل گواہ ہوں گا۔ لہذا مجھ میں تو عمل اچھا کر لے تاکہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں، اس لئے کہ جب میں گزر جاؤں گا پھر تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا۔ پھر رات بھی اسی طرح کا مکالمہ کہتی ہے۔ معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے روایت کرنے میں زید متفرد ہیں۔ مرفوع کا صرف یہی ایک طریق ہے۔

۲۵۰۲۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، عصمہ بن سلیمان، سلام طویل، زید العمی، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے حق میں نظر نہیں کرتا ہوں تا وقتیکہ میرا بندہ میرے حق میں نظر نہ کرے۔ ۳

۱۔ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی ۲/ ۳۱۷۔ والکامل لابن عذی ۳/ ۱۱۷۔ وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۸۷۶۔

۲۔ تفسیر القرطبی ۱۲/ ۳۵۳۔ وکنز العمال ۶۱/ ۴۳۱۔

۳۔ فی کنز العمال ۲/ ۴۳۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۲۱۲۔

معاویہ بن قرہ کی یہ حدیث غریب ہے اور زید روایت میں ان سے متفرد ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث نبیؐ سے مرفوع صرف اسی طریقہ اسناد پر ہے۔

(۱۹۵) ابور جاء عطار دی

تابعین کرام میں سے ایک ابور جاء عطار دی رحمہ اللہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی لمبی عمر سے نوازا تھا، قرآن و حدیث کے بے مثال عالم، نیکو کار اور عبادت گزار تھے، جب نبیؐ کی دعوت پہنچی اسے صدق دل سے قبول کیا اور اقبال و وصول کے ساتھ اس پر ثابت قدم رہے۔

(ابور جاء العطار دی ان مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریمؐ کا زمانہ پایا لیکن آپؐ کو نہ پاسکے۔ اصغر) کہا گیا ہے کہ تصوف وصول حق تک پہنچنے کے لئے قبول پیغام رسول کا نام ہے۔

۲۵۰۳۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، عمارہ المعولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابور جاء عطار دی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

بعث النبی ﷺ وانا خماسی یدعو الی الجنة.

نبیؐ مبعوث ہوئے اور میں پانچواں آدمی ہوں جو جنت کی طرف بلائے گا۔

۲۵۰۴۔ آپؐ کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے جنوں میں سے کیا کوئی باقی ہے؟ ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن عبد اللہ ابی ابو ہاشم کہتے ہیں ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ابن سیرین رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو آدمی داخل ہوئے کہنے لگے: ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے ایک شے کے متعلق کچھ دریافت کریں! حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ کہنے لگے: کیا آپ کو ان جنات کے بارے میں علم ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ حسن بصری رحمہ اللہ مسکرانے لگے اور فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے یہ سوال کرے گا، لیکن تم ابور جاء عطار دی کے پاس جاؤ۔

۲۵۰۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، قتیبہ، کثیر بن عبد الرحمن کہتے ہیں: ہم ابور جاء عطار دی کے پاس آئے ہم نے انہیں کہا: کیا آپ کو ان جنات کا علم ہے جنہوں نے نبیؐ کے ہاتھ پر بیعت کی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں عجیب خبر دیتا ہوں:

ایک مرتبہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ہم نے اپنے خیمے گاڑے اچانک ایک سانپ حالت اضطراب میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ مر گیا اور میں نے اسے دفن کیا: اچانک میں نے بہت ساری آوازیں سنیں: السلام علیکم! السلام علیکم! جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا: ہم جنات ہیں۔ اللہ تمہیں ہماری طرف سے جزائے خیر دے تم نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب ملا وہ سانپ جس کو تم نے دفن کیا ہے یہ آخری جن باقی رہ گیا تھا جس نے نبیؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر ابور جاء رحمہ اللہ کہنے لگے: آج میری عمر ۱۳۵ سال ہے۔

۱۔ آپ کا نام عمران ملخان ہے۔ تہذیب التہذیب ۲/ ۱۳۰۔ والتقریب ۲/ ۸۵۔ والتاریخ الکبیر للطبرانی ۶/ ۴۱۰۔ والجرح ۲/ ۳۰۳۔ وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۳۸۔

۲۵۰۶۔ قبل الاسلام مشرکین کی حالت کا اندازہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، فضل بن غسان، وہب بن جریر کے سلسلہ سند سے جریر کہتے ہیں میں نے ابو رجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی ہم اس وقت اپنے چشمے ”سند“ نامی پر جمع تھے۔ ہم اپنے اہل و عیال کو لے کر ایک قبیلہ کی طرف بھاگ گئے اس دوران میں لوگوں کے پیچھے پیچھے رہا۔ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملے جنہیں انہیں اٹھا کر بیوی کے پاس لایا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس جو ہیں؟ کہنے لگی برتن میں کچھ باقی بچے ہوئے تھے، معلوم نہیں ابھی ہیں یا نہیں، دیکھے تو مٹھی بھر جو بچے ہوئے تھے۔ میں نے جو دو پتھروں پر پیس لئے، پھر وہ جو اور پائے ایک دیکھی میں ڈال دیے پھر میں ایک اونٹ کی طرف اٹھا اور اسکی رگ چاک کر کے اس سے خون نکالا پھر اسے بھی دیکھی میں ڈال کر اس کے نیچے آگ جلانا شروع کی اور ایک لکڑ سے میں نے اسے ہلایا اور پھر ہم نے کھالیا۔ ایک آدمی پوچھنے لگا اے ابو رجاء! آپ نے خون کا ذائقہ کیسا پایا تھا؟ جواب دیا بیٹھا۔

۲۵۰۷۔ ابو نعیم، ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، محرز بن عون، یوسف بن عطیہ، عطیہ کہتے ہیں میرے والد صاحب ایک مرتبہ ابو رجاء کے پاس گئے۔ ابو رجاء نے ہمیں حدیث سنائی کہ:

نبی ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ہم اپنے ایک چشمے پر تھے، ہمارا ایک گولائی میں تراشا ہوا بت تھا جسے ہم نے کجاوہ میں لاد لیا تھا۔ ہم اس چشمے سے ایک دوسری جگہ کی طرف منتقل ہونے لگے۔ ریتلی زمین سے گزرتے وقت پتھر کا بنا ہوا وہ بت کھسک کر ریت میں گر پڑا اور پھر ریت میں دھنس کر غائب ہو گیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ہم نے بت کو گم پایا۔ سو ہم اسکی تلاش میں واپس نکل پڑے۔ چنانچہ ہم نے بت ریت میں دھنسا ہوا نکال لیا، یہی وہ پہلی بات تھی جو میرے اسلام قبول کرنے کا سبب بنی۔ میں نے کہا: یہ کیسا معبود ہے جو ریت سے اپنا دفاع نہیں کر سکتا حتیٰ کہ ریت میں گم سم ہو گیا بخدا! یہ تو بہت برا معبود ہے، جبکہ ایک بکری اپنی حیاء (شرم گاہ) کا دفاع اپنی دُم سے کر لیتی ہے۔ بس یہی بات میرے اسلام لانے کا سبب بنی اور میں مدینہ کی طرف واپس لوٹ آیا لیکن جب تک رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے تھے۔

۲۵۰۸۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، احمد بن حسن خراش، مسلم بن ابراہیم، عمارہ معولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو رجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ریت جمع کرتے اور پھر اس پر دودھ دوہتے اور اسکی عبادت کرنا شروع کر دیتے بسا اوقات کوئی سفید پتھر تلاش کر کے اس کی عبادت کرنے لگتے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر اس کو پھینک دیتے۔ نیز ہم جاہلیت میں حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔

۲۵۰۹۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبید اللہ بن احمد بن عتبہ، محمد بن عبد الملک، ابو علی حنفی، سلم بن رزین کہتے ہیں کہ میں نے ابو رجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کرتے اور اس کے درمیان میں ایک گڑھا بناتے پھر انہیں دودھ دوہتے اور اس کے ارد گرد جمع ہو کر اسکی عبادت کرتے اور یوں کہتے: اے معبود! ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے خدا کے جبکہ تو اسکا مالک ہے وہ تیرا مالک نہیں۔

۲۵۱۰۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے ابو رجاء رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو تیرا راتھا حتیٰ کہ مجھے سخت افسوس ہوا کہ اے کاش وہ تیرا تک پہنچنے سے پہلے ہی ٹوٹ گیا ہوتا۔

۲۵۱۱۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ازہر، ابن عون کہتے ہیں میں نے ابو رجاء کو کہتے سنا: میں اپنے بعد کسی چیز کی تمنا نہیں کرتا صرف ایک چیز کی کہ میں پانچ مرتبہ اپنے رب عزوجل کے لئے اپنے چہرے کو خاک آلود کر لوں۔

۲۵۱۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں میں نے ابو رجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخدا مومن فی نفسہ اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی و انکساری کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۵۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، ابوالشہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو رجاء رحمہ اللہ ہمارے ساتھ قیام رمضان میں ہر دس دنوں میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

۲۵۱۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان، جعد ابو عثمان یشکری کہتے ہیں: میں نے ابو رجاء عطار دی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو رجاء! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا خوف رکھتے ہوں؟ جواب دیا میں نے صحابہ کرامؓ میں سے بہت اچھے حضرات کو پایا ہے۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ ابو رجاء رحمہ اللہ نے عمرؓ بن خطاب کو پایا ہے اور کہا کرتے تھے کہ عمرؓ بہت اچھے شدت پسند تھے، بہت اچھے شدت پسند تھے۔

۲۵۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، معتمر، شعیب بن درہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو رجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن عباسؓ کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تسمے کی طرح ہو گئی تھی۔

۲۵۱۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ہارون بن معروف، ضمیرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ میرے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کے ساتھ ابو رجاء عطار دی رحمہ اللہ کے پاس گیا اس سے پہلے میں نے اپنے بیٹوں کو اچھا لباس پہنایا اور انکی حالت کو بہتر بنایا۔ میں نے ابو رجاء رحمہ اللہ سے کہا: اللہ سے میرے بیٹوں کے بارے میں برکت کی دعا کیجئے! چنانچہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو نے ان کی روئیدگی کو بہتر بنایا ان کی کٹائی کو بھی بہتر بنا۔

۲۵۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، محمد بن اسماعیل، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو رجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ عوام الناس کو وہی تباہی قصے سناتے رہتے ہیں جس سے وہ انہیں کتاب اللہ کے بارے میں تھکاوٹ میں ڈال دیتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ کتاب اللہ کی اتباع کرو اور پھر لوگوں کو آزاد چھوڑ دو چونکہ ان کو بھی ضروریات اور اہل خانہ سے نمٹنا ہوتا ہے۔

۲۵۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، ابن ابی عدی..... عوف کہتے ہیں میں نے ابو رجاء سے کہا: میں چپکے سے ایک چور کو جھانکتا رہا اور وہ میرے گھر میں نقب زنی کر رہا تھا میرے پاس ایک سل نما پتھر بھی تھا۔ ابو رجاء نے فرمایا: یہ سل اس پر گرا دیتے تان۔ کہا: میں سمجھا کہ یہ مسلمان ہے۔ فرمایا: اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

مسانید ابو رجاء عطار دی رحمہ اللہ

ابو رجاء رحمہ اللہ کی اکثر مسانید عمرؓ بن خطاب اور عبد اللہ بن عباس سے مروی ہیں تاہم ابن عباسؓ سے منقول چند روایات درج

ذیل ہیں:

۲۵۱۹- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جعفر بن سلیمان، جعد ابو عثمان، ابو رجاء عطار دی کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب نہایت رحیم ذات ہے سو جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے نیکی کی نہ ہو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ نیکی کرے تو اسے دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا ارتکاب نہیں کیا تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اگر اس برائی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے کھاتہ میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے یا مٹا دی جاتی ہے۔ اللہ کے ہاں تو وہی ہلاک ہوتا ہے جو واقعہ ہلاک ہو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔
۲۵۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہودہ بن خلیفہ، عوف، ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء لوگ ہیں۔

عوف نے ابورجاء سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔ قتادہ سے اس کا تابع بھی ثابت ہے جبکہ ایک جماعت یہ حدیث عمران بن حصین اور ابن عباس سے روایت کرتی ہے۔

۲۵۲۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، اشہب، جریر بن حازم، مسلم بن زریہ، حماد بن شیخ، صخر بن جویریہ، ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین اور ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں اور مجھے جہنم دکھائی گئی جبکہ اہل جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں۔

۲۵۲۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی، محمد بن ابراہیم بن بکیر طرابلسی بصری، ابو ولید طرابلسی، سالم بن زریہ، ابورجاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے بتلا وہ کیا ہے؟ ابن صیاد بولا: ”دخ (دھواں)“۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دفع ہو جا۔

ابورجاء کی یہ حدیث صحیح عزیز ہے، سالم متفرد ہیں۔ بخاری نے بھی اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سندی بن بحر، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید مجلی حافظ، بشر بن ولید، زکریا بن حکیم جطلی، ابورجاء عطار دی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قوس قزح نہ کہا کرو چونکہ قزح شیطان ہے لیکن اللہ کی قوس کہا کرو سو وہ اہل زمین کے لئے امن کا پیغام ہے۔

ابورجاء کی یہ حدیث غریب ہے اور زکریا بن حکیم نے اسے صرف مرفوع روایت کیا ہے۔

(۱۹۶) ابو عمران عبد الملک بن حبیب جونی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک واعظ، بیدار مغز، اونگھتے ہوؤں کو بیدار کرنے والے، شیطان سے دور بھاگنے والے، ابو عمران جونی بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف متنبہ اور بیدار رہنے اور اشتباہ و توہم سے دوری اختیار کرنے کا نام ہے۔

۲۵۲۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں طویل مہلت اور حسن طلب دھوکے میں نہ ڈالے اگرچہ تمہیں سختیوں کا کیوں نہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۷۹۔ و سنن الدارمی ۲/ ۳۲۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۱۶۱۔ و تاریخ بغداد ۹/ ۴۱۵۔
و تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۳ و کنز العمال ۱۰۳۱۵۔

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۲۲۔ ۸/ ۱۱۹۔ ۱۲۱۔ و صحیح مسلم، و کتاب الذکر والدعاء ۹۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۴/ ۲۳۷۔ و التخریج السابق۔

۴۔ صحیح البخاری ۸/ ۴۹، ۵۔ و سنن الترمذی ۲۲۹ و مسند الامام احمد ۱/ ۳۸۰ و فتح الباری ۱۰/ ۵۶۱۔

والدر المنثور ۶/ ۲۵۔ و تفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۳۱۔

۵۔ اللالی المصنوعة ۱/ ۴۵۔ و الموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۱۳۳۔ و الفوائد المجموعة ۲۶۲۔ و تنزیہ الشریعة ۱/ ۲۹۱۔

و کشف الخفاء ۲/ ۴۹۹۔ و الاذکار ۳۲۷۔ و الاحادیث الضعیفة ۸۷۲۔ و الدر المنثور للسيوطی ۱۷۵۔

سامنا کرنا پڑے۔

۲۵۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمران قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے: احمقوں کی غفلت کو غنیمت سمجھو، اس جگہ چلے جاؤ جسے میں جانتا ہوں اور جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں عالم الغیب کے سپرد کر دو، اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا سامنا کرنا پڑے اور بڑے بڑے امور سے خبردار نہ رہنا پڑے۔

۲۵۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اولیاء اللہ کب تک مٹی تلے رہیں گے اور بے شک وہ اپنی بقیہ عمروں کو جس کئے ہوئے ہیں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت و ثواب نصیب فرمائے۔

۲۵۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن الحباب و یسار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے اللہ عز و جل کے فرمان ”سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار“ تمہارے اوپر سلام ہے بوجہ تمہارے صبر کرنے کے پس (جنت) بہت اچھا ٹھکانا ہے، کی تفسیر کے متعلق فرمایا: کہ تمہارے اوپر سلام ہو بوجہ اس کے جو تم نے اپنے دین پر صبر کیا اور دنیا کے بعد بہت اچھا ٹھکانا جنت تمہیں دیا۔

۲۵۲۸- اپنا ایمان اللہ کے پاس امانت رکھوانا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد احمد بن محمد بن جلیہ، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ، یسار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے دلوں میں اپنے ذکر کی بدولت محبت پیدا کرے نیز ہمارے اور تمہارے دلوں کو اس کے مناسب بنادے تاکہ اس کی طرف مائل ہوتے رہیں۔ ہمارے اور تمہارے اوپر مغفرت جاری کر دے جس طرح ہمارے اور تمہارے اوپر گناہ جاری کئے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز بھی بطور ودیعت رکھی گئی اللہ تعالیٰ نے اسکی ضرور حفاظت فرمائی اور میں اپنا دین تمہارا دین، اپنے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ودیعت دیتا ہوں، جس طرح ام موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دے دیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ودیعتیں آسمانوں اور زمینوں میں ضائع نہیں ہوتی ہیں بس تمہارے اوپر سلامتی ہو۔

۲۵۲۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، عبید اللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے آیت ”ان لدیننا انکالاً وجحیماً“ ہمارے ہاں عبرت ناک سزا اور بھڑکتی ہوئی جہنم ہے، کے بارے میں فرمایا کہ جہنم میں ایسی زنجیروں میں لوگ جکڑے ہوں گے جو بخدا! کبھی نہیں کھولی جائیں گی۔

۲۵۳۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یسار، جعفر، ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگرچہ ہم نے لا پرواہی کا سامنا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ دنیا سے آہستہ آہستہ چلے، گویا وہ نیزوں کی دھار پر چلے ہوں اور ان کے پیٹوں کی نازک آنتیں بھوک کی وجہ سے ان کے منہوں میں آجاتی تھیں۔ وہ اپنی اس جانفشانی سے صرف آخرت کے متلاشی تھے۔

۲۵۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر آنے والی رات آواز لگاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے بھلائی والے اعمال کرتے رہو میں پھر قیامت تک واپس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

۲۵۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جنت اور دوزخ کے درمیان راستے نہیں ہیں، نہ ہموار جگہ اور نہ پڑاؤ کی جگہیں ہیں، جو جنت سے چوک گیا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

۲۵۳۳- قیامت کے دن انسانوں کو دیکھ کر جانوروں کی خوشی..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ چوپائے جب بنی آدم کو دیکھیں گے درآں حالانکہ بنی آدم اللہ تعالیٰ کے سامنے دو قسموں میں بٹے ہوئے ہوں گے ایک قسم اہل جنت کی ہوگی اور دوسری قسم اہل نار کی تو اس وقت چوپائے نداء لگائیں گے کہ اے بنی آدم! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں تمہاری مثل نہیں بنایا۔ ہم جنت کی توقع رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی سزا کا ڈر رکھتے ہیں۔

۲۵۳۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، عبد الرحمن بن محمد بن منصور، محمد بن منصور، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے آیت ”یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ“ اس دن تم رو برو لائے جاؤ گے اور تم سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی، کے بارے میں فرمایا: جس طرح کہ پانی شیشے میں ہو، مگر اللہ تعالیٰ جس کا پردہ کر دے وہ بات چھپی رہے گی۔

۲۵۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ”ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین“ (الحاقہ ۴۶:۳۳) اور اگر باندھ لیں ہمارے اوپر کچھ باتیں تو البتہ پکڑ لیں ہم اسکا دایاں ہاتھ، پھر ہم اسکی رگ جان کاٹ ڈالیں، پڑھی اور کہنے لگے الوتین بمعنی دل کی رگ۔ اور آیت ”وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا“ (الاسراء ۸) اور جہنم کو ہم نے کافروں کے لئے ٹھکانا بنایا ہے، کے بارے میں فرمایا کہ یعنی قید خانہ بنایا ہے اور ایک تیسری، آیت ”اولی الایدی والابصار“ (ص ۲۵) وہ انبیاء کرام علیہ السلام ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے، کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایدی سے مراد عبادت میں قوت اور ابصار سے مراد ہدایت میں بصارت کا حامل ہونا ہے۔

۲۵۳۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حمیش، محمد بن محمد، سدید بن سعید، معتمر بن سلیمان، سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”ولتصنع علی عینی“ (طہ ۳۹) تاکہ میرے سامنے آپ کی پرورش کی جائے، کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں آپ کی پرورش ہو۔

۲۵۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اس قرآن مجید میں ایسے مضامین بیان کیے ہیں اگر وہ مضامین پہاڑوں کے لئے بیان کئے گئے ہوتے تو وہ چکنا چور ہو جاتے۔

۲۵۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ:

لا تعبد الارض لاحد بعدک ابداً
میں زمین پر آپ کے بعد کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

۲۵۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، وہب بن جریر، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی نے فرمایا: نہیں رلایا کسی شے نے آنکھوں کو اس قدر جتنا کہ علم نے رلایا۔

۲۵۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلمہ النبوذکی، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کو پہلے کی کبھی تقدیر ہی رلاتی ہے۔

۲۵۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، ابو عباس ثقفی، عبد اللہ بن ابیہ (احمد بن حنبل)، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ اپنے علم کے بقدر ہماری مغفرت فرما! اس لئے کہ تو ہمارے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے جو ہمارے بارے میں کوئی نہیں جانتا، تیرا علم کافی ہے عقوبت کو مکمل کرنے کے اعتبار سے مگر جو تو معاف کر دے اور رحمت فرمائے۔

۲۵۴۲- قیامت میں خدا کی آواز..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، عبد اللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ ہر ظالم و جابر، ہر شیطان اور ہر وہ جسکے شر سے لوگ دنیا میں ڈرتے تھے کوزنجیروں میں جکڑ دیا جائے پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ان پر جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے بخدا! ان کے قدم کبھی قرار نہیں پکڑ سکتے: بخدا! آسمان کا چہرہ انہیں کبھی نظر نہیں آئے گا بخدا! ان کی آنکھیں سکون کے لئے لمحہ بھر کے لئے بند نہ ہوں گی بخدا! جہنم میں ٹھنڈے پانی کا گھونٹ انہیں چکھنے تک نہ ملے گا، پھر اہل جنت سے کہا جائے گا آج دروازے کھول دو اور شیطان کا ڈر دل سے نکال دو اور اب کوئی ظالم یا جابر تمہیں نہیں دبائے گا۔ آج کے دن مزے سے کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے گزشتہ دنوں میں کیا۔ ابو عمران کہنے لگے: اے میرے بھائیو! یہی تمہارے دن ہیں۔

۲۵۴۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن عمرو عسقلانی، ابو عمرو، ضمہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے کاش مجھے علم ہوتا کہ ہمارے رب عزوجل نے اہل خواہشات کی کونسی چیز دیکھ کر ان کے لئے جہنم واجب کر دی ہے؟

۲۵۴۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن ابی بکر مقدی، بشر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی نے کسی اللہ والے کا قول نقل کیا ہے کہ جو آدمی موت کو اپنے دل کے قریب کرتا ہے وہ اپنے اعمال کی کثرت کا طالب ہوتا ہے۔

۲۵۴۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کو بھیجا گیا تو پریشان ہو گئے اور ارشاد فرمایا: میں موت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں لیکن میں اس لئے پریشان ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکر اللہ سے روک دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام کی تین بیٹیاں تھیں فرمایا: اے میری بیٹیو! میرے بعد بنی اسرائیل تمہارے اوپر دنیا کو پیش کریں گے تم دنیا کو قبول نہ کرنا، یہ روٹی مثل دل کے استعمال کرنا اور اسی سے گزارہ کرنا تم جنت میں پہنچ جاؤ گی۔

۲۵۴۶- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد، احمد بن محمد حسین، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے معبود آج میں کیسے صبح کروں؟ تیرا دشمن شیطان مجھے پیش آتا ہے اور کہتا ہے: اے داؤد! جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اس وقت آپ کی رائے کہاں ہوتی ہے۔

۲۵۴۷- سلیمان کا دنیا کی بادشاہت اور ایک تسبیح کا موازنہ فرمانا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ اپنی فوج

کے ہمراہ چلے جا رہے تھے اور پرندے ان پر سایہ کئے ہوئے تھے، جن وائس ان کے دائیں بائیں چل رہے تھے کہ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزرے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن داؤد! بخدا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان بادشاہت عطا فرمائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اسکی بات سنی اور ارشاد فرمایا: نامہ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا افضل ہے ابن داؤد کی بادشاہت اسے۔ چونکہ ابن داؤد کی بادشاہت ختم ہو جانے والی ہے جبکہ تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کوڑھیوں اور یتیموں کو صاف شفاف میدانے کی روٹی کھلاتے تھے جبکہ خود جو کی روٹی تناول فرماتے تھے جس دن ان کی وفات ہوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم۔

۲۵۴۸- نیت کا علم فرشتوں کو بھی نہیں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جونی نے فرمایا: ملائکہ اعمال کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں انہیں بیان کرتے ہیں، ایک فرشتہ نداء لگاتا ہے کہ یہ صحیفہ پھینک دے، یہ صحیفہ پھینک دے۔ ملائکہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے نیک بات کی ہے اور اس پر ہم نے اس کی حفاظت بھی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے میری ذات کا ازاہ نہیں کیا۔ فرشتہ دوم مرتبہ آواز لگائے گا کہ فلاں کے لئے ایسا ایسا لکھ دے، پھر کہے گا: اے میرے رب اس نے یہ عمل تو نہیں کیا پھر کیوں نامہ اعمال میں لکھا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے اس نے اس عمل کی نیت کی ہے۔

۲۵۴۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق ختم ہو جائے گا صرف اللہ تعالیٰ کا تعلق باقی رہے گا۔

۲۵۵۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان و محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی نے فرمایا: ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس ہدیہ بھیجا گیا اس میں کچھ ڈبے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ڈبے کھلوائے ان میں سے ایک ڈبہ لیا اور اس میں سے چکھا۔ فرمانے لگے اے واپس کرو اے واپس کرو ہم اسے نہیں چکھیں گے۔ قریش اسی پر تو ایک دوسرے کو ذبح کرتے رہے ہیں۔

۲۵۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد مفتولی مقری، حاجب بن ابی بکر، محمد بن ثنی، مرحوم عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جونی رحمہ اللہ نے فرمایا: زمین آگ بن جائے گی اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وان منکم الا وادھبا کان علی ربک حتماً مقضیاً، ثم ننجدی الذین اتقوا وندر الظالمین فیھا جشیاً“ (مریم ۷۲، ۷۱) اور تم میں سے ہر ایک نے اس جہنم کے اوپر سے ہو کر گزرنا ہے، یہ فیصلہ تیرے رب پر لازم ہے، پھر پرہیزگاروں کو ہم نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گرتا رہنے دیں گے۔

۲۵۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طرف نہیں دیکھتا، مگر اس پر رحم ضرور کرتا ہے۔ اور اگر اہل نار کی طرف نظر کرے لامحالہ ان پر ضرور رحم فرمائے لیکن اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اہل نار کی طرف نہیں دیکھے گا۔

۲۵۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے چار نفوس قدسیہ کو پایا ہے اور میں نے جتنے حضرات کو پایا ہے وہ ان میں سے افضل ترین ہیں۔ چنانچہ وہ مکروہ سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے: اے اللہ! ہمیں آگ سے آزاد کر دے وہ فرماتے تھے: آگ سے وہ آزاد کیا جاتا ہے جو آگ میں داخل ہوا ہوتا ہم صحابہ کرامؓ یوں فرمایا کرتے تھے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۵۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر بن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”ان شجرة الزقوم“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم زقوم کے درخت سے جب بھی کچھ کھائے گا تو آگ سے زقوم کا درخت اسے چھیلے گا۔

۲۵۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو وعظ کیا جسے سن کر ایک آدمی نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ صاحب قمیص سے کہہ دیجئے: وہ اپنی قمیص نہ پھاڑے تاکہ مجھے اپنا دل سامنے دکھاتا پھرے۔

مسانید ابو عمران جوئی رحمہ اللہ

ابو عمران جوئیؒ نے صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے ملاقات کی اور خصوصاً انس بن مالک، جندب بن عبد اللہ، عائذ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۲۵۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن بن حمزہ، حامد بن شعیب، عبید اللہ بن عمر، خالد بن حارث، ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران جوئی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالکؓ نبی ﷺ کی حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم تر عذاب والے سے پوچھیں گے کیا اگر تیرے پاس زمین بھر کے خزانے ہوں تو کیا تو وہ سب اس عذاب کے بدلہ دے کر خلاصی چاہے گا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم تر شئی کا سوال کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا جس کا تو نے آدم کی صلب میں بھی اقرار کیا تھا لیکن تو نہ مانا اور شرک کرنے پر ڈٹا رہا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری نے قیس بن حفص داری عن خالد بن الحارث سے اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، حسن بن محمد بن کیسان و محمد بن محمد و علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبد الرحمن بن سلام جمحی، حماد بن سلمہ، ثابت و ابو عمران جوئی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے (ثابت کی روایت کے مطابق دو آدمی اور ابو عمران کی روایت کے مطابق) چار آدمی نکالے جائیں گے انہیں رب عزوجل کے روبرو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم واصل کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ چنانچہ فرشتے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے اچانک ان میں سے ایک آدمی پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: پس اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۸- حضور ﷺ کی آسمانوں پر سیر..... حبیب بن حسن، خلف بن عمرو العکبری و سہل بن عبد اللہ العستری، سعید بن منصور، ابو قدامہ حارث بن ابی عبیدہ کی سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور میرے کانڈھوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ میں ایک درخت کی طرف اٹھا

اسمیں پرندے کے گھونسلوں کی طرح دو جگہوں بنی ہوئی تھیں چنانچہ ایک جگہ میں میں بیٹھ گیا اور دوسری میں جبریل۔ میں بلند ہوتا گیا حتیٰ کہ (مشرق و مغرب کی) دونوں جانبیں بھر گئیں میں اپنی کروٹ بدلتا رہا اور اگر میں چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا، میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف توجہ کی وہ اپنی جگہ پر چٹے ہوئے ہیں میں نے ان کا علمی فضل پہچانا۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا، میرے درے درے ڈال دیے گئے جنہیں موتیوں اور یاقوت کے ساتھ مزین کیا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چاہا وحی کیا۔

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو صرف ابو عمران سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن محمد، محمد بن زکریا غلابی، حکم بن اسلم، معتمر بن سلیمان تمیمی، سلیمان، ابو عمران جوئی کے سلسلہ سند سے جندب بن عبد اللہ بکلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قسم اٹھا کر کہا: اللہ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے میرے متعلق قسم کھائی ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا، میں نے فلاں آدمی کی مغفرت کر دی ہے اور قسم اٹھانے والے کی بات لغو کر دی ہے۔

یہ حدیث ثابت ہے یہ حدیث تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ سلیمان اور ابو عمران دونوں تابعی ہیں یہی حدیث حماد بن سلمہ نے ابو عمران سے موقوفاً روایت کی ہے گویا مرفوعاً روایت کرنے میں سلیمان متفرد ہیں۔

۲۵۶۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، حارث بن عبید ابوقدامہ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن عبد الصمد العمی، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس کی سند سے..... ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی بنی ہوئی ہیں ان دونوں کے برتن چاندی کے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے وہ بھی چاندی کا بنا ہوا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں اسکے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا بنا ہوا ہے۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے درمیان دیکھنے کے لئے کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔ حدیث کے الفاظ العمی کے ہیں اور حارث کی روایت میں ہے کہ جنات فردوس چار ہیں دو سونے کی جنتیں ہیں ان کی زیب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کی زیب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے اسے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۱- نبی ﷺ کے فرمان پر یقین..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو غسان مالک بن اسماعیل نہدی جعفر بن محمد بن عمرو خمسی، ابو حصین داعی، یحییٰ بن عبد الحمید حماتی، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے..... ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ دشمنوں کے سامنے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی پر اگندہ حالت میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابو موسیٰ! کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ آدمی واپس اپنے ساتھیوں میں واپس چلا گیا اور کہنے لگا میں تمہیں السلام علیکم کہتا ہوں، اس نے اپنی تلوار کا نیام توڑا اور پھر چل پڑا چنانچہ میدان کارزار میں تلوار کے جوہر دکھلائے حتیٰ کہ دشمن نے انہیں شہید کر دیا۔

۱۔ فتح الباری ۸۶۰/۹، و مجمع الزوائد ۷۵/۱، و الحبانک للسیوطی ۱۵۹، و کشف الاستار ۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۶/۱۸۱، ۱۸۲، ۱۶۲/۹، و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۹۶، و فتح الباری ۸/۶۲۳.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۲۶، و سنن الترمذی ۱۶۵۹، و مسند الامام احمد ۴/۳۹۶، ۴۱۰، و الترغیب

و الترہیب ۲/۲۹۰، و مشکاة المصابیح ۳۸۵۲، و شرح فی السنة ۱۰/۳۵۳.

یہ حدیث ثابت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۲۔ قاتل و مقتول دونوں جنت میں اور آپس میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، عتاب بن زید، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن عبید اللہ، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے۔ میدان کارزار میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلہ کے لئے پکارا، چنانچہ مشرک نے مسلمان کو شہید کر دیا پھر ایک دوسرا مسلمان مقابلے کے لئے نکلا اسے بھی مشرک نے شہید کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے روبرو آ کر کھڑا ہوا اور کہا: تم کس وجہ سے قتال کر رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے دین کی خاطر لوگوں سے قتال کر رہے ہیں حتیٰ کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ مشرک کہنے لگا: بخدا! یہ بہت اچھی بات ہے میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں پھر وہ مسلمانوں کی طرف پلٹ آیا اور مشرکین کے خلاف حملہ آور ہوا حتیٰ کہ اللہ کے حضور شہادت سے سرفراز ہوا چنانچہ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دو شہیدوں کے پاس اسے رکھ دیا جنہیں اس نے شہید کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات باہمی محبت کے اعتبار سے اہل جنت میں سے افضل ترین ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اس کے رواۃ بڑے بڑے اعلام اور ثقہ ہیں ابو عمران کی یہ حدیث ہم نے عبد اللہ بن مبارک کے طریق سے روایت کی ہے۔

(۱۹۷) ثابت بنانی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنکی عبادت، ریاضت، سوز و گداز علم و عمل اور صوم و صلوة کی چہار دانگ عالم شہرت تھی۔

۲۵۶۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر احمد بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمرو قری، حماد بن زید، زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک ایک دن فرمانے لگے: خیر و بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں اور ثابت بنانی بھلائی کی ایک کنجی ہیں۔

۲۵۶۴۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان بن فروخ، ابو ہلال، غالب قطان، بکر، عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد و احمد بن حسین بن نصر حذاء، دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، غالب..... مذکورہ اسنادوں سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ فرمایا کرتے تھے:

جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ثابت بنانی رحمہ اللہ کو دیکھ لے ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ شدید گرمی والے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا تھا اور روزے کی حالت میں آپ ٹھنڈک محسوس کرتے تھے۔

۲۵۶۵۔ احمد بن محمد بن شان، ابو عباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے ثابت بن بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: کوئی آدمی عبادت گزار نہیں کہلایا جاسکتا اگرچہ اس میں ہر طرح کی بھلائی کیوں نہ موجود ہو جب تک اس میں دو

۱۔ مجمع الزوائد ۲۹۶/۵۔

۲۔ تہذیب الکمال ۸۱۱ (۳۴۲/۳) وطبقات ابن سعد ۲۳۲/۳/۷۔ والتاریخ الكبير ۱۵۹/۱/۲۔ والجرح والتعديل ۱/

۱۳۴۹۔ والجمع ۶۵/۱ والکاشف ۱۷۰/۱ والمیزان ۳۶۲/۱۔ وتہذیب التہذیب ۲/۲۔

خوبیاں صوم و صلوٰۃ نہ پائی جاتی ہوں چونکہ نماز روزے کا اس کے گوشت پوست کے ساتھ تعلق ہے۔

۲۵۶۶- نماز سے محبت کا عالم..... ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل علی، ضمیرہ بن ربیعہ، ابن شوزب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے اللہ! اگر تو کسی کو یہ فضیلت نصیب فرمائے کہ وہ اپنی قبر میں بھی نماز پڑھے تو یہ فضیلت مجھے ضرور عطا فرما۔

۲۵۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحق سراج، عمران بن شبہ، یوسف بن عطیہ کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو حمید رحمہ اللہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے، ثابت حمید سے دریافت فرما رہے تھے: کیا کسی نے اپنی قبر میں نماز پڑھی ہے؟ حمید نے جواب دیا: نہیں۔ ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اللہ! اگر تو کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائے تو ثابت کو بھی اجازت عطا فرمانا کہ وہ بھی اپنی قبر میں نماز پڑھے۔ حمید طویل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثابت رحمہ اللہ کھڑے کھڑے نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ تھک کر گر جاتے، پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے، حتیٰ کہ بسا اوقات جوہ باندھ کر قرأت کرتے اور جب سجدہ کرنا چاہتے بیٹھے بیٹھے جوہ کھول کر سجدہ کر لیتے۔

(جوہ باندھنا، اکڑوں بیٹھ کر اپنی کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا باندھ لینا تاکہ اس کپڑے کے سہارے بیٹھا رہے اس طرح طویل وقت تک بیٹھنا ممکن ہو جاتا ہے۔ اصغر۔)

۲۵۶۸- ثابت بنانی کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا..... ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی کرامیسی، محمد بن سلمان قزاز، شیبان بن جسر، جسر کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں! میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں داخل کیا اور میرے ساتھ حمید طویل رحمہ اللہ بھی تھے، جب ہم نے ان کی اینٹیں درست کر کے رکھ دیں تو اتفاقاً ایک اینٹ قبر سے گر گئی۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں! میں نے اپنے ساتھ موجود حمید طویل رحمہ اللہ سے کہا: کیا تم ادھر نہیں دیکھتے ہو؟ وہ کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، جب ہم انہیں دفن کر کے فارغ ہوئے تو ہم نے ان کی بیٹی سے آکر کہا: تیرے والد صاحب یعنی ثابت رحمہ اللہ کا کیا عمل تھا: کہنے لگی آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اسے سارا واقعہ سنایا تو کہنے لگی! پچاس سال سے رات کو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو دعائیں پڑھتے: اے میرے اللہ! اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی فضیلت عطا فرمائے! تو مجھے ضرور عطا فرمانا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۲۵۶۹- کوڑھی کی دعا کی قبولیت..... ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی اندھا، اپاچ، کوڑھی غرض بہت ساری آزمائشوں میں مبتلا تھا، چنانچہ ایک دن حبیب، ثابت محمد بن واسع اور مالک کہنے لگے: چلو آج سب آزمائشوں میں مبتلا فلاں آدمی کے پاس چلتے ہیں۔ صالح مری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے وہ اس وقت کم سن تھے۔ یہ حضرات نہر عبور کر کے اس آدمی کے پاس جا پہنچے، سلام کیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ ثابت رحمہ اللہ نے اس سے کچھ باتیں کیں! اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ثابت بنانی ہوں۔ کہنے لگا آپ وہی ہیں جس کے بارے میں آج محل لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے آپ سے ملائے۔

۲۵۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محیی، حسن بن جعفر قطا، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ

فرماتے تھے: زمین میں اللہ تعالیٰ کی صف ہے اگر اللہ تعالیٰ نماز سے افضل کسی چیز کو جانتے تو قرآن مجید میں یوں نہ فرماتے: ”طسائدہ الملائکۃ و هو قائم یصلی فی المنحرب“ آواز دی ان کو فرشتوں نے درآں حالیکہ وہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے“ (آل عمران ۳۹)

۲۵۷۱- وہ لوگ جن کا دنیا میں جینے کا مقصد صرف عبادت ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، دورقی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کہتے ہیں: میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے مرض وفات میں گیا اور وہ اس وقت اپنے گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے چنانچہ جب ہم ان کے پاس گئے فرمانے لگے: اے بھائیو! افسوس میں آج رات اس طرح نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ پہلے رکھتا تھا، گزشتہ دنوں کی طرح روزہ رکھنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس بات کی طاقت رکھتا ہوں کہ نیچے اپنے شاگردوں کے پاس اتروں تاکہ ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کا ذکر کروں جس طرح پہلے ان کے ساتھ مل کر کیا کرتا تھا۔ پھر فرمایا: اے میرے اللہ! اگر تو نے مجھے نماز روزہ اور اپنے ذکر سے روکنا ہے تو مجھے دنیا میں گھڑی بھر کے لئے بھی باقی نہ رکھ۔ چنانچہ اسی وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

۲۵۷۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ایک عبادت گزار بندہ تھا وہ کہا کرتا تھا: جب میں سو جاتا ہوں پھر جاگتا ہوں اور دوبارہ سونے کی طرف لوٹوں تو اے اللہ! میری آنکھ کونہ سلا نا۔

جعفر کہتے ہیں کہ ثابت رحمہ اللہ نے یہ اپنا ہی واقعہ سنایا تھا۔

۲۵۷۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا! عبادت پیہم حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۵۷۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابن مالک مقبری، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس سال میں نے نفس پر مشقت کر کے نماز پڑھی اور بیس سال خوشی کے ساتھ پڑھی۔

۲۵۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، رزوح، شعبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ ایک دن اور ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے اور دائمی روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۷۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یمان، منہال بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ فقہ کوئی ہے اور عبادت بصری۔

۲۵۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے جامع مسجد میں کوئی ستون ایسا نہیں چھوڑا جس کے پاس بیٹھ کر قرآن ختم نہ کیا ہو اور رویانہ ہوں۔

۲۵۷۸- ثابت کا مسجد کی تعظیم کرنا۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوہام، ضمیرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے بسا اوقات میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ چہل قدمی کرتا آپ جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے تھے اس میں ضرور نماز پڑھتے تھے۔

۲۵۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ابوہام، ضمیرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بسا اوقات ہم ثابت

رحمہ اللہ کے ساتھ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ پہلے مریض کے گھر کی مسجد میں جا کے نماز پڑھتے اور پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

۲۵۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم انس بن مالک کے پاس آتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت رحمہ اللہ بھی ہوتے تھے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ جب بھی کسی مسجد کے پاس سے گزرتے اس میں ضرور نماز پڑھتے۔ ہم انس کے پاس آتے تو وہ پوچھتے: ثابت کہاں ہے؟ میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

۲۵۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن ولید، محمد بن یزید مستملی، سعید بن عامر، جرمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ثابت رحمہ اللہ کے ساتھ قاضی کے پاس کسی ضروری کام کے لئے گیا۔ ثابت رحمہ اللہ راستے میں جب مسجد کے پاس سے گزرتے اتر کر اس میں ضرور نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی تک پہنچ گئے۔ قاضی سے آپ رحمہ اللہ نے اس آدمی کے ضروری کام کے متعلق بات کی۔ چنانچہ قاضی نے اس آدمی کی حاجت کو پورا کیا۔ اس کے بعد ثابت رحمہ اللہ اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: شاید تمہیں آتے ہوئے مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہو! کہنے لگا جی ہاں: ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: میں نے راستے میں آتے ہوئے جو نماز بھی پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔

۲۵۸۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے دعا میں یوں فرمایا: اے باعث! اے وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو بہترین وارث ہے۔ بسا اوقات ثابت رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہم ان سے پہلے ہی قبلہ رو بیٹھ چکے ہوتے۔ فرماتے: اے نوجوانوں کی جماعت: تم میرے اور میرے رب کو سجدہ کرنے کے درمیان حائل ہو چکے ہو۔ آپ نماز کے بہت شوقین تھے۔

۲۵۸۳- ثابت کی قبر سے قرآن کی آواز آنا۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، محمد بن مالک عبری، محمد بن عبد اللہ بن انصاری، ابراہیم بن صمع مہلسی کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے فرمایا جو ثابت بنانی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے سحری کے وقت گزرتے تھے کہ جب بھی ہم ثابت رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں قرآن پڑھے جانے کی آواز سنتے ہیں۔

۲۵۸۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد و ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد صاحب ثابت بنانی رحمہ اللہ کو موت کے وقت کلمہ توحید کی تلقین کرنی شروع کی تو فرمایا: مجھے چھوڑ دے میں اپنے چھٹے ساتویں وظیفے میں مشغول ہوں۔

۲۵۸۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، احمد بن اسحاق، محمد بن حارث، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے اور ہر آدمی کو سر ڈھانپے ہوئے نکلیں اور روتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲۵۸۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، خالد بن خداش، حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو روتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ رونے سے ان کی پسلیاں دوہری ہو جاتی تھیں۔

۲۵۸۷- ثابت کی آنکھیں کثرتِ گریہ کی وجہ سے خراب ہونا۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر بن ابان، ابو خالد احمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ اتنا زیادہ روتے تھے، قریب تھا کہ ان کی آنکھیں چلی جاتیں۔ چنانچہ مریدین کسی معالج کو لائے۔ معالج نے کہا: میں علاج کروں گا بشرطیکہ آپ میری بات مانیں پوچھا کونسی

بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمایا: آنکھوں کی بھلائی صرف رونے ہی میں ہے چنانچہ علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

۲۵۸۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، عبید اللہ بن محمد بن عائشہ، محمد بن عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن بنانی رحمہ اللہ سے کہا گیا: اگر آپ کثرت سے رونا بند کر دیں آپ کی آنکھوں کی تکلیف جاتی رہے گی، فرمایا: مجھے آنکھوں کی چنداں ضرورت نہیں۔

۲۵۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ طبیب نے ان سے کہا: اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں آپ کی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں پوچھا وہ کونسی بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمانے لگے: اس آنکھ میں کچھ بھلائی نہیں جو روتی نہیں۔

۲۵۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ انس بن مالک نے ثابت سے فرمایا: تیری آنکھیں نبی ﷺ کی آنکھوں کے کتنی مشابہ ہیں۔ یہ سن کر ثابت رحمہ اللہ اتنے روئے کہ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

۲۵۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر، ابو خالد احمر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”تطلع علی الافئدة“ جہنم کی آگ دلوں تک پہنچ جائے گی، کی تلاوت کی اور فرمایا: جہنم کی آگ جہنمی کو کھاتی جائے گی حتیٰ کہ اس کے دل تک پہنچ جائے گی اور پھر بھی وہ زندہ رہے گا اور عذاب انتہاء تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ ثابت رحمہ اللہ رونے لگے اور اپنے ارد گرد بیٹھے ہوؤں کو بھی رُلا دیا۔

۲۵۹۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے تم میں سے جو کوئی دن میں گھڑی بھر کے لئے اللہ کا ذکر کرے گا سمجھو اس کا وہ دن منافع والا ہوگا۔

۲۵۹۳- ایک نیکی کا دس گنا ثواب..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، بشر بن مبشر، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام ؓ ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا تم دیکھتے ہو کہ آج کے دن کا ہم دسواں حصہ بیٹھے؟ جب کہتے کہ جی ہاں اتنا بیٹھ چکے ہیں تب فرماتے الحمد للہ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج کا پورا دن ہمیں (ثواب) عطا فرمائے گا۔

۲۵۹۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر و عبید اللہ بن یعقوب، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرتے ہیں کہ اے جبریل! فلاں بن فلاں آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دے۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام اس آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دیتے ہیں اور وہ آدمی پریشان، غمزدہ اور غمگین ہو کر رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جبریل کو وحی کرتے ہیں کہ اے جبریل! میں نے اس آدمی کو آزمایا اور اسے بدرجہا بہتر پایا لہذا اس کی حلاوت اسے واپس لوٹا دے میں نے بندے کو آزمائش میں سچا پایا اور عنقریب میں اسے زیادہ حلاوت عطا کروں گا۔

۲۵۹۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد دورقی، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ مؤمن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے بندے! کیا مشکلات میں تو نے مجھے پکارا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا۔ پھر سوال ہوگا اے بندے! کیا تو نے میرا ذکر کیا؟ جواب دے گا جی ہاں۔ ارشاد ہوگا مجھے عزت و جلال کی قسم! جہاں بھی تو نے میرا ذکر کیا میں نے بھی وہاں تجھے یاد کیا، تو نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری پکار کا تجھے جواب دیا۔ ثابت رحمہ اللہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مسلمان کی دعا رد نہیں کی

جاتی یا تو دنیا ہی میں آنا مانا قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کی دعا کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۲۵۹۶- دعا کی قبولیت کی نشانی..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بکر بن محمد، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عبات گزارنے اپنے بھائیوں سے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کب یاد فرماتے ہیں، چنانچہ اس کے ساتھی اسکی بات سن کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ جواب دیا جی ہاں میں جانتا ہوں وہ پوچھنے لگے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ کہا: جس وقت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں وہ بھی مجھے یاد کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کب میری دعا قبول فرماتے ہیں چنانچہ اس کے بھائی اسکی بات سن کر پھر تعجب میں ڈوب گئے اور کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کب تیری دعا قبول فرماتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ پوچھا: بتاؤ وہ کیسے؟ کہنے لگا: جب میرا دل خوف محسوس کرے، میرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور میرے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے جائیں اس وقت میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے چنانچہ اس کا جواب سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔

۲۵۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ گناہوں کے پہاڑوں تلے دبے ہوتے ہیں چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فارغ ہو کر اٹھتے ہیں گناہوں سے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں اور کوئی گناہ ان کے ذمہ نہیں باقی رہتا ہے۔

۲۵۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عامل تھا اس نے ایک جگہ اپنا بہت سا رامال جمع کیا، جب اسکی موت کا وقت قریب آیا سا رامال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ہائے افسوس، کاش! یہ مال میٹگنیاں ہوتا۔

۲۵۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے بڑھ کر کون صاحب عظمت ہو سکتا ہے جس کے پاس تنہا فرشتہ آتا ہے۔ تنہا اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے اور تنہا اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے اس سب کچھ کے باوجود اس کے گناہوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثیر ہوتی ہیں۔

۲۶۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ مومن کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اسکے نیک اعمال اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔

۲۶۰۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرہ، عبد السلام بن مطہر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سورت حم سجده تلاوت کی..... یہاں تک کہ اس آیت کریمہ پر پہنچے: ”ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا“ بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی ان پر (رحمت) کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں: تم خوف و حزن نہ رکھو۔ (فصلت: ۳۰)، پھر رک کر کہنے لگے: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب بندہ مومن کو قبر سے دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ دو فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ ہوتے تھے اس سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے۔ خوف و حزن نہ رکھو تمہیں تو جنت کی خوشخبری ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو خوف سے مامون

وسالم رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ واہ! ایک طرف کس قدر مصیبت قیامت کے دن لوگوں کو ڈھانپنے کی مگر مؤمن کو رحمت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور اس نے دنیا میں نیک عمل کیا۔

۲۶۰۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، عبید اللہ بن عائشہ، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گھڑی بھر کے لئے بھی موت کو یاد کرے۔ جو بندہ بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۶۰۴- ہر جاندار نفس کے پاس ہر روز موت کا فرشتہ آتا..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسین بن علی بن بحر، عبد الصفار، زید بن حباب، عبد اللہ بن بحیر بن حمدان قیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ نہیں گزرتا جس میں موت کا فرشتہ کسی جاندار کی پرکھڑانہ ہوتا ہو اگر اس جاندار کی روح قبض کرنے کا حکم ہو تو قبض کر لیتا ہے ورنہ واپس چلا جاتا ہے۔

۲۶۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبد اللہ بن سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلند (پہنچی ہوئی) ہے چونکہ مؤمن نیت کرتا ہے کہ وہ قیام اللیل کرے دن کو روزہ رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے لیکن اس کا نفس اسکی اتباع نہیں کرتا پس معلوم ہوا مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ پہنچ والی اور بلند ہے۔

۲۶۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون، ہارون بن عبد اللہ بن سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جس میں قدرے فخر و تکبر پایا جاتا تھا اسکی ماں اسے تنبیہ کرتی اور کہتی: اے بیٹے! تجھے ایک عظیم دن سے پالا پڑنے والا ہے لہذا اس دن کو یاد کر! جب بھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اس کی ماں اس پر غمزہ ہو کر جھک جاتی اور کہتی: میں تجھے اس مصیبت سے ڈراتی رہتی تھی اور تجھے ایک آنے والے دن کے یاد رکھنے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ وہ اپنی ماں سے کہتا: اے امی! میرا رب بہت مہربانیوں والا ہے میں تو قہر رکھتا ہوں کہ وہ مجھے عذاب نہیں دے گا اگر وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا تب بھی وہ میرا ولی ہے۔ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: دیکھو! باوجود اس حالت کے اس نوجوان کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن ہے۔

۲۶۰۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحق طالقانی، ضمرہ، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ایک آدمی رات کو اپنے کاندھے پر ثابت رحمہ اللہ کو اٹھا کر منکوحہ کے پاس لے آیا۔ لوگ کہنے لگے: اگر معاملہ ثابت کے گوشت پوست کا ہوتا تو خود چلے جاتے لیکن یہ معاملہ ان کی ہڈیوں کا ہے۔

۲۶۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی چنانچہ انہیں ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھالایا اور نئی منکوحہ کو ہدیہ کر دیا۔

۲۶۰۹- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، عبد اللہ، جلیلہ مولاۃ انسؓ (انسؓ کی آزاد کردہ باندی جلیلہ) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت انسؓ بن مالکؓ کے پاس تشریف لاتے اور انسؓ کہتے اے جلیلہ! مجھے خوشبو لا کر دے تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں چونکہ ثابت اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک میرے ہاتھ نہ چوم لے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں نے رسول اللہ ﷺ

کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے۔

۲۶۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام بہت طویل نماز پڑھتے پھر رکوع کرتے اور پھر سر اوپر اٹھا لیتے اور فرماتے: اے آسمانوں کے بنانے والے! میں نے تیری طرف اپنا سر اٹھایا ہے، بندے اپنے معبودوں ہی کی طرف نظر کرتے ہیں اے آسمانوں کو سکون بخشنے والے! ۲۶۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے دن رات کے گھنٹوں کو اپنی آل و اولاد پر تقسیم کر رکھا تھا دن رات میں جو گھنٹہ بھی گزرتا مگر ان کی اولاد کا کوئی فرد ضرور نماز کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ذیل کی آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے: ”اعملوا آل داؤد وقلیل من عبادی الشکور“ (سبا ۱۳)۔ اے آل داؤد! عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہیں۔

۲۶۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: داؤد علیہ السلام بالوں کی بنی سات مینڈھی لیتے اور انہیں راکھ میں ملا کر رکھ لیتے پھر خدا کے ساتھ مناجات میں رونے لگتے حتیٰ کہ آنسوؤں کی لڑی بہنے لگتی۔ پھر جب بھی پانی پینا چاہتے تو پانی کے ساتھ ساتھ گلاس میں ٹپکے آنسو بھی پینے پڑتے۔

۲۶۱۳- فاجر کی دعا مؤمن کی نسبت جلد قبول ہوتی ہے..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورق، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن نے جب بھی کسی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت براری کا کام جبریل کے سپرد کیا اور ساتھ میں جبریلؑ کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جلدی نہیں کرنا تا کہ میں اپنے بندے کی پکار دوبارہ سن لوں اور جب کوئی فاجر آدمی اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت جبریلؑ علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں اور ساتھ حکم دیتے ہیں کہ اس فاجر آدمی کی حاجت جلدی پوری کر دو۔ حتیٰ کہ میں فاجر آدمی کی پکار دوبارہ نہ سننے پاؤں۔

۲۶۱۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے سے پہلے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ مسکین لوگ دو عظیم الشان چیزوں سے غافل ہو رہے ہیں۔

۲۶۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن سلیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کرتے ان کے اعضاء پر کبکی طاری ہو جاتی اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر کرتے ان کے اعضاء اپنی جگہ پر واپس لوٹ آتے۔

۲۶۱۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر عدوی، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مصعب بن زبیرؓ کے خیموں کی طرف ایک ایسی جگہ بیٹھا تھا جہاں سے چوپائے نہیں گزرتے تھے میں نے سورہ حم شروع کی: حم تنزيل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب (حم ۲)۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب اور علم والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا توبہ کا قبول کرنے والا اور سخت عذاب میں گرفتار کرنے والا ہے۔

پس جب میں نے ”غافر الذنب“ پڑھا، اچانک ایک آدمی نے کہا کہو اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف کر دے۔ میں نے کہا اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف فرما۔ جب میں نے ”قابل التوب“ پڑھا

کہنے لگا کہو: اے توبہ کے قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما: اور جب میں نے آیت ”شدید العقاب“ پڑھی کہا: یوں کہو: اے شدید العقاب والے! میری سزا معاف فرما! ثابت نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا۔

۲۶۱۷- شکم سیری کے ذریعہ شیطان انبیاء پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ: ایک مرتبہ شیطان تکی بن ذکریا علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ تکی علیہ السلام نے اس کے پاس لوگوں کو پھنسانے کے لئے بہت ساری چال بازی دیکھیں، پوچھا اے ابلیس! یہ تمہارے پاس کیسی چال بازی ہیں، جنہیں تمہارے پاس دیکھ رہا ہوں جواب دیا: یہ شہوات ہیں جن کے ذریعے میں ابن آدم کو اپنے چکر میں گرفتار کر لیتا ہوں۔ تکی علیہ السلام نے پوچھا! کیا میرے لئے بھی ان میں کوئی چکر ہے؟ جواب دیا: بسا اوقات آپ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں جس سے ہم آپ کو نماز اور ذکر سے بوجھل بنا دیتے ہیں پوچھا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوکا بھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ تکی علیہ السلام نے فرمایا: بخدا میں کبھی بھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان کہنے لگا: بخدا میں کبھی بھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

مسانید ثابت بنانی رحمہ اللہ

ثابت رحمہ اللہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کثیر سے احادیث روایت کی ہیں تاہم خصوصاً ابن عمر، ابن زبیر، شداد اور انس رضی اللہ عنہم سے زیادہ اکتساب حدیث کیا اور ان میں بھی زیادہ تر روایات حضرت انسؓ سے مروی ہیں تاہم کرام کی بھی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے عطاء بن ابی رباح، قتادہ، ایوب، یونس بن عبید، سلیمان تیکی، حمید، داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان اور اعش قابل ذکر ہیں۔ تاہم ثابت رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۶۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن ابی بکر سہمی، حمید، ثابت کے سلسلہ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مسلمان کی تیمارداری کرنے تشریف لے گئے۔ وہ آدمی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے مریض سے پوچھا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگی ہے؟ کہنے لگا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اسے میرے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا عین دینی ہیں وہ مجھے دنیا میں دیدے۔ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تو ان کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں نہیں کہا: ”اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وفتنا عذاب النار“ اے اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائیاں نصیب فرما اور مجھے آگ کے عذاب سے بچالے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عاصم بن نضر اور خالد بن حارث دونوں سے روایت کی ہے نیز قتادہ بھی انسؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں دعا ہے قصہ کا ذکر نہیں۔

۲۶۱۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید بن ہارون، حمید، ثابت کے سلسلہ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ اس کے بیٹوں نے جواب دیا: ہمارے باپ نے منت مانی ہے کہ بیت اللہ تک پیادہ پا چل کر جائے گا ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا اور وہ سوار ہو گیا۔

۱- صحیح مسلم: کتاب الذکر باب ۷: و مسند الامام احمد ۱۰۷/۳۔ و مشکاة المصابیح ۲۵۰۲۔ و الادب المفرد

للبخاری ۷۲۷، ۷۲۸،

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی اسے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے نیز بخاری رحمہ اللہ نے بھی بن قطان اور مروان قزازی عن حمید کی سند سے ذکر کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ہشیم عن حمید کی سند سے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن و فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، محمد بن عرعہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک نے فرمایا: میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا اور وہ میری خدمت کیا کرتے تھے حالانکہ جریر بن عبد اللہ انس سے عمر میں بڑے تھے۔ جریر فرمایا کرتے تھے! میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کچھ کرتے دیکھا ہے اسکی مثال نہیں ملتی اس لئے میں نے جس انصاری کو دیکھا اس کا ضرور اکرام کیا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن عرعہ شعبہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث بندار و ابو موسیٰ و نصر بن علی عن محمد بن عرعہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، عبد العزیز بن مختار، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل و صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے آئمہ حدیث سے اسے ذکر کیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے معلیٰ بن شداد، عبد العزیز بن مختار کی سند سے ذکر کی ہے ابو مسلم رحمہ اللہ نے شعبہ، ثابت، انس کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۲- مغرب سے قبل دو رکعات ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابو یعلیٰ محمد بن صلت، ابو صفوان، ابن جریج، عطاء ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مؤذن جب مغرب کی آذان دے کر فارغ ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام جلدی جلدی مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور (جماعت کھڑی ہونے سے پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔

ثابت سے عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور ابو صفوان روایت میں متفرد ہیں۔ وہ ابو صفوان اموی ہیں ان کا نام عبد اللہ بن سعید ہے وہ ثقہ اور مامون ہیں۔

۲۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، طلحہ بن عمرو، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لاتے جبکہ مؤذن مغرب کی آذان دے چکا ہوتا ہم (جماعت کھڑے ہونے سے پہلے) دو رکعت نماز میں مشغول ہوتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں ان دو رکعتوں کا حکم دیتے اور نہ ہی ان سے منع فرماتے تھے۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان نے ابو داؤد سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۶۲۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن یعقوب، زید بن حباب، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس نے مجھے کہا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کر لو مجھ سے بڑھ کر زیادہ قابل اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے جبریل علیہ السلام سے اور جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ہم نے صرف زید بن حباب کے واسطے سے ذکر کی ہے، اور ان پر پھر اختلاف ہوا ہے۔ تاہم ابو کریب نے اس کو زید بن حباب عن میمون عن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اُن پڑھ) امیوں کو اس قدر معاف فرمائے گا اتنا علماء کو معاف نہیں فرمائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے سیار، جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں ہم نے صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے یہ حدیث لکھی ہے۔
۲۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، سلیمان بن حسن عطار، ابو فضل واسطی، یوسف بن عطیہ، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں جاہل عبات گزار ہونگے اور فاسق قرآء ہوں گے۔
ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف یوسف بن عطیہ کی سند سے ذکر کی ہے اور یوسف بن عطیہ بصری قاضی ہیں اور ان کی حدیثیں منکر ہیں۔

۲۶۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث، حارث بن عبید، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے کہا: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی صحبت میں ہوتے ہیں ہماری عجیب کیفیت ہوتی ہے جب ہم آپ کی صحبت سے اٹھ جاتے ہیں ہماری وہ حالت باقی نہیں رہتی ہم ڈرتے ہیں کہیں نفاق تو ہمارے اندر سرایت نہیں کر گیا! فرمایا تمہارا رب کے ساتھ معاملہ کیا ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: اللہ ظاہر و باطن میں ہمارا رب ہے۔ فرمایا: نبی کے بارے میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے؟ صحابہؓ کرامؓ نے جواب دیا: آپ سر اوعلانیہ ہمارے نبی ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ نفاق نہیں ہے۔

ثابت رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حارث بن عبید ابو قتادہ متفرد ہیں۔ یہ حدیث حسن بن محمد بن صالح زعفرانی نے سعید بن منصور عن ثابت کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۶۲۸- ایک عورت کی نبی ﷺ سے محبت کا عالم..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد و عبد اللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، عبد الرحمن بن سلمہ، ابو زہیر عبد الرحمن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی حدیث ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، لوگ کہنے لگے محمد قتل کئے جا چکے ہیں..... حتیٰ کہ مدینہ تک یہ افواہ پھیل گئی۔ اسی اثناء میں ایک انصاری عورت پریشانی کے عالم میں باہر نکلی اور اس نے اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر کو شہید پایا۔ مجھے معلوم نہیں اس نے اول و بلہ میں کس کو دیکھا جب آخری آدمی کے پاس سے گزری کہنے لگی یہ کون ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: یہ تیرا باپ، بھائی، شوہر اور تیرے بیٹے ہیں سب شہید ہو چکے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی رسول اللہ ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: وہ تیرے سامنے سلامت ہیں: چنانچہ وہ عورت فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، جب آپ کسی پریشانی سے سلامت ہیں تب مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور مفضل بن فضالہ، مبارک بن فضالہ کے بھائی ہیں اور وہ بصری ہیں۔ ابو زہیر عبد الرحمن بن مغراء متفرد ہیں۔

۲۶۲۹- اہل عرب سے محبت کا حکم..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، حبیب بن احمد، ابو مسلم کشی، معقل بن مالک، یثیم بن جاز،

۱۔ الخلیل المصنوع لابن الجوزی ۱/ ۱۳۳۔ والالی المصنوعة ۱/ ۱۱۷۔ ومیزان الاعتدال ۱۵۰۵۔ والجامع الكبير للسيوطی ۵۲۶۸۔ وکنز العمال ۲۸۹۸۳۔

۲۔ الدر المنثور ۵۴/۳۔ وتفسیر ابن کثیر ۲۰۵/۸۔

ثابت کے سلسلہ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے ساتھ محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے سو جس نے عربوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور یثیم بن جہاز متفرد ہیں۔

۲۶۳۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد، موسیٰ بن داؤد، یثیم بن جہاز، ثابت کے سلسلہ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے عمل کو لایا جائے گا اور ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا چنانچہ اس کا عمل پلڑے میں اس وقت تک بھاری نہیں ہوگا جب تک کہ صحیفہ اللہ کے ہاتھ سے مہرزہ کر کے نہیں لایا جائے گا پس صحیفہ مہرزہ کر کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور بھاری ہو جائے گا اور اس صحیفے میں کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ ہوگا۔^۲ ثابت کی یہ حدیث غریب ہے یثیم بن حمران متفرد ہیں اور وہ ایک بصری قصہ گو ہیں۔

(۱۹۸) قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ

ابو الخطاب قتادہ بن دعامہؒ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ حافظ، عالم، عامل، واعظ، خطیب، حافظ حدیث اور خوف خدا سے سرشار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف شرعی اقدار کی رعایت اور نصیحت قبول کرنے کا نام ہے۔

۲۶۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان، ابو ہلال، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ مزنی کہا کرتے تھے، جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ قرآن اور حافظ حدیث کو دیکھنا چاہے اسے چاہیے کہ قتادہ رحمہ اللہ کو دیکھ لے۔ ان سے بڑا حافظ ہم نے کوئی نہیں پایا۔

۲۶۳۲- قتادہ کا قوی حافظہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، رجاء بن جارد، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چار دن مسلسل سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس رہا اور وہ مجھے حدیثیں سناتے رہے ایک دن کہنے لگے: تم حدیثیں لکھتے نہیں ہو؟ کیا تمہارے لیے کچھ حدیثیں ہیں جو میں نے تمہیں سنائی ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہیں میں آپ کی بیان کردہ حدیثیں جوں کی توں سنا دوں! پس میں نے وہ ساری سنی ہوئی احادیث انہیں ہو بہو اسی طرح سنا دیں اور سعید رحمہ اللہ میری طرف دیکھتے اور کہتے: تم اس کے اہل ہو کہ تمہیں حدیثیں سنائی جائیں، سوال کرتے جاؤ..... پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔ (سعید بن المسیبؒ وہ بارعب شخصیت تھیں جن کے حلقہ درس میں کسی کو بغیر اجازت سوال کرنے کی جرأت نہیں تھی لہذا حضرت سعید بن المسیبؒ کا حضرت قتادہؒ کو کھلے عام ہمیشہ کیلئے سوال کرنے کی اجازت عطا فرمانا قتادہؒ کیلئے باعث فخرشی ہے۔ اصغر)

۲۶۳۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابن احیہ سعدان بن نصر، حسین بن مہدی، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ النظر الحدیث۔ المستدرک ۸۷/۴ و کشف الخفاء ۴/۱۳۱۔ والاسرار المرفوعة ۱۸۲۔ و کنز العمال ۳۳۹۲۴۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۲۵۶۱/۷۔

۳۔ تہذیب التہذیب ۳۵۱/۸۔ والتقریب ۱۲۳/۲۔ والتاریخ الکبیر ۱۸۵/۷۔ والجرح والتعديل ۱۳۳/۷۔ وطبقات ابن

سعد ۲۹۹/۷۔

ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی دل نے اسے ضرور محفوظ کیا ہے۔

۲۶۳۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدیبہ، ہمام..... قتادہ کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ مجھ سے کہنے لگے: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس مسئلہ میں زیادہ سوال کرنے والا ہو جس میں تمہاری رائے اس سے مختلف ہو۔ قتادہ نے عرض کیا سوال وہ ہی کرے گا جو اس کو سمجھے گا۔

۲۶۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن عبد الملک، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آٹھ دن اقامت کی۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ آٹھویں دن ان سے بطور محبت کہنے لگے: اے نابینا آدمی! کیا تم کوچ کر رہے ہو، تم نے مجھے سرکش بنا دیا ہے۔

۲۶۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن مسعود طرسوسی، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس حدیث میں تکرار حدیث مجلس کی نورانیت کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو نہیں کہا کہ مجھے حدیث دوبارہ دہراؤ۔

۲۶۳۷- قتادہ کی فضیلت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، علی بن بشر، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں ایک کبوتری دیکھی ہے جو موتی اٹھاتی ہے اور پھر پھینک دیتی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ نے تعبیر دی اور فرمایا: وہ قتادہ ہیں۔ میں نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔

۲۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن یعقوب، محمد بن ہارون، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے شہسوار تھے۔

۲۶۳۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، محمد بن مسعود، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: قرآن مجید لیجئے اور مجھ سے سنئے! چنانچہ قتادہ نے سورت بقرہ پڑھی اور ایسی صاف صاف پڑھی کہ نہ واؤ چھوڑا اور نہ الف چھوڑا، اور نہ ہی کوئی اور حرف چھوڑا۔ سعید کہنے لگے: اے ابونضر! آپ نے تو خوب پختہ یاد کی ہے! قتادہ نے عرض کیا: ہاں میں نے پختہ یاد کی ہے۔ لیکن مجھے سورت بقرہ کی نسبت صحیفہ جابر زیادہ اچھی طرح حفظ ہے حالانکہ جابر کے پاس میں نے صرف اس کو ایک دفعہ پڑھا ہے۔

۲۶۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحق، عرف بن یثیم ابو محفوظ، ابن علیہ، روح بن قاسم، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ جب کوئی حدیث سنتے اسے فوراً چک لیتے اور جب حدیث سنتے گریہ وزاری کرنے لگتے اور حرکت میں آ جاتے حتیٰ کہ حدیث از بر حفظ کر لیتے۔

۲۶۴۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، ہدیبہ، حزم،..... عاصم احوال کہتے ہیں میں قتادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ عمرو بن عبید کا تذکرہ کرنے لگے اور ان پر شد و مد سے تنقید فرمانے لگے۔ میں نے کہا اے ابو خطاب! میں علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ فرمانے لگے: اے حیلہ گرانساں! کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب کوئی آدمی بدعت ایجاد کرتا ہے تو مناسب ہے کہ اس کی ایجاد کردہ بدعت کا تذکرہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ اس بدعت کو ڈر کر چھوڑ دے۔

۲۶۴۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خدّاش، عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے! میں نے تیس سال سے رائے کے ساتھ فتویٰ نہیں دیا۔

۲۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے بندے تھے وہ مرتے دم تک ایک متعلم کی حیثیت سے رہے۔

۲۶۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارک کو طہارت کے ساتھ پڑھا جائے۔

۲۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”انما یخشى الله من عباده العلماء“ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: علم کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ دل میں اللہ کا خوف و خشیت ہو۔

۲۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، اسحاق، حسین، شیبان، قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”والیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه“ اور اسی کی طرف اچھے کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ (فاطر ۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں سو جس نے اچھا عمل کیا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

۲۶۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر، حجاج اسود قسملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ نیکی تب کرے گا جب تو اپنے اندر نشاط پائے گا تو تیرا نفس سستی اور اکتاہٹ کی طرف زیادہ مائل رہے گا لیکن بندہ مؤمن ہوشیار، سخت جان اور قوی ہوتا ہے اور مؤمنین اللہ تعالیٰ کے سامنے دن رات گزر گزرنے والے ہوتے ہیں اور مؤمنین ہمہ وقت سر اوعلانیۃ (پوشیدہ اور ظاہر) یاربنا! یاربنا! کہتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پکار سن لیتے ہیں۔

قتادہ کے خطابات

۲۶۲۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق حربی، حسین بن محمد مروزی، شیبان بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! لوگوں کے مال و اولاد پر اعتبار نہ کر! لیکن ان کے ایمان اور نیک عمل کا اعتبار کر۔

جب تم کسی نیک بندے کو اللہ کے حضور عمل کرتا دیکھو تو اس کی اتباع کرو اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جہاں تک ہو سکے، جبکہ ساری قوت و طاقت اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ نیز فرمایا: بھغیرہ گناہ تھوڑے تھوڑے جمع ہو کر اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ بخدا! ہم جانتے ہیں کہ چھوٹے گناہوں سے ڈرنے والا ہی بڑے گناہوں سے بچتے والا ہوتا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”فمن الناس من یقول ربنا آتنا فی الدنیا و مالہ فی الآخرة من خلاق“ ترجمہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما ان کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہ بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے۔ اسی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اسی کے لئے اس کی تنگ و دو ہے۔ اس کا مقصد اور مطلب دنیا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت میں اچھائیاں نصیب فرما، اس بندے نے آخرت کی نیت کی اس کے لئے اس نے خرچ کیا اور اس کی طلب و مقصد آخرت رہی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ عنقریب بھسلنے والے پھسلیں گے سو اس کا اعلان اللہ نے پہلے کر دیا اور دھمکی بھی دے دی تاکہ مخلوق پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے۔

۲۶۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، یزید بن زریع، ہشام دستوائی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ گناہ سے روکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ اس گناہ میں پڑے گا لیکن یہ اللہ کی حجت ہے۔

۲۶۵۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، اسحاق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس معاہدہ کو توڑنے سے اجتناب کرو سو اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کا اعلان پہلے ہی کر دیا اور اس کی دھمکی دے دی اور قرآن مجید کی آیات میں جگہ جگہ بطور نصیحت اور حجت کے اس معاہدہ کو ذکر کر دیا۔ عقل، فہم اور علم والوں کے ہاں وہ امور عظمت والے ہیں جن کو اللہ نے عظمت دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی شدت کو نقص عہد سے زیادہ شدید نہیں بنایا۔ بے شک مومن زندہ دل اور صاحب بصیرت ہوتا ہے کتاب اللہ کو سن کر اس سے نفع اٹھاتا ہے اسے یاد کرتا ہے حفظ کرتا ہے اور اللہ کے بیان کردہ مفہومات کو سمجھتا ہے..... جبکہ کافر گونگا، بہرہ، پتھر دل ہوتا ہے، بھلائی کی کوئی بات نہیں سنتا نہ یاد کرتا ہے نہ حفظ اور نہ ہی اس کا علم رکھتا ہے۔ الغرض وہ ضلالت و گمراہی میں سر تاپاؤں گھسا ہوتا ہے۔ ضلالت و گمراہی سے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں پاتا۔ شیطان کا پیروکار ہوتا ہے اور اس کے چکروں میں مکمل گرفتار ہوتا ہے۔ پھر قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ پڑھی: ”وامرنا لنسلم لرب العالمین“ (انعام ۱۷) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی تعلیم محمد عربی ﷺ اور ان کے صحابہ کرام کو دی ہے تاکہ اہل ضلالت کے ساتھ خصومت و حجت قائم کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تعلیم دی اور بہت اچھی تعلیم دی تمہیں ادب سکھایا اور کیا خوب اچھا ادب سکھایا۔ پس آدمی اللہ کے سکھائے ہوئے کو اپناتا ہے اور اس میں پڑنے کا تکلف نہیں کرتا جس کا اسے علم نہیں ہوتا جس سے وہ اللہ کے ذین سے نکل جائے۔ تم اپنے آپ کو تکلف، غلو اور تکبر سے بچاؤ۔ اللہ کے لئے تواضع کرو اللہ تمہیں رفعتیں عطا فرمائے گا۔ بخدا! ہم نے بہت سارے لوگوں کو فتنوں کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ فتنوں میں وہ گھستے چلے گئے جبکہ کچھ دوسرے لوگ فتنوں سے سراسر دست کش رہے۔ ان کا صحیح نظر خوف اور خشیت رب تھی۔ چنانچہ جب فتنوں کا سد باب ہوا تو فتنوں سے دور رہنے والے طبعی طور پر خوش تھے۔ ان کے دل ٹھنڈے تھے، ان کی کمریں بوجھ سے بالکلیہ آزاد تھیں۔ جبکہ فتنوں میں حصہ لینے والے ان کے بالکل برعکس تھے، ان کے اعمال ان کے دلوں پر گھٹن بن کر رہ گئے، اللہ کی قسم! اگر لوگ فتنوں کو آتے ہوئے اچھی طرح دیکھ لیں جس طرح انہیں ختم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انہیں لوگوں کی بے عقلی سمجھ میں آتی۔ بخدا! جب بھی کوئی فتنہ پروان چڑھا شک و شبہ کی وجہ سے اٹھا۔ جبکہ میں صاحب دنیا کو اس سے کبھی خوش خوش، کبھی غمزہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض..... ہر حالت میں دیکھتا ہوں۔ بخدا! اگر دنیا کے گرداب میں اس کا گھٹاؤ نا بادل پڑتا تو انسان اس کا تلفظ کرتا اور اسکے لئے اس کا فیصلہ ہو جاتا۔

۲۶۵۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے اوپر معاہدہ کو پورا کرنا واجب ہے۔ ان معاہدوں کو مت توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے توڑنے سے منع فرمایا ہے، اور ان معاہدوں کو اللہ تعالیٰ نے پیشگی ذکر کر دیا ہے تقریباً بیس سے زیادہ آیات میں ان معاہدوں کو بطور نصیحت، مقدمہ اور حجت کے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”ولنسکنکم الارض من بعدہم“ ہم تمہیں ضرور ان کے بعد زمین میں سکونت بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے دنیا میں مدد اور آخرت میں جنت کا وعدہ کر دیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ کس کو زمین پر بسائے گا..... پس فرمان باری تعالیٰ ہے: ”ولمن خاف مقامی وخاف وعید“ (ابراہیم ۱۲) (یہ وعدہ) اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور میری وعید سے بھی ڈرا۔ ایک دوسرا فرمان ہے ”ولمن خاف مقام ربہ جنتان“ (الرحمن ۴۶)۔ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ثابت ہے اور اہل ایمان اس مقام سے ڈرتے ہیں اور پھر اس کی تیاری میں دن رات جانفشانی سے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ اس کا فرمان ہے ”فلا تحسن الله مخلف وعده“ (سلسلہ) اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا نہ گمان کرو۔ اللہ کے رسولوں نے خوف دل میں بٹھائے رکھا اور دن رات جانفشانی سے کام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلال“ اس دن کے آنے سے پہلے،

جس میں نہ بیچ ہوگی نہ دوستی (ابراہیم ۳۱)۔ دنیا میں گہری دوستی ہوتی ہے اور لوگ آپس میں دنیا دوستی کرتے ہیں۔ آدمی کو چاہیے وہ دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور کس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ پس اگر اس کی دوستی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اسکو چاہیے کہ اس دوستی پر مداومت کرے اور اگر اسکی دوستی غیر اللہ کے لئے ہو تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ ہر دوستی قیامت کے دن عداوت میں بدل جائے گی صرف پرہیزگاروں کی دوستی باقی رہے گی۔

۲۶۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد، ابراہیم ابو اسماعیل ققات کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی نے نیند کو روک دیا ہے چنانچہ اسلام سے پہلے صحابہ کرام سوتے تھے جب اسلام کا سورج طلوع ہوا انہوں نے اپنی نیند، اموال اور جسموں کو دن رات قربت خداوندی کا ذریعہ بنالیا۔

۲۶۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، سعید، قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو بہت کم جاگتا ہے۔

۲۶۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، عبد الوہاب، سلام بن مسکین ابوروح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ لوگ آگ کو نہیں روندتے صرف نشانات کو روندتے ہیں۔ اور لوگ ردی باتیں کرتے ہیں۔ نیک آدمی نیک کے نقش قدم پر چلتا ہے اسکا عمل نیک کے عمل کی طرح ہوتا ہے۔ برا آدمی برے کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اس کا عمل برے آدمی کے عمل کی طرح ہوتا ہے اور دونوں کا اجر اور سزا برابر ہوتی ہے۔ برے کی سزا برے جیسی۔ نیک کا اجر نیک جیسا۔ اور نیک پرہیزگار آدمی اپنے فعل کے قریب ہوتا ہے اسی کو کرتا ہے۔ اور فاسق فاجر بد بخت آدمی اپنے فعل کے پاس ہوتا ہے اور اسی پر اس کا کام ہے۔ ہر ایک کا معاملہ اس کے گزشتہ عمل کے مطابق ہوگا اور وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کا معائنہ کرے گا۔ اگر عمل اچھا ہے تو اس کے ساتھ بھی اچھائی والا معاملہ ہوگا اور اگر اسکا عمل برا ہے تو اس کے ساتھ بھی برائی والا معاملہ ہوگا۔

۲۶۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن ابی مطیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرتے جب رمضان آتا ہر تین دنوں میں ختم کرتے اور جب ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن آتے ہر دن ایک قرآن ختم کرتے۔

۲۶۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو علی محمد بن احمد، اسحاق بن حربی، حسین مروزی، شیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَنُطْمِنَنَّ قُلُوبَهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ“ (الرعد ۲۸) اور مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل اور مانوس ہوتے ہیں۔ آیت کریمہ ”فَلَوْلَا اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ“ (الصافات ۱۳۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یونس علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے لہذا اپنی مصیبت سے نجات پا گئے۔ حکمت میں کہا جاتا تھا کہ جب عامل کو ٹھوکر لگتی ہے عمل صالح اس کو بلند کر دیتا ہے اور جب پچھاڑ دیا جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی سہارا پالیتا ہے۔ اور قتادہ نے آیت کریمہ ”وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللّٰغُوْ مُعْرِضُوْنَ“ (المؤمنون ۳) اور اللہ کے بندے لغو باتوں سے اعراض کر جاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ کا امر انہیں باطل سے پھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق شروع کی تو فرشتے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کی تخلیق نہیں کرے گا جو ہم سے زیادہ علم والی ہو اور ہم سے افضل و اشرف ہو، سو فرشتے آدم علیہ السلام کی تخلیق کی آزمائش میں مبتلا کر دیے گئے۔ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس آزمائش میں چاہے مبتلا کرتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے کہ کون اسکا فرمانبردار ہے اور کون نافرمان، جو دنیا اور آخرت میں غور و فکر کرتا ہے وہ ان دونوں میں سے ایک کی برتری دوسری پر جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا دار بلا اور دار فنا ہے، آخرت دار بقاء اور دار جزاء ہے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں

سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کے لئے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔

۲۶۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر عدنی، سفیان، حسن بھٹی، ابن قاسم بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان ”والباقیات الصالحات“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر وہ نیک عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو وہ باقیات صالحات میں داخل ہے۔

۲۶۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی عروبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: موت کی تمنا کسی نے بھی نہیں کی، نبی نے اور نہ ہی غیر نبی نے..... صرف یوسف علیہ السلام ایسے تھے کہ جب اللہ کی نعمتیں ان پر کامل ہو گئیں اور ان کے کام سب پورے ہو گئے تو وہ اللہ کی ملاقات کے مشتاق ہو گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”رب قد اتیننی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث“ (یوسف ۱۰۱) اے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت نصیب فرمائی اور خوابوں کی تعبیر سکھلائی۔

۲۶۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابی ابر، ابو عمار، فضل بن موسیٰ، حسن بن واقد، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائیں اس کے ساتھ ایسی جماعت ہو جاتی ہے جو مغلوب نہیں ہوتی اس کے ساتھ ایسا چوکیدار ہوتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا رہنما ہوتا ہے جو راستہ گم نہیں کرتا۔

۲۶۶۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، محمد بن یحییٰ ازدی عبد الوہاب، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے آخرت میں اللہ کی کرامت اس کے لئے خاص ہو جاتی ہے۔

۲۶۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، حسین بن محمد، نوح بن حبیب، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے قتادہ رحمہ اللہ کے بیٹے کو تھپڑ مارا۔ ان کا بیٹا بلال بن ابی بردہ کے پاس اپنی فریاد لے گیا۔ لیکن بلال نے ان کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ پھر وہ شکایت قسری سے کی: قسری نے لکھا: تو نے ابو خطاب (قتادہ) کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لہذا بلال نے دوبارہ اس آدمی کو بھی بلایا اور اہل بصرہ کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی بلایا۔ وہ لوگ ہانی (جس نے تھپڑ مارا تھا اس) کے لئے سفارش کرنے لگے: لیکن قتادہ رحمہ اللہ نے سفارش قبول نہ کی اور کہنے لگے میرا بیٹا بھی اس آدمی کو تھپڑ مارے گا جس طرح اس نے اس کو مارا ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے! اپنی آستینیں اوپر چڑھا لو اور اپنا ہاتھ بلند کر کے زور کا تھپڑ مارو چنانچہ اس نے اپنی آستینیں چڑھالیں اور اپنا ہاتھ اٹھا کر طمانچہ مارنے ہی کو تھا کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے: ہم اسے طمانچہ کا بدلہ محض اللہ کے لئے ہبہ کرتے ہیں چونکہ کہا جاتا ہے معافی کا اختیار بدلہ لینے پر قدرت رکھنے کے بعد ہوتا ہے۔

۲۶۶۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن احمد بن حسین، محمد بن جعفر بن ملاس، احمد بن ابراہیم بن ملاس، زید بن یحییٰ، سعید بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت میں ایک کھڑکی ہوگی جو جہنمیوں کی طرف کھلتی ہوگی پس اہل جنت اس کھڑکی سے جہنمیوں کی طرف جھانکیں گے اور کہیں گے! تم بد بختوں کا کیا حال ہے! ہم تمہاری تادیبی کاروائیوں کی بدولت جنت میں داخل ہوئے۔ جہنمی جواب دیں گے ہم تمہیں دنیا میں حکم کرتے تھے اور خود فرمانبرداری نہیں کرتے تھے۔ تمہیں برائیوں سے روکتے تھے اور خود نہیں روکتے تھے۔

۲۶۶۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اے ایمان والو! جو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس پر صبر کرو، اہل باطل کو مغلوب کرتے رہو چونکہ تم ہی حق پر ہو اور اہل باطل گمراہی پر ہیں، اللہ کے راستے میں سرحدوں کی حفاظت کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۶۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن روح شعرانی، ابو اصبح بن یزید، مریم بن عثمان، سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا راستہ نکال لیتے ہیں اور اسے اس جگہ سے رزق پہنچاتے ہیں جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کے شبہات اور موت کے وقت کی سختیوں سے نکلنے کے اسباب پیدا فرما دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جس جگہ کے بارے میں اسے امید ہوتی ہے اور ایسی جگہ سے بھی جس کے بارے میں اسے امید نہیں ہوتی۔

۲۶۶۵- ابو نعیم اصفہانی، خثعمہ بن سلیمان، عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن عمرو الحنفی، خلید بن دج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”يَوْمَ يَنْفِرُ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ“ جس دن آدمی اپنے بھائی، اپنے ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہائیل قانبل سے بھاگے گا اور ہمارے نبی ﷺ اپنی ماں سے بھاگیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے بھاگیں گے۔ لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹوں سے بھاگیں گے۔

(حضور ﷺ کے والدین کے متعلق خاموشی رکھنا بہتر ہے وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں مبادا ہماری ان کے متعلق بحث و تمحیص سے سرکارِ دو عالم حضور ﷺ کو اذیت پہنچے۔ قیامت کے دن خدا جو فیصلہ فرمائے گا اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے نہ نیز مذکورہ آیت کی مشہور تفسیر جو جمہور مفسرین سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ ہر گناہ گار انسان اپنے متعلقین یعنی ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے اس لئے بھاگے گا کہ کہیں وہ اپنے کسی حق کا مطالبہ نہ کر دیں یا کسی نیکی کا سوال نہ کرنے لگ جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اصغر)

۲۶۶۶- ایک باب علم کا حاصل کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، محمد بن جریر، یونس بن عبد الاعلی، محمد بن عبد العزیز، شہاب بن خراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر علم کا ایک باب حفظ کرے اس کا ایسا کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ایوب، روح، قرہ بن خالد کہتے ہیں قتادہ رحمہ اللہ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی حدیث گزرتی تو یوں کہتے: الا الی اللہ تصیر الامور! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

۲۶۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو کامل، ابو عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن صرف تین جگہوں میں پایا جاتا ہے: وہ گھر جس میں اپنا سر چھپائے، وہ مسجد جسے وہ آباد کرے اور روزی کیلئے دنیا کا کوئی کام، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۶۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ بن فضل، محمد بن حسین بن مکرم، یعقوب دورقی، وکیع، ابوشہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: شر سے دور رہو جس طرح کہ شرم سے دور رہتا ہے۔ چونکہ ایک شر دوسرے شر کو پیدا کر دیتا ہے۔

مسانید قتادہ بن دعامہ

قتادہ رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً ان میں سے انس بن مالک ابو طفیل، عبد اللہ بن سرجس اور حنظلہ رضی اللہ عنہم سے آپؐ نے اکتساب حدیث کیا۔ اور قتادہ سے تابعین کی بھی ایک بڑی جماعت

احادیث روایت کرتی ہے۔ ان میں سے سلیمان تیمی، حمید طویل، ایوب سختیانی، مطر الوراق، محمد بن حمادہ، اور منصور بن ذاذان قابل ذکر ہیں، نیز قتادہ رحمہ اللہ سے بڑے بڑے آئمہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

تاہم قتادہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی حضرت انسؓ کی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۶۷۰۔ ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد کسان قاضی یوسف، مسدد، تمیمی بن سعید، شعبہ، ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، ہدیب، ہمام بن تمیمی قتادہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا! میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا اور میں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہل کا دور دورہ ہوگا، بلا تر و شراب پی جائے گی۔ عورتیں بکثرت ہوں گی اور مرد قلت میں ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگہبان ہوگا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے ہشام اور شعبہ کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث قتادہ رحمہ اللہ سے مطر الوراق، معمر، حماد بن سلمہ، ابو عوانہ، صعق بن حزن، خالد بن قیس، حکم بن عبد الملک، حبیب بن ابی حبیب، قرہ بن خالد، ابو مرزوق اور سعید بن بشیر روایت کرتے ہیں۔ بعض نے حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ۔

۲۶۷۱۔ ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن یوسف، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو تو جان لے کہ بے شک وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ہرگز اپنے سامنے اور اپنی دائیں طرف نہ تھو کے لیکن اپنی بائیں جانب یا پاؤں تلے تھو کے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی سند سے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۶۷۲۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد بن شاکر، حسین بن محمد مروزی، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا: کافر کو قیامت کے دن چہرے کے بل چلا کر میدان حشر میں کیسے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ ذات جو اس کو پاؤں کے بل چلانے کی قدرت رکھتی ہے وہی ذات اس کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۶۷۳۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حیش، احمد بن محمد بن حلوانی، احمد بن یونس، ایوب، عتبہ، فضل بن بکر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ بے دھڑک بخل، اتباع خواہشات، اور آدمی کا عجب میں مبتلا ہونا۔ (یہ تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں) پوشیدہ اور ظاہر خوف خدا، فقر اور مال داری میں میانہ روی اور غضب و رضا میں عدل سے کام لینا۔ (یہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں)۔

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو عمرہ بن ابراہیم نے ہشام، تمیمی بن ابی کثیر، قتادہ رحمہ اللہ، انسؓ کے

۱۔ صحیح مسلم ۲۰۵۶۔ و صحیح البخاری ۳۳۰/۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۱۲۔ و صحیح البخاری ۸۲/۲۔

۳۔ الكنسی للذولابی ۱/۱۵۱۔ و کشف الخفا ۱/۳۸۶۔ و انحاف السادة المتقين ۸/۱۹۲۔ ۴۰۷۳۷۷، و تخریج الاحیاء

۱/۱۶۷۔ و مجمع الزوائد ۱/۹۰۔ و مشکاة المصابیح ۵۱۲۲ و امالی الشجرى ۲/۲۱۸۔ و تفسیر القرطبی ۱۶/۱۶۷۔

سلسلہ سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۷۴- دنیا لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے دم سے قائم ہے..... ابو نعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابی بکر اسفندی، عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری، بکر بن ظبیان، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! اگر کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنم کو اہل دنیا پر مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری بندگی کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں نافرمانی کرنے والے کو پل جھپکنے کے برابر بھی مہلت نہ دیتا۔

اے موسیٰ! حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان لایا وہ مخلوق میں افضل تر ہے۔ اے موسیٰ! نافرمان کی ایک بات (گناہ کے حساب سے) دنیا میں پائی جانے والی ریت کے سب ذرات کے برابر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے میرے رب! نافرمان کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: نافرمان وہ آدمی ہے جسے اس کے والدین پکاریں اور وہ ان کی پکار پر لبیک نہ کہے۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور انصاری اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابو نعیم عبد الرحمن بن ہانی نخعی، محمد بن عبید اللہ عززی، قتادہ کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر و ثواب بندے کو مرنے کے بعد اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ جس آدمی نے دوسروں کو علم سکھلایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنوائی، یا اپنے پیچھے قرآن وراثت میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ ابو نعیم عززی قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، داؤد بن الزرقان، مطر قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال جاری نہر کی طرح ہے جس کا پانی بیٹھا ہو اور وہ نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر سے گزر رہی ہو اور وہ آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا! یعنی گناہوں کی میل۔

انسؓ، قتادہ رحمہ اللہ اور مطر کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور داؤد مطر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر، ابوالجہاہر، سعید بن بشیر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا فرماتے:

اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

۱۔ کشف الخفا ۱/۳۸۸۔

۲۔ التحاف السادة المتقين ۱/۱۱۳، ۵۹/۵، والترغیب والترہیب ۱/۹۷، وتفسیر القرطبی ۱۹/۹۹، وکنز العمال

۳۳۶۶۲، ۳۳۶۷۱۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۸۳، ومسنند الامام احمد ۲/۴۲۶، ۳۰۵/۳۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقیم ۶۲، ومسنن الترمذی ۳۳۸۹، ۳۳۹۹، ومسنند الامام احمد

۲۸۷/۶، ۳۰۳، ۲۹۸، ۲۹۰/۴۔

سعید بن بشیر قنادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۶۷۸- چار عظیم عورتیں..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قنادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ زوجہ فرعون (ملعون، اقتداء کے لئے) کا فی ہیں۔

قنادہ کی اس حدیث کو ان سے روایت کرنے میں معمر متفرد ہیں۔ یہ حدیث آئمہ حدیث نے عبدالرزاق، احمد، اسحق، ابو مسعود سے بھی روایت کی ہے۔

۲۶۷۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابراہیم بن یحییٰ بلوی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، قنادہ کے سلسلہ سند سے انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ایک لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے ابو بکرؓ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے؟ ارشاد فرمایا: اور اتنے ہی اور (سلیمان بن حرب نے اپنے کھلے ہاتھ سے اشارہ کیا) ابو بکرؓ نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے۔ حضرت عمرؓ بولے: اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ سارے لوگوں کو ایک ہی لپ میں ڈال کر جنت میں داخل فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

قنادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ابو ہلال اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم راہی ہے وہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں۔

(۱۹۹) محمد بن واسع رحمہ اللہ

ابو عبد اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ عامل، خشوع و خضوع کے متوالے اور عبادت گزار تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع و خضوع، رقاعت و تذلل ہے۔

۲۶۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ قرآن حضرات دو منہ رکھتے ہیں: جب بادشاہوں سے ملتے ہیں بلا روک ٹوک کے ان کے اخلاق اختیار کر لیتے ہیں اور جب ال آخرت سے ملتے ہیں تو ان جیسے بن جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے قاری بنو اور محمد بن واسع بھی اللہ کے قاری ہیں۔

۲۶۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحق، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: قراء تین قسم پر ہیں ایک قاری رحمٰن کے لئے ہے، ایک قاری دنیا کے لئے ہے اور ایک قاری بادشاہوں کے لئے ہے اسے لوگو! محمد بن واسع میرے نزدیک قراء الرحمٰن میں سے ہیں۔

۲۶۸۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبد اللہ بن ناجیہ، نصر بن علی، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: امراء کے قراء بھی ہوتے ہیں اور اغنیاء کے قاری بھی ہوتے ہیں اور محمد بن واسع رحمٰن کے قراء میں سے ہیں۔

۲۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، الوزکانی، ابو شہاب الحنظل، عبد ربہ بن نافع، لیث بن ابی سلیم، محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف

۳- مسند الامام احمد ۱۳۵/۳، والمستدرک ۱۵۷/۳.

۴- مسند الامام احمد ۱۹۳/۳، وکنز العمال ۵۶۹۹، ۳۷۹۱۱.

۵- تہذیب التہذیب ۴۴۹/۹، التقریب ۲۱۵/۲، التاريخ الكبير ۲۵۶/۱، الجرح ۱۱۳/۸، وطبقات ابن سعد ۲۳۱/۷.

متوجہ کر دیتا ہے۔

۲۶۸۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ابو یحییٰ صاعقہ، عبد اللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع جب مغرب کی نماز پڑھتے اپنے مصلیٰ پر ہی چپک کر بیٹھ جاتے، ایک مرتبہ حیاط ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع اپنی دعا میں یوں فرما رہے تھے: اے اللہ! میں ہر برے مقام، ہر بے ٹھکانے، ہر بے مدخل، ہر بے مخرج، ہر بے عمل، ہر بے قول اور ہر بے نیت سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں..... میری مغفرت فرمادے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو بھی میرے اوپر رجوع فرما اور میں تیری طرف اطاعت ڈالتا ہوں پکڑے پہلے پہلے۔

۲۶۸۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی، اسمعی، سلیمان بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کے صحیفے جیسا صحیفہ لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں۔

۲۶۸۶- محمد بن واسع کی جانفشانی..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، احمد بن کثیر شبانہ، ابو طیب موسیٰ بن بشار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کی صحبت میں مکہ سے بھرہ تک گیا۔ چنانچہ محمد بن واسع پوری پوری رات نماز پڑھتے رہتے، حتیٰ کہ حدی خواں کو حکم دیتے وہ پیچھے ہو جاتا اور آپ رحمہ اللہ بلند آواز سے قرات کرتے، لیکن حدی خواں ان کی آواز کو نہیں سمجھ پاتا تھا۔ بعض دفعہ رات کے آخری حصہ میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے اور محمد بن واسع نماز میں مشغول ہو جاتے جب صبح کا وقت ہوتا ایک ایک کر کے ساتھیوں کو جگاتے اور کہتے نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ جاؤ! اگر پانی دستیاب ہے تو وضو کر لو ورنہ تیمم کر کے نماز پڑھ لو اور جو تھوڑا بہت پانی ہے اسے پینے کے لئے رہنے دو۔

۲۶۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد الرحمن بن فضل، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، اسحق بن ابراہیم، حماد بن زید، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے موت قریب تر ہے، امیدیں کوسوں دور ہیں اور اعمال بد کا بوجھ کاندھے پر لدا ہوا ہے۔

۲۶۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد دورق، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، نصر،..... عبد الواحد بن زید کہتے ہیں: میں حوشب کے پاس حاضر ہوا اور وہ مالک بن دینار کے پاس تشریف لائے اور کہا: اے ابو یحییٰ! میں نے خواب میں ایک منادی کو دیکھا ہے جو آواز لگاتا ہے کہ اے لوگو! کوچ کرو! کوچ کرو! میں نے صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کوچ کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ مالک بن دینار نے ایک زوردار چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے۔ مضر کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کو قرآن کا نام دیتے تھے۔

۲۶۸۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبد الکبیر بن عبد الرحمن عدوی، ابن یزید اسفاطی، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم عبدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید بستان العارفین ہیں تم نے جہاں کہیں اترنا ہو تو اس بستان میں سیر و تفریح کے لئے اترو۔

۲۶۹۰- اللہ کیلئے کیا جانے والا عمل..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، یحییٰ بن حریش، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز مردوں کو پایا ہے کہ ان کا سر اور ان کی اہلیہ کا سر ایک ٹکے پر ہوتا تھا اور ان کے آنسوؤں سے تکیہ بھیگ جاتا تھا جبکہ ان کے پاس لیٹی ہوئی ان کی بیوی کو شعور نہیں ہوتا تھا۔ میں نے ایسے مردوں کو بھی پایا ہے کہ دوران نماز صفوں میں کھڑے کھڑے آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھیاں اور رخسار تر ہو جاتے تھے۔

جبکہ صفوں میں ساتھ کھڑے ہونے والے نمازی کو اس کا شعور تک نہ ہوتا تھا۔

۲۶۹۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، محمد بن نعیم، عبدالعزیز بن ابان، عمران بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اللہ والا بیس سال سے رو رہا تھا حالانکہ اسکی بیوی کو اس کے ایک آنسو بہانے کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔

۲۶۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن قواریری، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس گئے تاکہ ان کی تیمارداری کر آئیں، وہ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ اتنے میں تکلی بکاء (بکاء بمعنی زیادہ رونے والا) نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حاضرین کہنے لگے: اے ابو عبداللہ! دروازے پر آپ کے بھائی ابوسلمہ (حجی) کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ پوچھا: کون ابوسلمہ! حاضرین نے جواب دیا: تکلی! دوبارہ پوچھا: کون تکلی؟ حاضرین نے جواب دیا: تکلی بکاء۔ حماد کہتے ہیں: محمد بن واسع کو پہلے سے معلوم تھا کہ وہ تکلی بکاء ہیں چنانچہ فرمانے لگے: تمہارے وہ دن بہت برے ہوں گے جب تمہیں رونے کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۲۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، سیار، ابن شاذب کہتے ہیں: محمد بن واسع ایک مرتبہ ایک مجلس میں حاضر ہوئے جس میں حاضرین مجلس اجتماعی طور پر رو رہے تھے: جب حاضرین مجلس رونے سے فارغ ہوئے تو کھانا حاضر کیا گیا، لیکن محمد بن واسع مجلس سے اٹھ کر دور کوٹنے جا بیٹھے۔ حاضرین نے انہیں کھانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جواب دیا: کھانا وہی کھائے جس نے مجلس میں رونے کا فریضہ انجام دیا ہو۔ گویا کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ رونے کے بعد کھانا کھانے کو باعث عیب سمجھ رہے تھے۔

۲۶۹۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلہ سند سے مروی ہے جعفر کہتے ہیں کہ جب میں اپنے دل کو پتھر دل سمجھتا تھا فوراً میں محمد بن واسع کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب میں ان کا چہرہ دیکھتا یوں لگتا گویا ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی طرح ہے جس کا بیٹا مر چکا ہو۔

۲۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحق، سعدان بن یزید عسکری، یثیم بن جمیل، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے جب کہا جاتا: اے ابو عبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے: اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی طرف ایک ایک مرحلہ آگے بڑھا جا رہا ہو۔

۲۶۹۶- امت کے ابدال ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن شعیب، سلیمان بن داؤد شاذکونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے وہب بن مدبہ کے ایک ہم مجلس کو کہتے سنا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میں نے ان سے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں پائے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پھر کہا: یا رسول اللہ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی پایا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں! وہاں محمد بن واسع ہے۔

۲۶۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد دورق، ابو داؤد، عمارہ بن مہران معولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عمارہ! مجھے تمہارا گھر بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے گھر میں کوئی چیز آپ کو اچھی لگتی ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے پاس ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ مردوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی ہوگی جبکہ وہ تمہیں آخرت کی یاد ہر وقت دلاتے ہوئے۔

۲۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سعید بن عامر، ابو عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن واسع رحمہ اللہ بوجھل ہو گئے لوگ ان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ بیٹھ گئے۔ آپ فرمانے لگے: مجھے بتاؤ یہ لوگ مجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں جب کل مجھے پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا؟ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ”یَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسِمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالْأَوَاصِي وَالْأَقْدَامِ“ مجرم لوگ اپنی ظاہری علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے اور وہ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر (جہنم برد کر دیئے) جائیں گے۔ (الرحمن ۳۱)

۲۶۹۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں دھکیلا جا رہا ہے بخدا! مجھے یا جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے یا اللہ چاہے تو مجھے معاف فرما دے۔

۲۷۰۰- اللہ کیلئے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ متولی، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحاق، ابن مبارک، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع سے کسی نے کہا: میں محض اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: جس ذات کے لئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ذات بھی تجھ سے محبت کرتی ہے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ سے محبت کی جائے حالانکہ تو مجھ سے بغض و عداوت رکھتا ہو۔

۲۷۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابراہیم بن سعید جوہری، عبد اللہ بن عیسیٰ، محمد بن عبد اللہ رواد ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سرینوں پر ہاتھ مارتے۔ ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہیں میری شکل و صورت مسخ کر کے مجھے بندر نہ بنا دیا جائے۔

۲۷۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع رحمہما اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: مجھے اس آدمی پر رشک آتا ہے جس کے پاس دین ہی دین ہو اور دنیا نام کی اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ اس حالت میں بھی اپنے رب سے راضی ہو۔ اتنے میں لوگ واپس لوٹنے لگے اور لوگوں کا خیال تھا (کہ مالک کی مراد محمد بن واسع ہیں اور یہ کہ تقویٰ میں ان سے) محمد بن واسع قوی ہیں۔

۲۷۰۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کثیر، ابن علیہ، یونس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر گناہوں کی بدبو ہوتی تم میرے گناہوں کی بدبو کی وجہ سے میرے قریب نہ ہو پاتے۔

۲۷۰۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، عبد اللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: یا تو اللہ کی اطاعت ہے یا جہنم کی آگ۔ محمد بن واسع نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی معافی ہے یا جہنم کی آگ۔

۲۷۰۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمرو ازدی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع، ربیع کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ راستے سے گزرتے وقت اپنے ایک گدھے کو بیچ کے لیے پیش کر رہے تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا کیا اس گدھے کو میرے لئے پسند کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس سے راضی ہوتا کبھی نہ بیچتا۔

۲۷۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سعید بن عامر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن واسع سے کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ کچھ بات کرتے؟ فرمایا: الحمد للہ! یہ علانیہ نیکی ہے پھر آیت کریمہ ”اِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَانْهَ كَان لِّلّٰوَابِیْنَ غَفُوْرًا“ اگر تم نیک بن جاؤ سو اللہ تعالیٰ تو بہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔ تلاوت کی

اور پھر خاموش ہو گئے۔

۲۷۰۷۔ اللہ کے بندے دنیا کی نظروں میں بیوقوف ہی ہوتے ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن محمد، محمد بن احمد، مخلد بن حسین، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن منذر نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو بلایا اس زمانے میں مالک بن منذر کو پولیس کا نظام سپرد تھا۔ مالک نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو عہدہ قضاء پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، اصرار کیا مگر نہ مانے، مالک نے کہا: عہدہ قضا قبول کر لو ورنہ میں آپ کو تین سو کوڑے ماروں گا! محمدؒ نے فرمایا: اگر تو ایسا کرے گا تو مسلط ہوگا اور سن لو! دنیا کی ذلت و آخرت کی ذلت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہشام کہتے ہیں ایک امیر نے انہیں حکومتی عہدہ سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امیر نے کہا: تو بڑا بیوقوف ہے، محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے یہ بات بچپن سے مسلسل کہی جاتی رہی ہے۔

۲۷۰۸۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد، ابو عباس ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ایک بیٹے نے کسی آدمی کو اذیت پہنچادی۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے لگے: تیری یہ مجال! کہ تو لوگوں کو اذیت پہنچا رہا ہے حالانکہ میں تیرا باپ ہوں اور تیری ماں کو ایک سو درہم میں خرید کر لایا تھا۔

۲۷۰۹۔ محمد بن واسع کی عاجزی اور تربیت..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، عباس بن ابی طالب، عبد اللہ بن عیسیٰ طفاوی، محمد بن عبد اللہ رداؤی، ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو دیکھا کہ وہ ہاتھ آگے پیچھے کرتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ اسے فرماتے لگے: تو بیٹا کس کا ہے؟ تیری ماں کو میں صرف دو سو درہم میں خرید کر لایا ہوں اور تیرے باپ کا یہ حال ہے کہ اس جیسا اللہ کسی مسلمان کو نہ کرے۔

۲۷۱۰۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، زید بن حباب، محمد بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: طلب حلال جسموں کی زکوٰۃ ہے، سو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خود بھی حلال کھائے اور دوسروں کو بھی حلال کھلائے۔

۲۷۱۱۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود، عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان، ابو حاتم سجستانی، اصمعی، الاتح، النبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں قاجر آدمی کے غور کو اس کے چہرے میں پہچان لیتا ہوں۔

۲۷۱۲۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمری، عمرو بن مرزوق، عمارہ بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے نفس پر غصے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غصے سے محفوظ فرماتے ہیں۔

۲۷۱۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، مرزوق بن بکیر، خزیمہ ابو محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کہا: مجھے کچھ نصیحت کیجیے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات کی نصیحت کروں گا جس پر تو عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں فرشتہ بن جائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا یہ بات میرے لئے کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟ فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو۔

۲۷۱۴۔ چار اشیاء دل کو مردہ کر دیتی ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، داؤد بن محمد، سلیمان بن حکم بن عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں، گناہ پر گناہ کرنا، عورتوں کے ساتھ کثرت میل جول اور کثرت گفتگو، بے وقوف کے ساتھ جھگڑنا کہ تو اسے گالیاں دے وہ تجھے گالیاں دے اور

مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کسی نے پوچھا مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر مالدار، عیش پرست اور ظالم سلطان کے ساتھ مجالست کرنا۔

۲۷۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر اموی، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے سعید بن عاصم کہتے ہیں: کہ ایک قصہ گو محمد بن واسع رحمہ اللہ کی مجلس کے قریب بیٹھا تھا: ایک دن اپنے جلساء کو ڈانٹتے ہوئے بولا: کیا بات ہے کہ میں دلوں میں خشوع آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے اور جسموں پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے عبداللہ! کیا بات ہے میں لوگوں کو تیری طرف سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، یاد رکھ! جب اللہ کا ذکر دلوں سے نکل جاتا ہے دلوں پر آفت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۷۱۶- بھوک کے فوائد..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن عمرو، خلید بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کھانے کی مقدار کم کر دیتا ہے بات خود بھی سمجھتا ہے، دوسروں کو سمجھاتا ہے، نفس کا تذکرہ کرتا ہے آہ وزاری سے سرشار ہوتا ہے۔ کثرت سے کھانا کھانا انسان کو مقاصد سے لاچار کر دیتا ہے۔

۲۷۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عن ابیہ، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن مجبر، عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو (محمد بن واسع کی موجودگی میں) حوشب سے فرماتے ہوئے سنا: رات کو بھوک کی حالت میں گزارو اور کچھ بھوک بھی باقی ہو کھانا چھوڑ دو۔ حوشب نے فرمایا: یہ اہل دنیا کے اطباء کا وصف ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: جی ہاں، اطباء کا وصف آخرت کا راستہ ہے مالک بن دینار نے فرمایا: واہ! واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کے لئے بہترین وصف ہے۔

۲۷۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریر، محمد بن بہرام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ دائمی روزہ رکھتے تھے اور اپنے روزے کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتے تھے۔

۲۷۱۹- خدا کی شکر گزاری کا انداز..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، یحییٰ بن سلیم، عبدالعزیز بن ابی رواد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا ہوا دیکھا، وہ مجھے چمیں بہہ جیوں دیکھ کر فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اس پھوڑے میں میرے اوپر کیا انعام ہوا؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ پہلے قدرے خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ پھوڑا میری آنکھ کی سیاہی پر نہیں نکالا، میری زبان پر اور نہ میرے آلہ تناسل پر نکالا، بلکہ اللہ نے یہ پھوڑا ہاتھ پر نکال کر اس کو میرے لئے ہلکا کر دیا۔

۲۷۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن بہان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: افسوس! میرے ساتھی ختم ہو چکے۔ حارث کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے (جو چلے گئے چلے گئے لیکن) کیا نو جوان دن کو روزہ نہیں رکھتے؟ رات کو نمازیں نہیں پڑھتے؟ اور اللہ کے راستے میں جہاد نہیں کرتے؟ تنہا کرتے ہوئے بولے: جی ہاں! لیکن میرے بھائی! انہیں عجب نے بگاڑ دیا ہے۔

۲۷۲۱- سلطان کا قرب نقصان وہ ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رستی، نفیلی، خلید بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! لکڑیاں چبانا اور خاک پھانکنا سلطان کے قریب ہونے سے بذر جہا بہتر ہے۔

۲۷۲۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ محمد بن واسع یزید بن مہلب کے ساتھ خراسان کے محاذ پر جہاد کر رہے تھے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے یزید سے حج کرنے کی اجازت طلب کی۔ یزید نے انہیں اجازت دے دی یزید نے کہا: ہم آپ کے لئے کچھ زوراء کا حکم دینا چاہتے ہیں؟ فرمایا: لشکر کے لئے انعام و اکرام کا حکم کرو۔ جب یزید نے سخت اصرار کیا تو فرمانے لگے: ہمیں معاف کیجئے ہمیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

۲۷۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن واسع بلال بن ابی بردہ کے پاس تشریف لائے۔ بلال نے انہیں کھانے کے لئے بلایا۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے انکار کیا اور کچھ عذر بیان کیا۔ بلال کو اس پر غصہ آگیا اور کہنے لگا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ہمارے کھانے کو ناپسند کر رہے ہیں! محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے امیر! ایسا نہ کہو! آپ لوگوں کی پسند فرمودہ چیزیں ہمیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

۲۷۲۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو احمد مروزی، علی بن بکار، محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ قتیہ بن مسلم کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے۔ قتیہ اس وقت خراسان کے علاقوں میں مصروف جہاد تھے۔ چنانچہ ترک ان کی طرف جنگ کرنے نکلا کرتے تھے۔ قتیہ نے اپنا ایک اچھی بھیجا کہ مسجد میں جا کر دیکھ آئے وہاں کون ہے؟ قتیہ سے کہا گیا کہ مسجد میں صرف محمد بن واسع ہیں اور انہوں نے اپنی انگلی اوپر کھڑی کی ہوئی ہے۔ قتیہ بن مسلم کہنے لگے: ان کی یہ انگلی مجھے تیس ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن، حماد بن زید کہتے ہیں ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس بیٹھتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم ایسے رزق سے پناہ مانگتے ہیں جو تجھ سے دور کر دے، ہمیں ہر طرح کی گندگی سے پاک کر دے اور ہمارے اوپر ظالموں کو مسلط نہ کر دینا، پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے اور پھر از سر نو یہ دعائیہ کلمات دہرانا شروع کر دیتے۔

۲۷۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابوالحسن احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عمر بن حارث، عن شیخ عقیلی، حیان بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو بگاڑ دیا ہے تو پھر مجھے اس کے سیر کر دے جو تجھے مخلوق میں زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں دیکھتا ہوں کہ دعا کے لئے معمولی تقویٰ بھی کافی ہے۔

۲۷۲۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، محمد بن بہرام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: یہ مال صرف چار صورتوں میں حلال اور پاکیزہ ہوتا ہے جلال کی تجارت ہو، کتاب اللہ کے مطابق طریقہ شرعیہ پر میراث کی صورت میں ملا ہو، کسی مسلمان بھائی کی جانب سے بطور عطیہ کے ملا ہو یا جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر جہاد کے نتیجہ میں امام عادل نے حصہ دیا ہو۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کا بیٹا کہنے لگا ہر گھڑی ایک جیسی تو نہیں ہوتی وقت بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے روٹی اور نمک منگوا کر کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا: تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس معمولی کھانے پر قناعت کر لی ہے اور اس پر راضی بھی ہوں۔

۲۷۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، وکیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن

واسع رحمہ اللہ کو عہدہ قضاء پیش کیا گیا انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس پر ان کی بیوی ان سے ناراض ہو گئی اور کہنے لگی: آپ کا اہل و عیال ہے اور آپ کو اس عہدے کی ضرورت بھی ہے تاکہ اولاد کے اخراجات کا بندوبست ہو جائے، فرمانے لگے: کتنے عرصہ سے تو مجھے دیکھ رہی ہے کہ میں سر کے اور ساگ پر صبر کئے ہوئے ہوں پس اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ اظہارِ طمع نہ کر۔

۲۷۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوزب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے امیر نے قرآن حضرات میں انعامات و اکرامات تقسیم کئے۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو بھی انعام بھیجا انہوں نے قبول کر لیا لیکن محمد بن واسع رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے: اے مالک! آپ نے سلطان کے انعامات قبول کر لیے؟ مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میرے ہم جلیسوں سے پوچھ لیجئے۔ چنانچہ مالک رحمہ اللہ کے ہم جلیس کہنے لگے: اے ابو بکر! مالک بن دینار نے ان انعامات کے بدلے میں غلام خرید کر آزاد کر دیا ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ مالک کو کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ انعام ملنے سے پہلے تمہارا دل جس حالت پر تھا کیا اس کے بعد ایک گھڑی کیلئے بھی اس کیفیت پر آیا ہے؟ مالک فرمانے لگے: قطعاً نہیں۔ پھر مالک بن دینار اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: مالک تو گدھا ہے اگر کسی کو اللہ کی عبادت کرنی ہو تو محمد سے سیکھے۔

۲۷۳۱- تقدیر کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح البخاری، سلیمان بن شیخ، عتبہ بن منہال بصری از دی کہتے ہیں کہ بلال بن ابی بردہ نے محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا: قضاء و قدر (مسئلہ تقدیر) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے جواب دیا اے امیر! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قضاء و قدر کے بارے میں اپنے بندوں سے سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ صرف ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

۲۷۳۲- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کسی آدمی کی حاجت کی خاطر ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں اور تم سے پہلے اس کام کو اللہ سے بیان کر چکا ہوں اگر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو تم محمود یعنی قابل تعریف ہو گے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی اجازت نہ عطا فرمائیں اور تو اس کو پورا نہ کر سکے تو تو معذور ہوگا۔

۲۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، یثیم بن خلف الدورقی، ابراہیم بن سعید، یونس بن محمد، ابو سعید مودب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اکتادینے والے کا کوئی دوست نہیں ہوتا اور نہ ہی حاسد کے لئے غنی ہوتا ہے، تم اپنے آپ کو بچاؤ اپنی رائے پر عجب کرنے والے کی طرف اشارہ کرنے سے، اس لئے کہ وہ تمہاری رائے کو قطعاً قبول نہیں کرے گا۔

مسانید محمد بن واسع رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں: محمد بن واسع رحمہ اللہ صاحب یادداشت عالم تھے اگرچہ ان کا نقل و روایت کا سلسلہ اتنا زیادہ نہیں تھا، لیکن جو علم تھا اس پر ضرور عمل کیا، جس عمل کی نیت کی اس کو عملی جامہ ضرور پہنایا۔ قلیل الکلام اور قلیل الروایت تھے۔ ہمیشہ روزہ دار رہتے اور صاحب جستجو تھے۔ تاہم انس بن مالک، مطرف، حسن، ابن سیرین، سالم، عبد اللہ بن صامت اور ابو بردہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۷۳۴- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن جعفر بن احمد، محمد بن اہل عطار، قاسم بن محمد، یحییٰ بن سلیمان جعفی، یحییٰ بن سلیم طاعی، عمران بن مسلم،

محمد بن واسع رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علم کو (دوسروں سے) چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈال کر (میزانِ محشر میں) لایا جائے گا۔

انس سے مروی محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے، جبکہ یہ حدیث نبی ﷺ سے متعدد مسانید کے ساتھ ثابت ہے۔

۲۷۳۵۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ حج تمتع کیا۔ پس کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۷۳۶۔ ایک لاکھ نیکیوں کا عمل..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید ہارون، ازہر بن سنان قرشی، محمد بن واسع، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی:

”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد،

یحییٰ ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدير“

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے جبکہ اسے موت نہیں آتی ہر طرح کی بھلائی اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، ایک لاکھ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، ایک لاکھ درجات بڑھا دیے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے عالیشان محل تعمیر کر دیا جاتا ہے۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں خراسان میں قتیبہ بن مسلم کے پاس آیا اور انہیں یہ حدیث سنائی، انہوں نے یہ حدیث دھرائی اور پھر واپس لوٹ گئے۔

یہ حدیث سعید بن سلمان نے ازہر سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ازہر مفرد ہیں۔

۲۷۳۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرشی، محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! آپ کے والد نے آپ کے دادا سے مروی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک واوی ہے اور اسی واوی میں ایک کنواں ہے جسے ہب کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ہر ظالم جابر کو ٹھہرائے لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈور کہیں تم بھی ان میں سے نہ ہو جاؤ۔

محمد بن واسع سے اس حدیث کو روایت کرنے میں ازہر مفرد ہیں یہ حدیث احمد بن حنبل اور ابو یوسف نے بھی روایت کی ہے۔

۲۷۳۸۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، جعفر بن محمد بن مرزبان، خلف بن یحییٰ، حماد الانج، محمد بن واسع،

۱۔ ابن حبان ۹۶، ۹۵۔ العلل ۹۶، ۹۳/۱۔ الکامل ۱۲۱۰/۳۔ تاریخ بغداد ۳۹/۵، ۹۲/۹۔ کشف الخفاء ۳۵۲/۲۔ الحاف

۱۰۹/۱۔ المعجم الكبير ۵/۱۱۔ المستدرک ۱۰۲/۱۔ مجمع ۱۶۳/۱

۲۔ الترمذی ۳۳۲۸، ۹۔ المستدرک ۵۳۸/۱۔ الدارمی ۲۹۳/۲۔ مشکاة ۲۳۳۱۔ الحاف ۵۱۱/۵۔ الترغیب ۵۱۳/۲۔

کشف الخفاء ۳۲۲/۲

۳۔ سنن الدارمی ۳۳۱/۲۔ مجمع الزوائد ۲۶۶/۱۰۔ والمطالب العالیہ ۳۲۱۶۔ والمصنف لابن ابی شیبہ

۱۶۵/۱۳۔ والحاف السادة المتقين ۶۰/۱۰

محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ حرام کر دی گئی ہے ہر اس آدمی پر جو فرمان بردار، نرم دل، نرم اخلاق اور قربت والا ہو۔

یہ حدیث عیسیٰ بن موسیٰ غنجا نے عبد اللہ بن کيسان عن محمد بن واسع کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۲۷۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن حسن، صالح بن عدی نمیری بصری، عبد الرحمن بن عبد المؤمن ازدی، محمد بن واسع، حسن بصری کے سلسلہ سند سے جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ:

ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہم نے جواب دیا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجیے! فرمایا: جنت کے بالا خانے جو ہر کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ ان بالا خانوں میں ہر طرح کا سامان تعیش، اجر و ثواب اور عزت و کرامت ہے، جن کے متعلق کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں یہ کون لوگ ہونگے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے سلام کو رواج دیا دنوں کو روزہ رکھا لوگوں کو کھانا کھلایا اس وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، ان سب کاموں کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اس کے بارے میں تمہیں عنقریب خبر دوں گا، سو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملا اور اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا تو تحقیق اس نے سلام پھیلادیا، جس نے اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا گویا اس نے دوسروں کو کھانا کھلادیا، جس نے رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھے گویا اس نے بالذام روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں سو اس نے نماز پڑھی جالاںکہ لوگ یعنی یہودی، نصرانی مجوسی سوئے ہوئے تھے۔

۲۷۴۰- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن ثنی، عفان، سلام ابو منذر، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن صامت کی حدیث ابو ذر غفاریؓ سے مروی ہے۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ:

میرے خلیل نبی ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں اور یہ کہ میں دنیا داری کے سلسلے میں اپنے سے کمتر کو دیکھوں نہ کہ برتر کو، نیز مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور ان سے قربت اختیار کرنے کی وصیت کی، مجھے وصیت کی کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، مجھے رشتہ داری جوڑنے کی وصیت کی اگرچہ رشتہ داری مجھ سے پیٹھ ہی کیوں نہ پھیر جائے، مجھے وصیت کی کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگوں اور مجھے وصیت کی کہ میں ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“ کثرت سے کہوں چونکہ یہ کلمات جنت کے پوشیدہ خزانوں میں سے ہیں۔

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صرف سلام ابو منذر نے متصل روایت کی ہے۔

۲۷۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مدینی، سلیمان، صفد بن موسیٰ، محمد بن واسع، سیر بن نہار کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو! کہا گیا: ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صفد بن موسیٰ متفرد ہیں، صفد المعروف بدیقی بصری۔ سلیمان بن داؤد وہ ابو داؤد طیالسی ہیں۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۱/۳۷۴۔ مجمع الزوائد ۳/۷۵۔ والترغیب والترہیب ۳/۳۱۸۔ وعلل الحدیث للرازی ۱/۸۵۴۔

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۹۔ والکامل لابن عدی ۳/۱۳۹۳۔ والترغیب والترہیب ۲/۳۱۵۔ والاحادیث الضعیفہ

۸۹۶۔ مجمع الزوائد ۱/۵۲۔ ۲/۲۱۱۔ ۱۰/۸۱۔

(۲۰۰) مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ عبادت گزار، خاشع، خاضع اور خوف خدا کو دل میں جگہ دینے والے عارف باللہ تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف لوگوں کیلئے تدلل و افتخار (خود داری) اور خدا کیلئے تذلل و افتقار کا نام ہے۔

۲۷۴۲- اہل دنیا جس شے سے محروم رہے..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ہارون بن حسن بن عبد اللہ، سلیمان بن خواص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل دنیا دنیا سے تو چل بے مگر دنیا میں رہتے ہوئے پاکیزہ ترین چیز نہ چکھ سکے: لوگوں نے پوچھا وہ کونسی چیز ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

۲۷۴۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: عیش پرست اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسی عیش کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔

۲۷۴۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے: اے صدیقین! دنیا میں ذکر اللہ سے سرشار ہوتے رہو، سو ذکر اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعمت ہے اور آخرت میں عظیم الشان اجر و ثواب۔

۲۷۴۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طحی، حسین بن جعفر قتات، عبد اللہ بن ابی زیاد، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے ان کے دل آخرت کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔ لہذا قرآن سنو جو عرش والے سچے کا فرمان ہے۔

۲۷۴۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زریعہ، معانی بن سلیمان، جرد بن حنبل، ہبری بن یحییٰ، کی سند سے مروی ہے مالک بن دینار فرماتے ہیں: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقو! رنجیدہ آواز کے ساتھ اللہ کی تسبیح کیا کرو۔

۲۷۴۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد الوہاب بن عیسیٰ بن ابی حنیہ، اسحاق بن اسرائیل، مرحوم بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہارے آگے مین بجائی مگر تم رقص میں نہیں آئے۔ یعنی ہم نے تمہیں وعظ و نصیحت کی ہے مگر تمہارے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا۔

۲۷۴۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کیا ہے؟ بے شک قرآن مجید مؤمن کی بہار ہے جیسے بادل زمین کیلئے بہار ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتے ہیں، پھر بارش خس و خاشاک کے ڈھیر کو بھی پہنچتی

۱۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۳۳، والتاریخ الکبیر ۷/۱۳۲۰، والجوہر ۲/۴۸۱، والبکاشف ۳/۳، والمیزان ۳/۳۰۱۶۔

وتہذیب ابن حجر ۱۰/۱۴، والتقریب ۲/۲۲۳، والخلاصۃ ۳/۶۷۰۔

ہے چنانچہ اس جگہ میں پڑا ہوا دانہ اگ جاتا ہے اسے بڑھنے اور سرسبز ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ اے حاملین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ کہاں ہیں ایک سورت والے، کہاں ہیں دوسورتوں والے تم نے ان پر کتنا عمل کیا؟

۲۷۴۹۔ ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق ثقفی، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کوئی آدمی بھی صدیقین کے مرتبے کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی بیوی کو اس حال میں نہ چھوڑے گویا کہ وہ بانجھ ہے اور اس آدمی کا ٹھکانا کتوں کے گھومنے پھرنے کی جگہ نہ ہو۔

۲۷۵۰۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے صدیقین کی جماعت! آ جاؤ میں تمہیں اللہ کی تعلیم دوں، جو بندہ بھی زندہ رہنا چاہتا ہو اور اعمال صالحہ دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ برائی کو دیکھے اور نہ ہی زبان سے غلط بات نکالے، اللہ تعالیٰ کی آنکھ صدیقین پر جمی ہوئی ہے اور انہیں ہر وقت سنتا ہے

۲۷۵۱۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ و علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اے ابن آدم! تو میرے سامنے نماز میں روتے ہوئے کھڑا ہونے سے عاجز نہ ہو، اس لئے کہ میں وہ اللہ ہوں جو تیرے دل کے قریب تر ہوں اور غیب سے تو میرے نور کا مشاہدہ کرے گا۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی رقت قلب اور وہ انشراح صدر جسکے دروازے اللہ تعالیٰ کھول دیتے ہیں۔

۲۷۵۲۔ صدق کی نشوونما کمزور پودے کی مانند ہے..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق و سچائی کی ابتداء دل میں کمزور ہوتی ہے جس طرح کھجور کے کمزور سے پودے کی ابتداء ہوتی ہے جب اسے کوئی بچہ اکھاڑ دیتا ہے اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسے کوئی بکری کھا جائے تب بھی اس کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اگر کھجور کا کمزور سا پودا باقی رہ جائے پانی سے سیراب ہوتا رہے بالآخر نشوونما پا کر پھل دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صدق و سچائی کی مثال ہے وہ بھی دلوں میں کمزور ہوتی ہے۔ اگر بندہ اس کی جستجو میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتے ہیں، اس میں برکت ڈالتے ہیں..... حتیٰ کہ اس بندے کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی کا کام کرتا ہے، پھر کہنے لگے کیا تم نے ان اصحاب کو دیکھا ہے؟ پھر بات کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: ہاں ہم نے انہیں دیکھا ہے جیسے حسن بصری، سعید بن جبیر اور ان جیسے دیگر حضرات اولیاء کرام، حتیٰ کہ ان میں سے ایک آدمی کے کلام سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کے دلوں کو زندہ کیا۔

۲۷۵۳۔ ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ہر گناہ کی بنیاد تلاش کی چنانچہ مجھے صرف حب مال ہی تمام گناہوں کی بنیاد ملی۔ سو جس نے حب مال کو اتار پھینکا تحقیق اس نے راحت پائی۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدق اور کذب دونوں دل میں منڈلاتے اور لڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ایک نکل جاتا ہے اور ایک دل میں باقی رہ جاتا ہے۔

۲۷۵۴۔ ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن ابراہیم، محمد بن عبید اللہ عبدی، جعفر بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: عالم جب دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل سے میرے ذکر کی حلاوت نکالنا میرے لئے بہت معمولی کام ہے۔

۲۷۵۵۔ ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابراہیم بن ناکہ، عثمان بن طاہوت، راشد بن نمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں غم و خوف نہ ہو وہ دیران کھنڈر گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس طرح جس گھر میں کوئی رہائشی نہ ہو وہ دن بدن خراب ہو جاتا ہے۔

۲۷۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! کتے کی طرف جب سونا چاندی پھینکا جائے وہ ان کی کچھ قد نہیں جانتا اور جب اس کی طرف بڑی پھینکی جاتی ہے فوراً جھپٹ پڑتا ہے اسی طرح تمہارے بے وقوف حق کی کچھ معرفت نہیں رکھتے۔

۲۷۵۸- مالک کی مالک الملک سے مناجات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دعاء کرتے وقت فرمایا کرتے: اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر دے حتیٰ کہ تجھے اچھی طرح پہچان لیں، حتیٰ کہ تیرے عہد کی اچھی طرح سے رعایت کریں اور تیری وصیت کو اچھی طرح سے یاد رکھیں، اے اللہ! ہمیں نیک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمیں تقویٰ و طہارت کا لباس پہنا دے، اے اللہ! ہم مرنے سے پہلے توبہ کرنا چاہتے ہیں اور اے اللہ ہماری دعا ہے کہ تجھ سے ہماری ملاقات ہو سلامتی کے ساتھ اور پکڑے پہلے پہلے۔ اے اللہ! ہمیں مہلت عطا فرماتا کہ ہم دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں سمیٹ لیں۔ مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ دنیا کی خیر و بھلائی کو دینار و درہم سمجھتے ہیں جبکہ میں دنیا کی خیر و بھلائی سے عمل صالح مراد لیتا ہوں، اے اللہ! قیامت کے دن تجھ سے ہماری ملاقات ہو اس طرح کہ تو ہم سے راضی ہو۔ اے آسمان اور زمین کے معبود!..... پھر مالک رحمہ اللہ ہلکی آواز سے بہت روئے اور ہم بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۲۷۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمرو اری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے لئے وصیت کر جاؤں گا کہ: جب میں مرجاؤں میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے رب کی طرف لے جایا جائے جس طرح آقا کے سامنے بھاگے ہوئے غلام کو لایا جاتا ہے۔

۲۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ہد بہ بن خالد،..... حزم قطعی کہتے ہیں: ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض و فات کے دوران گئے اور وہ اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں تھے، انہوں نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور پھر فرمانے لگے: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر زندگی کا خواہاں نہیں ہوں۔

۲۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبد الجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پیٹ میں کچھ شکایت ہو گئی۔ ان سے کہا گیا: آپ کے لئے دوائی بنائی جائے جو آپ کے پیٹ کو شفا بخشنے۔ فرمانے لگے: مجھے تم لوگ اپنی طب سے الگ رہنے دو۔ اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیٹ کی خاطر باقی نہیں زندہ رہنا چاہتا۔ مجھے دنیا میں باقی نہ رکھو۔

۲۷۶۲- خوف خدا سے مبہوت شخص کی آخری دعا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر، ابو صالح مغیرہ بن حبیب (مالک بن دینار کے داماد) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار وفات پا رہے تھے میں ان کے پاس ان کے گھر پر تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا کیا عمل ہے؟ میں نے ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر میں رات کو ایک لمبی چادر اوڑھ کر انہیں دیکھنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گیا مالک رحمہ اللہ تشریف لائے کھانا ان کے آگے کر دیا گیا کھانا کھانے کے بعد وہ اپنی آخری نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کہنا شروع کیا: اے اللہ! جب تو اولین و آخرین کو جمع کرے تو بوڑھے مالک بن دینار پر آگ

حرام کر دینا حتی کہ انہیں یہی کہتے کہتے صبح ہو گئی میں نے اپنے آپ سے کہا: بخدا! اگر مالک بن دینار باہر نکل آئے اور مجھے دیکھ لیا پھر میرا ان کے نزدیک کوئی مقام و مرتبہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اسی حالت پر چھوڑ آیا۔

۲۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی کسی عبادت گاہ کی طرف نکلے، ان سے کہا گیا: تم مجھے اپنی زبانوں سے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے کوسوں دور ہیں جو تم جانتے ہو وہ بالکل باطل ہے۔

۲۷۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، ابراہیم بن یسار، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کے ذریعے شاکر ہوں۔

۲۷۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طخفی، حسین بن جعفر قات، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو عالم سے بغض رکھتے ہیں۔

۲۷۶۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، احمد بن فرات، سیار ابو سلمہ، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کیا تم جانتے ہو نیکی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ جیسے کہ آدمی نے کوئی لکڑی گاڑ دی ہو اگر کوئی بچہ اس کے پاس سے گزرے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے اور اسکی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے یا اگر اس کے پاس کوئی بکری گزری اسے کھا کر اس کی جڑ کو ختم کر دیتی ہے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پانی سے سیراب کیا جائے، اس کی نشوونما ہو اور یوں وہ ایک درخت بن جائے، اس کے سائے تلے بیٹھا جائے اور اس کا پھل کھایا جائے اسی طرح عالم کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی ہے۔

۲۷۶۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کتنے آدمی ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی سے ملاقات کریں لیکن انہیں مشغولیت ملنے سے روک دیتی ہے یا کوئی کام اس کے آڑے آ جاتا ہے، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ایسے گھر میں جمع کر دیں جس میں فرقت باقی نہ رہے پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمانے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں طوبی کے سائے تلے جمع فرمائے۔

۲۷۶۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد بناتی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: نبی علیہ السلام کے ایک صحابی نے فرمایا: دیکھو! یہ میرا نفس ہے، اگر میں اسکا اکرام کروں، اسکو عیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آرام فراہم کروں تو کل آنے والے دن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے میری مذمت کریگا اور اگر میں نفس کو تھکاؤں، ڈراؤں اور مشقت میں مبتلا رکھوں تو کل آنے والے دن کو اللہ کے سامنے میری مدح کرے گا۔

ایک دن مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: جب صالحین کا ذکر ہونے لگتا ہے میں اپنے آپ کو تفکرتا ہوں ایک موقع پر مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دل جو اللہ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے لئے مصائب و تکالیف سے بھی محبت کرتا ہے۔

۲۷۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام، ابو عمیر عیسیٰ بن محمد، ضمروہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے جب دنیا پر اتفاق کر لیا ہے تو افسوس! ہم ایک دوسرے کو حکم کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نہیں چھوڑے گا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے اوپر کون سا عذاب نازل ہوگا؟

۲۷۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحق بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، یحییٰ بن معین، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ جہاد کرتے ہیں حالانکہ مجھے اپنے نفس کے ساتھ مستقل جہاد کرنا ہے۔

۲۷۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ قرآن کے ساتھ ملتے ہیں ان کے ساتھ بھی حصہ لیتے ہیں، اور جب دنیا دار ظالم جابر لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں تو ان سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ بس رحمٰن کے قرآن بنو اللہ تمہیں برکت دے۔

۲۷۷۲۔ ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس تقفی، فقیہ ایلّی، احمد بن دلال، ابو حاتم، ہدبہ، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایک دشوار زمانے میں ہو اس زمانے کو صرف صاحب بصارت نبی دیکھ سکتا ہے، تم ایسے زمانے میں ہو جس میں باہمی فخر و مباحات اور دنیاوی دوڑ جاری ہے، اہل زمانہ کی زبانیں ان کے مونہوں میں پھول چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کو آخرت کے عمل سے طلب کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کہیں تمہیں بھی اپنے جالوں میں پھنسا لیں۔

۲۷۷۳۔ حب دنیا کے ساتھ کوئی نصیحت کارگر نہیں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بدن بیمار پڑ جاتا ہے تو کھانا، پینا، نیند اور راحت و آرام اس کے لئے نجات دہندہ ثابت نہیں ہوتے اسی طرح دل کے ساتھ جب حب دنیا متعلق ہو جاتی ہے تو دل کے لئے وعظ و نصیحت نجات دہندہ نہیں ہوتا۔

۲۷۷۴۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سمجھوں کہ میرے دل کی اصلاح کوڑے سے ڈھیر پر بیٹھنے سے ہوتی ہے میں وہاں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔

۲۷۷۵۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابو عباس، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی کچھ عقوبتیں ہیں۔ تم اپنے دل اور بدن میں اپنے نفسوں کی پاسداری کرو، عبادت میں سستی اور رزق طلبی میں ناجائز امور سے بچ کر۔

۲۷۷۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن جبہ، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم جادو گرنی سے بچو اس لئے کہ وہ علماء کے دلوں پر اپنا جادو چلا دیتی ہے۔ مالک جادو گرنی سے دنیا مراد لیتے تھے۔

۲۷۷۷۔ خدا کو شکستہ دلوں کے پاس تلاش کرو..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحق، ہارون، سیار، جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: اے میرے رب! میں تجھے کہا تلاش کروں؟ ارشاد ہوا: مجھے ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس تلاش کیا جاسکتا ہے۔

۲۷۷۸۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن نبھال جری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں ہدیہ میں ایک چھاگل پیش کی، جبکہ چھاگل ان کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ میں ایک دن آکر ان کی مجلس میں بیٹھا۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے حارث! آؤ اور یہ چھاگل لے لو اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے۔ اے حارث! جب میں مسجد میں داخل ہوا مجھے شیطان نے گھیر لیا، اور کہنے لگا: اے مالک! چھاگل چوری ہو گئی، یوں میرا دل مشغول ہو گیا۔

۲۷۷۹۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبید اللہ بن محمد بن ذکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا وہ اپنی خواہشات پر قابو پا گیا۔ جو باطل کی مدح و تعریف کر کے خوش ہوا سو اس نے شیطان کو اپنے دل پر قبضہ پانے کی قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کے لئے مناسب ہے کہ اس پر صوف کا جبہ ہو اور اس کے ہاتھوں میں نگہبان عصا ہو جو اللہ کی طرف لے جاتا ہو اور بندوں کو ہانک کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع کرتا ہو۔

۲۷۸۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک پہاڑ پر راہب کو دیکھا، میں نے اسے آواز دی، اسے راہب! مجھے کچھ نصیحت کر جو مجھے دنیا سے کنارہ کشی کے لئے سامان فراہم کرے، کہنے لگا کیا تم صاحب قرآن نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! میں صاحب قرآن ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے کچھ فائدہ پہنچانے کی خاطر کچھ نصیحت کرو جسے اپنا کر میں دنیا میں زاہد بنوں؟ تو وہ کہنے لگا: اگر تم سے ہونے کے تو اپنے اور شہوات کے درمیان فوالا دی ایک دیوار حائل کر لو۔

۲۷۸۱- شیطان جس کے سائے سے بھی بھاگے..... احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن الحسن، عبید اللہ بن سلیمان و ابراہیم بن محمد بن الحارث، سلیمان بن داؤد، جعفر بن سلیمان کی سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار فرماتے ہیں جو آدمی دنیوی زندگی کی خواہش پر غلبہ پالے تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

۲۷۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غیشم بن معاویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے ایک شیخ نے بتایا کہ بصرہ میں ایک مالدار آدمی رہتا تھا اسکی ایک خوبصورت حسین و جمیل بیٹی تھی۔ ایک دن اس کے باپ نے اس سے کہا کہ بنو ہاشم کے عربوں اور عجمیوں نے تجھے نکاح کا پیغام دیا مگر تو نے انکار کر دیا، میں سمجھتا ہوں کہ تیری نظریں مالک بن دینار اور ان کے مریدوں پر جمی ہوئی ہیں؟ کہنے لگی بخدا! یہی میری غایت و مطلوب ہے۔ باپ نے بیٹے سے کہا: مالک بن دینار کے پاس جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مرتبے، مقام اور اسکی خواہش و تمنا سے آگاہ کرو۔ چنانچہ بیٹا مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے اور بعد سلام کہتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں اس شہر کا مالدار آدمی ہوں اور میری جاگیر سب سے زیادہ ہے میری: ایک حسین و جمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت رکھتی ہے لہذا اسے نکاح کے لئے قبول فرما لو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے جواب دیا اے فلاں آدمی تیرے اوپر بڑا تعجب ہے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں۔

۲۷۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عاصم عمران بن محمد انصاری، ابوقتیہ، حسن بن ابی جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا اگر میں طاقت رکھتا اپنے نفس کو طلاق دے دیتا۔

۲۷۸۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ہدبہ، ہمدان بن ابی مطیع کہتے ہیں، ایک مرتبہ ذات کے وقت ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس گئے وہ ایک تاریک گھر میں بیٹھے دانتوں کے ساتھ روٹی کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ ہم نے کہا: اے ابو یحییٰ! کوئی چراغ نہیں ہے؟ کیا کوئی اتنی چیز بھی نہیں جس پر آپ روٹی رکھ لیں؟ فرمانے لگے: مجھے چھوڑو، بخدا! جو کچھ پہلے ہوا اس پر بھی نادم ہوں۔

۲۷۸۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو معمر عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابو معمر کے دادا نے کہا کہ میں مالک رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے اپنے بازو کا چمڑہ پکڑا اور فرمایا: اس سال میں نے برطب کھجور کھائی اور نہ ہی انگور کھائے اور نہ ہی خربوزہ کھایا۔ اس طرح انھوں نے بہت ساری چیزوں کا نام لیا: تو مالک بن دینار کا باپ نہیں ہے۔

۲۷۸۶- حضور ﷺ کے نام لیوا اپنے نفوس کے دشمن..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک مرید سے کہا: میں بیٹھے دودھ کے ساتھ نرم روٹی کی خواہش رکھتا ہوں: چنانچہ وہ مرید گیا اور روٹی لے آیا: مالک بن دینار رحمہ اللہ نے روٹی کو الٹنا پلٹنا شروع کیا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: مجھے چالیس سال سے تیری خواہش تھی اور میں تیرے اوپر غالب رہا، اب تو چاہتی ہے کہ میرے اوپر غالب آ جائے، ایسا نہیں ہوگا چنانچہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۲۷۸۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورق، محمد بن عبید، حجاج بن نصر، منذر ابو یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے

مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بکری کے پائے دیکھے، وہ انھیں بار بار سونگھتے آخر وہ راستے پر بیٹھے ہوئے مسکین شیخ کے پاس سے گزرے اور پائے انھیں صدقہ کر دیے اور اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ پونچھ لئے اور اپنی چادر سر پر ڈالی اور چل پڑے۔ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک دوست سے ملا اور اسے سارا واقعہ سنا دیا وہ کہنے لگا مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک زمانے سے بکریوں کے پائے کی خواہش تھی چنانچہ پائے خرید لائے لیکن ان کے کھانے سے راضی نہ ہوئے پس صدقہ کر دیے۔

۲۷۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بحر محمد بن حسین بن کوثر فرماتے ہیں ہمیں بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سربہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے روایت پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میرے اوپر سال بھر گزر جاتا ہے مگر دوران سال میں گوشت نہیں کھاتا صرف عید الاضحیٰ کے دن کھاتا ہوں چونکہ میں قربانی کرتا ہوں اس لئے اس میں سے کچھ کھالیتا ہوں۔

۲۷۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نصر بن زرارہ، عن الثقات سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک درہم کے بدلے میں ہرن خریدا، میں بیس سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں اور کوئی بھی نکلنے کی جگہ نہیں پاتا ہوں۔

۲۷۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس، ابو یحییٰ، خالد بن خدّاش، معلى الوزّاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنا آثار اکھ کے ساتھ ملا دیا اور نماز کی ادائیگی میں ضعیف ہو گیا لیکن اگر میں نماز پر قوت رکھتا اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔

۲۷۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے صبح کی تو میں دینار کا مالک تھا اور نہ ہی درہم کا اور نہ ہی کسی دانت کا..... اگر اللہ کے پاس میری بھلائی نہ ہوتی تو دنیا میرے لئے ہوتی اور نہ آخرت۔ (اب امید ہے کہ آخرت تو انشاء اللہ ہوگی۔)

۲۷۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، محمد بن عمر ابو کریم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے لئے صرف دو درہم کافی ہوتے تھے ایک درہم ورق کے لئے اور ایک درہم کھجور کے پتوں کے لئے۔

۲۷۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، روح بن عمرو قیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جابر بن یزید میرے پاس آئے میں اس وقت لکھ رہا تھا کہنے لگے: اے مالک! کیا آپ کا یہی کام ہے کہ آپ کتاب اللہ کو اوراق پر منتقل کرتے رہتے ہیں بخدا! یہ کسبِ حلال ہے۔

۲۷۹۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو علی بن سعید، احمد بن عبد الرحمن، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی بلج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا سالن دو پیسوں کا نمک ہوتا تھا جو ان کے لئے سال بھر کے لئے کافی ہوتا تھا۔

۲۷۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے میرے گھر میں داخل ہو کر کوئی چیز اٹھائی وہ اس کے لئے حلال ہے میں تالے اور چابی کا محتاج نہیں ہوں۔ مالک نے سجدے سے کنکریاں اٹھائیں اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ دنیا میں میرے لئے کافی ہوتی، جب تک میں زندہ رہوں ان کو چوسنے سے زیادہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چاہتا ہوں۔ مالک رحمہ اللہ کہا کرتے اگر میرے لئے درست ہوتا میں کوئی چادر لیتا اور اسے دو حصوں میں کاٹ لیتا ایک حصے کی تہ بند باندھ لیتا اور ایک حصے کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتا۔

۲۷۹۶- مالک بن دینار کی پر مشقت زندگی..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبید اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب فتنہ واقع ہوا میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے ابوسعید! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں پھر ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابوسعید تین دن سے میں آپ کے پاس مسلسل آتا رہا ہوں آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا، حالانکہ آپ میرے معلم ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں زمین کو اپنے قدموں تلے روندوں گا اور نہروں کے دہانوں سے پانی بیڑوں گا اور جنگل و بیابان کی سبزی کھاؤں گا..... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے بخدا! ہم اسکی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۷۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس تھا: اتنے میں ہشام بن حسان آگئے اور پوچھا: کہاں ہیں ابویحییٰ؟ ہم نے کہا وہ سبزی فروش کے پاس ہیں کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ان کے پاس چلتے ہیں۔ ہم پہنچے تو انہوں نے ہشام کی طرف ایک نظر ڈالی اور فرمایا: اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر مہینے میں ایک درہم اور دو دانق دے دیتا ہوں اور ہر مہینہ اس سے ساٹھ روٹیاں لے لیتا ہوں بایں طور کہ ہر رات دو روٹیاں لے لیتا ہوں۔ اور جب وہ گرم گرم مجھے ملتی ہیں تو یہی ان کا سالن بھی ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے داؤد علیہ السلام کی زبور میں پڑھا ہے کہ اے میرے معبود! میں نے اپنا ارادہ دیکھا ہے اور تو بالائے تر ہے۔ اے ہشام! خوب اچھی طرح دیکھ لو تمہارا مقصود وارادہ کیا ہے۔

۲۷۹۸- مالک بن دینار کا ذریعہ معاش..... ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ صوف کی تہ بند باندھتے تھے اور خفیف قسم کا جبہ پہنتے تھے۔ جب سردی کا موسم ہوتا ان کے پاس ایک پوستین اور ایک جبہ ہوتا انھی سے سردی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ آپ قرآن مجید کے نسخے لکھا کرتے تھے اس پر اجرت نہیں لیتے تھے ان کا اکثر کام یہی ہوتا تھا: قرآن مجید کا نسخہ لکھ کر سبزی فروش کے پاس چھوڑ دیتے اور اس کے پاس کھانا کھاتے۔ ایک نسخہ چار مہینے میں لکھتے تھے۔

۲۷۹۹- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عبیدہ، عبد الملک بن قریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مالک بن دینار کے گھر میں آگ لگ گئی مالک رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ اور ایک چادر گھر سے نکالی جب ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھر جل رہا ہے بچاؤ کی کچھ تدبیر آپ کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا: یہ کوئی کعبہ تو نہیں، ہمیں اس کے جلنے کی کوئی پروا نہیں۔ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں بصرہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنی چادر کا آٹھل پکڑا اور کھینچتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے اور کہنے لگے بوجھوں والے ہلاک ہو گئے۔

۲۸۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! اگر تمہارے جہلاء لوگوں سے پالانہ پڑتا تو میں ناٹ پہنتا۔ اے لوگو! مچھلی میں اس کے سر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں۔ بخدا! مچھلی کا شریر سر مجھے حرام کھانے سے اچھا لگتا ہے۔ اے لوگو! تمہارا پیٹ کتے کی مانند ہے، اس کتے کے سامنے روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا کرو، یا مچھلی کا سر ڈال دیا کرو سکون میں آجائے گا اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیلانہ بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔

۲۸۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ

اللہ فرماتے تھے، اگر میں بیدار رہنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا چونکہ مجھے خوف ہے کہ سوتے سوتے کہیں اللہ کا عذاب نہ نازل ہو جائے، اگر کچھ میرے مددگار ہوتے میں انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو آواز لگاتے کہ اے لوگو! اللہ کی جلالتی ہوئی آگ سے بچو۔

۲۸۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد واعظ، محمد یوسف بناع، سلمہ بن شیب، عبد اللہ بن ابی بکر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں کھانا کھا لیتا ہوں اور میرا جی خوش ہو جاتا ہے تب میری مثل محلے میں کوئی غلام نہیں ہوتا۔ مگر وہ غلام جو مجھ سے پہلے کھا کر سیر ہو جائے۔

۲۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، عبید اللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خشیت اور جنت فردوس کی محبت نے دنیا کی رونق کو دور کر دیا ہے اور مشقت پر صبر کرنا ہمیں عطا کر دیا۔

۲۸۰۴- ابو نعیم اصفہانی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک نے فرمایا: ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں برحق کہتا ہوں کہ جو کھانا، کوڑا کرکٹ پر سو جانا اور قلت کلام جنت فردوس کی طلب میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

۲۸۰۵- مالک بن دینار کا کل اثاثہ بیت..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سالم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کہتے ہیں کہ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض وفات میں گیا۔ اچانک ان کے گھر میں دیکھتا ہوں! ایک معمولی سی چارپائی جھاؤ کے درخت کے نیچے رکھی ہوئی تھی اور اس پر معمولی سی چادر ڈالی ہوئی تھی اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنے سر کے نیچے چادر کا ایک کونادے رکھا تھا اور مکان کے ایک کونے میں ایک چھاگل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ مالک رحمہ اللہ نے سر اٹھایا اور سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں پھر اٹھ کر بیٹھے اور ان روٹیوں کو توڑ کر پانی میں بھگونے لگے: جب روٹیوں کو اچھی طرح پانی میں بھگو ڈالا: فرمایا: مجھے یہ چھاگل تھا دو وہاں ایک خشک چھاگل لگی ہوئی تھی، میں نے اسے اتار کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے اس میں سے ایک پوٹلی نکالی جس میں نمک باندھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا قریب ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اے ابو یحییٰ! مجھے کھانے کی حاجت نہیں: مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: دور ہو جاؤ، تم تو ان لوگوں میں سے ہو جو بیٹھے پانی میں رزق پاتے ہیں تم اب کہاں میرے ساتھ شوریدہ پانی میں کھانا کھاؤ گے۔

۲۸۰۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوداؤد طیالسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ مالک رحمہ اللہ کے ساتھ شریک سفر ہو گیا۔ فرمانے لگے: میں ایک دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو۔ پھر یوں دعا کرنے لگے: اے اللہ! تو مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گھر میں تھوڑی اور نہ ہی زیادہ دنیا داخل کر۔

۲۸۰۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن یحییٰ بن منذر قزاز، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق کسی کنکری میں رکھ دیں تاکہ میں اسے چوس کر اپنا گزارا کر لیا کروں اور مرنے تک مجھے کسی اور چیز کو تلاش نہ کرنا پڑے۔

۲۸۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورق، عبید اللہ بن عبید اللہ، مجالد بن عبید اللہ، موسیٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا: تم اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا،

نگا اور مشقت میں مبتلا رکھا کرو تا کہ تمہارے دلوں کو اللہ کی معزفت حاصل ہو جائے۔

نیز مجاہد کہتے ہیں مالک بن دینار کے بیٹے عمر فرماتے تھے کہ والد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کی دنیا کم کر دیتے ہیں اس کا سامان زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے نہ ہٹنا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کیلئے فارغ ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو اس پر دنیا کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے دور ہو جا میں تجھے اپنے سامنے نہ دیکھوں۔ پس اس کا دل زمین میں تجارت میں اور اس طرح کی مشغولیات میں پھنسا رہتا ہے۔

۲۸۰۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: نیک لوگوں کے دل نیک اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں اور فاجروں کے دل برے اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں کو دیکھتا ہے لہذا تم اپنے ارادوں پر اچھی طرح سے نظر ڈال لیا کرو۔

۲۸۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، موسیٰ بن ہارون، ہدیبہ بن خالد، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے فخر کرنے والے قاری کا اعلانیہ گناہ کرنے والے فاجر سے زیادہ ڈر ہے۔ یہ دونوں باتیں ان دونوں کے لئے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہیں۔

۲۸۱۱- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن عبد اللہ بن سعید، علی بن حسین بن اسماعیل، محمد بن عبد اللہ بن بسطام، عبد الرحمن بن بحر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کامل عقل مند وہ آدمی ہے جو فاجر جاہل آدمی کے ساتھ امن و صلح سے پیش آئے۔

۲۸۱۲- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، حسین، جعفر بن جسر، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہم موت کے مرہون ہیں ہمیں موت کی قید میں رکھا گیا ہے۔ اور ہم سب لوگوں کو اکٹھا میدان محشر میں کیا جائے گا۔

۲۸۱۳- حرام اور حلال کے صدقہ میں فرق..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوبکر بن فضیل بن حسین الجحدری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں حلال کی ایک کھجور صدقہ کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حرام کا ایک لاکھ صدقہ کروں۔

۲۸۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے چہمہ دہر یا تا تو میں بارات کو بصرہ کے مینارے پر چڑھ کر آواز لگاتا کہ اے لوگو! آگ سے بچو، اے لوگو! آگ سے بچو۔

۲۸۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن احق، محمد بن حارث، یحییٰ بن ابی بکر، عباد بن ولید قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ مجھے پاگل اور مجنون نہ کہتے تو میں ٹاٹ پہنتا اور اپنے سر میں مٹی ڈال کر لوگوں کو آواز لگاتا کہ جو مجھے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۸۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نیک عمل کے پیچھے ایک گھاٹی ہے۔ اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کر کے کشادگی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر جزع و فزع کرے تو واپس لوٹ آتا ہے۔

۲۸۱۷- خدا کے دوستوں کو خدا کا حکم..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم محمد بن حسن، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل نہ ہوں، میرے دشمنوں کے کھانے نہ کھائیں، میرے دشمنوں کے لباس نہ پہنیں اور نہ ہی میرے دشمنوں کی سوار یوں پر سوار ہوں۔ ورنہ تم بھی اللہ کی طرح میرے دشمن بن جاؤ گے۔

۲۸۱۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، زید بن عون، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ چکنے اور ٹھوس پتھر کی مانند ہے جس پر بارش برتی ہے اور پھسل کر بہ جاتی ہے اور وہ پتھر بارش کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا۔

۲۸۱۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن جیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدبہ، حزم قطعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ علم نشیں جس سے تم خیر و بھلائی کا فائدہ حاصل نہ کر سکو اس سے بچتے رہو۔

۲۸۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان ابی ابراہیم حمیری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تو رات میں لکھا ہے: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آدمی کی ہڈیوں کو جمع کر دے گا جو اس کے سامنے پاتیں کریں گی۔

۲۸۲۱- اہل دنیا کی مدح و ذم دونوں برابر ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع بن سلیمان، مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے میں ان کی مدح پر خوش نہیں ہوا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو ناپسند سمجھتا ہوں، کسی نے پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس لئے کہ ان کی مدح کرنے والا بھی افراط سے کام لیتا ہے اور مذمت کرنے والا بھی۔

۲۸۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمرو قواریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم اس میں عاجزی لاتا ہے۔ اور جو بندہ عمل سے ہٹ کر کسی اور نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس میں فخر بڑھتا جاتا ہے۔

۲۸۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، فیاض، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کے ایک عالم کے ہاں کثرت سے مرد اور عورتیں جمع ہو جاتیں وہ انہیں وعظ و نصیحت کرتا اور گزرے دنوں کی یاد دلاتا۔ اس نے ایک دن اپنے کسی بیٹے کو عورتوں کی طرف اشارہ کرتے دیکھ لیا۔ باپ نے بیٹے کو کہا: اے بیٹے رک جاؤ! لیکن صرف اس کی اس حرکت کی پاداش میں اچانک وہ چار پائی سے نیچے گرا اور اس کا دماغ پھٹ گیا اور اس کی بیوی کا حمل بھی گر گیا اور لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عالم کو جا کر خبر دو کہ میں تمہاری اولاد میں سے کسی صدیق کو پیدا نہیں کرتا جب تک تیرا غصہ میرے لئے رہتا..... مگر یہ کہہ تو نے کہہ لیا کہ اے بیٹے رک جا۔

۲۸۲۴- بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کا ایک عابد ایک دوسرے عابد کے ہاں رہائش پذیر ہو گیا اس گھر میں اس کی بیٹی بھی رہا کرتی تھی عابد نے اپنی بیٹی سے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کا اکرام کرو اور اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرو۔ چنانچہ مہمان عابد

شیطان کے پھندے میں پھنس گیا اور میزبان عابد کی بیٹی سے بدکاری کر بیٹھا جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اسے لڑکا پیدا ہو گیا۔ ڈر کے مارے اس لڑکے کو پھینک بھی نہ سکی۔ مہمان عابد اس عورت کے باپ عابد سے کہنے لگا اس کا لڑکا مجھے ہیہ کر دو میں اسے نیک بناؤں گا۔ کہا ٹھیک ہے وہ تجھے مل گیا چنانچہ اس عابد نے اس لڑکے کو اپنے کاندھے پر اٹھایا اور بنی اسرائیل کے بازاروں کی مجلسوں میں چکر لگانے لگا اور کہتا اے میرے بھائیو! میں تمہیں اس گناہ سے ڈراتا ہوں جس کا نتیجہ میں اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے پھرتا ہوں۔

۲۸۲۵- کسی کے ہاں جاؤ تو حسن ظن سے کام لو..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کسی عالم یا واعظ کے پاس آؤ اور اسے گھر میں نہ پاؤ..... دریں اثناء اس کا گھر اسکے احوال کو تمہارے اوپر کھول کر بیان کر دے تو تم نماز کے لئے ایک چٹائی، قرآن مجید کا نسخہ اور وضو کے لئے لوٹا وہاں دیکھ لو تو سمجھو گویا تم نے آخرت کی نشانیاں دیکھ لیں۔ مالک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے لوگو! تمہارے چھوٹوں بڑوں میں فاجر و فاسق لوگوں کی کثرت ہوتی جا رہی ہے سو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو اچھی بات، عمل صالح اور اس پر ہمیشگی کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ ایک مرتبہ فرمایا آدمی کو خائن ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانت والوں کا امین ہو۔

۲۸۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ بکریوں کے بازے سے نکلا کرتے اور مردوں کو کفن دفن دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ چھوٹے قد والے ایک گدھے کے اوپر سوار ہوئے، اس کی اگام کھجور کی چھال کی تھی اور اسی طرح کی ایک چادر مالک پر زیب تن تھی۔ جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو مالک رحمہ اللہ ہمیں دعا کرتے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور غمگین لہجہ میں یہ اشعار پڑھنے

ألا حنی القبور ومن بہنہ..... وجوہ فی التراب احبہنہ

اے قبرستان والو!..... اور مٹی میں ملے ہوئے چہرے والو!..... میں ان سے محبت کرتا ہوں

فلو ان القبور اجبن حیا..... اذا لاجبنی اذ زرتہنہ

اگر قبریں کسی زندہ آدمی کو جواب دیتیں، جب میں ان کی زیارت کو آیا ہوں تو وہ مجھے ضرور جواب دیتیں

ولکن القبور صمتن عنی..... فأبنت بحسرة من عندہنہ

لیکن قبریں مجھے جواب دینے سے خاموش ہیں اور وہ اپنے یہاں حسرت کے ساتھ جواب دینے سے انکار کر رہی ہیں۔

جب ہم نے ان کی آواز سنی ہم ان کے پاس آ گئے اور وہ فرما رہے تھے بھلائی تو صرف نوجوانوں میں ہے۔ پھر آپ نے

مردوں کو جمع کر لیا اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۸۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن عثمان بن محمد عثمان، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کہتے ہیں ہم نے مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا: کیا ہم آپ کے لئے کسی قاری کو نہ بلائیں جو آپ کو قرآن پڑھ کر سنائے؟ جواب دیا: جس عورت کا بیٹا مرا ہو، وہ نوحہ کناں کی محتاج نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا کیا آپ ہمارے لئے خدا سے بارش نہیں طلب کرتے؟ جواب دیا: تم بارش کی انتظار میں ہو اور میں اوپر سے پتھر برسنے کی انتظار میں ہوں۔

۲۸۲۸- ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مالک بن دینار کی بات چیت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین،

احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا۔ انہوں

نے تاجر کی کشتی روک لی۔ تاجر مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے معاملہ کی شکایت کی اور سفارش کرنے کی درخواست بھی کی چنانچہ مالک رحمہ اللہ اٹھ کر تاجر کے ساتھ چل پڑے۔ ٹیکس وصول کرنے والوں نے جب مالک رحمہ اللہ کو دیکھا کہنے لگے: اے ابو تکلی! آپ اپنے کام کا صرف پیغام بھیج دیتے آپ نے کیوں تکلیف فرمائی؟ فرمایا: میرا کام یہ ہے کہ تم اس تاجر کی کشتی کو چھوڑ دو۔ کہنے لگے: ٹھیک ہے ہم نے اس کی کشتی چھوڑ دی۔ ٹیکس والوں نے ان سے کہا: اے ابو تکلی! ہمارے لئے بھلائی کی دعا کیجئے! فرمایا: کوزے سے کہو وہ تمہارے لئے دعا کرے، میں تمہارے لئے کیسے دعا کروں..... جبکہ ہزاروں لوگ تمہیں بدعائیں دے رہے ہیں۔ کیا سمجھتے ہو کہ ایک آدمی کی دعا قبول ہو جائے گی اور ہزاروں آدمیوں کی بدعائیں قبول نہ ہوں گی؟ ان لوگوں کے پاس ایک کوزہ تھا جس میں ٹیکس کے وصول کئے ہوئے دراہم و دنانیر جمع کرتے رہتے تھے۔

۲۸۲۹- حرام سے صدقہ خیرات کرنے والوں کے ساتھ مالک کی ملاقات..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عبیدہ، ابوریح، مسلم ابو عبید اللہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دارالخراج (ٹیکس وصول کرنے کے دفتر) کے پاس سے گزرے اس میں ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی ٹانگوں پر گرم کھل ڈال رکھا تھا وہ آدمی دارالخراج کا میجر تھا۔ اسی دوران جب مالک رحمہ اللہ اس آدمی کو دیکھ رہے تھے وہ کھانے لے کر حاضر ہوا اور مالک رحمہ اللہ کے سامنے رکھ دیا۔ مالک رحمہ اللہ بھی اس آدمی کو دیکھتے اور کبھی اس کے کھانے کو دیکھ کر تعجب کرتے۔ میجر بولا: اے ابو تکلی! آئیے کھانا تناول فرمائیے۔ فرمایا: میں ڈرتا ہوں اگر یہ کھانا کھالیا تو مجھے بھی ٹانگوں پر کھل لپیٹنا پڑے گا۔ اتنے میں میجر کا ایک رشتہ دار آگے بڑھا اور کہنے لگا اے ابو تکلی! یہ میرا چچا زاد بھائی ہے یہ میرے اوپر اور میرے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اللہ سے دعا کیجئے اللہ اسے نجات دے۔ جواب میں مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے چچا زاد کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے کسی قوم کا آٹا کھالیا ہو، زیادہ کھا لینے سے اس کا پیٹ پھول گیا ہو اور وہ پھر وہ مر گئی ہو۔ آٹے کا مالک آٹا کھانے والی بکری کے مالک کو بدعائیں دے رہا ہو اور بکری کا مالک بکری کو قتل کرنے والے کو بدعائیں دے رہا ہو۔ مجھے بتلاؤ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں سے کس کی بددعا کو جلدی قبول فرمائے گا۔

۲۸۳۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا میں قدم پھونک پھونک کر رکھو۔

۲۸۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد ابی عبد اللہ بن قدامہ، حارث بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر لوگوں کو خاموشی کا مکلف بنا دیا جائے تو باتیں کرنا کم کر دیں۔

۲۸۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عیسیٰ بن عبد العزیز العمی، ابیہ عبد العزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا پڑھا ہے تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں کہ تم علم حاصل کرتے جاؤ اور جو علم تمہارے پاس موجود ہے اس پر عمل نہ کرو۔ اسکی مثال ایسی ہے جس طرح ایک آدمی لکڑیاں چٹنے لگ جائے پھر ان کا گٹھ باندھ کر جب اسے اٹھانے لگے اٹھانہ سکے اور عاجز آ جائے اب مزید اس پہلے گٹھ کے ساتھ اور لکڑیوں کا اضافہ کرنے لگے۔

۲۸۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، حسن بن عرفہ، مبارک بن سعید، عباد بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کتابوں کا بہت گرویدہ تھا اور ان میں دیکھتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حاجیوں کی ایک جگہ گیا۔ حجاج کرام نے اپنی کتابوں میں سے ایک کتاب نکال کر مجھے دی کیا دیکھتا ہوں کہ انہیں لکھا ہے: اے ابن آدم! جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس علم کی طلب میں کیوں لگا ہوا ہے جبکہ تجھے جتنا علم حاصل ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔

۲۸۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، ابو یعقوب صوفی، اسحاق بن عمر بن سلیمان، یحییٰ بن نعمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے لئے بے وقوف لوگوں کی بات نہ ہوتی میں ایسا لباس پہنتا کہ غمگین آدمی مجھے نہ دیکھتا مگر رو پڑتا۔

۲۸۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن شیبہ، سلیمان بن ایوب، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ قیامت کے دن ایک چرواہا لایا جائے گا اس سے کہا جائے گا تو نے دودھ پیا اور گوشت کھایا جبکہ تو نے گشدہ بکری کو تلاش نہیں کیا اور نہ ہی تو نے جس بکری کا کوئی عضو ٹٹا اسکی مرہم پٹی کی گویا تو نے بکریاں چرانے کا حق ادا نہیں کیا۔ لہذا آج تجھ سے انتقام لیا جائے گا۔

۲۸۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو یغلی، محمد بن حسین برجلانی، موسیٰ بن اسماعیل، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے لئے ایک گٹھلی کے برابر بھی مال ہو پھر فرمایا: نہ ہی ایک میٹنگی کے برابر۔ پھر فرمایا مجھے یہ امر خوش نہیں کرے گا کہ میرے لئے خراسان تک گٹھلی کے بقدر ملکیت ہو اور نہ ہی ایک میٹنگی کے بقدر۔ بے شک اگر میں تمہارے سامنے اس کا ارادہ کروں تب میں بڑا بد بخت ہوں گا۔

۲۸۳۷- علماء کے ساتھ شیطان کا کھیلنا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، محمد بن ابراہیم بن جراح جرجانی، عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک شیطان قاریوں کے ساتھ اس طرح کھیلتا ہے جس طرح بچے اخروٹ کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

۲۸۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبدالرحمن جوہری، علی بن احمد بن بسطام، بہل بن بحر، مسلم بن ابراہیم، حسین بن ابی جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن اور منافق آپس میں رضا مندی نہیں کرتے تا وقتیکہ بھڑیا اور بکری کا بچہ آپس میں رضا مندی نہ کر لیں۔

۲۸۳۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ثنی، عبدالوہاب ثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن سے بدلے ہوئے رنگ (غمگین حالت) میں ملو اور منافق سے کھلے ہوئے چمکیلے چہرے کے ساتھ ملو۔

۲۸۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون بن ابی عون، مرحوم عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے زبور میں لکھا ہوا پڑھا ہے: منافق کا تکبر مسکین کو جلا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ زبور میں فرماتے ہیں میں منافق کا منافق سے بدلہ لوں گا پھر تمام منافقین سے بدلہ لوں گا اسکی مثال یہ ہے: ”و کذلک نولی بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکسبون (انعام ۱۲۹)“ ہم اسی طرح ظالم کافروں کو ایک دوسرے کی طرف پھیر دیں گے بسبب اس کے جو انہوں نے اعمال کیے۔

۲۸۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر منافقوں کی دیناں آگ جائیں مؤمنین زمین پر چلنے کے لئے تھوڑی سی جگہ بھی نہ پائیں۔

۲۸۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ چانک ایک پہاڑ پر آواز سنی، کہنے والا یوں کہہ رہا تھا: شعر

لیک علی الاسلام من کان باکیاً فقد اوشکوا ہلکی و ما قدم العهد

جو آدمی رورہا ہو اس کو اسلام پر لپیک ہے۔ لوگ ہلاکت اور گزشتہ عہد کے قریب ہو گئے ہیں

و ادبرت الدنيا و ادبر خیرھا وقد ملھا من کان یوقن بالوعد

دنیا اور اسکی بھلائی ختم ہو چکی اور جس نے وعدہ کی پاسداری کی اس نے دنیا کو اکتاہٹ میں ڈال دیا۔

مالک فرماتے ہیں میں نے ادھر ادھر نظر گھمائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔

۲۸۴۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، ابو عون حکم بن۔ ان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: تو رات میں لکھا ہوا ہے: خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیرنی کی طرح ہے جسکے سر پر تاج رکھا ہو اور اس کے گلے میں سنہری ہار پڑا ہو۔ جس کو دیکھ کر کہنے والا کہتا ہے: یہ زیورات کتنے خوبصورت ہیں اور یہ جانور کتنا برا اور بد صورت ہے۔

۲۸۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ

اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے سوئی کھالی ہو اور وہ مزید چارہ کھاتی جا رہی ہو وہ اسے نفع نہیں بخشتے گا چونکہ اسے سخت غم و حزن کا سامنا ہے۔

۲۸۴۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن مسلم، جعفر بن محمد، یحییٰ بن معین، سوار بن عمارہ، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک

بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی مثال خوبصورت موتی جیسی ہے جہاں بھی وہ موتی پڑا ہو اسکی خوبصورتی اسکے ساتھ رہتی ہے۔

۲۸۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ ثابت بنانی رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میں لوگوں میں زخم کر کے پیپ اور خون ان کے اندر سے نکالتا ہوں اور آپ انہیں تیل لگا کر مالش کرتے ہیں یعنی میں ان پر سختی کرتا ہوں اور آپ انہیں رخصتیں دیتے ہیں۔

۲۸۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، ابو عباس عبدی، ابو بکر بن عبید، ابو جعفر کندی، سعید بن عاصم، مالک بن حمید عجمی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عمل کو جو د میں لانے سے اس کی عدم قبولیت کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔

۲۸۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ابو علی مدائنی، ابراہیم بن حسن، شیخ ابو جعفر قریشی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! میری

بھلائیاں تیرے اوپر نازل ہو رہی ہیں اور تیری طرف سے برائیاں اوپر میری طرف چڑھی آرہی ہیں میں تیرے اوپر نعمتیں برسا کر تجھ

سے محبت کرنا چاہتا ہوں اور تو معاصی کا ارتکاب کر کے مجھ سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پاکباز، شریف فرشتہ مسلسل میری طرف

تیرا بیج عمل لئے چڑھ رہا ہے۔

۲۸۴۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحق بن حمزہ، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، موسیٰ بن خلف کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت و دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ: میں اللہ ہوں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں

میرے بندوں کے دل میرے قبضہ قدرت میں ہیں۔ سو جس نے میری اطاعت کی اس پر میں اپنی رحمت نازل کرتا ہوں اور جو میری

نافرمانی کرتا ہے میں اس سے اس کا انتقام لیتا ہوں۔ بادشاہوں کے امور میں مشغول نہ ہو جاؤ اور ان کی مہربانیوں سے توبہ کرو۔

۲۸۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد بن ابی مسلم و اعطاء، احمد بن بروح، محمد بن مہاجر، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک

بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ایک شہن پر بیٹھی ہوئی بلبل کے پاس سے گزرے

بلبل چہرہ ہی تھی اور اپنی دم ہلا رہی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے حاضرین سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا: بلبل کہہ رہی ہے کہ میں نے آج دنیا میں آدھا پھل پایا ہے۔

۲۸۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد حسین بن عبد اللہ بن سعید، ابو جعفر بن زہیر، عباد بن ولید، منہال بن حماد سراج، حسن بن ابی جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: قاریوں کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے صرف ان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی قابل قبول نہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے پر باڑے میں رکھے ہوئے زبکروں سے بھی زیادہ حسد کرتے ہیں۔

۲۸۵۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبد اللہ جرجانی، احمد بن عیسیٰ تنیسی، مول بن اباب، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے آیت کریمہ تلاوت کی:

لَوِ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (حشر ۲۱)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے آپ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت سے ریزہ ریزہ ہو یا ہوا دیکھتے۔

پھر فرمایا: میں تمہارے لئے قسم اٹھاتا ہوں کہ جب کوئی بندہ اس قرآن پر ایمان لاتا ہے اس کا دل خوف خدا سے پھٹ جاتا ہے،

۲۸۵۳- مالک کا عالم سے سوال..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الحمید، زہیر بن محمد، ہدیبہ، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ابے عالم! تو ایسا عالم ہے کہ تو اپنے علم کی بدولت کھاتا ہے اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے یہ علم اللہ کی رضا جوئی کے لئے طلب کیا ہے پھر تو اس کا رنگ اپنے عمل میں کیوں نہیں دیکھتا۔

۲۸۵۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن سفیان مصیسی، یحییٰ بن آدم، محمد بن سماک، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عمل کرنے کے واسطے علم طلب کیا اللہ تعالیٰ اسے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جس نے عمل کے علاوہ کسی اور نیت سے علم طلب کیا اس کے علم پر فخر کرنے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۸۵۵- سچے خطیب کی پہچان..... ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس زجاجی فقیہ اہلی، اسحاق بن ابراہیم حدادی، احمد بن محمد دلال، ابو حاتم، حمیس بن مرحوم، مرحوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو خطیب بھی تقریر کرتا ہے اس کی تقریر اس کے عمل پر پیش کی جاتی ہے اگر اس کا عمل اس کی تقریر کے موافق ہو وہ صادق اور سچا خطیب ہے اگر تقریر عمل کے موافق نہ ہو تو آگ کی بتی ہوئی قینچی کے ساتھ اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں۔ اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں وہ از سر نو دوبارہ آگ جاتے ہیں۔

۲۸۵۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء و جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم کرتا ہوں جن تک میرے عمل کو رسائی نہیں ہوتی لیکن جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں اور عملی اعتبار سے میں اس کی مخالفت کروں سمجھ لو میں اس دن جھوٹا کذاب ہوں۔

۲۸۵۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، دنیا میں بقید حیات ہیں، انہوں نے دو قبلی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور ساتھ میں کچھ اشارہ کر رہے ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ اس سے مالک رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ایک وہ بدعتی جو اپنی بدعت میں غلو کرتا ہو دوسرا وہ دنیا دار جو اپنی دنیا پر اتراتا ہو۔

۲۸۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حسین بن جعفر بن سلیمان ضمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بھرہ آیا اس وقت مالک بن دینار زندہ تھے، مجھے ان سے ملاقات کی قدرت نہ ملی البتہ مجھے ان کا فرمان سنا دیا گیا کہ

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیامت کا دن متقین کی خوشی و شادی کا دن ہے۔

۲۸۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بلال بن ابی بردہ کے پاس تھا اور بلال اس وقت اپنے چبوترے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا آج میں نے اسے تنہا پایا ہے کونسا قصہ اسے سناؤں؟ میں نے خیال کیا کہ لوگوں میں جو اس کے ہم مثل ہیں ان کا کوئی قصہ نہیں بنانا چاہیے، چونکہ یہ ان سے ملا ہوا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ چبوترہ کس نے بنایا ہے۔؟ اس کو عبید اللہ بن زیاد نے بنایا ہے اور اس نے ایک مسجد بھی بنائی تھی۔ چنانچہ عبید اللہ کو امارت ملی پھر اس کا معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اسے یہاں سے بھاگنا پڑا اور پھر اسے تلاش کر کے قتل کیا گیا پھر بصرہ کا والی بشر بن مروان کو بنایا گیا۔ لوگ کہنے لگے: بشر امیر المؤمنین کا بھائی ہے۔ بالآخر بصرہ میں وہ بھی مر گیا۔ لوگوں نے اسے اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور اس کے جنازہ میں چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے اسی دور ان ایک حبشی مر گیا۔ حبشیوں نے اسے بانس کی چار پائی پر اٹھایا۔ بالآخر امیر المؤمنین کا بھائی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا اور حبشی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا۔ چنانچہ میں نے ایک ایک امیر کا قصہ اسکو سنایا حتیٰ کہ اس کی بازی آگئی۔ میں نے خیال کیا کہ تو نے کوفہ میں ایک حویلی تعمیر کی ہے اور تو نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں تھا کہ اسی اثناء میں تو گرفتار ہو گیا اور تجھے قید خانے میں سخت سزا دی گئی حتیٰ کہ تجھے اسی میں قتل کر دیا گیا۔

۲۸۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے تم میں سے کوئی ایک جاتا ہے اور وہ دیباچۃ الحرم کے ساتھ شادی کرتا ہے۔ (مالک رحمہ اللہ کے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ دیباچۃ الحرم اور روم کے بادشاہ کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں) یا تم میں سے کوئی کسی لڑکی کے پاس جاتا ہے جسے اس کے باپ نے موٹا کیا ہوتا ہے اور لوگوں نے اس کی تعریف کی ہوتی ہے گویا کہ وہ مکھن کا ایک بیڑا ہے۔ وہ آدمی اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اسے اپنے دل میں بسا لیتا ہے پھر اس سے پوچھتا ہے تجھے کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ کہتی ہے مجھے فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اس کے برخلاف قاری کو چاہیے کہ وہ یتیم اور کمزور لڑکی کے ساتھ شادی کرے اور اس بچاری کو کپڑے پہنائے جس کا اسے اجر و ثواب ملے اور اسے تیل لگائے تاکہ اسے اس کا ثواب ملے۔

۲۸۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن یونس کدی، سعید بن عامر، عون بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہو گئی اس سے کہا گیا کہ تو موت کو پسند کرتا ہے؟ کہنے لگا ہائے افسوس کون ہے جو اس روح سے فرقت کو پسند کرے۔

۲۸۶۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، سدید بن سعید، حکم بن سنان ابو عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کی دعا یہ ہوتی تھی: اے اللہ! تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے ہمیں نیک بنادے حتیٰ کہ ہم نیک بن جائیں۔

۲۸۶۳- زبور کی نصیحت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، عبد العزیز بن عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی

ہے مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: زبور میں لکھا ہوا ہے: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گناہگاروں کے راستہ پر نہ چلے۔ یہودہ بکواسات بکنے والوں کے پاس نہ بیٹھے اور استہزاء کرنے والوں کے پاس اقامت نہ اختیار کرے۔ اللہ کے بندے کا مقصد تو صرف اور صرف اللہ کی حکمت ہوتا ہے اسی کی طلب میں رہتا ہے اور اسی کے متعلق گفتگو بھی کرتا ہے۔ اسکی مثال اس درخت جیسی ہے جو پانی کے درمیان میں کھڑا ہو اسکا کوئی پتا بھی نیچے نہیں گرتا اسکا ہر عمل تام ہوتا ہے، کچھ بھی اس کے عمل سے ضائع نہیں ہوتا۔

۲۸۶۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن حسین بن معبد، میمون بن اصغ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے صفائی کا راستہ اختیار کیا اس کے لئے صفائی کے اسباب مہیا کر دیے جاتے ہیں اور جس نے معاملہ خلط ملط کر دیا اس کا انجام بھی خلط ملط ہوگا۔

۲۸۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن عبد الحمید، ابراہیم بن جنید، عیسیٰ بن عبد العزیز بن عبد الصمد النعمی، عبد العزیز بن عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے جس طرح تند و تیز ہو جب چلتی ہے درختوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو مسلط لیا گیا ہے تاکہ نوع بشر کو ہلا تارے۔

۲۸۶۶- انس کی مالک وغیرہم سے محبت..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحق ثقفی، ہارون بن عبد اللہ، سیار،

جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے مالک فرماتے ہیں ہم انس بن مالک کے پاس آئے، نیز میرے ساتھ ثابت بنانی، یزید رقاشی، زیاد نمیری اور ان جیسے دیگر حضرات بھی تھے۔ انس نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: تم لوگ محمد عربی ﷺ کے صحابہ کے کتنے مشابہ ہو۔ پھر فرمایا بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہو الا یہ کہ میرے بیٹے علم و فضل میں تم جیسے ہو جائیں یقیناً میں سحری کے اوقات میں تمہارے لئے دعائیں کروں گا۔

۲۸۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس، ابو یحییٰ بن بزار، خالد بن خدش، معلى الوراق کہتے ہیں ایک دن ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ابو عبیدہ آئے اور ان کے پاس چھال کی بیٹی ہوئی ایک رسی تھی جس کے دونوں طرفوں میں کاج کی مانند دوسردان (سوراخ) بنے ہوئے تھے۔ ایک سردان انہوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گلے میں ڈالا اور دوسرا اپنے گلے میں۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے میں اور آپ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پڑے ہوئے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ یوں مالک رحمہ اللہ بھی رو پڑے اور حاضرین کو بھی رلا دیا۔

۲۸۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہم نے ہر طرح کے گناہ میں نظر کی ہمیں صرف حب مال ہر گناہ کی جڑ ملی جس نے حب مال کو دل سے نکال کر پھینک دیا اس نے راحت پائی۔

۲۸۶۹- دنیا دو مرتبہ اوندھے منہ گر چکی ہے..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، محمد بن منصور، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا گیا دنیا اوندھے منہ ہو کر گر گئی ان کے بعد گری ہوئی دنیا کو لوگوں نے پھراٹھایا۔ حتیٰ کہ جب محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا دنیا پھر اوندھے منہ ہو کر گر پڑی آپ ﷺ کے بعد ہم نے پھر دنیا کو اٹھالیا جبکہ ہمیں اسکی حقیقت پتہ چل چکی ہے۔

۲۸۷۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفان، ابو عیسیٰ، کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کی وفات کے وقت گئے۔ مالک رحمہ اللہ ہماری طرف دیکھنے لگے اور فرمایا۔ آج کے دن کیلئے ابوتحیٰ تھکا کرتا تھا۔

۲۸۷۱- اللہ کی عیسیٰ کو عجیب نصیحت..... ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن علی، احمد بن محمد بن معاویہ، سلیمان بن داؤد قزاز، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! اپنے نفس کو نصیحت کیجے اگر آپ کا نفس نصیحت قبول کر لے تو لوگوں کو نصیحت کیجئے ورنہ مجھ سے حیا کرتے رہیے۔

۲۸۷۲- علماء کا مسخ ہونا..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: آخری زمانے میں تند و تیز ہوائیں چلیں گی اور چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے لیکن پھر انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔

۲۸۷۳- دنیا دار عابد..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مہنا ابو عبد اللہ شامی، ضمرہ، سعید بن شبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ہمہ وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ اس کے پاس بیٹھے اور اس سے کہا: کیا میں تیرے بارے میں ٹیکس وصول کرنے والوں سے بات کروں تاکہ وہ تیرے لئے کچھ روزینہ مقرر کر دیں اور تو ان کے ساتھ ہو جائے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں آپ ایسا کر دیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور اس کے سر میں ڈال دی۔ (مطلب یہ تھا کہ تم نے مسجد کو محض دنیا کی خاطر لازم پکڑ رکھا ہے جو کہ اچھا نہیں، من المترجم)۔

۲۸۷۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور لوگ مسجد میں بیچ و شراء کر رہے تھے عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی چادر پکڑی اور اس سے لوگوں کو مارنے لگے پھر فرمایا: اے بنو حیات اور افاعی! تم نے اللہ کی مساجد کو بازار بنالیا ہے۔

۲۸۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابو عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے حواریین کے ساتھ ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے جس سے بدبو پھیل رہی تھی۔ حواریین کہنے لگے۔ اس کتے سے کتنی سخت بدبو آ رہی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس مردہ کتے کے دانت کس قدر سفید ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں غیبت سے باز رہنے کی تاکید کی۔

۲۸۷۶- ایک پر مزاح اور دروازہ انگیز قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکبیر خطابی، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد بن واقد، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جو اپنے آپ کو قاری ظاہر کرتا تھا اور میرے پاس آیا کرتا تھا اسے ایک پل پر عشر و صولی کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اسی دوران کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اچانک ایسی کشتی ادھر سے گزری جس میں دو بطنیں تھیں۔ اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی کہ قریب آ کر ایک بطن ٹیکس میں دیتے جاؤ۔ یہ جو نماز پڑھ رہا تھا۔ قاری صاحب۔ اس نے (نماز کے دوران) آواز کے ساتھ دو مرتبہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہا۔ یعنی ایک نہیں دو بطنیں وصول کرو۔ راوی کہتے ہیں حضرت مالک جب بھی یہ قصہ سناتے خود تورو پڑتے لیکن حاضرین کو خوب ہنساتے۔

۲۸۷۷- ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکبیر، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر یہ شعر لکھا ہوا ہے:

يا ايها الركب سيروا ان غایتکم ان تصبحوا ذات يوم لا تسیرونا

اے شاہسواروں کی جماعت سفر کرتے جاؤ بے شک تمہاری غایت اور مقصود یہ ہے کہ ایک دن صبح کرو اور پھر تم سفر نہ کر سکو گے

حشوا المطايا وارخوا من ازمته..... قبل الممات وقضوا ماتقضونا

تم سوار یوں کو سر پٹ بھگاتے رہو اور ان کی لگاموں کو ڈھیلا بھی کرتے رہو مرنے سے پہلے پہلے اور جو تم نے اپنی حاجتیں پوری کرنی ہیں پوری کرلو

کنا اناسا کما کنتم لغيرنا..... دھر فسوف یکما کناتکونونا۔

ہم بھی تمہاری طرح کے لوگ تھے ہمیں زمانے کے ہیر پھیر نے بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہم جیسے ہو جاؤ گے۔

۲۸۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی مسجع بن حاتم عکلی، عبد الجبار، عبید اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ آدمی کھجور کے پودے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کاشت کر رہا تھا مالک اس کے پاس سے گزر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو وہ آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ باغ کس نے لگایا تھا حاضرین نے جواب دیا فلاں آدمی نے جو مر چکا ہے۔

پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے شعر

مؤمل دنیا لتبقى له فمات المؤمل قبل الامل

دنیا کی امید رکھنے والے کی دنیا باقی رہ جاتی ہے امید کرنے والا امید پوری ہونے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

یروبی فسیلاً و یعنی بہ فعاش الفسیل ومات الرجل

کھجوروں کی قلمیں (پودے) پروان چڑھتی رہتی ہیں حتیٰ کہ قلمیں اور پودے زندہ رہتے ہیں اور آدمی مر جاتا ہے۔

۲۸۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن جعفر الوراق، ابوالفتح خشاش، ابولبلال اشعری، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو بڑی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ آدمی اپنے اہل و عیال پر رحم نہیں کر رہا کسی نے پوچھا: اے ابو یحییٰ، بڑی طرح تو یہ اپنی نماز پڑھ رہا ہے اپنے عیال پر کیسے رحم نہیں کر رہا؟ جواب دیا یہ اپنے اہل و عیال کا سر پرست ہے اور اسکے اہل و عیال اس سے نماز وغیرہ سیکھتے ہیں۔

۲۸۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوتقی، سلمہ بن کلثوم، ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم آدمی سے ملتے ہو اور وہ آدمی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالتا حالانکہ اسکا سارے کا سارا عمل باتیں ہوتا ہے (یعنی وہ زبان سے کچھ کام نہیں کرتا اسکا عمل کلام کرتا ہے)۔

۲۸۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شاذ کوئی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ جب مصلیٰ پر کھڑے ہوتے کہتے: اے میرے رب! میں نے جنت کے ساکن کو بھی پہچان لیا اور جہنم کے ساکن کو بھی، دونوں ٹھکانوں میں سے کونسا ٹھکانا مالک بن دینار کے لئے ہوگا؟ پھر رونے لگے۔

۲۸۸۲- صدقہ کا فوری اثر..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، ابو عمیر، ایوب بن سوید، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا عورت نے فوراً ایک لقمہ صدقہ کر دیا اور درندے نے بچہ پھینک دیا غیبی آواز آئی کہ لقمے کے بدلے میں لقمہ۔

۲۸۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابابکر، محرز بن عون، مختار بن ابی حمزہ بن عون، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ ایک کتا دیکھا جو ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا میں نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کیا ہے؟ جواب دیا: برے ہم نشین سے کتا بہتر ہے۔

۲۸۸۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبد اللہ وکیل، ابراہیم بن جنید، عمار بن زرنی،..... حماد بن واقد کہتے ہیں ایک دن میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ تنہا بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ایک جانب کتا بیٹھا ہوا تھا بائیں طور کہ کتے نے اپنی تھوٹھنی مالک رحمہ اللہ کے سامنے رکھی ہوئی تھی، میں اس کتے کو دور بھگانے لگا: مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے! چھوڑ یہ برے ہم نشین سے بدرجہا بہتر ہے۔

یہ مجھے اذیت نہیں پہنچاتا ہے۔

۲۸۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن جنید، سعید بن حماد انصاری، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ بصرہ کے والی کے پاس تشریف لے گئے۔ والی کہنے لگا: میرے لئے دعا کیجئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے دروازے پر کتنے مظلوم کھڑے ہیں جو تمہارے لئے بددعا میں کر رہے ہیں۔

۲۸۸۶- انسان کی صحیح پہچان..... ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، محمد بن یونس کدی، ہریم بن عثمان، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستے میں امیر بلال بن ابی بردہ سے ملے اور لوگ بلال کے ارد گرد جمع تھے۔ بلال مالک رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ مجھے کیا جانیں؟ فرمایا جی ہاں میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم اول وہلہ میں نطفہ کی شکل میں تھے، درمیان میں (یعنی اب) تم گوشت کی شکل اختیار کر گئے اور آخر کار تم (قبر کے) کیڑے بن جاؤ گے۔ لوگوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو مارنا چاہا۔ بلال فوراً بولا یہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ہیں۔ چنانچہ مالک بن دینار رحمہ اللہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔

۲۸۸۷- ابو نعیم اصفہانی، علی بن الخطاب الوراق، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عباس کاتب، اسمعیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہلب بن ابی صفرہ متکبرانہ چال میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا۔ مالک رحمہ اللہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ انداز اور چال جہاد کے علاوہ مکروہ ہے۔ مہلب نے ان سے کہا کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بولا: آپ مجھے کسی طرح جانتے ہیں؟ فرمایا: اول وہلہ میں تو نطفہ تھا اور آخر کار تو گندی لاش بن جائے گا اور ان کے درمیان تو نے پاخانہ پیٹ میں اٹھایا ہوا ہے۔ مہلب کہنے لگا: اب آپ نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہے۔

۲۸۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن فتح حبلی، عبد اللہ بن اسحق، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا قرآن مجید چوری ہو گیا۔ مالک رحمہ اللہ حاضرین کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ وعظ سن کر حاضرین رو پڑے۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سب نے رونا شروع کر دیا بھلا پھر مصحف کس نے چرایا؟

۲۸۸۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے بازاروں میں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے اور دینداری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۸۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی..... سند مذکور سے یہ حدیث بعینہ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۹۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عباس بن قتیبہ، احمد بن زید خزاز، ضمرہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے منکے میں بنائی گئی بنید کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ مجھ سے اسکی قیمت کے متعلق نہیں پوچھتے ہو نیز یہ کہ وہ کہاں سے آئی اور اسکی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟

۲۸۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابن مہبان رازی، عبد الرحمن بن یونس، مطرف بن مازن، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: آپ لوگوں کو ان کے لباس اور کھانے کے متعلق سختی کرتے ہیں؟ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال کماؤ اور جو چاہو پہنو۔

۲۸۹۳- ابو نعیم اصفہانی، علی بن عبد اللہ بن عمر، منصر بن نصر، عمر بن مدرک، ابو اسحق طالقانی، کنانہ بن جبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے اعمال لکھنے والے دو فرشتے ہر دن تم سے صحیفوں کی ٹمن (قیمت) کا مطالبہ کریں جن میں روزانہ وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم بہت سارے فضول کلام سے رک جاؤ۔ حالانکہ جب صحیفے تمہارے رب کے پاس پہنچتے ہیں

تو پھر تم فضول کلام اور کام سے کیوں نہیں رکھتے؟

۲۸۹۴- ندامت بھی نجات دیتی ہے..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابو عبد اللہ تیمی، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک نوجوان سے گناہ سرزد ہو گیا وہ نہر پر آیا تاکہ اس میں غسل کرے۔ دریں اثناء اسے اپنے گناہ یاد آ گیا۔ اسے حیا آ گئی اور غسل کرنے سے رک گیا جب واپس جانے لگا نہر نے اسے آواز دی اے گناہ گار آدمی! اگر تو میرے قریب بھی ہو جاتا تجھے اپنے اندر غرق کر دیتی۔

۲۸۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گزرتے جس کے رہائشی مرچکے ہوتے تو اس گھر کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگاتے: ہلاکت ہے تیرے ان مالکان کیلئے جو تیرے وارث ٹھہرے ہیں۔ تو نے ان کے پہلے لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس سے یہ وارثین عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟

مسائید مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی چند ایک احادیث حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ ان کی زیادہ تر مرویات اجلہ تابعین جیسے حسن بصری ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن عبید اللہ وغیرہم سے ہیں تاہم ان کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی چند ایک احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۸۹۶- بے عمل خطیبوں کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، محمد منہال، یزید بن زریج، ہشام دستوائی، مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا اچانک میں کچھ مردوں کو دیکھتا ہوں کہ قینچیوں کے ساتھ انکی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔

ہشام سے روایت کرنے میں یزید بن زریج متفرد ہیں اس حدیث کو ابو عتاب سہل بن حماد نے ہشام عن مغیرہ عن مالک عن ثمامہ عن انسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۸۹۷- ابو نعیم اصفہانی، صفد بن موسیٰ، مالک بن دینار، ثمامہ کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے انکے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے جب بھی وہ ہونٹ کٹتے فوراً ان کے ہونٹ جوں کے توں نئے سرے سے آگ جاتے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۸۹۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بغدادی، قاسم بن ہاشم سمسار، سعیدہ بنت حکامہ، عن امہا حکامہ بنت عثمان بن دینار، عن ابیہا عثمان بن دینار، عن اخیہ مالک بن دینار..... کی سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خشیت ہر قسم کی دانائی کی سردار ہے۔ تقویٰ عمل کا سردار ہے۔ سو جس آدمی میں تقویٰ اور ورع نہ ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کی

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۱۸۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۴/۳۰۸، ومشکاة المصابیح ۱/۳۸۰، وتفسیر ابن کثیر ۱/۱۲۲، والترغیب والترہیب ۱/۱۲۳، وتخريج الاحیاء ۲۲۳، وکنز العمال ۶/۲۹۱، واتحاف السادة المتقين ۱/۵۲۱، ۳۶۹/۱، ۱۵/۷، ۵۲۱/۱

نافرمانی سے روکے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی عمل کی کچھ پروا نہیں ہے۔

یہ حدیث ابویعلیٰ منقری نے بھی روایت کی ہے۔

۲۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن احمد بن محمد بن صباح، تبحر بن خدام بن منصور، محمد بن عبد اللہ بن زیاد ابوسلمہ انصاری، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جبریل نے اللہ تعالیٰ کی حدیث سنائی کہ:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت! میرے جلال! میری وحدانیت! میری مخلوق کے میرے محتاج ہونے! میرے عرش پر جلوہ افروز ہونے! اور میرے مرتبہ کے مرتفع ہونے کی قسم! میں اپنے بندے اور آپ کی امت سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ وہ دونوں اسلام میں رہتے ہوئے بوڑھے ہو جائیں اور پھر میں انہیں عذاب دوں۔

حضرت انس فرماتے ہیں اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں رورہے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں اس آدمی پر رورہا ہوں جس سے اللہ عزوجل کو حیاء آتی ہے مگر اے اللہ عزوجل سے حیاء نہیں آتی۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے صرف ابومسلم انصاری نے یہ حدیث روایت کی ہے اور تبحر بن خدام مفرد ہیں۔

۲۹۰۰- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابو حارث فراء، مالک بن دینار، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کی تائید ایسی قوم کے ذریعے ہے فرمائیں گے جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں ہے۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوسعید یہ حدیث کس سے بیان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا انس سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔

ابو حارث فراء، حارث بن نبھان ہیں نیز یہ حدیث ابن وہب نے حارث عن مالک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر نے ابو خذیمہ عن مالک بن دینار سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۹۰۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، محمد بن اسحاق ابو ازی، محمد بن عثمان بن ابی سدید، حفص بن عمر حوضی، حارث بن وجیہ، مالک بن دینار، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جلد کو اچھی طرح سے صاف کیا کرو۔

یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں حارث مفرد ہیں۔

۲۹۰۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، حرث بن حفص، ابان بن یزید عطار، مالک بن دینار، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ (حج قرآن) حج و عمرہ کر کے واپس لوٹیں گے کیا

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۳۳۸/۸ و کنز العمال ۵۸۷۲ و کشف الخفاء ۵۰۷/۳۵۳ و الدر المنثور ۲۲۵/۲ و تخریج

الاحیاء ۱۵۸/۳ و کنز العمال ۵۸۷۳ و مستند الشہاب ۵۵

۲۔ صحیح ابن حبان ۱۶۰۷، ۱۶۰۷، والکنی للذولابی ۹۵/۱ و اتحاف السادة المتقين ۳۰۳/۱ و کنز العمال ۲۹۱۳۳

۳۔ السنن الكبرى للبيهقي ۱۷۵/۱ و المصنف لعبد الرزاق ۱۰۰۲ و مشکاة المصابيح ۴۴۳ و تلخیص الحبير

۱۳۲/۱ و شرح السنة ۱۸/۲ و اتحاف السادة المتقين ۳۸۰/۲، ۳۸۱، ۴۰۸ و کشف الخفاء ۳۵۳/۱

میں صرف حج افراد کے واپس لوٹوں گی؟ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کو مقام معجم کی طرف بھیجا تاکہ حضرت عائشہؓ عمرہ بھی کر لیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو پالان میں سوار کر دیا۔

یہ حدیث مالک بن دینار رحمہ اللہ کی اہم ترین احادیث میں سے ہے اور یہ ان کی صحیح حدیث ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۲۹۰۳- ابو نعیم اصفہانی، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن خالد، حسن بن حسین الہسن جانی، زہد بن جارش مکی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرؓ بن خطاب نبی ﷺ کے ہمراہ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس وقت نبی ﷺ نے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ یہودی دیکھ کر کہنے لگا: یا با القاسم! مجھے کپڑا پہنائیے، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں میں سے جو اچھی قمیص تھی وہ اتاری اور یہودی کو پہنا دی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ اس کو دونوں میں سے گھٹیا قمیص پہنا دیتے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! تم نہیں جانتے ہمارے دین حقی میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے اچھی عمدہ قمیص پہنائی تاکہ اسے اسلام کی طرف زیادہ رغبت دلائے۔

مالک بن دینار کی یہ حدیث عزیز ہے اور غریب بھی، ابو حاتم رازی نے یہ حدیث محمد عاصم زہد کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے۔ ۲۹۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبد اللہ بن غالب کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یعنی بد اخلاقی اور بخل۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ نیز اس حدیث کو آئمہ حدیث احمد بن حنبل و دیگر حضرات محدثین کرام نے ابوداؤد عن صدقہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۹۰۵- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مالک بن داؤد، علی بن معبد رقی، وہب بن راشد، مالک بن دینار، خلاص بن عمرو کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، مالک الملک و مالک الملوک ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جب میری اطاعت کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو بندوں کی طرف نرمی اور رحمت سے بھر کر پھیر دیتا ہوں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے بادشاہ انہیں برے عذاب و سزا سے دو چار کر دیتے ہیں۔ لہذا تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لئے بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ تم اپنے نفسوں کو ذکر میں مشغول رکھو اور تم اپنی ہتھیلیوں کو اپنے بادشاہوں سے فارغ رکھو۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ علی بن معبد وہب بن راشد سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

کلمات من المترجم

وقد تم ترجمة الجزء الثاني من حلية الاولياء وطبقات الاصفياء بغون الله
وبتوفيقه فاسأل الله ان يتقبل ذلك الخدمة الحقيرة عند جنابه، وهذا من
فضل ربي عز وجل، ذاك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل
العظيم. وما انا باهل لهذا الفضل الا ان الله سبحانه وتعالى وفقني، وقد تم
هذا الجزء الثاني يوم السبت بعد العشاء وقدمت سبع ليال من شوال
المكرم ١٢٢٥ هـ فادعو الله تعالى ان يرزقنا صلاحاً واجتناباً عن
المعاصي وخصوصاً ادعوا لمكرمي الشيخ مولانا محمد اصغر مدظله
العالي لانه امرني وكلفتني لترجمة هذا الجزء وادعوا الله سبحانه وتعالى ان
يسلكنا مسلك هؤلاء الاولياء الاصفياء التابعين الكرام الذين اتيت
بترجمتهم واحوالهم في الكتاب فالله مولانا ولارب غير وآخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين آمين ثم آمين

من محمد يوسف التولي ساكن كشمير

ختم شد

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ”جلية الاولياء“ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

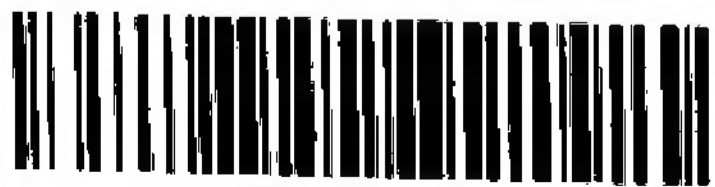
قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ”جلية الاولياء“ ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادرا اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اولیس قرنی، مالک بن دینار، جنید بغدادی، سری سقطی، عبداللہ بن مبارک، بایزید بسطامی، بشر حافی، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادرا اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ”دارالاشاعت کراچی“ سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
lshaat@cyber.net.pk
lshaat@pk.netsolir.com



DIU-01618